U7350.　28-12-09.

Title - MAKATEEB NAZEERIYA
creator - Mohd. Nazeer Hussain.
Publisher - Mehboob Al Matabe (Delhi).
Date - 1310 H
Pages - 240
Subjects - Makateeb - Nazeer Hussain Mohd.
Dehelvi; Nazeer Hussain Mohd.
Dehelvi - Makateeb.

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U7350

۷۸۶

فیہا کتب قیمۃ

کتب خانہ نذیریہ پھاٹک حبش خاں دہلی

فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا

یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء
اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہوں گے اور ان لوگوں کا ساتھ بہت ہی اچھا ہے

شمس العلماء حضرت شیخ الکل مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب نذیریہ

باہتمام جناب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نبیسۂ جناب مولانا مولوی
سید محمد شریف حسین صاحب رح خلف الرشید المعروف شیخ الحدیث حضرت میاں صاحب فردوس مکاں

ناظم
دار المطالعہ نذیریہ عامہ
و تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ عامہ
پھاٹک حبش خاں دہلی

محبوب المطابع برقی پرنٹنگ ورکس نزد جامع مسجد مچھلی والان دہلی میں طبع ہوئی

11 Delhi

۱۳۲۵

تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ دہلی

دہلی میں میونسپل مدارس بچوں کے گلی گلی و کوچہ کوچہ کھلے ہوئے ہیں لیکن کسی مدارس سرکاری میں بچیوں کو مذہبی تعلیم نہیں دیجاتی جس سے بچیاں اپنی مذہبی تعلیم سے ناواقف و محروم رہتی ہیں اس لئے بچیوں کی دینی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ بیادگار شمس العلماء زبدۃ المفسرین شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے نام نامی گرامی سے سنہ ۱۹۲۹ء میں افتتاح کی گئی۔ جس کو عرصہ دس سال سے زیادہ ہوگیا۔ اور الحمد للہ سررشتہ تعلیمات صوبہ دہلی نے بھی اپنی منظوری اور سرپرستی سے مدرسہ کی عزت افزائی فرمائی۔ مدرسہ میں جماعت پنجم تک بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں پردہ کا بھی معقول انتظام ہے اور علاوہ تعلیم سرکاری کے تعلیم دینی سے بھی کماحقہ واقفیت کرائی جاتی ہے۔ (۱) قرآن پاک معہ ترجمہ۔ (۲) روزمرہ کے مسائل ضروری (۳) نماز روزہ رکن اسلام کا پابند کرانا (۴) اسلامی دینیات و اخلاقیات کی تعلیم دینا (۵) مناسب صنعت و حرفت کی تعلیم سینا پرونا۔ کھانا پکانا وغیرہ سے بھی بچیوں کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور الحمد للہ اس دور میں بہت سی بچیوں نے پانچویں جماعت کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اور کافی تعداد میں کلام پاک ختم کئے لیکن افسوس ہے کہ اہل محلہ باوجود متمول ہونے کے مدرسہ کی کوئی ایسی سرپرستی نہیں فرمائی گئی جس سے مدرسہ کا مستقل فنڈ ہوتا اور اس فنڈ کے باعث مدرسہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوجاتا۔ آج تک نہ کوئی مستقل فنڈ ہے اور نہ ذاتی مکان۔ اگر فی گھر سے ایک ایک روپیہ بھی ماہوار ملتا رہتا تو مدرسہ کا ابتک مستقل فنڈ ہوتا اور نذیریہ ہائی سکول پہنچاتا۔ ہم جن دشواریوں سے چل رہے ہیں اس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ منتظمہ صاحبہ و حضرات معزز معاونین قابل تحسین ہیں کہ جو ان مالی دشواریوں کو پیش نظر رکھکر نہایت حسن و خوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور غیر مسلم مدارس کے مقابلہ میں ایک ہی تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ ہے اور کوئی اس قرب و جوار میں منظور شدہ درسگاہ نہیں ہے۔

سید محمد عبدالرؤف ناظم تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خاں دہلی

۷۸۶

ھوالرؤف

فہرست مکتوبات نذیریہ شمس العلماء شیخ الکل فی الکل مولوی محمد سید نذیر حسین محدث دہلوی عرف

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

CHECKED 2008

M.A. LIBRARY

نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ	نمبر مکتوب	مضمون	صفحہ
۱	اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہئے	۱۰	۲۰	زر امداد محتاجان مدرسہ	۳۱
۲	اعلان اسلام کی خوشی	۱۰	۲۱	سفارش میں امداد شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبد اللہ غزنوی کے	۳۲
۳	آمادگی برائے مناظرہ درباب تثلیث	۱۲	۲۲	سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں	۳۳
۴	قرار دیا جانا حکم	۱۲	۲۳	خاطرداری و مدارات صاحبزادگان ڈیانواں کی کیجائیگی	״
۵	اثبات حق کے لئے کوشش چاہیے	۱۳	۲۴	اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداود	۳۴
۶	تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر	۱۵	۲۵	دعا ہے اس بات کی کہ امر مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی	״
۷	ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر ہے امیروں پر فقیروں کی مدد ضروری ہے	۱۷	۲۶	پچیس روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور مینگنی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر	۳۵
۸	ہدایت بابت ترک کرنے تعزیہ داری کے کہ صریح بت پرستی ہے	۱۷	۲۷	مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی تردید میں	۳۶
۹	خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے	۲۰	۲۸	رسید زر امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی سے	۳۷
۱۰	تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے	۲۱	۲۹	بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں	۳۹
۱۱	علم طب حاصل کرنا چاہیئے	۲۱	۳۰	روپیہ پہنچ گیا۔	״
۱۲	میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے۔	۲۲	۳۱	ہدیہ پہنچ گیا۔	۴۰
۱۳	طلبی میں مسئلہ رخصتی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں	۲۳	۳۲	عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح	״
۱۴	عریضہ بخدمت امام مجدد حضرت میاں صاحب رضا باستدعا سفارش قرض دینا چاہیئے	۲۴	۳۳	رکعت وتر کی طاق ہے نماز تہجد کی ضرور پڑھنا چاہیئے	۴۱
۱۵	رسید کتب نواب صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شور و غل کا اظہار	۲۵ ۲۶	۳۴	روپیہ پہونچ گیا	۴۲
۱۶	تعزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی	۲۸	۳۵	سفر بنگالہ۔ قیام کلکتہ۔ واپسی دہلی	۴۳
۱۷	رسید خلیل خوانی و دریافت آغاز شرح ابوداؤد	۲۹	۳۶	اعتراض درست و صحیح ہے	۴۴
۱۸	شرح ابوداؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار	۳۰	۳۷	دوسری نقل لیجئے۔ صفحہ ۴۴ استفتا رضاعت	۴۵
۱۹	مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں	۳۰	۳۸	نکاح کی طرف رغبت کرانا۔ نکاح کے بعد سفر کرو	۴۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر مکتوب	مضمون	
۳۹	اظہارِ مسرت نکاح اور دعاء اولاد صالح	۴۸	۶۳	کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ الخ حدیث بخاری	
۴۰	دہلی آئی	〃	۶۴	تحقیق سنت و بدعت	
۴۱	بیماری کا کیا حال ہے۔ ابھی دہلی نہ آئیے	۴۹	۶۵	سنی ہوجانے کی خوشی	۰
۴۲	دفع الباطل بھیج دیجئے	۵۰	۶۶	سفارش ناجائز سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔	〃
۴۳	ترک ادب نامناسب ہے صبر بہرحال کرنا چاہیئے	〃	۶۷	تعزیہ داری بدعت و ضلالت ہے	۱
۴۴	فضل الٰہی کا امیدوار رہنا چاہیئے	۵۱	۶۸	باوجود اقربا شیعی کے سب صحابہؓ چھوڑ دیا۔	۲
۴۵	سید کاظمی کی سفارش نواب صاحب کی خدمت میں	۵۲	۶۹	روپیہ پہنچا مدرسہ کی امداد نہایت عمدا امر ہے۔ ناکافی بدل نہ ہونا چاہیئے	۳
۴۶	ملازم ہونیکی خوشی میں نصائح سود مند مکتوب کیواسطے	〃	۷۰	دیکھئے کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری ہے کبھی یا جدہ میں تلاش کیجئے	۴
۴۷	عربی نثر و نظم کی تحریر اچھی ہے لیکن مشق زائد چاہئے تاکہ حرف گیری نہ ہو	۵۳	۷۱	باطلاع مراجعت از سفر حجاز	〃
۴۸	کتاب تذیر المبتدعین کے بارے میں استحسان	۵۴	۷۲	در کانپور ملاقات باید کرد	۷۵
۴۹	رفع اعتراض لفظ عزیز العلماء پر	۵۶	۷۳	باہم ردوکد نہیں چاہیئے۔	〃
۵۰	بسفارش اجرار وظیفہ و علوفہ	۵۷	۷۴	مناقشہ باہمی مزیل حیثیت ہے	۷۶
۵۱	بسفارش منشی احمد حسن صاحب برادرزادہ مولوی محمد حسن صاحب مہاجر مکی	۵۸	۷۵	آم پہنچے	〃
۵۲	ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلثہ کے اسکی نسبت استحسان فرمانا	۵۹	۷۶	مسئلہ عقوق کی تحقیق	۷۷
۵۳	باظہار مسرت قلبی از ترقی مناصب نصائح دلپسند دلپذیر	۶۰	۷۷	اپنی طالبعلمی کا کچھ حال	۷۹
۵۴	بدریافت خیریت بشارت اولاد	۶۱	۷۸	جو تکلیف دے اسکو اذیت نہ دینا چاہئے بلکہ صبر چاہیئے	۰
۵۵	اتباع سنت و اشاعت کلمۃ الحق باید کرد	۶۲	۷۹	فتاوی مطبع فاروقی خرید کیجئے۔	۸۱
۵۶	ریاست کی نوکری سے مشورہ کرنا چاہیئے	۶۴	۸۰	کب تک آئیں گے	۲
۵۷	تینتیس سو مشاہرہ ہونا چاہیئے	۶۵	۸۱	عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے	〃
۵۸	نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مناسب مصلحت نہیں ہے	۶۶	۸۲	باپ کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحتیں	۸۳
۵۹	یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں	〃	۸۳	شرح اسماء الرجال پسند ہوئی	۴
۶۰	خادم تلمیذ کی تحریر کا استحسان و نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپسند کے	۶۷	۸۴	انبساط و انشراح قلب فنا فی الشیخ ہونے کشف لطائف خمسہ ظاہر	۵
۶۱	ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔	۶۸	۸۵	تاکید نماز تہجد حلقہ و ذکر جہر و خفی	
۶۲	تشریح طیب و مشتبہ رزق	〃	۸۶	مصیبت کیوقت منتشر نہ ہونے کے لئے نصیحت	۸۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	یق سو اختلاف نہیں ہے احکام شرعیہ کو خفیف و حقیر جاننا برا ہے	۸۹	۱۱۱	متعہ جائز نہیں ہے ۔	۱۱۲
	مبتدعین کے رسالہ کا جواب بھیجدیجئے	۹۰	۱۱۲	رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے	،،
	تجلی کیا ہے ؟	۹۱	۱۱۳	مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی	۱۱۴
۹۰	بیعت کے اسرار	۹۲	۱۱۴	مولوی عبد الحفیظ کی ذکاوتقوی ولاغری کا ذکر فرما کے خوف	۱۱۵
۹۱	اجازت پہلے ہی ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت اخذ بیعت نہیں	۹۶	۱۱۵	ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی مشقت مزیل قوت وحیات ہے ۔	
۹۲	ہے مگر بعد پنشن جاری کرنا چاہیے	۰	۱۱۶	دیہات میں لال بخار ہے ۔ آپکی شرح ابوداود اچھی ہے	۱۱۶
۹۳	۳۲ طالبعلم ہیں مدد دینا چاہیے	۹۷	۱۱۷	حاجی شیخ امداد اللہ صاحب کی تعزیت میں	،،
۹۴	روپیہ پہونچا النقل وثیقہ رجسٹری بھیجدیجئے	۹۸	۱۱۸	اشاعت سنت سے مسرت ہوئی	۱۱۷
۹۵	پوسٹ کارڈ باستدراک خیریت	۹۹	۱۱۹	مجھے اپنا ہی خواہ جانیے	۱۱۸
۹۶	گرم موسم ہے ابھی دہلی نہ آئیے	،،	۱۲۰	شکریہ دریافت خیریت منی آڈر واپس خدمت کتب سنت میں	۱۱۹
۹۷	تعزیت عبد الرشید و نصیحت صبر وشکیب	۱۰۰	۱۲۱	آم پہونچے	،،
۹۸	ابتلا رکربت سے گھبرانا نہ چاہیے آیندہ بفضل خدا ہوگا	۱۰۱	۱۲۲	کسی کی سفارش میں گوبر حلال جانور کا جلا سکتے ہیں	۱۲۰
۹۹	پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق	۱۰۲	۱۲۳	اسناد حدیث خزیمہ وضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث	،،
۱۰۰	وہاں کے حالات تشفی ہے ۔ مومنین موحدین کی مدد کیجیے	،،	۱۲۴	تحت السرہ کی ضرورت ہے لکھیے	۰
۱۰۱	سوالات کے جوابات جلد بھیجدیجئے	۱۰۴	۱۲۵	بہدایت دفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی	۱۲۱
۱۰۲	جواب استفتا بھیجدیجئے	۱۰۵	۱۲۶	فتوی واپس بھیجا جاتا ہے ۔	۱۲۲
۱۰۳	رسالہ بدعت کا رد کیجیے ۔	،،	۱۲۷	توکل ضرور چاہیے مگر وجہ طلب طبیب لازم ہے	،،
۱۰۴	آلہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا	۱۰۶	۱۲۸	روپیہ پہونچا	۱۲۴
۱۰۵	تعزیت عبد السلام و نصیحت صبر وشکیب	۱۰۸	۱۲۹	خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب	،،
۱۰۶	فتوی بھیجا جاتا ہے	۱۰۹	۱۳۰	دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں	۱۲۵
۱۰۷	تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہیے اور کہیں سفر زیارت نکرنا چاہیے	۱۱۰	۱۳۱	مقدمہ کی کامیابی خوشی ۔ روپیہ کی رسید	۱۲۶
۱۰۸	رنجش سے انکار ہے ۔	،،	۱۳۲	صوفیہ کی تحقیق میں	۱۲۷
۱۰۹	آپکے سند دی جائیگی مگر امتحان لیا جائیگا ۔	۱۱۱	۱۳۳	روپیہ پہونچا شکریہ قبول کیجیے	۱۳۳
۱۱۰	در مقدمہ دفع مبتدعین وثابتین باجہر امداد ضروری است	،،	۱۳۴	اجزاء کتاب پہونچے	،،

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۴	روپیہ پہونچنے کا شکریہ	۱۳۳	۱۵۸	نواب لطف الرحمن خانصاحب کے ہان سفارش	۱۵۳
۱۳۵	شکریہ روپیہ پہونچنے کا	۱۳۴	۱۵۹	احمد علی کا قصور معاف کیجئے	۱۵
۱۳۶	رسید آم پہونچنے کی	۱۳۵	۱۶۰	بھوپال نہ پہونچنے کی معذرت	۱
۱۳۷	بیماری ہے ضعف بہت ہے آنا چاہیئے	〃	۱۶۱	قرض بغیر سود دینا چاہیئے ۔	۵۶
۱۳۸	بہت اچھی تحقیق کی ہے	۱۳۶	۱۶۲	گرو کرنا جائز ہے	۱۵۷
۱۳۹	مریض کی عیادت روپیہ پہونچا	۱۳۷	۱۶۳	سفر کے ارادہ کی اطلاع	۱۵۸
۱۴۰	اپنی بیماری کے باعث سفر دکن ملتوی ہے	۱۳۸	۱۶۴	بشکریہ تقرر یکصد روپیہ ماہوار علیا حضرت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ	〃
۱۴۱	آموں کے پہونچنے کا شکریہ	〃		والیئے ریاست بھوپال دام اقبالہا	
۱۴۲	رسید انبہ	۱۳۹	۱۶۵	درخواست مدرسہ نذیریہ دار العلوم دہلی	۱۵۹
۱۴۳	سنت بڑی دولت ہے نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں	۱۴۰	۱۶۶	نقل المثل نقشہ انتظامیہ عہد صدارت جنابہ نواب علیا جاہ حضرت	۱۶۰
۱۴۴	کتابیں پہونچیں ۔ نہایت پسند ہیں	۱۴۱		سلطانہ جہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا حکم	〃
۱۴۵	چشم نمائی کی گئی	〃		۱۴ شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری	〃
۱۴۶	اجازت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سبحان اللّٰہِ العَظِیْم	۱۴۲	۱۶۷	سکریٹیریٹ گورنمنٹ بھوپال	۱۶۱
۱۴۷	عمدہ نصیحتیں کی گئی ہیں	۱۴۳	۱۶۸	ایک سہو کی ترمیم ہے ۔	۱۶۲
۱۴۸	مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش	۱۴۴	۱۶۹	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں و	〃
۱۴۹	مولوی سید عبد العزیز خانصاحب کی سفارش	۱۴۵		جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ مطابق قواعد حنفیہ نہیں ہیں	〃
۱۵۰	حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سفر حج	۱۴۶	۱۷۰	ترغیب اعانت مولوی محمد جوناگڈھی	۱۶۳
۱۵۱	سفر بیت اللہ کا ارادہ	۱۴۷	۱۷۱	حمید الکلام پسند ہے	۱۶۴
۱۵۲	توقف نہ کیجئے ۔	〃	۱۷۲	اپنے بھتیجے کی سفارش	〃
۱۵۳	جلد آیئے	۱۴۸	۱۷۳	نصیحت و پند	۱۶۵
۱۵۴	نہایت عمدہ جواب کتاب مبتدعین کا ہے	۱۴۹	۱۷۴	ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو	۱۶۶
۱۵۵	آمین بالجہر پر استفتاء	۱۵۰	۱۷۵	حمید الکلام پسند ہے ۔	۱۶۷
۱۵۶	یہاں خیریت ہے	۱۵۱	۱۷۶	بندہ تقصیر مدون بجواب مفاوضہ ہذا التماس کردہ	۱۶۸
۱۵۷	تقسیم وراثت پر فتوے		۱۷۷	تشریف لایئے ۔	۱۶۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۸	اپنے بھتیجے کی سفارش میں	۱۶۹	۲۰۱	لڑکوں کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی	۱۹۰
۱۷۹	نصیحت و پند	۱۷۰	۲۰۲	تعزیت یعنی عذرخواہی کے بارے میں	۱۹۱
۱۸۰	باطلاع بیماری و نصائح آخری	۱۷۲	۲۰۳	عذرخواہی کے بارے میں	۱۹۲
۱۸۱	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال	″	۲۰۴	مولوی مہر شاہجہاں کی طرف سے حضرت مجددؓ کی علالت	۱۹۳
۱۸۲	حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی	۱۷۳		سخت کا ذکر ہے	″
۱۸۳	رسید منی آرڈر کے وصول ہونے کی۔	″	۲۰۴	وصولی منی آرڈر کا حال و شکریہ	۱۹۴
۱۸۴	عذرخواہی کا خط	۱۷۴	۲۰۵	حضور مجدد رضؓ کی علالت کے بارے میں	″
۱۸۵	عذرخواہی کا خط	۱۷۵	۲۰۶	جواب میں کسی ناظم و ناشر کے جو مدرک احوال غدر وغیرہ ہوتے تھے	۱۹۵
۱۸۶	سفارش کرنے کی اطلاع	۱۷۶	۲۰۷	طرز تحریر القاب و آداب	۲۰۴
۱۸۷	تقسیم وراثت کے بارے میں	″	۲۰۸	کام کرنے کی ہدایت	″
۱۸۸	سلام و دعا	۱۷۷	۲۰۹	شکریہ	″
۱۸۹	حال روانہ ہونے میں پورب کے اور راستہ سے واپس ہونے میں	۱۷۸	۲۱۰	طلبہ کے حال سے انکے مربیوں کو خبر دینا	۲۰۵
۱۹۰	دریافت خیر و عافیت کے بارے میں	۱۸۰	۲۱۱	طلبائے عازمین کیلئے مشورہ	″
۱۹۱	قضا نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہ ہوا	″	۲۱۲	سفارش	″
۱۹۲	دریافت خیریت میں	۱۸۱	۲۱۳	تعزیت	۲۰۶
۱۹۳	اپنی علالت کا حال و مولوی عبدالرب مولوی عبدالقادر صاحب کے	۱۸۲	۲۱۴	شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھوا لیں	۲۰۸
	انتقال کی خبر۔	″	۲۱۵	تقویۃ الایمان جلد روانہ کریں	۲۱۴
۱۹۴	سید محمد عبدالحفیظ صاحب کے حال سے استفسار ہے	۱۸۳	۲۱۶	مولوی سید محمد شریف حسین صاحبؒ خلف حضرت میاں صاحبؒ	۲۱۵
۱۹۵	میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں	۱۸۴	۲۱۷	بسفارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحبؒ	۲۱۸
۱۹۶	زیور فروخت کر کے کتابیں دینیات خرید کر کے وقف کی گئیں	″	۲۱۸	بابت روانگی فتویٰ و حال مراجعت جناب حضرت میاں صاحبؒ	۲۱۹
۱۹۷	وصولی نوٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقد میں	۱۸۵	۲۱۹	بوقعہ غدر حضرت میاں صاحبؒ کا راولپنڈی تشریف لیجانا	″
۱۹۸	حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا	۱۸۷	۲۲۰	فتاوے جواب قربانی دنبہ	۲۲۰
۱۹۹	عذرخواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے	۱۸۸	۲۲۱	علالت حضرت میاں صاحبؒ قبلہ	۲۲۱
۲۰۰	ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میاں صاحبؒ از اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء	۱۸۹	۲۲۲	تعزیت نامہ	″

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۲۲۳	ادائے قرضہ تعمیر مدرسہ حضرت میانصاحبؒ	۲۲۲
۲۲۴	تعزیت	״
۲۲۵	ختم بخاری شریف	۲۲۳
۲۲۶	علالت حضرت میانصاحبؒ	״
۲۲۷	حضرت میانصاحبؒ کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے	
۲۲۸	کی بارات میں تشریف لیجانا	۲۲۵
۲۲۹	ڈاکٹر سید محمد عبد الحکیم صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحبؒ	۲۲۶

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۲۳۰	جناب محمد شاہ صاحب بخاری ڈپٹی کنٹرولر آل انڈیا ریڈیو ۲۱ پرتھی راج روڈ نیو دہلی	۲۲۲
۲۳۱	״ مولوی سید محمد صاحب نبیرۂ نذیری و خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی	۲۲۷
۲۳۲	تحقیق مسئلہ رنگ حاکم از حضرت میانصاحبؒ سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور کا ۔	۲۲۸
۲۳۳	میرے ایمان کا حال خدا جانتا ہے ۔ قصیدہ در باب بیعت	۲۲۹
۲۳۴	ترجمہ درسن صحائف	۲۳۳
۲۳۵	مشاہیر والاخیار ۔ مزاحت مؤلف	۲۳۴
۲۳۶	فہرست تالیفات کی زیادہ لمبی ہے چند اسماء مندرجہ ذیل ہیں ۔	۲۳۵
۲۳۷	عزیز التفاسیر	۲۳۶
۲۳۸	تنویر عبد العزیز	״
۲۳۹	عزیز الاخلاق ۔ عزیز الآفاق	۲۳۷
۲۴۰	لمعات اخلاق ۔ عزیز المصطلحات	״
۲۴۱	مواہب آسیہ	۲۳۸
۲۴۲	مکتوبات نذیریہ	۲۳۹
۲۴۳	رسالے گرامی معطیان ۔	۲۴۰

مختصر حالات شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبؒ

شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین عرف حضرت میانصاحبؒ پھاٹک حبش خاں گلی سرین والی متصل مکان جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب مشہور واعظ دہلویؒ جس میں اب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحبؒ نبیرہ حضرت میانصاحبؒ کے نام نامی سے منسوب ہے ۔ آپ کرایہ کے مکان میں ہمیشہ تا حیات رہے اور ذاتی مکان آپکا کوئی نہ تھا ۔ اسی مکان کے کوٹھے پر ایک کوٹھری تھی اور اسکے آگے چھپر کا سائبان تھا ۔ اور اس کوٹھری کے اندر ایک پلنگ آرام فرمانیکا تھا اور اسی پلنگ کے برابر میں ایک جانماز بچھی رہتی تھی ۔ اور چاروں طرف کتابیں رکھی رہتی تھیں اور ایک چوکی نماز پڑھنے کی بچھی رہتی تھی ۔ جس پر نماز مغرب اور عشاء موسم گرما میں باہر پڑھتے تھے اور سردی میں نماز عشاء اور تہجد و فجر حجرہ میں ادا کیا کرتے تھے اور بعد نماز صبح مسجد میں ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے تھے ۔ جس میں طلباء اور دیگر حضرات شائقین و معززین دہلی شرکت فرماتے تھے ۔ آپ قصبہ بلتھوہ ڈاکخانہ سورج گڈھ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے اور آپکی ننہیال و ددھیال دونوں خاندان سادات سے تھیں آپکے والد ماجد کا نام نامی گرامی جناب سید محمد جواد علی صاحب مرحوم و مغفور تھا ۔ آپکے بزرگ اورنگ زیبؒ کے زمانہ میں عہدہ قضات پر معمور تھے ۱۲۳۷ھ میں جس وقت امام المجاہدین حضرت مولانا شاہ سید احمد صاحب رائے بریلویؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ پٹنہ تشریف لیگئے تو آپ وہاں موجود تھے اور کچھ دنوں الہ آباد و مدرسہ میں تعلیم حاصل فرمایا اور بالآخر ۱۲۴۲ھ میں دہلی تشریف فرما ہوئے اور پنجابی کٹرہ جہاں سوداگروں کے مکان تھے جسکی وجہ سے پنجابی کٹرہ مشہور ہو گیا تھا ۔ اور اسی کٹرہ میں نواب اورنگ آبادی بیگم جو اہلیہ محترمہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر کی تھیں ۔ ؛ ہوئے تھے نہایت مصفی اور دلربا سنگ سرخ کی مسجد بیگم صاحبہ موصوفہ نے تعمیر فرمائی تھی جسکا نقشہ مسجد آثار الصنادید مطبوعہ نقشہ ۱۳۳ صفحہ ۲۴

خصوصیت

؎ بعد ترجمہ قرآن مجید حدیث صحاح کا درس گیارہ بجے تک ہوتا تھا اور بعد نماز ظہر فقہ کا سبق عصر تک ہوتا تھا اور بعد نماز عصر قرآن شریف کی تلاوت مغرب تک فرماتے تھے ۔

باب سوم مصنفہ سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور میں موجود ہے اُسی مسجد میں حضرت میاں صاحبؒ تشریف فرما ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبد الخالق صاحب جو آپ کے خسر تھے۔ آپ وہاں اُسی اورنگ آبادی بیگم کی مسجد میں درس و تدریس فرماتے رہے اور دن رات قال اللہ قال الرسولؐ کے ذکر خیر میں مشغول مصروف رہتے تھے۔ جہاں اب دہلی جنکشن اسٹیشن ہے۔ آپ کا نام نامی آفتاب کی طرح ابتک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ **محمد اسحاق** صاحب نواسہ حضرت شاہ مولانا **عبد العزیزؒ** قدس اللہ سرہ العزیز محدث دہلویؒ سے سند حدیث نبویؐ اور بیعت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جسکا شجرہ بیعت مطبوعہ روئداد چہار سالہ کتب خانہ نذیریہ عامہ صفحہ ۱۴۱ بابتہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء لغایتہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء پر مرقوم ہے۔ تقریباً اسّی سال تک درس و تدریس کی خدمت انجام فرمائی صدہا طلبا و علماء فیضیاب ہوئے۔ **حلیہ حضرت میاں صاحبؒ:۔**

گندمی رنگ چھریرہ بدن۔ سفید لمبوتری ڈاڑھی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ سرو قد سرخ چارخانے لدھیانے کی بنی ہوئی پگڑی سر پر باندھتے تھے اور بہت مختصر پگڑی رہتی تھی۔ اور اسی طریقہ کی سرخ چارخانے کی لنگی اوڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھی لنگی زرد زمین سرخ چارخانے کی اوڑھتے تھے۔ تین سکہ کا کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنڈی تکمہ ہوتا تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا۔ اور نصف ساق کا پاجامہ اور جوتی زرد بانات گول پنجے کی۔ ایڑی بیٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے۔ اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے۔ عینک کبھی نہیں لگائی۔ ایک آنکھ کی روشنی آخر دم تک رہی مورخہ ۱۰ **رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ** مطابق ۱۳ **اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء** بروز **دوشنبہ** مغرب و عشا کے درمیان بعمر **ایکسو دس** سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اور اسی **شب** کو غسل دیکر آپ کا جنازہ **مسجد** حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا۔ بعد نماز صبح جناب مولوی سید محمد **عبد السلام** صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن شریف سے فارغ ہو کر آپ کے جنازہ کو لیکر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھا دینے کی غرض سے بڑے بڑے بانس لگا دیئے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عیدگاہ شاہی میں ہوئی اور آپ کے بڑے پوتے سید **محمد عبد السلام** صاحب مرحوم و مغفور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور بیرون ممالک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھا دینے کی سعادت حاصل نہ ہوتی تھی۔ اور ہر شخص کو کندھا دینے کا بیحد اشتیاق رہتا تھا۔

باغ شیدی پورہ قبرستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان ابتک موجود ہے آپ کے دائیں بازو آپ کی منجھلی پوتی والدہ سید محمد عبد الغفور صاحب ناظر دار المطالعہ نذیریہ محترم سید محمد **عبد الرؤف** صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ عامہ کا نشان مزار مبارک ہے جنہوں نے اپنے دادا مرحوم کی تاحیات خدمات سے دعائیں حاصل فرمائیں اور ان مرحومہ کی اولاد اور دیگر اعزا و اقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائینتی آپ کے فرزند اکلوتے جناب مولوی سید **محمد عبد السلام** صاحب و جناب مولوی سید **محمد ابو الحسن** صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید محمد **شریف حسین** صاحب مرحوم و مغفور کا نشان مزار مبارک ابتک موجود ہے اور انکے مزار کے سرہانے گوندنی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں سنہ ۱۳۰۴ ہجری میں رحلت

فرمائی تھی آپکے بعد مرحوم کے ہر دو صاحبزادے بدستور طلباء کی دینی خدمت فرماتے رہے جو ابتک درسگاہ پھاٹک حبش خان گلی ہینگا بیگ مسجد حضرت میاں صاحب کے نام نامی سے مشہور ہے اور الحمد للہ ابتک درس تدریس جاری ہے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا بوجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معززین کیلئے لکھا گیا ہے جن صاحبوں کو اس علامہ دہر کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ "الحیات بعد الممات" مصنفہ جناب مولوی فضل حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں یا "دار الحکومت دہلی" مصنفہ جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب (جلد دوم صفحہ ۲۵) اور "حسرت العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب کے طبع کرائی جو نواسے حضرت مولانا سید محمد شریف حسین صاحب ابن مولانا شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات روئداد چہار سالہ بابتہ ماہ جنوری ۱۹۳۲ء لغایت ستمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۳ پر درج ہیں۔ حضرات شائقین دار المطالعہ

نذیریہ عامہ

میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

المؤلفہ:-

عاجز سید محمد عبد الرؤف ناظم نذیریہ پبلک لائبریری پھاٹک حبش خان دہلی
و مینیجر:- تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی

اصل خط

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر لوحسن صاحب سلمہ المولیٰ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت
آں برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوستہ ازینجہت تردد و
تفکر لاحق حال پرملال است لازم کہ از خوشنودی مزاج خود و از
مژدہ خیر خیریت دیگر وابستگان مسرور و خرم نمودہ باشند کہ من وجہ
طمانیت حاصل شود وحال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی و
دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور مرجوعہ حسن الوسع
سرانجام میدہم عاقبت ما و شما بخیر باد برب العباد و ہمہ
خورد و کلان درینجا بخیریت اند و ہدیہ تسلیم و سلام میرسانند
مقبول باد وازما واز دیگر خورد و کلان ایشان را دعا و سلام
میرسانند زیادہ السلام خیر الختام

محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

اے ایچ-ایس رشید مرزا صاحب فوٹوگرافر دہلوی کوچہ چیلاں گلی تانت والی

۷۸۶

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن کو اللہ تعالی نے سرفراز کیا یعنی پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے

مکاتیب نذیریہ

شمس العلماء شیخ الکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب

محدث دہلوی

در مطبع محبوب المطابع مطبوع گردید

سید المحدثین مولانا حافظ سید محمد عبد السلام صاحب محدث خلف اکبر مولوی سید محمد شریف حسین حق دہلوی نے اپنے یہاں سے اور دیگر مقامات سے خطوں کی تلاش فرما کے نقل یا اصل بھیجی جس سے مجھے بہت مدد ملی بعدہٗ ان کے بھائی سراج العلما والمفسرین مولانا الحاج عزیزی سید محمد ابوالحسن صاحب خلف اصغر مولوی محمد شریف حسین صاحب محدث سلمہ نبیرہ وجانشین حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمۃ نے نہایت گراں بہا اعانت کی کہ تدوین کے لئے متواتر تاکیدیں فرماتے رہے۔

میں ان تمام حضرات کا اخلاصمندانہ عقیدت سے سپاسگزار ہوں اگر حضرات موصوف الصدر یا حضرت کے معتقدین و مسترشدین و خادمین میرے حال پر نوازش نہ فرماتے تو میں کسی طرح اس امر مہتم بالشان کا انصرام نہ کر سکتا مجھے جسقدر دشواری خطوط کے یکجا کرنے میں ہوئی اس کا بیان کرنا فضول ہے کیونکہ تالیف و تصنیف کے وقت کبھی آسانی سے سامان جمع نہیں ہو سکتا ہے۔

افسوس تو مجھے یہ ہے کہ حضرت شیخ رحمۃ کی سوانح عمری کے ترتیب کے زمانہ میں میرے پاس معلی بالقابہ کے جس قدر مکاتیب تھے وہ **مظفر پور** بھیجدئے گئے تھے ان کی نقلیں میں نے رکھ لی تھیں وہ کچھ ایسے بد ربط خط میں تھیں جن کو میں بمشکل پڑھ سکا اور پھر صاف کرایا جس میں بہت وقت ضائع ہوا۔

الحمد للہ ترتیب مناسب ہو گئی جس میں میں نے تکلف و تصنع کچھ نہیں کیا جیسے جیسے اصل یا نقل خطوط کی آتی گئیں ان کو صاف بخط ایقرآ کرا کے واپس کرتا رہا۔ ان سب امور کے بعد اگر اپنے مکرم معظم قدردان حضرت مولانا حافظ **محمد عبد اللہ** صاحب انصاری غازی پوری کا شکریہ ادا نہ کروں تو بے حد کفران نعمت ہے جنہوں نے نہایت اخلاص سے ان مکاتیب کو کئی مہینے اپنے پاس رکھ کر متواتر پڑھا اور بعد اطمینان کے مجھ سے فرمایا کہ اس کتاب کی اشاعت نفع اسلام ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ بخشیگا۔ اور ضرور ثواب ملیگا۔

؎۱ آں معلی بالقابہ در مرض فالج بتاریخ ۴ر محرم الحرام ۱۳۳۵ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور باغ شیدی پورہ گورستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی احاطۂ نذیریہ میں مدفون ہیں۔

؎۲ سید محمد ابوالحسن صاحب بواپسی حج الحرمین شریفین بتاریخ ۲۶ر محرم الحرام ۱۳۲۹ھ جہاز میں انتقال فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکاتیب نذیریہ شمس العلماء شیخ الکل علامہ حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

تشکر بخدمت والا درجت احباب والا خطاب سلمہم ربہم

تدوین عالی صحائف اعلیٰ حضرت امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مأتہ رابع عشر رضی اللہ عنہ (دہلوی) کا نہایت ہی محال تھا کیونکہ معلی بالقابہ کے در دولت پر کوئی دفتر ان مناشیر فیض مظہر کا مرتب نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کوئی خلاصہ کسی کتاب میں لکھنے کا دستور تھا لہذا اقطار عالم سے فراہمی مکاتیب کے لئے التجا کی گئی میرے مکرم مولنا سید احمد حسین صاحب مدیر شحنہ ہند میرٹھ نے میری درخواست نہایت شد و مد سے بشرط اتحاد شائع و ذائع فرمائی تو سب سے پہلے میرے مکرم دوست افضل المحدثین مجتہد مطلق مولنا محمد شمس الحق صاحب ڈیانوی (عظیم آبادی) نے میری ہمت کو بڑھا کے اپنے احباب و شناسا سے خطوط مانگے اور میرے پاس بھیجنے لگے پھر میرے مکرم معظم بھائی (رح) کے صاحبزادہ والا راد

---

[1] حضرت سلالۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء مولانا سید محمد شریف حسین صاحب رح خلف الرشید حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمہما اللہ تعالیٰ ۱۲ غفرہ وصال ۶ رجمادی الثانی ۱۳۲۷ھ

[2] روشن ۱۲

[3] حضرت مولنا محمد شمس الحق صاحب کا وصال حقیقی ۱۳۲۹ھ میں ہوا ۱۲ اللہم اغفرہ

[4] شمس العلماء حضرت مولنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

۷۸۶

خطبہ

یا مستعان عونک ایاک نستعین

در پردہ نیست

سخنیکہ در گوشِ شنوا جا نگیرد دماغ نپذیرد۔ چیزیکہ دیدہ بینا دیدن نخواہد تازگی بینش نیفزاید اہل خرد گفتہ اند کلام سادہ نرم باید و آئین نگارش جاں گزا نباشد بلکہ دلربا و روح فزا بود و تحریریکہ ازیں بہرہ ندارد سودے نبخشد مطالب را بہ پیرایہ دراز مُزوّر[1] آوردن متملقانہ روش است بلکہ سامع را طولش کلالتے و بد و در دل جائے نیابد بنگرید در قرآن مجید کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالفاظ موجز دگر جامع (ملکہ بلقیس

۷۸۶

خطبہ

اے مدد کرنیوالے تجھسے مدد چاہتا ہوں اعانت کیواسطے مخصوص تو ہی ہے۔

مشہور بات ہے

کہ جو بات کان میں نہیں سماتی ہے اسکو دماغ قبول نہیں کرتا ہے اور جو چیز آنکھوں میں نہیں سماتی ہے اس سے آنکھوں میں تازگی نہیں آتی ہے عقلمندوں نے کہا ہے کلام سیدھا سادہ نرم ہونا چاہیئے۔ لکھنے کا طرز پریشان کن نہو بلکہ دل پسند مسرت افزا ہو اور جو تحریر اس قسم کی نہو وہ فائدہ سے خالی ہوتی ہے مدعا کو طویل پیرایہ و خلاف واقعہ مضامین میں بیان کرنا خوشامدانہ روش بلکہ سننے والے کیواسطے طوالتِ مضمون سبب کلفت کا بن جاتا ہے اور دل مطمئن نہیں

---

[1] مُزوّر ماخوذ از زور بالضم واو معروف بمعنی دروغ پس درینجا بمعنی دروغ گو مستعمل شد ۱۲ منتخب اللغات ۔ عزیز ۱۲

را لیہ سبا را تلقین حق نوشتند اثرش چناں مترتب شد کہ بے تامل حاضر دربار سلیمانیہ گردید و ہرچہ بپیش آمد واستانگزار میدانند) **حضرت** سرور کائنات مولانا و مولی الثقلین جد الحسین صلعم برائے دعوة اسلام عظیما و مرزبانان گیتی را خوانده بمضامین مختصر بلاتصنع و بے غلو تبلیغ ایمان فرمودند اثرش جذب مقناطیسی پیدا کرد کہ جوق جوق مردمان عرب و عجم پیش عتبۂ[1] علیہ سدّه[2] سنیّہ[3] آمده کلمہ توحید میگفتند سپس وے جانشینان حضرة سلام علیہ ہمان شیوهٔ مرضیہ ورزیدند فتوح متکاثره یافتہ بر اعلار کلمة الحق فائز شدند بعد قرون خیر خلافت حقہ از دست رفتہ مملکت عضوض پیدا شد بادشاہان دنیادار بآمیزش عجمیان مزور نمایش را پسندیدند زبان آوران ہم چاپلوسی وکاسہ لیسی آئین گرفتند جائزه گران یافتند الا طرز سلف صالح بباد داده خلف را بسیہ چال نکبت انداختند از ہمچنیں نگارشہا در اروپے سود وقوت سامع وبینا نیفزود البتہ ولع باستعارات واہیہ و آورد مزخرف فرسودگی فراوان و بے پایاں یافت ۔

ارباب دین نیز برفتار زمانہ نظر کرده بادل ناخواستہ وخاطر ناشاد ہماں روشہ ورزیدند وخامہ فرسائیہا بکار بردند **جناب** امام مجدد الف ثانی رض رخدایا

ہوتا ہے **قرآن مجید میں غور کریں** کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مختصر جامع الفاظ میں ملکہ بلقیس والیہ سبا کو دعوت حق کا خط لکھا اُس کا اثر اس قدر ہوا کہ فوراً بالنفس نفیس خود حاضر دربار حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہوئیں (اور طولانی مضمون کو موجودہ دور میں داستان گو کا قصہ تصور کرتے ہیں) ہمارے آقا جناب حضرت سردار موجودات و آقائے دوجہان حضرت امام حسن وحسین علیہما السلام کے نانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمادے اُنہوں نے جس وقت اسلام کی دعوت دی اور بڑے بڑے رؤسا و بادشاہوں کو اسلام کی طرف بلایا تو مضامین مختصر جس میں کچھ بناوٹ و بڑائی نہ تھی تبلیغ ایمان کی کی جس نے اثر مقناطیسی پیدا کیا کہ عرب و عجم کے لوگ جوق جوق حاضر دربار عالی ہو کر مُقر کلمہ توحید ہوئے بعد اس کے وہی لوگ تھے اصحاب حضرت صلعم اللہ تعالیٰ ان پر سلام ورحمت بھیجے وہی طریقہ پسندیدہ انہوں نے بھی اختیار فرمایا اور فتح کثیر حاصل کرکے اعلار کلمۃ الحق پر کامیاب ہوئے بعد گذرنے زمانہ خیر وبرکت کے حقیقی خلافت ہی ہاتھ سے گئی اور سلطنت جابرانہ ظاہر ہوئی دنیادار بادشاہوں نے عجمیوں کے میل جول سے مکر و دلفریب باتوں کو پسند کیا مقرر و شاعروں نے خوشامدانہ طرز اختیار کرکے انعام واکرام وخلعت بیش قیمت حاصل کیے لیکن روش اگلے بزرگان کا چھوڑ کر پچھلوں کو بدبختی کے جال

---

[1] عتبہ بفتحات چوب پائین درکہ پا بران مے نہند و بہندی دہلیز ۱۲ صراح و منتخب

[2] سده بضم وتشدید دال درعربی بمعنی آستانہ ۱۲ صراح ۔

[3] سنیہ بفتح اول وکسر نون ویائے تحتانی مشدد بمعنی روشن وبلند ۱۲ منتخب

بیامرزاد بضمن اصلاح طرق درویشی و قلع و قمع بدعات
شرعیہ نگارش را بنوع شائستہ رواج دادند الفاظ
توصیفیہ و کلمات خوشامدانہ (قبلہ دو جہان کعبہ زمان خداوند
خدائیگان فیض رسان عالم و عالمیان ظہیر الاسلام رشک
قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیاصرہ ولی نعمت
و خدائے بر آسمان ست و شما خدائے بر زمین وغیرہ وغیرہ)
را برانداختند مگر صرف بزمرۂ صلحا و درویشاں خدا آگاہ
چندے رائج ماند باز ہماں آس در کاسہ آمد حضرۃ قدسی
سیرۃ جامع شریعت و طریقت ناشر الوحیین مجمع الحسنیین
امیر المومنین فی الحدیث و التفسیر سیدنا و مقتدانا شیخنا
و شیخ الکل فی الکل امام عصر مجدد مائۃ رابع عشرہ[1] از
دین محمدیہ بدعات و خرافات را برآوردہ خدا پژوہان و اللہ
جویاں را با لطاف اشفاق کیش محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام) نواختہ از سیہ مغاک گمرہی برآوردند و از مائدۂ
انعام محمدیہ بہرہا بخشیدند و مجددانہ احیاء سنت و اماتت خرافات
فرمودند اندر روئیہ گفتنی و نوشتنی را بطرز قرون ثلٰثہ مشہود
بالخیر و القاب مناسب شائع و ذائع نمودہ منتہا بجہاں
پیشینیاں و آیندگاں نہادند بندہ (کہ زلہ ربائے خواں

میں پھنسا گئے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اس قسم کی عبث و طویل تحریر نہ بصیرت افزا نہ مفید قوت
سامعہ ہوتی ہے ۔ ہاں دماغ واہیہ استعارات و خرافات
باتوں سے تکان بیحد حاصل کرتا ہے دیندار لوگوں نے بھی
زمانہ کی رفتار پر نظر کر کے طوعاً و کرہاً وہی طرز اختیار کئے و مضمون
آرائی کرنے لگے جناب امام مجدد الف ثانی رح خدا انکو
بخشئے انہوں نے فقیری کے اصلاح و رد بدعات شرعیہ کے
ضمن میں طریق مناسب کے ساتھ تحریر کا بھی رواج دیا ۔
تعریف کے الفاظ و خوشامدانہ کلمات مانند (قبلہ دو جہان
کعبۂ زمان ۔ خداوند خدائیگان ۔ فیض رسان عالم و عالمیان
ظہیر الاسلام رشک قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ
سردار قیاصرہ ولی نعمت و خدائے بر آسمان است و شما
خدائے بر زمین وغیرہ وغیرہ) کو متروک کیا و کرایا ۔ مگر طبقہ صلحا
و درویشوں میں صرف القاب خدا آگاہ تھوڑے زمانہ تک
جاری رہا پھر وہی طریقہ سابق پلٹ آیا حضرت قدسی سیرت
جامع شریعت و طریقت پھیلانیوالے قرآن پاک و حدیث شریف
کے مجمع نیکی و دنیا و آخرت کے امیر المومنین حدیث و تفسیر
ہمارے سردار و پیشوا شیخنا و شیخ الکل فی الکل امام زمانہ

---

[1] در سنن ابی داود وغیرہا (کتب معتبرہ حدیث) وارد است إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا
امر دینہا مراد از سر صدی باتفاق اہل حدیث آخر صدی ست و علامات و شرط مجدد اینست کہ وے عالم باشد بعلوم ظاہر و باطن و نفع از تدریس و تالیف
و تذکیر او شائع باشد و در احیاء سنن و محو بدعات سرگرم بود و او آخر یک صدی و اول صدی دیگر است بہار علوم و شیوع انتفاع ازو یا شد پس فضائل ستیہ و اوصاف
حمیدہ حضرت ناشر الوحیین امیر المومنین فی الحدیث مولانا السید محمد نذیر حسین رضہ باعلی صوت ندا میکند کہ وے رضہ مجدد است نہ مجدد صدی بلکہ
مجدد تمام صدی بلکہ تا اختتام ہزار است چہ کہ جامع بین الحقیقت و الشریعت بود و علوم تفسیر (سیما کتاب و سنت) از ذات عالیش
شیوع یافتہ و تصوف کہ مغز احادیث رقاق و آیات ترہیب و ترغیب است بوے دیگر پذیرفت و علماء حق و متصوفین برگزیدہ بر تجدیدش

حضور معلے بالقابہ است وازنعما۔ لااحصیٰ وبرکات لاانتہا بہرہ عطا نمودہ اند، مستحو است کہ طرز تحریر مبارک کرم صدہا سپاس الٰہی کہ ازیں دولت ہم حرمانے ندادند آرزو داشتم کہ یرلیغ ہا (جلیلہ ومفاوضات متمشیہ آستانہ تجدید) را گرد آورم مشاغل خدمتم را خانہ برباد باد کہ از فقدان مہلت بر تہیہ وپسیچ خویش کامیاب نشدم کوہ الام بسرم افتاد وبرق تفرقہ خرمن جمعیتم را پاک بسوخت آہ کہ حضرۃ معلی بالقابہ را برائے وصال حقیقی سفر معنوی پیش آمد ؎

راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چشمم ٭ غنچہ من ماندم وہنگام شگفتن بگزشت ٭

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ از برادران طریقہ ام انبوہے بنگارش سوانح عمری معزی الیہ وجوقے بتدوین فتاوی شریف وبرخے بگرد آوری تصنیف منیف شتافتہ ہمگناں فراخور حال خود بامور مہمہ باشان پرداختند من آسیمہ سر را کہ از صدمات ہجران زیارۃ صوری ومصائب فراق دیدار مجازی شیخ عالی شان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجِنَانِ جگر خستگی ودل رمیدگی افزوں برافزوں دارم، تشتت[1] بال سدّ راہم شد فلہذا حرماں را بحصہ خود بیروں از شما یافتم یاراں ہم مشرب (کثرہم اللہ وسعیہم مشکورا) رنجوری وافتگیم را

کے مجدّدِ چودہویں صدی نے خرافات باتوں وبدعات مذمومہ کو دین محمدیہ سے نکال دیا اللہ سے لو لگانیوالے وطالب خدا کو خُلق وسیرت وعادت محمدیہ سکھا کر گمراہی کے گڑھے تاریک سے باہر لایا اور خوان نعمت محمدیہ سے بہت حصہ مرحمت فرمایا ومجددانہ طریق پر احیا سنت ومٹانا واہیات وخرافات کا کیا وپند ونصائح بذریعہ تقریر وتحریر کے مثل قرون ثلثہ مشہود بالخیر کے والقاب مناسب کو شائع ومشہور کرکے احسانات جان پر پچھلوں وآنیوالوں کے رکھا اس عاجز نے کہ پس خوردہ حاصل کرنیوالا خوانچہ حضور معلےٰ القاب کا ہے نعمتیں وبرکتیں بیحد وبے شمار سے سرفراز فرمایا ہے) چاہا کہ طریقہ مبارک حاصل کروں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دولت سے بھی محروم نہ رہا تمنا رکھتا تھا کہ فرامین وخطوط (آستانہ سے چلے ہوئے) کو جمع کروں مشغولیت کا گھر برباد ہو کہ باعث عدیم الفرصتی کے اپنے ارادہ پر کامیاب نہوا رنج وغم کا پہاڑ سر پر ٹوٹا جدائی ومفارقت کی بجلی نے میرے جمعیت کے کھلیان کو بالکل جلا دیا افسوس کہ حضرت معلی القاب کو سفر آخرت پیش آیا ؎

راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چشمم ٭ غنچہ من ماندم وہنگام شگفتن بگزشت

آلٰہی بخشدے میرے برادران طریقہ کی ایک جماعت لکھنے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) شہادت دادہ اند وہرچہ مصائب کہ بجناب شیخ مجدد الف ثانی رض ودیگر ائمہ رض پیش آمد باںحضرت ہم رسید مثلاً چندے حبس (حوالات) وتہمت آمیزش بغاوت انگریزاں سلطنت ہم نصب گردیدہ بود الحمدللہ کہ بعد تفحص وتحقیق ضابطہ از حوالات (محبس ولایتی) خلاص یافتند سپس او بمکہ معظمہ حضرات مخالفین الزام اعتزال وترک تقلید وکفر وغیرہ وغیرہ برانگیختند الا بعد یک شب از پیشگاہ شریف صاحب مکہ بی قصوری ثابت شدہ از نظربندی جدا شدہ بودند ۱۲ اشاعۃ السنۃ الحیوۃ بعد الممات

[1] تشتت بفتح اول وتائے فوقانی مشدّدہ ومضموم وبعدہ تائے فوقانی پراگندہ شدن وپریشانی ۱۲ کنز ومنتخب وغیاث اللغات۔ ۱۲

تسلیہ خویش در ماتنہا عطا کردہ آرمیدگی بخشیدند و برآں آوردند کہ عاجلانہ کمر ہمت بستہ بتدوین مفاوضات شیخ جنت مکان ذخیرہ حسنات اندوزم و رہ آوردی باچیار و اصدقا رسپارم احباب عالی مقدار در فراہمی سامان تدوین مرا گرانبار احسان نمودہ از اقطار ہند (دیگر بلاد و ماورار ہند) بر لیغ ہا بالسنہ تازی و پارسی و ریختہ (اردو) بدست آوردہ بمن رسانیدند کہ تکاپوے محیانہ را سپاس گزارہستم چنانچہ این بخش نخستین است و تاریخ آغاز تدوینش شمس الفیوض و انجامش را۔ مفاوضات ۱۳۲۸ھ ۔ افاضت ولی ۱۳۲۸ھ خورشید معروف ۱۳۲۷ بر لیغ جلیلہ است امید کہ فارسی پسنداں و ریختہ نگاراں را بصیرتے خواہد بخشید ۱۳۲۸ھ و اگر حیات مستعارم جواب ندادہ بندہ حقیر بخش دوم بلسان عربیہ پیش خواہد گردانید انشاء اللہ تعالی از بخشایش بخشندہ حقیقی و بنگری بیچوں و بیچگوں

چہ شرح دہم کہ از من فاقد البصیرۃ ولاشی فی الحقیقت پامال یاس و حرماں مضمحل و پریشاں نقد جمعیت بباد دادہ بیکس از سر افتادہ اینچنیں کار دشوار و امر محال انجام پذیر رفتہ۔ خدایا بندہ ستہام را آمرزشے بدہ و بر فگار مرہمے بنہ معاصیم بذیل عفو بپوش و پوزشم بپذیر افتادہ خویش را دستگیرد بحالت احتضار از لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم زبانم را شرفے عطا بفرما آمین ثم آمین۔

ہیں سوانح عمری حضرت ممدوح کے اور ایک پارٹی جمع کرنے ہیں فتاوی شریف کے اور کچھ دوسرے حضرات جمع کرنے میں تصنیف عالی کے دوڑے الغرض سبھوں نے اپنے حسب حال کام جلیل القدر اختیار کیا مجھ پریشان حال کو کہ صدمہ سے محرومی زیارت و مفارقت دیدار کے شیخ عالی شان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجِنَانِ کے اس درجہ خستہ جگری و پریشانی دل لاحق حال ہوئی کہ دل قابو میں نہ رہا آخر پراگندگی دل مزاحم راہ کی ہوئی اسلئے بدنصیبی کا حصہ اپنے واسطے زائد حساب و شمار سے پایا یاران طریقت (اللہ تعالی ان کو بڑھائے اور کوشش کو ان کی قبول کرے) میرے مرض اضطرار اور اپنے تسلی دل کے واسطے دوا عیادت کر کے راحت بخش ہوئے اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ جلد کمر ہمت باندھ کر جمع کرنے میں خطوط شیخ (جنت مکان) کے ذخیرہ نیکیوں کا جمع کروں اور سرانجام کار دوستوں کے سپرد کروں دوستان عالی مراتب نے جمع کرنے میں سامان تالیف کے مجھے گراں بار احسان کا فرمایا اور اطراف ہند اور سوائے ہند کے دوسرے شہروں سے خطوط فارسی و اردو زبان میں مہیا کر کے مجھ عاجز تک پہنچائے ہیں دوستوں کی دوڑ دھوپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے۔

شروع تدوین و تالیف کی تاریخ شمس الفیوض ۱۳۲۷ھ ہے اور اس کے انتہا و ختم کی تاریخ مفاوضات ۱۳۲۸ھ۔ افاضت ولی ۱۳۲۸ھ۔ خورشید معروف بر لیغ جلیلہ ۱۳۲۸ھ ہے۔ امید ہے کہ تحریر فارسی کے پسند کرنیوالے و اردو لکھنے والے کو فائدہ معتدبہ ہوگا۔ اگر حیات مستعار نے وفا کی تو یہ عاجز دوسرا حصہ بھی جو زبان عربی پر شامل ہے ہدیہ ناظرین کرے گا انشاء اللہ تعالی لطف و بخشش کا

الملتمس:- خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ رذی الحجہ المکرم سنہ ۱۳۲۸ ہجریہ مصادف
۲۴ ردسمبر سنہ ۱۹۱۰ میلادیہ
مقام :- صمدن ضیت من الحزن و
المحن مضاف فرخ آباد

مالک لاریب کے کیا شرح کروں کہ مجھ بے بصیرت و بے حقیقت بتلا نا امیدی و بے نصیبی و ضعف و پریشانی دلجمعی کا نقد ہاتھ سے گیا ہوا ہے یار مددگار اس قسم کا کام دشوار بلکہ محال پایہ انجام کو پہونچا آ۔ اے خدا بندہ مضطر و پریشان کو بخش اور اسکے زخم پر مرہم رکھ اور اسکے گناہ کو دامن عفو سے چھپا اسکے عذر کو قبول کر اپنے در پر پڑے ہوئے کی دستگیری کر اور موت کیوقت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے زبان کو عزت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس :-

خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ رذی الحجہ المکرم سنہ ۱۳۲۸ ہجریہ مصادف ۲۴ ردسمبر سنہ ۱۹۱۰ میلادیہ
مقام :- صمدن ضیت من الحزن والمحن مضاف فرخ آباد

مکتوب اوّل

در اعلان اسلام تشویش نباید نمود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب واضح باد خدا شمارا نعمت اسلام روزافزوں روزی کناد اخلاص نامہ رسید در اعلان اسلام خود تشویشے کہ نوشتہ اند بالکل ضعیف حجت است خدائے تعالے از شادی دختران فراغے خواہد داد ہموارہ بتوحید و رسالت محمدیہ اقرار بزبان و تصدیق بقلب میکردہ باشند و از نماز و روزہ و سائر عبادات گاہے تغافل بمیان نیاید محبی مولوی شیخ عبداللہ صاحب تلقینے کہ فرمودہ اند بسا مستحسن است اے برادر زندگی فانی است و بقا برائے معبود است عبادات سرمایہ حسنات است ہموارہ در انہماکش کوشند و زود باعلان اسلام توجہ بلیغ بکار برند اگرچہ مسلم و مومن ہستند فاما از خلق محاسن و لباس کفار اجتناب نمی کنند حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور است وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ المرقوم ۱۲ رجب مکرم سنہ ۱۳۶۹ھ از دہلی

۲
مکتوب دویم

مسرت اعلان اسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلا خط

اسلام کے اشتہار میں تردد نہ کرنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب کی خدمت میں واضح ہو اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی نعمت زیادہ عنایت کرے خط آپ کا ملا اپنے اسلام کے اظہار میں جو تردد کہ تحریر میں لائے ہو سراسر کمزور دلیل ہے اللہ تعالیٰ لڑکیوں کی شادی سے فراغت دے گا توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار ہمیشہ زبان سے اور تصدیق دل سے کرتے رہیں اور نماز و روزہ و کل عبادات میں سستی نہ آنے دیں میرے دوست مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے جو تعلیم کہ آپ کو دی ہے بہت بہتر تعلیم ہے بھائے انسان کی زندگی فنا ہونیوالی ہے اللہ ہی کیواسطے بقا ہے اللہ کی بندگی مال و دولت ہے اسی میں سرگرم رہیں اور جلد اسلام کے اعلان میں پوری سعی کام میں لائیں اگرچہ حقیقت میں مسلم و مومن ہیں لیکن شعار وعلامت اسلام مونچھ داڑھی کو مونڈتے ہیں اور لباس کفار سے پرہیز نہیں کرتے ہیں حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور بات ہے سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی مورخہ ۲۲ رجب مکرم سنہ ۱۳۶۹ ہجری۔ از دہلی

۲
دوسرا خط

اعلان اسلام کی خوشی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی منشی گیا دین سنگه صاحب۔ بعد السلام علیکم۔ واضح باد عنایت نامه رسید بدریافت خیریت اطمینانے یافتم از اعلان اسلام ایشان مسرتیکه دست داد خدا داند پیش من زود بیائید و در اینجا درس کتاب وسنة بگیرید چه که ماشاء الله تعالی در نحو بصیرت معقول میدارند و جانب کتب ادب هم میلے دارند درین مدرسه آنهم ممکن است اے برادر نام خود را ترمیم کنید (بدانید که گیا دین می نویسند) هرگاه که دین برفت چه باقی ماند۔

بدانست بنده بشیر الدین خاں بسیار خوب ست آنکه در کاغذات سرکاری ضلع میرٹھ نام ہندی است بشیر الدین خاں عرف گیا دین سنگه باید نوشت چونکه مجرد هستند نکاح ضرور باید نمود بخدمت مولوی رحمت الله صاحب نوشته ام تدبیر مناسب خواهند کرد برائے بیعت من نوشته اند بسیار بهتر است اے برادر بیعت حقیقی وخالص آں بود که هنگام قبول اسلام اقرار بجناب احدیت نمودند ماشاء الله از ارکان اسلام بمیامن توجه مولوی صاحب ممدوح آگاهی میدارند الا برمن فقیر فرض است که تلقین اقرار توحید و رسالت محمدیه کنم وقتیکه تشریف خواهند آورد بمواجهه هرچه میدانم پیش خواهم کرد آنکه عمامه من طلبیده اند برادرم اینهمه از فضولیات است مگر بخیل نزد من مبغوض ترین اند عمامه که مستعمل دارم میفرستم بسیار بوسیده است اگرچه صاف وشسته است قبول بفرمایند و دائما از خیریت خود مرا آگاهی میداده باشند و هرگز از عمرو زید نترسند قانون انگریزی کسی را از ارث محروم نکرده است بر مواضع و املاک موروثی خود قبضه میداشته باشند بدرگاه خدائے تعالی دعا میکنم که ایشان را از شر حسّاد و معاندین مصون دارد

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی گیا دین صاحب کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد واضح ہو آپ کا خط پہونچا خیریت معلوم کرنے سے تشفی خاطر ہوئی آپ کے اعلان اسلام سے جس قدر کہ مجھے خوشی ہوئی ہے اللہ ہی کو علم ہے میرے پاس جلد تشریف لائیے اور یہاں آکر سبق کتاب وسنت کا لیجیے کیونکہ آپ ماشاء اللہ تعالی نحو میں کافی معلومات رکھتے ہیں علم ادب میں بھی درک ہے اس مدرسہ میں سب ہی قسم کی تعلیم ہے۔ اے بھائی اپنا نام پلٹو دو واضح ہو کہ آپ گیا دین لکھتے ہیں) جبکہ دین چلا گیا تو پھر باقی کیا رہا۔ میرے علم میں بشیر الدین خاں نام رکھنا بہت مناسب ہے چونکہ سرکاری کاغذات ضلع میرٹھ میں پہلا نام درج ہے تو بشیر الدین خاں عرف گیا دین سنگه لکھانا چاہیئے چونکہ آپ اکیلے ہیں نکاح ضرور کرنا چاہیئے۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کو لکھ چکا ہوں انتظام معقول کرینگے آپ نے بیعت کے بارے میں لکھا ہے بہت اچھی بات ہے بھائی اصلی وخالص بیعت وہی تھی کہ قبول اسلام کیوقت دربارہ وحدہ لاشریک لہ میں اقرار زبان ودل سے کیا ماشاء اللہ برکت توجہ سے مولوی صاحب ممدوح کے ارکان اسلام سے خبر رکھتے ہیں مگر مجھ فقیر پر یہی فرض ہے کہ جدید اقرار توحید ورسالت محمدیہ کا کراؤں جسوقت تشریف لائیں گے جو کچھ جانتا ہوں وہ روبرو پیش کروں گا آپ نے میرا عمامہ طلب کیا ہے میرے بھائی یہ سب فضول بات ہے کہنہ عمامہ میرے پاس ہے بھیجتا ہوں قبول فرماویں اور خیریت سے اپنی ہمیشہ آگاہ کرتے رہیں اور ہرگز کسی سے خوف نہ کریں انگریزی قانون کسی کو ارث سے محروم نہیں کرتا ہے مواضعات وملکیت موروثی پر اپنا قبضہ رکھیں اللہ تعالی کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ حاسدان ودشمنان کے شر سے

انشاء اللہ تعالیٰ بدیگر اوقات چیزے ہم خواہم نوشت ۔
المرقوم ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۹ ہجریہ از دہلی

آپکو حفاظت و امن میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسی وقت تحریر کرونگا
مرقومہ ۴ ذوالحجہ سنہ ۱۲۶۹ ہجریہ از دہلی

مکتوب سوم ۳

آمادگی برائے مناظرہ درباب تثلیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مسٹر ولیم صاحب واضح ہو کہ آپ کا خط پہونچا تثلیث کے بارہ میں آپ کو مجھ سے مناظرہ کرنا منظور ہے تو مجھے بھی کوئی تامل نہیں ہے مسجد بھی موجود ہے تشریف لائیے مگر اسلامی طریقہ سے اندر مسجد کے جوتا نہ جائیگا۔ فرش پر دو زانو مثل بندگان خدا کے نشست فرمائیے میرے لئے بوریا کافی ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ خلاف تہذیب کوئی کلمہ کسی اکابر کی شان میں زبان سے نہ نکالا جائے اور جس قدر آپ کے ساتھ صاحبان تشریف لائیں وہ سب مہذب و متین مزاج ہوں غصہ ور نہ ہوں ورنہ ہنود کے نزدیک ایک سبکی ہوگی کہ اہل کتاب کے درمیان ایسی بے لطفی ہوگئی۔ میں کسی کو مسلمانوں میں سے نہ بلاؤں گا جو حاضر وقت ہوگا۔ وہ موجود رہے گا۔ آپ صاحبان کے لئے شربت و شیرینی وغیرہ کہ موجود رہیگا۔ مگر وقت اسکے لئے صبح کا نہایت مناسب ہوگا ۔ ۱۲؍ جمادی الآخر سنہ ۱۲ھ

مسجد دہلی متصل پھاٹک حبش خاں
گلی مینا بیگ پھاٹک
حبش خاں
حاجی زکریا مہاجر مکی

(نوٹ) مسٹر ولیم دہلی کے مشہور پادری تھے اور عیسائیت کے مناظر تھے ۱۲

مکتوب چہارم ۴

باستدعائے حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا خط ۴

قرار دیا جانا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً مسلماً

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولانا بالفضل و اولنا مولوی محمد سعد اللہ صاحب دامت حسناتکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض باد کہ دریں ولا مردمان مقابلین ما میگویند کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جواب نا صواب معیار الحق بمدت شش سال تحریر کردہ اند و باز از طرف ما (یعنی اس عاجز) جوابش نوشتہ خواہد شد پس در ہمیں تسلسل جوابات مرۃ بعد اخری عمر ما منقضی شود و اندریں معنی احسن و اولیٰ آنست کہ از مولوی صاحب موصوف محرر رسالہ در فرض و واجب بودن تقلید شخصی گفتگو نماید کہ ایں مسئلہ مبحوث عنہا طے شود و تصفیہ یابد بنابراں گفتم مضائقہ نیست لیکن حکم منصف مزاج (کہ بر دلائل شرعیہ در مسئلہ متعلقہ ید طولیٰ داشتہ باشد و نظر بر اقوال مجتہدین سابقین و علماء لاحقین دارد) پس ضرور است کہ دلائل مثبتین قائلین بفرضیت و وجوب از او سند منع مانعین را ملاحظہ فرمودہ کار تحکیم فرمایند و احد الطرفین را الزام دہند لہذا بعد مشورہ چناں قرار یافتہ کہ عالم جامع العلوم جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب سلمہ ربہ ہستند ہمیں جامع کمالات را حکم و منصف قرار دادہ از وشاں التماس نمایند کہ درمیان فریقین منصف بودہ احقاق حق مطابق ادلہ شرعیہ فرمایند لہذا مکلف خدمت عالی میشوم کہ حسبۃً للہ و شفقۃً علی خلق اللہ ملتمس ہذا مقرون باجابت فرمودہ قدم رنجہ فرمایند کہ خرچ سواری آمد و رفت ارسال داشتہ شود تا اینجا تشریف آرند و الا اظہار حق ممکن نیست چہ دیگراں دریں باب مہارت تام

حامداً و مصلیاً مسلماً

عاجز **محمد نذیر حسین** — جناب مولانا کی خدمت میں جو کہ فضیلت میں مجھ سے بہت بہتر ہیں جناب مولوی سعد اللہ صاحب نیکیوں پر اللہ تعالیٰ آپکو قائم رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آجکل میرے مقابل کے لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری نے عرصہ چھ سال میں جواب غیر مناسب معیار الحق کا تحریر فرمایا پھر اس عاجز کیطرف سے جواب لکھا جائیگا تو اسی تسلسل جوابات میں عمر تمام ہو جائیگی اور حل مطلب نہوگا اس سے عمدہ صورت یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے خود مصنف معیار تقلید شخصی کے فرض و واجب ہونے میں گفتگو کریں تاکہ مسئلہ متنازعہ طے پا جائے اس پر میں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایک حکم منصف مزاج ہونا چاہیئے کہ جس کو دلائل شرعیہ پر مہارت کامل اور اقوال مجتہدین اولین و علماء متاخرین پر نظر وسیع ہو کہ فرضیت اور وجوب کے ماننے والوں کی دلیل اور منع کرنے والوں کی سند پر اچھی طرح غور و فکر کر کے حکم کا کام انجام دے اور فریقین میں سے کسی ایک کو مورد الزام بنائے اس لئے بعد مشورہ کے قرار پایا ہے کہ عالم جامع علوم جناب مفتی سعد اللہ صاحب ہیں ایسے ہی شخص جامع کمالات کو حکم و منصف بنا کر اُن سے سائل ہوں کہ ہر دو فریق کے درمیان منصف بنکر مطابق ادلہ شرعیہ کے اظہار و اثبات حق فرمادیں اسلئے مکلف خدمت والا ہوں کہ اللہ کے واسطے اور خلق خدا پر رحم کرتے ہوئے میرے التماس کو درجہ قبولیت کا دیکر یہاں قدم رنجہ فرمادیں کہ خرچ آمد و رفت کا روانہ کیا جائے

ندارند که افراط تفریط فریقین را هدایت فرمایند لهذا عرض رسان است که التماس مرا قبول فرموده از جواب با صواب مسرور وکامیاب خواهند فرمود والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب پنجم

در احقاق حق جبن و نامردی از موحدین نمی آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بگرامی خدمت مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ گرامی رسیدہ انتظارم را رفع کرد فی الواقع از عدم ایراد محبت نامہ جات خلجانے بود الحمد للہ کہ اطمینان شد بیشک منصب افتا و تعلق ریاست از بس نازک است فقدان فرصت بنگارش جواب نوشتہ اند بجا است (مولنا) راہ سداور تقلید میرند و خون تحقیق میریزد ماشاء اللہ دیدہ منصفت دارید تبصرہ از بصیر مناسب بشنود کور را در روز روشن از چراغہا سودے بر نمی خیزد مرا کہ جلشانہ در اشاعت توحید و اذاعت قرآن وحدیث مامور کردہ است از لوم لائم خوف نیست دیدہ بینا دارم حاجت عصا و رفیق (قائد) نیست سر بکف هستم اگر نذرم قبول شد عاقبت بخیر بود علماء آنجا رو دیوبند و تمام هند همگنان ساعی و تگاپو کردہ جواب تالیف بندہ نویسند بندہ فقیر آمادہ است کہ جواب مسکت هر دفعہ خواهد داد انشاء اللہ تعالے

جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لائیں گے اظہار حق کا ممکن نہیں ہے کیونکہ اور لوگوں میں ایسی قابلیت نہیں ہے کہ زیادتی فریقین پر نکتہ چینی کرکے راہ ہدایت کی بتائیں اس لئے عرض ہے کہ میرے التماس کو قبول فرماکر جواب احسن سے محظوظ و شاد کریں والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

پانچواں خط

اثبات حق کے لئے کوشش چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** * * * * بگرامی خدمت میں مولانا مفتی سعد اللہ صاحب رامپوری اللہ تعالی سلامت رکھے سلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد واضح ہو آپ کا خط وصول ہوکر میرے انتظار کو رفع کیا حقیقت میں جناب کے عدم وصولی خط سے تردد تھا اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ قضا کا منصب اور ریاست کا تعلق بہت نازک معاملہ ہے عذر عدیم الفرصتی کا جو آپ نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست ہے (مولنا) سیدھی راہ کو موسوم تقلید سے کرکے تحقیق کا خون بہاتے ہیں ماشاء اللہ آپ آنکھ انصاف کی رکھتے ہیں جانچ و پرکھ آنکھ والوں سے صحیح ہوسکتی ہے نابینا کو روشنی میں چراغ سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے اللہ تعالی جلشانہ نے مجھ کو توحید پھیلانے و قرآن وحدیث کے اشاعت میں مامور کیا ہے ملامت کرنیوالے کی ملامت سے کچھ خوف نہیں کرتا بینائی کی آنکھ رکھتا ہوں کسی کے رفاقت و سہارے کی حاجت نہیں ہے ہتھیلی پر سر رکھتا ہوں اگر میری نذر قبول ہوگئی تو زہے نصیب اس طرف اور دیوبند

پسا نخواہم بود علماء کہ جواب معیار الحق متعدد نگاشتند مگر مفتی صاحب خوب پندارند کہ جواب کتاب من نیست فضول خامہ فرسائیہا و دماغ سوزیہا بکار برند بعض احباب و تلامذہ فقیر قلم برداشتند ہمہ را تشفی دادم کہ نوشتن چہ سود وقتیکہ جواب معیار الحق خواہد رسید آگاہی دادہ خواہد شد امید کہ بحالت اطمینان گاہ گاہے از صحت وری مزاج شریف مع عیال اطلاعے میدادہ باشند۔ والسلام خیر الختام۔

اور ہند کے عالموں نے دوڑ دھوپ و کوشش کر کے میری تالیف کا جواب لکھا بندہ فقیر تو مستعد ہے کہ ہر مرتبہ جواب مسکت دیا کرے خدا نے چاہا تو پسپائی نہیں ہوگی مولویوں نے متعدد جوابات معیار الحق کے تحریر کئے مگر آپ یقین کریں کہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بیکار تضیع اوقات اور دماغ سوزی کی فقیر کے بعض دوست و تلامذہ نے قلم اٹھایا کہ جواب لکھیں سبھوں کو میں نے منع کیا کہ جواب لکھنے سے کیا فائدہ جسوقت معیار الحق کا جواب آئیگا خبر کر دوں گا امید کہ خالی وقت میں کبھی کبھی خیریت مزاج مبارک سے اپنے و متعلقین کے مطلع فرماتے رہیں والسلام خیر الختام

مکتوب ششم

تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر

معیار الحق رد تقلید میں تصنیف حضرت میاں صاحب رح کی ہے جو کتبخانہ نذیریہ عامہ میں موجود ہے جو صاحب چاہیں مطالعہ فرما سکتے ہیں اور اسکا جواب الحق بھی دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں موجود ہے حضرات شائقین ہر قوم و ملت مطالعہ فرما سکتے ہیں فقط۔ سید محمد عبد الرؤف عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بمطالعہ مشفق مہربان سید عبد الرزاق سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ظاہر ہو کہ تم نے اپنے خط میں جو حدیث بلوغ المرام کی عن[1] انس رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلثۃ امیال او ثلثۃ فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم۔ نقل کی اور امیال و فراسخ کو دریافت کیا ہے کتب احادیث مثل فتح الباری شرح بخاری و اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ و نووی شرح مسلم و مظاہر حق وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور نیز چار ہزار ہاتھ اور تین ہزار ہاتھ کا بھی ہوتا ہے۔ اور ذراع (یعنی گز)

---

[1] روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے مسلم نے روایت کی ۱۲

چوبیس[۲۲] انگل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ ہزار قدم آدمی کا کوس ہوتا ہے (جیسا کہ اشعۃ اللمعات میں فتح الباری شرح صحیح بخاری سے منقول ہے) و المیل ستۃ آلاف ذراع والذراع عشرون اصبعاً معترضۃ معتدلۃ والاصبع ستۃ شعیرات معترضات معتدلات کذا فی النووی شرح المسلم اور ایک فرسخ[۲۳] تین کوس کا فاصلہ ہوتا ہے جیسا کہ اشعۃ اللمعات میں ہے اور ایسا ہی فتح الباری میں نقل ہے اور انگریزی[۲۴] میل کا حساب معلوم نہیں ہے کہ وہ کس قدر ہوتا ہے کسی انگریزی پیمائش داں سے دریافت کر لینا چاہئے والسلام۔

سوال۔ متبنیٰ[۲۵] مثل حقیقی اولاد کے ہے کہ نہیں اور متبنیٰ کرنے والا بھی باپ اصلی سمجھا جائے گا (۲) اور متبنیٰ مستحق میراث ہے یا نہیں۔؟

جواب۔ معلوم کرنا چاہئے کہ شرعاً متبنیٰ حکم حقیقی اولاد کا نہیں رکھتا ہے۔ اور نیز متبنیٰ کرنے والا شرعاً حکم حقیقی باپ کا نہیں رکھتا ہے وہ محض اجنبی ہوتا ہے۔ اسی سبب سے متبنیٰ استحقاق میراث کا نہیں رکھتا ہے۔ ویستحق الارث برحم ونکاح صحیح کذا فی الدر المختار مترتب علی

---

[۲۲] میل چھ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز بیس انگلی معتدل کے برابر (نہ چکلی ہو نہ پتلی) اور انگلی چھ جو درمیانہ کے برابر ہوتی ہے اسی طرح نووی شرح مسلم میں ہے۔

[۲۳] فقہ شافعی میں سولہ فراسخ یعنی ۴۸ میل کے سفر پر قصر نماز ہے میل بکسر فارسی است یعنی از آنچہ سر رہ گشتند ومنارکہ بجہت علامت فرسنگ در راہ سازند ویعنی کردہ واں چار ہزار ۴۰۰۰ ذرعہ است و ہر ذراع بست وچہار انگشت (از منتخب) وصاحب صراح یوسف بن ناقع چنیں آوردہ کہ میل چہار ہزار ۴۰۰۰ قدم باشد ومیلہ یعنی میخ آہنی یا مسی کہ بر سر گنبد نصب کنند ودر بہار عجم آوردہ کہ میل ثلث فرسنگ است کہ آنرا کروہ گویند چوں بر سر ہر کروہے علامت برائے تمام شدن کروہ بصورت میل ساختہ باشند مجازاً آں مسافت را نیز میل گفتہ اند ۱۲ منہ

[۲۴] بحساب انگریزی ایک میل سترہ سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے اور گز تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچ اور ایک انچ برابر ایک پیسہ انگریزی کا عرض ہوتا ہے اور ایک میل میں آٹھ فرلانگ اور ایک فرلانگ دو سو بیس ۲۲۰ گز انگریزی کا ہوتا ہے۔ ۱۲ عزیز عفا عنہ

[۲۵] یہ استفتا مستفادہ مولوی محمد سعد اللہ کے خط کے دوسرے ورق پر تھا

النسب اثنا عشر حكماً تورث المال والولاء وعدم صحة الوصية عند المزاحمة الى آخر ما في الاشباه والنظائر وغيره من كتب الفقه

مکتوب ہفتم

طرز تعلیم ترجمۃ القرآن خوب است اعانت الفقرا بر امرا واجبست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بجناب گرامی معین الفقرا حامی سنن خادم کتاب ذوالمنن حاجی مولوی محمد جمال الدین خاں عثمانی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ واضح باد کہ طرز تعلیم ترجمہ قرآن مجید مخترعہ الصاحب، بموحدان را ول پسند افتاد خدایا در اشاعتش رونق بخشاد در باب اعانت مدرسہ مرا کہ نوشتہ اند کہ تحریرے بجناب سرکار عالیہ والیہ ملک باید نوشت تا معاملہ رو باصلاح گیرد مرا از ہچوں لغو تحریکہا ہمیشہ اجتناب است بر در خداوند تعالی نشستہ درس میدہم وے تعالی شانہ از خزانہ غیب اعانت مدرسہ و مشتغلین خواہد کرد چہ کہ مرا از رجوع خدمت اغنیا کراہتے بخشیدہ است بندہ فقیر برائے خود ہمی خواہد ہر کہ در اینجا آوردہ مرا و طالبان را روزی کافی و وافی مے رساند بس مایہ قناعت خود فروختن کار ابلہان است خدایا الصاحب را بمراتب اعلی دنیوی و دینی رسانا و ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتم

ہدایت نسبت بدعۃ تعزیہ پرستی

ساتواں خط

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر ہے امیروں پر فقیروں کی مدد ضروری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین ۔ بخدمت گرامی معین الفقرا حامی سنن ۔ خادم کتاب ذوالمنن ۔ جناب حاجی مولوی جمال الدین خانصاحب عثمانی اللہ تعالی سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آپکا ایجاد کیا ہوا طریقہ تعلیم قرآن مجید کا موحدوں کو بہت پسند ہوا اللہ تعالی اسکی اشاعت میں ترقی فرماوے آپنے جو متعلق امداد مدرسہ فقیر کے تحریر فرمایا ہے کہ جناب سرکار عالیہ والیہ ریاست کو لکھنا چاہئے تاکہ معاملہ درست ہو جائے عاجز کو ایسی بیکار تحریک سے ہمیشہ پرہیز رہا ہے اللہ تعالی کے دروازہ پر بیٹھکر پڑھاتا ہوں وہی اللہ تعالی اپنے خزانہ غیب سے مدرس و متعلم کی مدد کریگا مجھے اللہ تعالی نے امیروں کے دروازہ پر جانے سے کراہت عطا فرمائی ہے بندہ فقیر اپنے واسطے خواستگار ہوگا جو یہاں لایا ہے وہی مجھکو اور میرے طالبان علم کو روزی بقدر حاجت دیتا ہے صورت میں صبر و قناعت کی پونجی کو فروخت کرنا نادانی کا کام ہے اللہ تعالی آپکو دین و دنیا کے اعلی رتبہ پر پہونچاوے والسلام خیر الختام

آٹھواں خط

ہدایت بابت ترک کرانے تعزیہ داری کے جو بت پرستی ہے

مدار المہام ریاست بھوپال رہے ۔ بہت نیک اور متقی تھے ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شیخ صاحب والا مناقب عالی مراتب جناب شیخ بہادر علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالی بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد کہ ایں روسیاہ خیرخواہ خلق بموجب حدیث شریف الدین نصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم گزارش خدمت می نماید کہ از اطراف ونواحی بہار شنیدہ شد کہ در موضع مقبوضہ آنصاحب تعزیہ داری مے شود حالانکہ نزد ہمہ اہل اسلام ایں امر قبیح وشرک صریح وبت پرستی است وآنمکرم مزاحمت وممانعت از آں برعایائے خود نمی فرمایند پس از شنیدن ایں امر بہ نسبت آنصاحب خیلے تعجب رو داد چہ آں مکرم در عقل وفطانت وریاست وفراست شہرہ آفاق ہستند ودر اخمال ونابود کردن تعزیہ داری از دہہائے خود توجہ نمی کنند رسول مقبول صلعم فرمود کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ چنانچہ در صحیح بخاری وغیرہ مذکور است حاشاللہ۔ واللہ در شرک بودن ایں شک وشبہ اصلا نیست چنانچہ از فتوائے مستقل مرسلہ واضح رائے عالی خواہد بود واگر بر گفتہ ما کہ بزعم مردماں اندیار وہابی[2] و مخالف شرع شریفیم اعتماد نبود باشد تا از علمائے حرمین شریفین فتوئی در جواز و عدم جواز آں طلب فرمایند وبرآں کاربند باشوند فی الواقع کل حزب بما لدیہم فرحون ہ مسلم است ــہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف شیخ صاحب بلند پایہ وبرتر مرتبہ جناب شیخ بہادر علی خانصاحب اللہ تعالی دنیا وآخرت میں عافیت وسلامت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے سامی ہو کہ یہ سیاہ رو خلائق کا بھلائی چاہنے والا بموجب حدیث شریف کے کہ اصل دین اللہ ورسول وپیشوا مسلمانان اور تمام لوگوں کیواسطے نصیحت کرنا ہے اسلئے عرض کرتا ہے گردونواح بہار کے لوگوں سے سنا گیا کہ آپ کے مواضعات میں تعزیہ داری ہوا کرتی ہے حالانکہ تعزیہ داری تمامی اہل اسلام کے نزدیک بری شے وصریح شرک وبت پرستی ہے اور آپ ایسی برائی سے اپنی رعایا وماتحت کو منع نہیں فرماتے ہیں یہ الزام آپ کی نسبت سن کر تعجب ہوا کیونکہ فہم وفراست وعقل ودانائی میں آپ شہرہ آفاق ہیں۔ اپنے مواضعات وقصبے سے رسم تعزیہ داری کے مٹانے میں توجہ نہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا۔ آگاہ رہو سب کے سب ایک دوسرے کے چرواہے ہیں اور قیامت کے دن منصب چرواہی سے اپنے پوچھے جاؤ گے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے اللہ تعالی تمام برائیوں سے پاک ہے وحدہ لاشریک لہ کی قسم ہے کہ تعزیہ داری کے شرک ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے چنانچہ فتوے مرسلہ مصدقہ علماء سے بخوبی واضح ہوگا اگر میرے قول پر کہ بموجب خیالات گمان مردمان جوار کے وہابی ومخالف شریعت ہوں اگر تردد ہو تو مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے عالموں سے فتوی جائز یا ناجائز کا طلب فرما کر اس پر کاربند ہوں فرمان الہی سچ ہے کل حزب بما لدیہم فرحون ہ اسی مضمون کو شاعر نے کہا ہے

---

[1] یہ نقل خط کی جناب مولانا سید محمد ابو الحسن صاحب محدث دہلوی نے بھیجی تھی [2] حضرت ہرگز وہابی نہ تھے ہاں محدث و مجدد وقت ضرور تھے ۱۲ ع

هر کسے را در خور مقدار خویش ؛
هست نوع خوش دلی در کار خویش ؛
می کنند اثبات خویش و نفی غیر
چه امام صومعه چه پیر دیر ؛

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (یعنی نزدیک است که پند پذیرد هر که از خدا مے ترسد) هر چند علی سبیل العموم تذکیر فرض است اما هر کس بآن منتفع نخواهد شد بلکه نفع آن مشروط بشرط استعداد است لهذا گفته اند ؎

اصل استعداد شرط صحت است ؛ مرد چوں کور است عینک لعبت است ؛ بر دانشمندان شرع مخفی نیست که متابعت بر دلائل شرعیه از کتاب و سنت و اجماع ملت صحابہؓ و تبع تابعین و مجتهدین کاملین باید و نه میل بر رسوم آبائی شاید که ایں میل مذموم و موجب ناخوشی رب العالمین است چنانکه او در کلام پاک خود می فرماید ۔ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ؁ مولانا روم می فرمایند ؎

خلق را تقلیدشاں بر باد داد ؛
که دو صد لعنت برآں تقلید باد ؛
گرچه عقلش سوئے بالا مے پرد ؛
مرغ تقلیدش به پستی مے پرد ؛

مگر ما انچه حق اسلام بود بعرض سامی رسانیدم آینده مختار اند ؎

من نگشته تا ایں راه زخود مے پویم ؛
انچه استاد ازل گفت بتو مے گویم ؛

زیاده ایام کامرانی مرصاد رحمانی بکام باد بحرمة النبی ذی الرشاد و آله الامجاد

ہر کسے را در خور مقدار خویش ؛
ہست نوع خوش دلی در کار خویش ؛
می کنند اثبات خویش و نفی غیر ؛
چه امام صومعه چه پیر دیر ؛

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (یعنی عنقریب وہی نصیحت قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے) گرچہ عام طریق سے نصیحت کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے ؎

اصل استعداد شرط صحت است
مرد چوں کور است عینک لعبت است

واقفان شریعت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی کی پیروی ضروری ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہؐ و اجماع صحابہؓ و تبع تابعینؒ و مجتہدین کاملینؒ کا ہے نہ کہ پیروی رسوم باپ دادے کے رسم آبائی کا گرویدہ ہونا اللہ تعالے کو بہت ناپسند ہے اور سبب اُس کی ناراضی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے ۔ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ؁

مولانا روم صاحب فرماتے ہیں

خلق را تقلیدشاں بر باد داد ؛ که دو صد لعنت برآں تقلید باد
گرچه عقلش سوئے بالا می پرد ؛ مرغ تقلیدش به پستی مے پرد

جناب من جو کچھ کہ حق اسلام کا تھا بجا لایا آئندہ آپ مختار ہیں ؎

من نگشته تا ایں راه زخودی پویم ؛ انچه استاد ازل گفت ہمو می گویم

زیادہ سروری و نصیبوری کا زمانہ تقاضا جوئی و خوشنودی میں پروردگار
بسبب برکت نبی بالا برحق و آل برگزیدہ کے قبول باد

مکتوب نہم

نکاح خالد بانفیسہ جائز است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی از عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہماں نواز مسافر پرور حضرت قاضی[1] محمد بدر[2] الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بدانند فقیر از مطابقت روایات صحیحہ نکاح خالد با زکیہ نفیسہ جائز است الفاظ جاریہ را قبول کردن خرافت عقل است چہ کہ وے مجہول الاقوال است در امر نکاح توقف و درنگ مناسب نیست منافقین بدکردار بادعائے اغراض خویش چناں چنیں می گفتند وآنحضرت صلعم گاہے بداں گوش نہ نہادند پس از گفتگوئے خانہ براندازاں اجتناب اولی است از جانب خود با عزیزی سید عبدالعزیز سلمہ بسیار نوشتہ شد قالب وبگمان تعمیلش بوجود آید مولوی منظور احمد دام بقاءہ بذریعہ شیخ کریم بخش استفتا پیش من فرستادند از تکلف چہ سود برداشتند مرا محبتے و شفقتے خاص بعبد العزیز است برائے بہبود و نمودش دعا بر زبانم است خوب کردند کہ دریں موسم ایشاں در ینجا نیامدند چہ کہ لرزہ و بخار سرخ مستولی بر دہلی است

نواں خط

خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہمان نواز و مسافر پرور حضرت جناب قاضی محمد بدرالدین صاحب اللہ سلامت رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کے علم میں صحیح روایت کے مطابق نکاح خالد کا نفیسہ کے ساتھ جائز ہے لونڈی کی باتوں کو ماننا بیوقوفی ہے کیونکہ اس کی بات مشکوک ہے نکاح کے معاملہ میں دیر نہیں کرنا چاہیئے زمانہ نبوت میں منافقین بدخصال ذاتی اغراض کے واسطے ادھر ادھر کی باتیں بناتے تھے مگر آنحضرت صلعم کبھی ان باتوں پر کان نہیں رکھتے تھے اسلئے خانہ برانداز کی باتوں سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عزیزی سید عبدالعزیز سلمہ کو بہت کچھ لکھدیا ہے ضرور اس بات کی تعمیل کریں گے۔ مولوی منظور احمد صاحب نے بذریعہ شیخ کریم بخش صاحب فتوے میرے پاس بھیجا ہے اس تکلف سے کیا حاصل مجھے خاص محبت و شفقت عبدالعزیز کے ساتھ ہے ان کی ترقی وصلاح وفلاح کی دعا ورد زبان ہے اچھا ہوا کہ عبدالعزیز اس زمانہ میں یہاں نہیں آئے کیونکہ سارے اہل دہلی سرخ بخار و جاڑہ میں مبتلا

---

[1] ایام طالبعلمی میں حضرت نے قاضی صاحب کے یہاں چند روز قیام فرمایا تھا جنہوں نے مہمانداری میں دریغ نہ کیا جب سے باہم رابطہ اور بے تکلفی تھی مراسلت بھی رہتی تھی ۱۲

[2] یہ بزرگوار مدرس متفاد صفات کے نانا حقیقی اور رئیس اعظم تبیپراڑ ضلع فتح آباد کے تھے اللّٰہم اغفرلہٗ ۱۲ عبدالحکیم عفی عنہ

متاعب سفر دیرا رنجور کردے حالت علالت خود نگاشتند جناب قاضی صاحب پیروی وصد عیب چنیں گفتہ اند من چہ نگارم قبض شدید و صداع مولم و مصدع است۔ و السلام خیر الختام۔ پنجم ربیع الآخری سنہ ۱۲۸۶ھ از دہلی

مکتوب دہم

تہجد بہترین اوقات شب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادر دینی سید عبد الغنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ عنایت نامہ با فہم حالات بوضوح پیوست بے شک بوقت تہجد لحاظ آداب بارگاہ احکم الحاکمین باید کرد بعد فراغ از حوائج ضروری طہارت فرمودہ بہ مصلے روند اعلیٰ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح فرمودہ اند کہ ناف شب نیم شب، دل لیل است و سورہ یٰسین کہ دل قرآن است در نماز تہجد خواندن مرا اثر بخشیدہ است بندہ فقیر می گوید کہ بر معانی و مطالب سورہ مزمل پے بردہ از قرآن ہرچہ میسر بود باید خواند ہرچہ از این مصطلح صوفیا بدست نیاید از تہجد فتوح و انشراح صدر اصفیا کرام یافتہ اند دل خویش را ہم از این و آن فارغ باید داشت۔ والسلام۔

مکتوب یازدہم

متضمن بر تکمیل علم طب کردن باید اگرچہ انساخ طبیعت جانب علوم دینی است

ہوئے ہیں گمان تھا کہ سفر کی تکان سے بیمار نہ ہو جائیں آپنے اپنی علالت کا حال رقم فرمایا ہے جناب قاضی صاحب سچ ہے پیری وصد عیب مثل مشہور ہے میں اپنی حالت کیا عرض کروں قبض سخت و درد سر تکلیف دہ لاحق حال رہتا ہے والسلام خیر الختام مورخہ ۵ ربیع اخری سنہ ۱۲۸۶ھ از دہلی

دسواں خط

تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادر دینی سید عبد الغنی صاحب! اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکا خط ملا احوال معلوم ہوا اس میں شک نہیں کہ احکم الحاکمین کے دربار کا آداب تہجد کے وقت نگاہ رکھنا ضروریات سے ہے حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد طہارت کریں پھر مصلے پر جاویں اعلیٰ حضرت جناب مرزا مظہر جان جاناں رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ نصف شب رات کا دل ہے اور سورۂ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے تہجد کی نماز پڑھنے نے مجھے فائدہ بخشا ہے۔ بندہ فقیر کہتا ہے کہ سورہ مزمل کے مطالب و معانی پر غور کرنا و قرآن پاک سے جسقدر ہو سکے پڑھنا مستحسن ہے۔ چلہ کشی سے اسقدر فائدہ حاصل نہیں ہوتا جسقدر کہ تہجد سے دل کی کشادگی و صفائی صوفیائے کرام نے پائی ہے مگر پہلے دل کو دنیا و مافیہا سے فارغ رکھنا چاہیئے۔ والسلام خیر الختام۔

گیارہواں خط

گیارہواں خط اس بارے میں کہ علم طب حاصل کرنا چاہیے اگرچہ میلان طبیعت کا اپنی علوم دینی کیطرف ہے

---

۵ آپکا مزار مبارک خانقاہ حضرت مولانا شاہ ابوالخیر صاحب رح بازار چتلی قبر دہلی میں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالع گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین۔ نامہ نامی صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید۔ کہ ما طبیعت شما در علم دین خصوصاً در فن حدیث زیادہ تر مترسخ شدہ است ہذا در علم دیگر مائل وقعۃً نخواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ در علم طب بعد جزو دو جزو بتدریج مناسبت تام خواہد شد خاطر شریف جمع دارند وما برضا و رغبت اجازت علم طب دادم و دعا میکنم کہ او واہب الخیر والبرکت زود تر بمراد دلی شما را فائز کنایندہ بخیریت تمام بدولتخانہ برساند آمین ثم آمین یرحم اللہ عبداً قال آمینا ودر طلب مسئلہ خصاً بہایم دو سہ قطعہ خطوط متواتر بعد رفتن آنصاحب از ملک بنگال آمدہ ودرآنجا اختلاف و فساد عظیم افتادہ است بنا براں بآنصاحب تاکید اکید می نویسم بہر طور فتوائے مسجل نمودہ جلد تر ارسال فرمایند عین لطف و کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی مصطفےٰ صاحب و بالخصوص مولوی احمد علی صاحب کہ آشنائے قدیم اند ہدیہ سلام ایں فقیر عاجز خواہند رسانید و از برخوردار شریف حسین و مولوی تلطف حسین نیز قبول باد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین ۔ بمطالعہ گرامی ۔ مولوی صاحب جامع حسنات وکمالات کے مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے آپ کا خط موصول ہوکر مضامین سے آگاہ کیا آپکی طبیعت علم دین خاصکر علم حدیث کی طرف بہت زیادہ مائل ہے اسلئے دوسرے علم کی طرف میلان طبیعت کا وقعۃً نہ ہوگا آپ مطمئن رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد پڑھنے جزو دو جزو کے طبیعت مائل ہوجائے گی میں خوشی سے علم طب پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خیر و برکت کا دینے والا جلد مراد دلی پر کامیاب کرکے مع الخیر وطن پہونچاوے آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو آمین کہے بعد جانے آپ کے مسئلہ جانوروں کے خصّی کرنے کا ملک بنگال سے آیا اور متواتر دو تین خطوط آئے وہاں اس مسئلہ میں اختلاف وجنگ وجدال ہو رہا ہے اسلئے آپ کو بتاکید مزید لکھتا ہوں کہ جس طرح ممکن ہو فتویٰ مہری جلد ارسال کریں عین مہربانی ہوگی زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد اشرف صاحب مولوی محمد عرفان صاحب مولوی مصطفےٰ صاحب کی خدمتیں خاص کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں میرے پرانے ملاقاتی ہیں ہدیہ سلام اس عاجز کی طرف سے پہونچادیں اور برخوردار شریف حسین مولوی تلطف حسین کی جانب سے قبول ہو

۱۲ بارھواں خط

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سرفراز علی صاحب کٹولوی سلمہ اللہ بعد السلام علیکم عرض کرتا ہے خط آپ کا پہونچا۔

دمیرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے، ہاں مدرسہ ہے جس میں خدا تعالی و رسول صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے احکام پڑھائے جاتے ہیں (خدا کیا ہے اور بندہ کیا ہے، بتایا جاتا ہے دنیا بھر کی بری باتوں سے بچنا اچھی راہ پر چلنا کسی کو نہ ستانا سکھایا جاتا ہے۔ رقاق کی حدیثیں جو صحاح و مسانید و معاجیم میں ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کیجاتی ہے جو کوئی شاگرد یا طالب حق خواہش کرتا ہے تو توبہ بھی کرا لیتا ہوں اور عموماً اس مدرسہ کا دستور ہے کہ جب تفسیر و حدیث نئے طالبعلموں اور صادق خواہشمندوں کو پڑھائی جاتی ہے تو پہلے استغفار و انابت کی نصیحت کرتا ہوں اگر کوئی نووارد مدرسہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں میرا وعظ ہوتا ہو اگر خواہش بیعت توبہ کی کرتا ہے تو وہ قبول کر لیجاتی ہے اسی کے ضمن میں خداشناسی کے رموز و کتابی ہی عرض کر دیتا ہوں اسی کو تلقین یا ارشاد سمجھتے ہیں بندہ شرمسار ہوں اپنے جرائم کی مقدار نہیں بتا سکتا غیر کی شفاعت کیا کر سکوں گا ہرگز نہیں، بھائی روزمرہ خود ہر وقت توبہ کر لیا کرو یہی بیعت خالصاً للہ ہے اسکے سوا میں کیا جانوں بزرگان دین سے جو کچھ ملا ہے وہ ہر مسلمان کو بتا دیتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلف یا بخل نہیں ہے آپ کا جی میرے پاس آنے کو چاہتا ہے۔ تشریف لائیے۔ آپ تو لکھنؤ میں سب کتابیں پڑھ چکے ہیں جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۳ سیزدہم

مشعر آنکہ مسئلہ برخصی باید فرستاد و شکریہ رسید شرح الفیہ قبول کنند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب سلمہما اللہ تعالی بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نسخہ شرح الفیہ و لآلی معرفت ڈاکخانہ وصول شد جزاکم اللہ تعالی و از بنگالہ خطوط متضمن بطلب مسئلہ بز و دیگر مرگاو را خصی کردن جائز یا ناجائز فساد عظیم برپا گردیدہ رسیدہ کاشف مدعا شد مشفقا طوریکہ مسئلہ مستفسرہ را ہر قدر کہ تحریر کردہ اند برائے خدا جلد تر روانہ فرمایند کہ برآں چند مواہیر ثبت کنانیدہ فرستادہ شود و ہم عین لطف و کرم بر من عاجز خواہد بود و رفتن تونک تحصیل طب

تیرھواں ۱۳ خط

طلبی میں مسئلہ برخصی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب کے اللہ تعالی دو جہان میں سلامت و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ شرح الفیہ و لآلی کا نسخہ ڈاک کے ذریعہ سے وصول ہوا اللہ تعالی جزائے خیر دے۔ بنگالہ سے خطوط درطلب میں فتوی خصی کرنے کے جواز و عدم جواز میں جس کا فتنہ و فساد وہاں برپا ہی موصول ہو کر حالت سے آگہی ہوئی آپ نے مسئلہ مسئولہ کو جس عنوان سے اور جس قدر لکھا ہے اسکو خدا کیواسطے جلد بھیجیں تاکہ اس پر یہاں کی مہریں و دستخط کرا کے روانہ کروں عین مہربانی اس عاجز پر ہوگی تونک کا

جناب مولانا اشرف الحق صاحب مولانا شمس الحق صاحب کے برادر حقیقی ہیں ۱۲

یاادب افتادہ یا بطور سیر ازیں بعزد مسرہم اطلاع سازند الغرض فتوی مذکور را زود تر ارسال نمایند و از صحت و تندرستی مزاج مبارک ہم مسرور الوقت نمایند والسلام خیر الختام مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی محمد مصطفیٰ صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب ہدیہ سلام رسانند مسئلہ مطلوبہ را بیرنگ خواہند فرستاد ۔ زیادہ والسلام ۔

جانا بغرض حصول علم طب یا ادب کے تھا یا سیر و سیاحت کی نظر سے لازم کہ آگاہ کریں و فتوی مذکور کو بہت جلد روانہ کریں اور صحتوری مزاج سے اپنے شاد کام کریں والسلام خیر الختام ۔ مولوی محمد عرفان صاحب مولوی محمد مصطفیٰ صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام کہدیں مسئلہ مطلوبہ کو بصیغہ بیرنگ ارسال کریں ۔ زیادہ والسلام

عریضہ بخدمت امام مجدد حضرت میانصاحب رض باستدعاء سفارش

از عاجز محمد عرفان عفی عنہ بعالی خدمت فیضدرجت محی السنۃ قامع البدعۃ محق الحق مبطل الباطل بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا امام مجدد مولوی سید محمد نذیر حسین ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ اما بعد گذارش حال یہ ہے کہ حضرت آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ قریب پانچ سال کا ہوتا ہے کہ ہمارے دو گانوں میں سے ایک گانوں باغوائے بعض معاندین نواب صاحب ٹونک نے ضبط کر لیا اور جو کچھ کہ ان دونوں گانوں پر قرضہ تھا وہ کل اس گانوں پر جو ہمارے پاس ہے ڈال دیا الحمد للہ علی کل حال آج تک جس طرح ممکن ہوا اس آمدنی میں گذر اوقات بھی کی اور قرضہ سے تھوڑا بہت ادا کرتے رہے اور اسی اثنا میں موقع محل پا کے نواب صاحب سے اپنی کیفیت بھی بیان کی انہوں نے بعنایت ایزدی ترحم فرما کے پھر اسکے واپس کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن اپنے وقت پر وعدہ پورا ہو اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ مگر چونکہ دو گانوں کا قرضہ ایک گانوں سے بالتدریج تھوڑا تھوڑا ادا ہوتا ہے چند متفرق قرض خواہوں نے نہایت تنگ کیا ہے کہ ہر وقت گلو گیر اور گردن پر سوار رہتے ہیں اور ایسا مجبور کیا ہے کہ ان سے صورت نجات کی بغیر ادا کے نظر نہیں آتی لہذا پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوا ہوں کہ حضرت مساعی جمیلہ فرما کے کسی مومن مخلص طالب یا اجر اخروی سے ہزار روپیہ قرض دلوا دیں تاکہ یہ قرضہ متفرق (جو آٹھوں پہر کاہش جان ہے اور چین لینے نہیں دیتا) ادا کر دوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ڈھائی سو فی سال دیکر چار برس میں ادا کر دوں گا خدا چاہے تو اس میعاد سے زائد عرصہ نہ گزرے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو عرصہ قلیل میں ادا کر دوں اکثر مدت یہ ہے جو عرض کی اور حضرت میں اس وقت نہایت ہی سراسیمہ و پریشان ہو کر آپکو مربی دارین جانکر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے حال پر ملال عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور سے اس مصیبت کو رفع فرمائے بندہ کیا عرض کر سکتا ہے سب قرآن و حدیث میں موجود ہے اور بغیر اس کام کے ہوئے عافیت تنگ اور ٹونک جانا دشوار ہے ع ۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست ۔ والسلام

---

[1] حضرت امام مجدد رض بر ظہر این عریضہ سفارش نامہ نوشتہ [illegible] ۱۲ منہ

حضرت مولانا صاحب عرفان ٹونکی حضرت میاں صاحب رح کے شاگرد رشید تھے اور نہایت متقی و موحد عالم تھے ۱۲

مکتوب چہاردہم

محتوی بر اینکہ انجام مرام سائل باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز خاکسار محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع آزادگان مجمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بروفق اظہار و بیان مولوی عرفان صاحب (کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب از حالات برکات سمات خوب واقف اند) اعانت و رفاقت در ادائے قرض مغری الیہ بوجہیکہ نوشتہ اند بظہور اید زہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود زیرا کہ این خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم واز عمدہ صفات نبوت است کہ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ لہذا در حدیث صحیح وارد شد کہ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ودر مشکوۃ و طبرانی وغیرہ مرویست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلمانان را می باید کہ در شفقت و حسن سلوک باہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن دردمند شود تمام تن برفاقت او بیخواب ماند از ینجا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ در گلستان افادہ فرمودہ اند ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگرند

و بر ان صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض دادن مخفی نیست لہٰذا تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرضہ نکند مقرض را ہمانف۔

چودھواں خط

قرض حسنہ دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار عاجز محمد نذیر حسین - بخدمت شریف مرجع آزادگان مجمع افتادگان مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو سلامت رکھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مطابق بیان کرنے مولوی عرفان صاحب کے (کہ مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف صاحب حالات سے ممدوح الیہ کے بخوبی واقف ہیں) امداد و سلوک ادائے قرض میں جس طریقہ پر کہ ترقیم کیا ہے کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں بہترین اجر کا ذریعہ ہوگا کیونکہ صفات مرضیہ سے حق تعالیٰ کے الرحمن الرحیم ہے اور بہترین صفات نبوت سے بالمومنین رؤف رحیم ہے حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے - الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء مشکوۃ و طبرانی وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کو چاہیئے کہ باہم حسن سلوک و شفقت میں مثل ایک تن کے رہیں یعنی اگر ایک عضو اعضائے بدن سے دردناک ہوتا ہے تو تمامی اعضا اسکی رفاقت میں بے خواب و خور رہتے ہیں اسی حدیث کی بنا پر شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں فرماتے ہیں ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

آپ صاحبان پر فضائل و ثواب قرض دینے کا پوشیدہ نہیں ہے جب تک قرض لینے والا ادا قرضہ نہ کرے قرض دینے والے

در هر روز و شب ذ قرض داده، مثل ثواب صدقه برای او نوشته میشود و ثواب قرض دادن هیجده گونه می شود چنانچه بر آن صاحبان پوشیده نیست درینصورت آن صاحبان حسبة لله و شفقة علی خلق الله عاجز نام برده مضطر را مدد فرمایند و اجر بی حساب نزد رب الارباب ذخیره عاقبت بشمارند درمن منگر بر کرم خویش بنگر، و نیز شکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کارفرما شوند و از جواب با صواب زودتر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بار گران رها نمایند

و السلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب پانزدهم ۱۵

شکریہ رسید کتب و اطلاع شور و شغب دہلویان بملاحظہ ترجمہ درر بہیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن خان صاحب سلمه الله ذو المنن عن الحوادث و المحن بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح رای سامی باد که بفضله تعالی درینجا خیریت است و خیر و عافیت آن مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان خواسته می باشم درین ولا عطوفت نامه رافت شمامه مع ده کتب مصنفه شما بهمدست حکیم صاحب پرتو ورود فرحت امود نمود دیدن رسائل اتحاف النبلاء و شرح درر بهیه ازین مسرور شدم که از جمله باقیات صالحات شما مفید ایام خاص و عام گردید جزاکم الله تعالی خیرا فی الدارین و آنچه فرموده اند که شرح درر بهیه اگر بکار شما نیاید تا بتقاضی محفوظ الله صاحب پانی پتی فرستاده

کو روزانہ بمقدار قرضہ کے ثواب صدقہ کا اسکے نام میں لکھا جاتا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہوتا ہے کہ آپ صاحبان پر مخفی نہیں ہے ایسے حال میں آپ لوگ خالصاً للہ کے واسطے و بنظر ترحم خلق اللہ کے عاجز موصی الیہ کی مدد فرمائیں اور اجر بے حساب کو اللہ تعالیٰ کے یہاں کا ذخیرہ تصور کریں درمن منگر بر کرم خویش بنگر، اور بھی نعمت الٰہی کی شکرگذاری وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پر عامل ہوں اور جواب سے جلد آگاہ کریں اور غریب مسکین کو بوجھ بھاری سے خلاصی دلائیں۔ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

پندرھواں خط ۱۵

رسید کتب نواب صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شور و غل کا اظہار ترجمہ درر بہیہ ملاحظہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت شریف — جناب نواب صاحب مجمع الحسنات و الکمالات مولوی محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث و المحن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح رائے شریف ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواستگار ہے خط آپ کا مع دس کتاب مؤلفہ جناب معرفت حکیم صاحب کے وصول ہوا رسالوں کے مطالع سے و اتحاف النبلاء و شرح درر بہیہ کے پڑھنے سے بہت محظوظ ہوا آپ کے باقیات صالحات سے عام و خاص لوگ فیضیاب ہورہے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا کرے آپ نے رقم فرمایا ہے کہ اگر شرح

ومند مشفقا زیادہ حاجت بداں شرح متعلق است زیراکہ بطبع ترجمہ درر بہیّہ شما در ینجا شور وشغب رو دادہ وغوغا افتادہ کہ مولویان این دیار بلا مذہبی و بد دینی متہم ساختند وبدنام کردند کہ اختراع ترجمہ ازہمیں شایع شدہ ولیکن بتائید ایزدی ہمہ راجواب دندان شکن دادہ شد این شرح موید جواب باصواب گردید وبہرکس وناکس معائنہ کنانیدہ میشود بہرکیف شرح مذکور نزد معاندان زمان سیف قاطع وبرہان ساطع است وازمن فارغ نیست آں مکرم نسخہ دیگر بقاضی صاحب فرستادہ خواہند داد کہ مشار الیہ خوش عقیدہ متبع سنت سنیّہ است ونیز طالب شرح بلوغ المرام ۔ نہ معلوم کہ بچہ سبب فتوی از من طلب کردہ اند حالانکہ آں مکرم پیشتر دریں باب تحریر فرمودہ اند شاید رمزے باشد کہ من برآں اطلاع ندارم ۔

دررالبہیہ آپ کے مصرف میں نہیں آئے تو قاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی کو بھیج دیں جناب شرح درر البہیہ کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ آپ کے ترجمہ درر بہیہ کے چھپ جانے سے دہلی میں شور وغل ہو رہا ہے اور یہاں کے مولوی صاحبان اہل حق کو لا مذہب و بد دین کے ساتھ مطعون ومتہم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے دینی پھیلانے کی غرض سے ترجمہ شائع کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالی کی مدد سے سب کو جواب دندان شکن دیا گیا یہ شرح جواب باصواب کا مؤید وافادہ دہ ہے ہر کس وناکس کو دیکھا جاتا ہے بہرکیف شرح مذکور مخالفین زمانہ کے واسطے روشن دلیل وتلوار براں ہے میری ضرورت سے نسخہ مرسلہ فارغ نہیں ہے دوسرا نسخہ قاضی صاحب کو بھیجیں ممدوح الیہ خوش عقیدہ و متبع سنت ہیں اور طالب شرح بلوغ المرام کے بھی ہیں معلوم نہیں مجھ سے فتوی طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ آپ اس بارے میں تحریر کر چکے ہیں شاید کوئی پوشیدہ بھید ہو جس سے مجھے علم نہیں ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس صورت میں کہ امام الدین نے قبل از موت آنے کے روبرو چند گواہان کے حافظ سید مظہر علی کو اپنا وصی گردانا کہ میرے چوبیس ۲۴ للعہ روپے زید کے پاس اور تیس ۳۰ روپے عمرو کے پاس بالفعل موجود ہیں اور میرے ذمہ نماز روزے کی قضا بھی ہے تم دونوں اشخاص مذکورین سے روپیہ وصول کر کے میری طرف منتقل کر دینا اب مطابق فرمودہ امام الدین کے حافظ سید مظہر علی مطالبہ روپیہ نام بردہ کا زید وعمرو سے کرتا ہے زید در جواب اسکے کہتا ہے کہ میں انہیں روپیہ نہیں دینے کا اور کوئی چاہے تو لے لیوے اور عمرو کہتا ہے کہ لو ابھی دیتا ہوں کسی طرح کا عذر نہیں لہذا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ زید کو منع اور حافظ سید مظہر علی کو مطالبہ پہونچتا ہے ۔

بَیِّنُوا تُوجَرُوا

جواب :- دریں صورت مرقومہ بالا واضح ہو کہ زید کا منع کرنا کہ میں روپیہ انہیں نہیں دینے کا اور کوئی چاہے لے لیوے، شرعاً لغو اور باطل ہے اور بروقت مطالبہ کے ضرور بالضرور روپیہ حوالہ کر دینا پڑے گا کچھ عذر وبہانہ پیش نہ جائیگا - جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے - وانہ اوصی الی فی صحۃ عقلہ وجواز

تصرفه فی ترکته و انی قبلت هذه الوصیة تولیت القیام بذلك وانه کان واخی هذا علی هذا الرجل الذی حضر کذا من الدین وان اخی هذا مات قبل قبضته شیئا من هذا الدین وان علی هذا الذی حضر قضاء هذا الدین الی لاصرف الی ورثته والی ما امر به المیت فالقاضی یسمع دعواه ویسأل الخصم اولا من الموت فان اقر الموت توجهت علیه المطالبة من جهة الموصی لان حق المطالبة کان ثابتا للمیت والموت تحول الی الوصی ثم یسأله عن الدین فان امرنا لدین حینئذ یسأله من الوصایة فان امرنا بها ایضا لا یوجر بدفع المال الیه حتی یثبت وصایته بالبینة وذکر الخصاف فی ادب القاضی رجل ادعی ان فلانا مات وانه کان اوصی الیه لقبض دینه الذی له علی هذا الرجل والعین الذی فی بدنه وصدقه المدعی علیه فی جمیع ذلك امر بتسلیم الدین والعین الیه هکذا فی فتاوی عالمگیریة

تحریره محمد عنایت علی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

سید احمد حسین ۱۲۸۹

سید شریف حسین ۱۲۲۸

مکتوب شانزدہم

باظہار صدمہ وقلق از ارتحال مولوی شمس الحق صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه محبی مشفقی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمه الله تعالی بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که آمدن شما مع الخیر از مکه معظمه موجب سرور موفور گردیده بود واز حادثه جانکاه انتقال اہلیه مرحومه شما نہایت تاسف رو داد و باز از استماع بیماری دختر شما غم بر غم افتاد ما را بجز وظیفه إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چاره نیست بصبر و شکیبائی گرایند و بشکر رب العالمین درآیند کتب مرسله سامی ہدیه حبیب بحبیب شد جَزَاكُمُ اللّٰهُ جَزَاءً مَّوْفُوْرًا وبرکات

سولھواں خط

تعزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی کے

بسم الله الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت محبی و مشفقی میرے مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مکہ معظمہ سے آپکا مع الخیر تشریف لانا باعث کمال خوشی کا ہوا تھا لیکن رحلت سے اہلیہ مرحومہ کی آپ کی نہایت افسوس ہوا پھر لڑکی کے علالت کا حال معلوم کر کے نہایت صدمہ ہوا سوائے وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے اور کوئی چارہ نہیں ہے صبر اختیار کریں اور اللہ تعالی کے شاکرین بندوں میں داخل ہوں۔ تحفہ کتب مرسلہ دوست محبوب خاطر ہوا اللہ تعالی آپ کو جزائے

سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۵ خداوند کریم از حوادثات زمانه محفوظ داشته شمارا باتمام شرح ابوداؤد توفیق انیق بخشد آمین ثم آمین زیاده والسلام خیر الختام وبصاحبزادگان سلام ابرسانند

مکتوب هفتم

بشکریه و بدریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمه ربه بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که نامه نامی و صحیفه گرامی در حالت نگرانی پرتو ورود افگنده موضح مرام شد بذریعه بلٹی بسته خلیل خوانی از ریل طلبیده بمعرض وصول آورده خلیل خوانی که برخوردار ابوالحسن بود باو حواله کرده شد و بسته دیگر بنام محمد نومسلم بود بمشار الیه داده شد جزاکم الله جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۵ وَلَقّٰکُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۵ وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۵ او موفق حقیقی توفیق انیق عطا فرمایا که شرح ابوداؤد بطرز سهل و حل مطلب آغاز شد اتمامش نیز باحسن وجوه مبارک باد ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ مترصد که گاہے از خیریت مزاج مع متعلقان و وابستگان مسرور و کامگار میفرموده باشند زیاده والسلام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و بطفلان نورچشمان هدیه سلام و دعا برسانند عـه

از دست گدا بینوا نیاید هیچ ٭ جز آنکه بصدق دل دعائے بکند

وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرماوے خداوند کریم آپکو زمانہ کے آفات سے محفوظ رکھے اور تکمیل شرح ابوداؤد کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام میرا سلام صاحبزادگان کو پہنچاویں۔

سترھواں خط

رسید خلیل خوانی۔ و دریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت گرامی۔ مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت و سلامتی سے رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو انتظاری کی حالت میں آپ کا خط پہونچکر احوال مندرجہ سے آگاہ کیا اسٹیشن سے پارسل خلیل خوانی کا طلب کیا گیا۔ خلیل خوانی برخوردار ابوالحسن کے نام سے تھی اُن کے حوالے کی گئی اور دوسرا بستہ مولوی محمد نومسلم کے نام کا تھا ان کو دیا گیا اللہ تعالیٰ جزاء وافر اور خوش حالی و تروتازگی و خوشی آپ کو عطا کرے اور آپ کے عمل خیر کو قبول کرے شکر ہے موفق حقیقی کا کہ بہترین توفیق مرحمت کی کہ ابوداؤد کی شرح آسان طریقہ و حل مطلب کے ساتھ شروع ہوا اسکے اختتام کو بھی مبارک فرماوے ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ اُمید کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے اور متعلقین کے مزاج سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام۔

مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب حافظ علی اکبر و حافظ علی اصغر صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام پہونچاویں اور نورچشمان کو دعا ے

از دست گدا بینوا نیاید هیچ ٭ جز آنکه بصدق دل دعائے بکند

عـه یعنی با فرخی انبانه

مکتوب ۱۸ ہیجدہم

باظہار مسرت از معائنہ تشریح سنن ابوداود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالی بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ صحیفہ گرامی بعد مدت مدید پرتو ورود گردیدہ موضح مرام وشادکام شد در آں ہنگام کہ آں مکرم روانہ دیار مشرقیہ شدند لہذا در ارسال جواب توقف روداده حالا شنیدم کہ از کلکتہ باز آمدند و بدیدن طرز تشریح ابوداود از بس سرور موفور حاصل شد ودر چند روز آنرا النظر انداختہ حوالہ مولوی محمد نو مسلم کردم خداوند کریم بفضل عمیم خود بانجام بطرز مرصع برساند کہ مفید تمام ہر خاص و عام گشتہ لازم کہ ہمہ تن متوجہ بودہ باتمام رساند کہ ذخیرہ عاقبت گردد وہرگاہ مسودہ آں خواہد آمد فوراً ملاحظہ نمودہ خواہم فرستاد زیادہ والسلام خیر الختام۔

بخدمت شریفہ مولوی عبداللہ صاحب و بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب سلمہم اللہ تعالی ہدیہ سلام موصول و مقبول باد

مکتوب ۱۹ نوزدہم

در تعزیت مولوی علی احمد صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٹھارہواں خط

شرح ابوداود کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بزرگ بخدمت مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات جناب مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالی دونوں جہان میں عافیت وسلامتی کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو عرصہ دراز کے بعد آپ کا خط وصول ہوکر باعث مسرت کاشف احوال ہوا چونکہ آپ پورب کے سفر میں تھے اسلئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی اب معلوم ہوا کہ کلکتہ سے واپس آئے اور شرح ابوداود کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اسکو چند دن دیکھ کر حوالہ مولوی محمد نو مسلم کے کر دیا اللہ تعالی اسی عنوان احسن پر ختم کرائے کہ فائدہ بخش جملہ صغیر و کبیر کے ہو لازم ہے کہ بالکل مصروف ہوکر اختتام کو پہونچادیں کہ آخرت کا ذخیرہ ہے جس وقت مسودہ شرح ابوداود کا آئے گا فوراً معائنہ کرکے روانہ کروں گا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مولوی عبداللہ صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

انیسواں ۱۹ خط

مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی نور احمد صاحب سلمه الله تعالی. بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که از استماع خبر جانکاه هوش ربا (انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم) موجب تاسف و رنج والم گردیده که از احاطه تقریر و تحریر بیرون است إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ خواندم و دعاء مغفرت و رحمت برائے آن محمود العاقبت کردم و خواهم کرد و نماز جنازه او ادا نمودم اللّٰهم اغفرله وارحمه وادخله فی عبادك الصالحین فی جنة الفردوس آمین ثم آمین رب العالمین و بخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و دیگر طفلان وغیرهم سلام و نیاز من موصول باد۔

۲۰
مکتوب بستم

تشکر رسید زر امداد محتاجین مدرسہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمه ربه بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که بفضله تعالی دریں جا خیریت است و خیر و عافیت آں صاحب مطلوب مشفقا نوٹ بست ۲۰ عه روپیه مصارف طلبه محتاجان مدرسه بذریعه خط مسرت نمط شما رسیده موجب خوشی و خرمی گردید جَزَاكُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ وَبَارَكَ لَكُمْ فِي الْكَوْنَيْنِ۔ آینده خیال خواهند داشت که روز بروز یک دو طلبه می آیند و میرسند

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب اللہ تعالی آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خبر حادثہ جانکاہ وہوش ربا کے سننے سے (یعنی انتقال سے مولوی علی احمد صاحب مرحوم) اسقدر رنج وغم ہوا کہ تقریر و تحریر کی حد سے باہر ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور مغفرت و رحمت کی دعا مرحوم کے واسطے انشاء اللہ تعالے کرونگا اور جنازہ غائبانہ کی نماز بھی ادا کرونگا اللّٰهم اغفرله وارحمه وادخله فی عبادك الصّالحین فی جنّة الفردوس آمین ثمّ آمین ربّ العالمین خدمت شریف میں مولوی شمس الحق صاحب مولوی محمد اشرف صاحب حافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب اور بچوں کو میرا سلام موصول ہو۔

۲۰
بیسواں خط

زر امداد محتاجان مدرسہ کا شکریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالی خیر و عافیت کیساتھ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت مطلوب ہے طلبہ مدرسہ کیواسطے مبلغ بیس عہ ۲۰ روپے کے نوٹ بذریعہ خط آپ کے وصول ہو کر باعث خوشی کا ہوا اللہ تعالی دونوں جہان میں جزا و برکت دے روزانہ ایک دو طلبہ آتے رہتے ہیں امید ہے کہ آیندہ خیال رکھیں گے گرچہ رزّاق اللہ تعالی ہے

اللہ رزاق است لیکن اسباب منوط بظاہر است لازم کہ گاہ گاہ از دو کلمہ خیریت نامہ جات مسرور می نمودہ باشند زیادہ۔ والسلام خیر الختام۔ بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ سلام و دعا برسانند

۲۱

مکتوب بست و یکم

امداد شیخ عطاء اللہ برادرزادہ مولوی عبد اللہ غزنوی یاد کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا شیخ عطاء اللہ برادرزادہ شیخ مولوی عبد اللہ غزنوی مرحوم برائے حاجت دنیوی (یعنی حوائج نکاح) در انطرف میروند امید کہ حسبۃً للہ سعی بلیغ کردہ حاجت برآری ایشاں خواہند نمود موجب ثواب خواہد شد۔ قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

زیادہ والسلام خیر الختام

۱۲۸۱
سید نذیر حسین

۲۲

مکتوب بست و دوم

لیکن دارومدار ہر شے کا اسباب ظاہر پر ہے لازم کہ کبھی کبھی دو کلمہ خیریت سے اپنی مسرور کرتے رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب کی خدمت میں سلام و دعا پہونچا دیں۔

۲۱

اکیسواں خط

سفارش میں امداد شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبد اللہ غزنوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس خط کے لیجانیوالے شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے شیخ مولوی عبد اللہ غزنوی مرحوم کے ہیں دنیاوی حاجت (یعنی نکاح) کیواسطے اس طرف جاتے ہیں امید کہ حسبۃً للہ کوشش پوری کرکے ان کی حاجت پوری کریں گے موجب ثواب کا ہوگا قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ

زیادہ والسلام خیر الختام۔

۱۲۸۱
سید نذیر حسین

۲۲

بائیسواں خط

---

[1] یہ خط نہایت نستعلیق خط میں ہے مگر صرف مہر حضور امام مجدد کی ثبت ہے موصوف الیہ کے قلم کا نہیں ہے ۱۲ عزیز

در باب سفارش سید محمد ابراہیم صاحب مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا محبی وعزیزی سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است وواجب الخدمت والاعانت است موجب حسنات وخوشنودی خدا وذخیرۂ اخروی امداد شان خواہد گردید۔ زیادہ والسلام خیر الختام

۱۲۸۱
سید محمد نذیر حسین
مہر

مکتوب ۲۳ بست وسیوم

محتوی بر اینکہ مدارات وخاطرداری صاحبزادگان ڈیانواں کردہ خواہد شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات مولوی تلطف حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مشفقا ہر صاحبزادہ از صاحبزادگان ڈیانواں بقصد تحصیل صحاح ستہ تشریف خواہند آورد بخدمتگزاری شان حاضرم السعی منی والاتمام ؎

حلقۂ پیر مغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بگرامی خدمت مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل خط ہذا کا میرے محب وعزیز سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اعانت وامداد کے مستحق ہیں انکی امداد باعث خوشنودی خدا وذخیرہ آخرت کا سبب ہوگا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

۱۲۸۱
سید محمد نذیر حسین
مہر

تیئسواں ۲۳ خط

خاطر داری ومدارات صاحبزادگان ڈیانواں کی کیجائیگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع نکوئی وکمالات مولوی تلطف حسین صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا۔ صاحبزادگان ڈیانواں سے جو صاحبزادہ تحصیل صحاح ستہ کی غرض سے تشریف لائیں گے انکی خدمتگزاری میں حاضر ہوں سعی میری جانب سے ہوگی اور تمام کرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ؎

حلقۂ پیر مغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

ا؎ یہ خط نستعلیق میں کسی نے لکھا ہے جس پر حضور امام مجدد کی مہر ہے ۱۲ عزیز

باقی خیرت بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب ہدیہ سلام ما موصول و مقبول باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب بست و چہارم ۲۴

باظہار شوق ملاقات و تاکید اختتام شرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد ؎

مدتے شد کہ ندیدم گل رخسار ترا
از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

مشفقا در انصرام شرح تا کے اختتام میرسد بدل خلجان شدید میدارم خداوند کریم در اتمام شرح کما حقہ اعانت و امداد فرماید کہ مقصود حاصل شود تمنائے دلی اتکاشتم الصاحب بار خاطر نشوند و احوال مزمنہ خود چہ نگارم بچند امراض مبتلا ام او ارحم الراحمین خاتمہ بخیر کند۔

مکتوب بست و پنجم ۲۵

محتوی بر بشارت کہ انشاء اللہ تعالیٰ بامر صعب کامیاب خواہد شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات

باقی خیریت ہے گرامی خدمت میں مولوی شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب۔ ہدیہ سلام موصول و مقبول ہوجیو۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

چوبیسواں خط ۲۴

اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع حسنات و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو ؎

مدتے شد کہ ندیدم گل رخسار ترا
از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

دل کو بے چینی لگی ہوئی ہے کہ شرح ابوداؤد کی کب ختم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اتمام شرح میں آپ کی پوری اعانت فرما دے تاکہ مقصد حاصل ہو میں نے اپنی تمنا کا اظہار کیا۔ یہ اظہار آپ کے بار خاطر نہو۔ مرض مزمنہ کا کیا حال لکھوں چند مرضوں میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔

پچیسواں خط ۲۵

دعا ہے اس بات کی کہ امر مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع یکیل

عون المعبود شرح ابوداؤد طبع ہو چکی ہے

والکمالات مولوی شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت است وخیر وعافیت آں مکرم مع متعلقان ووابستگان خواستہ میباشد نامہ نامی وصحیفہ گرامی پرتو ورود فرحت آمود نمودہ موضح مرام شاد کام گردید او قاضی الحاجات بامر صعب کہ قصد کردہ اند بمراد دلی فائز وظفریاب گرداناد وانشاء اللہ الرحمن ہرگاہ اجزاء شرح خواہد آمد بہمہ تن آنرا بنظر غائر خواہم دید او حافظ حقیقی از جمیع آفات شما را نگاہ داشتہ بمنزل مقصود برساند زیادہ والسلام خیر الختام بخدمت سامی مولوی نور احمد صاحب وحافظ محمد اکبر صاحب ومولوی محمد اشرف صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب ومولوی موسیٰ صاحب وغیرہم من الموحدین سلمہم اللہ ہدیہ سلام فقیر خواہند رسانید واز حاضر الوقت فقیر عبد السلام وابو الحسن تحفہ سلام وتسلیم قبول باد برب العباد۔

مکتوب بست وششم[٢٦]

رسید بست وپنج[٢٥] روپیہ طہارت بول وپشک شتر وسرقین ماکول اللحم نزد ہمہ سلف ثابت است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست وپنج[٢٥] روپیہ مرسلہ آں شکر گنج وگہر سنج بمن برشتہ رنج بعرض وصول در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ۝ ولقاکم نضرۃ وسروراً ۝ وکان سعیکم مشکوراً ۝

وکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو فضل الٰہی سے یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت آپ کی وتمامی متعلقین ولواحقین کی خواہاں رہتا ہوں آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کوائف سے آگاہ کیا جس امر مشکل کا آپ نے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب وفائز المرام کرے اجزاء شرح کے جو وقت آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بالکل مصروف ہو کر نظر غائر سے معائنہ کروں گا حافظ حقیقی تمامی آفات سے محفوظ ومامون رکھ کر منزل مقصود پر پہونچاوے زیادہ والسلام خیر الختام۔ خدمت گرامی مولوی نور احمد صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب ومولوی محمد اشرف صاحب ومولوی محمد موسےٰ صاحب وغیرہ کے ہدیہ سلام فقیر کا پہونچاویں حاضرین سے فقیر عبد السلام وابو الحسن تحفہ سلام پیش کرتا ہے۔

قبول باد ؛

چھبیسواں[٢٦] خط

پچیس[٢٥] روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور مینگنی اسکی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکیوں وکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس[٢٥] روپئے آپکے بھیجے ہوئے مجھ چھنے ہوئے رنج کے وصول میں آئے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے وافر دے اور تازگی ومسرت عطا کرے اور عمل کو قبول فرماوے اونٹ کے پیشاب ومینگنی کی پاکی اور گوبر دوسرے جانور ماکول اللحم

وطہارت[1] بول ابل و پشک آن و سرقین ماکول لحم نزد امام مالکؒ واحمد رحمہما اللہ و دیگران از سلف و تبع آن بلا نکیر یافتہ شدہ و نیز نزد ابو موسی اشعری رضؓ ظاہر چنانچہ از صنیع امام بخاریؒ مستفاد میشود و نزد حنفیہ از امام محمدؒ ثابت است چنانکہ از بحر الرائق وغیرہ واضح میشود و بیع سرقین نزد حنفیہ بلا نکیر در کتب فقہ مذکور است و نزد دیگر از سلف ناپاک است و رائے تحقیقی فقیر نیز بمتابعت امام مالکؒ و امام بخاریؒ منوط است واللہ بالصواب اختلاف مابین مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی و نیز بعض مسائل مستنبط مولوی محمد حسین بٹالویؒ در تاسف و تلہف انداختہ کہ عوام بر ملا خندہ زن ہستند خصوصاً اہل تقلید زیادہ تر در شماتت اند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ و انصاحب ہمہ تن متوجہ شدہ در تحریر شرح ابوداؤد مشغول شوند و بدیگر تحریر نپردازند اللہ جلشانہ انصاحب را از ہمہ حوادث محفوظ داشتہ بمراد دلی برساند و عاقبت بخیر گرداند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم ٢٧

رد حاشیہ بخاری مؤلفہ مولوی احمد علی مرحوم کردن

بست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ از عاجز محمد نذیر حسین واضح باد کہ شنیدہ شد کہ انصاحب در رد مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری کہ خلاف تحقیق

کا امام مالک اور احمد رحمہما اللہ اور دوسرے سلف وتبع سلف کے نزدیک بلا اختلاف پاک پایا گیا ہے اور ابو موسیٰ اشعریؓ کے نزدیک بھی پاک ہی جیساکہ امام بخاری رحمہ اللہ کے قول سے مستفاد ہوتاہے اور حنفیہ کے نزدیک امام محمد کے قول سے ثابت ہے چنانچہ بحر الرائق وغیرہ سے واضح ہوتا ہے اور گوبر کی بیع بلا اختلاف کتب فقہ حنفیہ میں درست لکھا ہے اور دوسرے سلف کے نزدیک ناپاک ہے اور فقیر کی رائے مطابق مسلک امام مالک و امام بخاری رحؒ کے ہے واللہ اعلم بالصواب مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کا آپس میں اختلاف کرنا و نیز مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعض مسائل مستنبطہ سے مجھے حسرت و افسوس ہے کیونکہ عوام الناس خصوصاً مقلدین ہنس رہے ہیں اور برا کہہ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ آپ سارے جھگڑے سے یکسو ہوکر شرح ابوداود میں مصروف رہیں دوسری جانب توجہ نہ کریں اللہ جلشانہ آپکو تمامی مکروہات زمانہ سے مامون محفوظ رکھ کر مراد دلی پر پہونچاوے و آخرت بہتر کرے والسلام خیر الختام

ستائیسواں خط ٢٧

مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علی کی تردید میں

اظہار خوشی بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے واضح ہو کہ سنا گیا ہے کہ آپ رد میں مسائل مندرجہ حاشیہ بخاری جو

---

[1] مبحث طہارت بول ابل و پشک و دیگر حیوان ماکول اللحم میں فقیر مدون مفاوضات ہذا نے بہت طولانی تحریر امام مجدد رفتہ کے حضور میں لکھی تھی کہ جو بنظر استحسان دیکھی گئی تھی اور بعد ملاحظہ غائر دستخط و مہر ثبت فرمائے گئے تھے ۱۲ ابو حمید عزیز صمدانی

نقل کردہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم است متوجہ شدہ اند نہایت خوشی وخرمی حاصل شد لازم کہ رد آں ضرور سعی فرمایند کہ مولوی صاحب موصوف از تحشی مذہبی خود در رد کردن صحیح بخاری قصد کردہ در بیخ کنی آن توجہ نمایند موجب اجر عظیم و از باقیات صالحات شما خواہد بود زیادہ والسلام بخدمت مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و غیرہم و بہ طفلان ہدیہ سلام من برسانند حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام میرسانند و مقبول باد۔

مکتوب بست و ہشتم

رسید زر امداد مدرسہ مسرت از صحت محمد اشرف الحق صاحب خبر انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرة میاں صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مع نوٹ مبلغ پنجاہ روپیہ صہ درحالت نگرانی پرتو ورود نمودہ کاشف مدعا گردیدہ ہمدوش کامرانی گردانید وبدرقہ حیات طلبہ مخلصین شد کہ بذریعہ آں بلب نان وقوت لایموت رسید جزاکم اللہ تعالی خیرا فی الدارین کہ بالفعل از قوت فارغ البالی شدند و از صحت وتندرستی مزاج مولوی محمد اشرف الحق صاحب کہ بہمہ وجوہ شفائے کلی یافتند موجب کمال خوشی وخرمی مالامال گشتہ

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ٭ خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

جو کہ مولوی احمد علی مرحوم نے خلاف تحقیق نقل کیا ہے متوجہ ہوئے ہیں نہایت خوشی ہوئی لازم ہے کہ حاشیہ مذکور کے رد میں آپ ضرور کوشش فرماویں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اپنے مذہبی مسائل کے تحشی سے رد صحیح بخاری کا ارادہ کیا ہے اور اس حاشیہ کی بیخ کنی میں آپ ضرور توجہ کریں انشاء اللہ تعالی اجر عظیم پاویں گے اور باقیات صالحات میں آپ کا شمار کیا جائیگا زیادہ والسلام خدمت میں مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر و حافظ محمد اصغر صاحبان و غیرہم کو ہدیہ سلام عاجز کا پہنچاویں حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام پہنچاتا ہے قبول ہو

اٹھائیسواں خط

رسید زر امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی سے مولوی اشرف الحق صاحب کے و اطلاع انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرة میاں صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** بگرامی خدمت مولوی صاحب جامع نیکیوں و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالی دونوں جہان میں بھلائی کے ساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے شریف ہو نامہ گرامی حالت انتظاری میں مع نوٹ مبلغ پچاس روپیہ وصول ہو کر شادان و فرحاں کیا و باعث حیات و ذریعہ نان و قوت لایموت طلبہ مخلصین کے ہوا اللہ تعالی دونوں جہان میں بہترین جزا دے اسوقت خورونوش کی طرف سے فارغ البال ہوگئے ہیں آیندہ اللہ تعالی مسبب الاسباب ہے، صحتیابی و شفا کلی سے مولوی محمد اشرف الحق صاحب کے کمال خوشی و خرمی ہوئی سہ

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ٭ خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

از حادثہ جانکاہ انتقال قرۃ العین بدر الاسلام چہ گویم و چہ نویسم نہ جائے ستیزہ پائے گریز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا
غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں وہ مغمور تھا
نشہ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
شاید آشور قیامت شدہ قائم امروز
دلِ ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

والدین او بر بستر خاکستر ناکامی مردہ در لیل و نہار سوگوار بیقرار افتادہ مے مانند و گاہے بیہوش و گاہے مدہوش اشک رواں می دارند ؎

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ تا حصول ملاقات خود از مژدہ صحت و اعتدال مزاج مع متعلقان و وابستگان خود مسرور می نمودہ باشند بمطالعہ گرامی حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالے ایں تحریر رسایندہ ہدیہ سلام برکت التیام برسانند ؎

اے صبا نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدہ دیدار بیار

زیادہ ایام شادمانی بکام باد از طرف شریف حسین و دیگر طلبہ مسجد و مدرسہ سلام و نیاز میرسانند۔

واقعہ جانکاہ انتقال قرۃ العینین بدر؎ الاسلام کا کیا بیان کروں اور کیا لکھوں نہ طاقت لڑنے کی نہ پیر بھاگنے کا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎ کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا

غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں وہ مغمور تھا
نشہ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

اُن کے والدین بستر ناکامی پر مثل مردہ شب و روز بیقرار سوگوار پڑے رہتے ہیں کسی وقت ہوش میں اور کسیوقت مدہوش آنکھوں سے اشک جاری رہتا ہو ؎

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ حصول ملاقات تک اپنی خوش خبری صحتوری مزاج سے اپنی و متعلقین کے مسرور کرتے رہیں خدمت میں حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کے یہ تحریر پہنچا کر ہدیہ سلام برکت التیام پہونچا دیں ؎

اے نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدہ دیدار بیار

زیادہ خوشی و کامرانی کا زمانہ بیشتر ہو۔ شریف حسین و طلبہ مسجد و مدرسہ کے سلام و نیاز کہتے ہیں۔ قبول ہو۔

؎ میاں بدر الاسلام جناب حکیم پیر شاہجہاں مرحوم مغفور کے صاحبزادے تھے اور حضرت میاں صاحبؒ کے حقیقی نواسے تھے بعمر دس سال مرض ہیضہ میں وصال ہوا ہے

مکتوب بست و نہم ٢٩

بالتوائے سفر دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی وَفَّقَکُمُ اللہُ بِالْخَیْرِ وَالطَّاعَةِ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ شما رسید بر مندرجاتش آگاہی یافتم بیش فقیر آمدن بالفعل سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گیرم باید داشت بعدہ در ینجا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس میگیرند ضیق فرصت امانے نمیدہد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی ام ٣٠

رسید مبالغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و پنج روپیہ مرسلہ سامی بذریعہ منی آڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ تعالے جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ؕ وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا مولوی محمد ادریس صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند بحمد اللہ طبیعت شان سلیم است بَارَكَ اللہُ فِیْ عِلْمِہٖ زیادہ والسلام خیر الختام۔

انتیسواں خط ٢٩

بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ نیکی و عبادت کی توفیق دے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط وصول ہوا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا میرے نزدیک بالفعل دہلی آنا مفید مدعا نہیں ہے کچھ دن مولوی امیر احمد سلمہ سے درس تدریس جاری رکھیں بعد ازاں یہاں آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ تقریبا ستاون طلبا مدرسہ میں پڑھ رہے ہیں اور عدیم الفرصتی سے مجکو بالکل امن نہیں ہے۔ والسلام خیر الختام

تیسواں خط ٣٠

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو تحفہ مرسلہ آپ کا یعنی مبلغ پچیس ؎ روپے بذریعہ منی آڈر وصول ہو کر قبض میں آیا اللہ تعالیٰ آپکو جزائے وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرمادے مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کیا ہے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ طبیعت سلیم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے علم میں برکت دے۔ والسلام خیر الختام

جناب حکیم مولوی ادریس صاحب حضرت مولانا شمس الحق صاحب مرحوم نور کے صاحبزا
[illegible]

مکتوب ۳۱ سی ویکم

رسید ہدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعائے صحت و عافیت آں مشفق معہ متعلقان مولف می باشد ع

دعائے از من واجابت از خدا باد

آنچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شد و موجب نصیب پر خصیب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف مے باشند و در شوق واکردہ شرح باختتام خواہند رسانید یا معطل گذارند ؎

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ توفیق الٰہی رفیق باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہم من الاحباب۔ ہدیہ سلام نیاز التیام من برسانند

مکتوب ۳۲ سی ودوم

تصحیح حدیث عمار بن یاسرؓ مندرجہ سنن ابن ماجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکتیسواں ۳۱ خط

ہدیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو بفضل خدا سے خط لکھنے تک قرین خیریت کے رہکر داعی صحت و عافیت کا آپ کے جملہ متعلقین کے رہتا ہے ع

دعائے از من واجابت از خدا باد

جو کچھ تحفہ کمال محبت سے بھیجا تھا ہدیہ محب کا محبوب دلپسند ہوا اور باعث عیش و کامرانی کا ہوا مزاج مولوی اشرف الحق صاحب کا اعتدال اصلی پر آیا یا نہیں اور کس شغل میں مشغول رہتے ہیں شوق کا دروازہ کھول کر شرح کو خاتمہ تک پہونچاویں گے یا معطل چھوڑیں گے ؎

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو۔ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہ کو دوستوں میں سے ہدیہ سلام و نیاز کا میری طرف سے پہونچاویں۔

بتیسواں ۳۲ خط

عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمه الله تعالی۔ بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که دریںجا خیریت است وخیر وعافیت شما مطلوب نامه نامی وصحیفه گرامی پرتو ورود افگنده کاشف مدعا شد چنانچه عبارت ابن ماجه قلمی نگاشته فرستاده میشود۔ عن عمار بن یاسر قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یسلم عن یمینه وعن یساره حتی یری بیاض خده السلام علیکم ورحمة الله السلام علیکم ورحمة الله انتهی ما فی ابن ماجه قلمی ودر ابن ماجه مطبوعه فاروقی لفظ برکاته نیست بعض کاتب در بعض نسخه زیاده کرده است از طرف عاجز ابوالحسن بگرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته قبول باد۔

مکتوب سی وسوم ۳۳

تعداد رکعت وتر طاق ونماز تهجد ضرور باید خواند

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی ظهیر الفقرا نواب ابو محمد فیض محمد خاں صاحب سلمه ربه بعد السلام علیکم هویدا باد نامه نامی رسید بدریافت خیریت محظوظ شدم ایزد تعالی توفیق خیر بخشاد چه که از ذات انصاحب فروماندگان را اعانت ویاریست بیشک رکعت وتر طاق میشود سه ویک باید خواند دعاء قنوت قبل رکوع و بعد رکوع نزد محدثین شکر الله سعیهم تحقیق شده است بعد نماز تهجد خصوصاً از نفس خود محاسبه همواره باید کرد وملامت

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی شمس الحق صاحب الله تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت مطلوب گرامی نامہ آپ کا وصول ہو کر مظہر احوال ہوا نسخہ قلمی ابن ماجہ کی عبارت لکھکر بھیجی جاتی ہے عن عمار بن یاسر قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یسلم عن یمینه وعن یساره حتی یری بیاض خده السلام علیکم ورحمة الله السلام علیکم ورحمة الله انتهی ما فی ابن ماجه قلمی اور ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی میں لفظ برکاته کا نہیں ہے بعض کاتب نے بعض نسخہ میں لفظ برکاته کا زیادہ کردیا ہے از طرف عاجز ابو الحسن بگرامی خدمت جناب فیضمآب۔ السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته قبول ہو۔

تینتیسواں خط ۳۳

رکعت وتر کی طاق ہی نماز تہجد کی ضرور پڑھنا چاہیئے

بسم الله الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت پشت پناہ فقرا۔ نواب ابو محمد فیض محمد خانصاحب الله تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نامہ نامی آپ کا پہنچا دریافت خیریت سے خوشی ہوئی الله تعالی نیکی کی توفیق عطا کرے کیونکہ آپ کی ذات سے عاجز وغربا کی اعانت ومدد ہوتی رہتی ہے رکعت وتر کی طاق ہے تین رکعت یا ایک رکعت پڑھنا چاہیئے دعا قنوت قبل رکوع وبعد رکوع کے محدثین کے نزدیک ثابت ہے الله تعالی

و زجر و توبیخ طریقہ اہل اللہ است ندامت و خذلان از معاصی گذشتہ روش برگزیدگان است چرا کہ کردگار تعالی شانہ با عفو کنندہ و بخشندہ است و بندہ را از انابت و توبہ گزیرے نیست ہر گاہیکہ بجانب بلند شہر تشریف آرند اگر ممکن باشد از لقاء خود دوستان را محروم نگزارند ۔ والسلام خیر الختام

* * *

مکتوب سی و چہارم [۳۴]

رسید زر امدادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ درحالت نگرانی مبلغ پنجاہ روپیہ مرسلہ سامی رسید معرض وصول انجامید جَزَاکُمُ اللّٰہُ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَّ کَافَاتٍ مُنْتَہِیَۃً ۔ فشکوراً ۔ و بخدمت گرامی ہمہ صاحبان مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و ہمہ طفلان و نورچشمان نام بنام ہدیہ سلام برکت التیام خواہند رسانید و چہار تعویذ برائے دفع بلاہا و مضرت و ہمزات شیاطین فرستادہ می شود خواہ پسر یا دختر گلو گیر سازند کہ ہر دو را شامل است والسلام خیر الختام مولوی محمد علیم الدین صاحب و برادر کلاں ایشان نیز سلام خواہند گفت عند الملاقات باقی خیریت طرفین مسئول می باشد

انکی سعی کو قبول کرے ، تہجد کی نماز کے بعد اپنے نفس سے برابر محاسبہ کرنا چاہیئے اور اہل اللہ کا طریقہ ملامت و زجر و توبیخ نفس ہے اور مقبول بندوں کا طریقہ کہ ملامت کرنا نفس کا گناہان گذشتہ سے رہا ہے کیونکہ اللہ تعالی جل شانہ بہتیرے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور بندہ کو بجز رجوع بارگاہ مولی اور توبہ کے چارہ نہیں ہے ۔ جب بلند شہر کی طرف اتفاق جانیکا ہو تو بشرط امکان دوستوں کو اپنی ملاقات سے محروم نہ رکھیں ۔ والسلام خیر الختام

چونتیسواں خط [۳۴]

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالی دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپکا عین حالت انتظار میں پہونچا اللہ تعالی آپ کو جزاء خیر دے اور سعی کو قبول فرماوے مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف الحق صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب اور سب بال بچوں کو نام بنام تحفہ سلام پہونچا دیں گے چار تعویذ دفع بلیات و ضرر شیاطین کے واسطے روانہ کی جاتی ہے لڑکا یا لڑکی جس کو ضرورت دیکھیں انکے گلے میں ڈالیں دونوں کے واسطے فائدہ مند ہے ۔ والسلام خیر الختام وقت ملاقات مولوی محمد علیم الدین صاحب و بڑے بھائی کو ان کے میرا سلام پہونچا دیں گے ۔ باقی خیریت طرفین کی مطلوب ہے

سلہ تعویذ میں صرف معوذتین یا آیۃ الکرسی لکھی جاتی تھی معتقدین کے زیادہ اصرار سے تحریر فرماتے تھے یا کسی سے لکھوا دیتے تھے کوئی نقش نہیں ہوتا تھا ۱۲ عزیز

مکتوب سی و پنجم ۳۵

باطلاع رحل و اقامت سفر بنگالہ مراجعت دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی محمد شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان صانہما اللہ رب العالمین عن الفتن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در عرصہ یکماہ بمقامات بنگالہ دورہ کردہ بخیریت تمام بتاریخ ۱۹ شہر حال بکلکتہ باز آمدہ انشاء اللہ تعالی در عرصہ دو روز از انجا روز انہ آں صوب گشتہ بخدمت آں صاحبان حاضر میشوم ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

بمشیت ایزدی در چند روز تدارک مافات و جبر نقصان خواہد شد و السلام خیر الختام بہ مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں[۵۱] وغیرہما سلام برسد و از طرف حاجی ظہور خاں[۵۲] صاحب نیز بخدمت محبی مشفقی مولوی تلطف[۵۳] حسین صاحب نیز ہدیہ سلام و نیاز موصول باد و از حاضر الوقت ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان بخدمت فیض درجت جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان سلام مسنون برسد ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

پینتیسواں خط ۳۵

سفر بنگالہ - قیام کلکتہ - وواپسی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان اللہ رب العالمین فتنۂ زمانہ سے مامون رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو ایک مہینہ کی مدت میں دورہ مقامات بنگالہ کا کرتے ہوئے تاریخ ۱۹ شہر حال کو ساتھ خیریت کے کلکتہ واپس آیا انشاء اللہ تعالی بعد دو دن کے یہاں سے روانہ ہو کر آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اللہ تعالی نے چاہا تو چند دن میں معاوضہ نقصان ہو جائیگا والسلام خیر الختام مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں وغیرہ کو سلام پہنچے اور حاجی ظہور خاں کی جانب سے بھی اور محبی و مشفقی مولوی تلطف حسین صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ سلام و نیاز موصول ہو صاحبان موجودہ وقت میں سے ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان کی طرف سے جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

---

[۵۱] جناب حکیم میر شاہجہاں صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے حقیقی داماد تھے۔ اور فارسی کے فاضل و قابل علامہ تھے۔

[۵۲] حاجی ظہور خاں صاحب عرب کے باشندے تھے اور حضرت میاں صاحبؒ کے خاص مخلص و صادق خادم رہے۔ ۱۲

[۵۳] جناب مولوی تلطف حسین صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے صادق و ہمدرد شاگرد رشید تھے۔ ۱۲

و بہ باعث عدیم الفرصتی از ارسال عریضہ معذور ماندم آیندہ خواہم نوشت معذورم دارید۔

مکتوب ۳۶ سی و ششم

اعتراض بجاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی۔ عزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت واضح باد اعتراضیکہ نسبت مسئلہ مرسلہ سابقہ نوشتہ اند بجاست فی الواقعہ مباحث فقہیہ و نظائر ائمہ اختلاف زیادہ نگاشتہ شد مگر اصولاً از نفس معاملہ تعلقے خاص دارد پدر بزرگوار شما چونکہ معتقد فقہ ہستند فلہذا روایت فقہ نوشتن ضرور بود مگر مسئلہ متنازعہ فیہ صاف است بسم اللہ بکنید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۳۷ سی و ہفتم

باز نقل فرستادہ میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد نامہ شما رسید منشط گردانید آنکہ نوشتہ اند کہ نقل استفتاء از پیش ایشان گم شد مضائقہ نیست نقل ثانی باز منسلک میفرستم بغور باید دید باز می نویسم کہ ہمیشہ بر اصول نظر باید داشت صورت مسئولہ بسیار آسان و پاک از شائبہ می دانم ہرگز بر گفتہ

بوجہ عدیم الفرصتی ارسال خط سے مجبور رہا معاف کریں آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔

۳۶ چھتیسواں خط

اعتراض درست و صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ جو اعتراض کہ بابت مسئلہ مرسلہ سابق کے لکھا ہے صحیح ہے حقیقت میں بحث فقہیہ اور اختلاف ائمہ کی نظیریں زیادہ لکھی گئیں مگر اصول کے رو سے نفس معاملہ سے خاص تعلق رکھتا ہے آپ کے والد ماجد چونکہ معتقد فقہ کے ہیں اسلئے فقہ کی روایت لکھنی ضرور تھی الغرض مسئلہ متنازعہ فیہ صاف ہے بسم اللہ کریں۔ والسلام خیر الختام۔

۳۷ سینتیسواں خط

دوسری نقل لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہوا آپکا خط وصول ہو کر محظوظ کیا آپ نے لکھا ہے کہ نقل استفتاء میرے پاس سے گم ہو گیا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے دوسری نقل پھر بھیجتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے میں پھر لکھتا ہوں کہ ہمیشہ اصول پر نظر رکھنا چاہئے صورت مسئولہ کو بہت آسان اور مبرا شک

این وآن گاہے گوش نباید نہاد بہر وقتیکہ خواہند تشریف آرند خانہ ما موجود است۔ والسلام خیر الختام

و شبہ سے جانتا ہوں لوگوں کے کہنے پر ہرگز کان نہ رکھنا چاہئے میرا گھر موجود ہے جسوقت چاہیں تشریف لاویں۔ والسلام خیر الختام

استفتاء رضاعت

مسماۃ ہندہ زوجہ زید نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میں نے عمر پسر خالد کو دودھ پلایا بعدہ مرتبہ ثانی جلسہ دیگر میں انکار کیا کہ میں نے دودھ نہیں پلایا۔ علاوہ ازیں عمرو اقارب عمر سے ہندہ کو عداوت و کدورت ہے اور بجز اسکے کہ ہندہ نے بسبب عداوت صرف اپنی زبان سے ایک مرتبہ بیان کیا۔ کوئی گواہ پلانا دودھ کا بیان نہیں کرتا بلکہ برخلاف اسکے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہندہ نے عمر کو دودھ نہیں پلایا محض افترا ہندہ کا ہے اور ہندہ بھی اب قول اول سے منکر ہو کر کہتی ہے کہ میں نے واقعی دودھ عمر کو نہیں پلایا ہے اس صورت میں بیان ہندہ کا درباب رضاعت و حرمت نکاح عند الشرع واجب التسلیم ہے یا نہیں۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب: ۔ واجب التسلیم نہیں کیونکہ صرف شخص واحد کا قول اسباب میں عند الشرع قابل تسلیم نہیں ہے تاوقتیکہ بشہادت دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے ثابت ہو کذا فی شرح الوقایۃ وحجتہ رجلان او رجل وامرأتان وفی در المختار والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین وھکذا فی ملتقی الابحر والنہر الفائق وفی العالمگیریۃ ولا تقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین عدول کذا فی المحیط وھکذا فی المستوعب والبحر اور اب کہ ہندہ خود منکر اپنے دودھ پلانے سے ہے اور متزلزل القول و مردودۃ الشہادۃ و سفیہ بسبب عداوت و کدورت و اختلاف اقوال کے ہے لہذا اگر بیان کرے بلا داخل کرنے شہادۃ عادلہ کے تو بھی اسکا قول تسلیم نہ کیا جائے اور حرمت رضاعت کی ثابت نہ ہوگی سوائے اسکے حالت شک میں نکاح جائز ہے ھکذا فی ذخیرۃ العقبیٰ فی احکام الصغار وصغیرۃ بینھما شبہۃ الرضاع لا یعلم ذلک حقیقتہ قالوا لا بأس بالنکاح بینھما اذا لم یخبر بذلک عدل ثقۃ فقط واللہ اعلم بالصواب مہر

محمد قطب الدین
۱۲۶۴

سید محمد نذیر حسین
۱۲۸۱

محمد حفیظ اللہ حسبنا اللہ[۵]
۱۲۸۱

محمد اسد علی
۱۲۸۱

جواب صحیح لا ریب فیہ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ محمد صدر الدین۔ علماء کلکتہ و بنارس نے بعینہ مثل علماء دہلی کے فتوے دیا ہے اور روایات مندرجہ بالا کے سوا اور روایات مندرجہ ذیل لکھیں۔ ومن التہذیب لا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین وفی الکافی ولا یجوز شہادۃ المرأۃ واحدۃ علی الرضاع۔ محمد وجیہ۔ محمد امداد۔ صدیق احمد۔ محمد مظہر قاضی القضاۃ کلکتہ۔ رضا علی۔ عبد الوہاب یمنی۔ قاسم حسین۔ اصاب من اجاب۔ عبد الحق پسر و شاگرد مولوی فضل حق صاحب لا شک فیہ در جواب نکاح ہر کہ شک آرد انکار بر شرع نبوی می کند و انکار کنندہ از شرع معاذ اللہ در وعید داخل است علماء لاہور و ملتان مثل علماء دہلی

---

[۵] جناب مولوی حفیظ اللہ خانصاحب شہر دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور مولانا محمد شریف حسین صاحب کے خسر اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمدرس تھے۔

جائز نوشتہ واین روایات زیادہ کردہ اند علاوہ مندرجہ فتویٰ علماء دہلی دنی استقبال ولا تقبل فی الرضاع شہادۃ المرأۃ واحدۃ و مواضعۃ عہ - کرم احمد - نور الدین حسین - احمد اللہ حنفی - علماء ٹونک نے اسی کے مطابق لکھ کر اور یہ لکھا کہ روید ادسوال سے بنا مفسدہ ہے اور مفسد کا قول قابل لحاظ نہیں ہوتا اور طرفین سے کوئی شخص مطیع اپنے سخن کا ہے لہذا شرع شریف میں دخل نفس کو دینا نہ چاہیے اور حالت تنگ میں نکاح کا جائز ہونا کتب معتمد حنفیہ سے ثابت ہے کذا فی الذخیرۃ العقبیٰ کذا قال الجزری نفس را دخل دادن نباید کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ضیاء الدین احمد محمد یعقوب - حافظ محمد عباد اللہ علماء بھوپال نے بھی مثل علماء دہلی کے فتویٰ جواز کا دیا اور روایات کتب محولہ علماء دہلی و ٹونک و کلکتہ کے لکھی ہیں - سراج الدین احمد قریشی - نواب احمد گل خاں - فتح محمد خاں - زین العابدین قاضی القضاۃ بھوپال - علماء بریلی نے بھی مثل علماء دہلی و ٹونک و بھوپال و بنارس و کلکتہ کے جواز نکاح سے اتفاق کیا - محمد احسن صدیقی نانوتوی - حررہ مافی المتن صحیح - محمد رضا علی - علماء لکھنو نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی تحریر و حکم سے اتفاق کیا - حررہ محمد یوسف علی ابو الحامد مفتی سنیاں لکھنو - محمد موسیٰ - محمد نور الحسن - محمد عبد الحکیم فرنگی محلی -

مکتوب سی و ہشتم ۳۸

ترغیب نکاح - بعد نکاح سفر باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید نذیر حسین بخدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ باتباع السنۃ بعد السلام علیکم واضح باد کہ در ینجا از یادت تپ و لرزہ است وقتیکہ سرمایہ خفیف باشد در ینجا رسند بالفعل عزم ملتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح بیائید نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد کردند تجرد و رہبانیت خلاف اسلام است ماورائے ازین از نکاح شغل درس تدریس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ علیہم و ائمہ سنت رحمہم اللہ ازین سنت سلف استفادہ کردہ اند

اڑتیسواں خط ۳۸

نکاح کیطرف رغبت کرانا نکاح کے بعد سفر کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید نذیر حسین بخدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہیں اتباع سنت کی توفیق دے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ یہاں بخار جاڑہ پھیل رہا ہے جس وقت کچھ سردی شروع ہو جائے اسوقت یہاں آئیں سردست آنا ملتوی کریں بلکہ بعد فارغ ہونے سنت نکاح کے آئیں تو بہتر ہوگا معلوم کس حدیث سے آپ نے نفی و انکار نکاح استفادہ کیا تجرد اور رہبانیت اسلام کے خلاف ہے قطع نظر اسکے نکاح درس و تدریس کے شغل میں حارج نہیں ہوتا ہے انبیاء

عہ مواضعہ کا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے شاید مرضعہ کا لفظ ہو تو مطلب درست ہوگا -

چه که از نکاح تزاید و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آید ثواب از خدا خواهد رسید جناب مولوی صاحب و پدر بزرگوار ایشان مصر هستند بحالیکه نقص شرافت نیست و کفو مناسب است انکار فضول است محض بحیله طلب علم انکار خلاف عقل است بنده فقیر برائے فراغ کتب شما همیشه مستعد و موجود است پدر شما استفتائیکه بذریعه ڈپٹی کریم بخش بمن رسانیدند جوابش بدستخط خود و مواهیر علماء دہلی و دیگر بلاد ہند فرستاده ام نقلش برائے شما ہم فرستاده شد اگر صحت روایات را نقص باشد از ماخوذ و ماخذ مطابق نمایند نیا بزرگ ایشاں ہنگام سفر بنده از الٰہ آباد حسبۃً للہ مسافر نوازی و برادرانه مہمانی فرموده بودند ہمچنیں رئیس کریم النفس نیافته ام از شما غم جوانه مرگ دختر خود غلط می نمایند اللہم ارحم علیها الحمد للہ که اتباع سنت سنیه و انکار از تقلید ناسدید خلاف شیوه پدر بزرگوار خویش می نمایند و قیاس را خیرباد گفتند جزاک اللہ خیرا ؎

بدیں مژده گر جاں فشانم رواست
که ایں مژده آسایش جان ماست

عمرت دراز باد والسلام خیر الختام

علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ سنت رحمہم اللہ تعالیٰ اس نکاح سے سنت سلف صالحین نے بھی اختیار کئے ہیں کیونکہ نکاح سے زیادتی و ترقی نسل کی ہوتی ہے اگر نیک اولاد ہوئی منجانب خدا ثواب ملیگا جناب مولوی صاحب و والد ماجد آپکے مصر ہو رہے ہیں جبکہ شرافت و نجابت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے اور کفو ٹھیک ہے تو انکار کرنا محض ساختہ حیلہ طلب علم کے فضول و خلاف عقل ہے بندہ فقیر واسطے فارغ التحصیل کرانے تمہارے ہر وقت آمادہ و موجود ہے آپکے والد ماجد نے جو فتویٰ کہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش صاحب کے مجھے بھیجا تھا اس کا جواب اپنے دستخط سے مع مہر علماء دہلی وغیرہ کے روانہ کیا اس فتوے کی نقل آپکے پاس بھی روانہ کی ہے اگر روایات کی صحت میں خرابی ہو ماخوذ و ماخذ سے مطابق کرلیں مقام الہ آباد سے سفر کرنے کے وقت آپکے نانا بزرگوار نے بندہ کی دعوت و مسافر نوازی و مہمانی برادرانہ کی تھی میں نے ایسا رئیس کریم النفس نہیں دیکھا اپنا غم جوان لڑکی کے موت کا دل سے مٹائیں گے اللّٰھم ارحم علیہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ طریق والد بزرگوار کو چھوڑ کر اور انکار تقلید ناسدید سے کرکے پیروی سنت سنیہ کا کیا اور قیاس نامرضیہ کو خیرباد کہا جزاک اللہ خیرا

بریں مژده گر جاں فشانم رواست ؎ که ایں مژده آسائش جان ماست

تمہاری عمر دراز ہو۔ والسلام خیر الختام

لہ یہ نادیت سنت محض ہدایت و اتباع حکم حضرت مجدد رشد و پدر بزرگوار و خال اکرم بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۲۸۵ھ ہجریہ روز چہارشنبہ بوقت شب بعد عشاء در صمدن میں دختر حضرت زبدة الاولیاء مولانا سید محمد عبد اللہ محدث صوفی صمدنی سے کیا گیا اور میرے مکرم استاد مولانا شمس العلماء السید امیر احمد صاحب سہسوانی نے اسی وقت یہ تاریخیں مبارک کتخدا عزت نشانم ۔ زوجہ خدا پرست ہے فرمائی تھیں ۔ دو قطعات میں بھی موزوں فرمایا تھا ۔ الحمد للہ کہ عفیفہ جلیلہ زوجہ خدا پرست ہے ۱۲ جسوقت کتاب مدون ہوئی تھی عفیفہ زندہ تھیں ۱۲ آغا

مکتوب سی ونہم ۳۹

اظہار مسرت نکاح۔ ودعاء اولاد صالح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از سید محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیزی اخی مولوی سید عبدالعزیز صمدنی وفقکم اللہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو میں نہایت محظوظ ہوا کہ سنت نکاح سے اللہ تعالیٰ نے تم کو فراغت دی افسوس کہ جناب قاضی صاحب مرحوم بہت اپنے ساتھ لیگئے قاضی صاحب کا انتقال باعث قلق ہے فقیر نے اُن کے لئے دعاء خیر ہمیشہ کی ہے اور وہ مسافر نواز دوست پرور تھے اللہ تعالیٰ ان کو درجہ مغفرت دیکر صادقین میں شمار فرمائیگا مجھے اپنے اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ اولاد صالح بخشیگا اور یہ بھی قوی امید ہے کہ اور پورا بھروسہ ہے کہ تعداد بھی[1] زیادہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام خیر الختام اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری جانب سے دعاء خیر اتباع کتاب وسنتہ کی دیجئے کہ ہمیشہ اسکے فلاح[2] کے لئے خدا سے التجا کروں گا ہاں خوب یاد آیا کب آؤگے جب آؤ تو کتاب فاروق فی الحدیث کو اپنے چچا یا قنوج سے ضرور لیتے آنا اور خوب سمجھو کہ آمین بجہر ورفع یدین زینت الصلوٰۃ ہے احقاق حق میں کسیوقت خوف نہ کرنا کوئی عزیز چھوٹ جائے پرواہ نہ کیجیے مگر اتباع سنت ہرگز متروک نہو جان جاتی رہے کیا مضائقہ ہے مگر قرآن وحدیث کے خلاف ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہ آئے خوب سمجھو ڈرنے سے کچھ نہیں ہوتا صرف خدا کا ڈر چاہیئے تم خوب جانتے ہو کہ یہ تلقین میری اس وقت تلقین معمولی نہیں ہے — ۲۳ شوال ۱۲۸۸ھ از دہلی

مکتوب چہلم ۴۰

در دہلی بابدر رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیسواں خط ۴۰

دہلی آئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

---

[1] یہ دعاء حضرت امام مجدد رحمۃ کی قبول ہوئی کہ ۲۱ نفوس اصلاب ان زوجہ خدا پرست سے اللہ نے بخشی تھی مگر اب چار ہی نفوس باقی ہیں کہ جو سب صالح ہیں خدا اُن کو زندہ ومتقی رکھے — ۱۲ عزیز

[2] یہ دعاء بھی حضور کی قبول ہوئی ہیئۃ موصوفہ نے توانگرانہ ادر سخیانہ وفیاضانہ بسر کی جن کو فلاح بھی خدا نے دیا تھا افسوس کہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ قبل مغرب لکھنؤ میں اپنے ولد رشید خلف سعید مولوی سید محمد عبدالحمید خاں رضوی سلمہ اللہ کے یہاں انتقال کیا اور رات ہی میں جلد عیش باغ میں مدفون ہوئی ہیں بہشت فاطمی بھی انکو خدا نے بخشی تھی۔ اللّٰہم اغفرلہا ۱۲ عزیز

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز دلہا مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد وقتیکہ دل مائل باشد و ایشان متحمل شدائد سفر و قیام دیار غیر و افتراق و مہاجرت بیگانہ و خویش می توانند شد بسم اللہ بیایند غریب خانہ حاضر است این ہم قابل لحاظ است کہ اگر قصد مصمم باشد دو و سہ سال تا فراغ علم تفسیر و حدیث دریں جا ماندن بود منظور باشد تشریف آرند چندے دریں جا ماندن و ناکام واپس شدن ہرگز پسندیدہ امر نزد خردمنداں نیست ۔ والسلام خیر الختام ۔

از فقیر شریف حسین سلام مسنون اگر طلب علم منظور است تشریف بیارند بار ہا پرسیدن چہ ضرور است آیندہ مختار حضرت اقدس مدظلہ را بحال ان مہربان توجہ خاص است

مکتوب ۴۱ چہل و یکم

باستدراک صحت۔ ممانعت سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد نامہ ایشاں رسید خرسندم گردانید المنۃ للہ کہ بسا خوشحال ہستم از رنجوری خویش کہ نوشتند خدا شفاء عاجل بہ بخشاد و بعد حصول طمانیت و قوت جثہ[1] عزم اینجا باید کرد فقیر خانہ حاضر است و بجائے دیگر ہم قیام ممکن است از ینہمہ امور مطمئن باشند

* * *

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیز دل مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح ہو کہ جس وقت آپ کے دل کا میلان اس طرف ہو کہ تکالیف سفر و اجنبی دیار کا قیام و خویش و اقارب کی جدائی اختیار کر لیں گے تو بسم اللہ تشریف لائیے غریب خانہ موجود ہے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر عزم پختہ ہو اور علم تفسیر و حدیث سے فارغ ہونے تک دو تین برس یہاں رہنا اختیار کریں گے تو آئیے ورنہ چند دن رہنا اور ناکام واپس جانا ہرگز پسندیدہ بات نہیں ہے ۔ والسلام خیر الختام

فقیر شریف حسین کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو اگر حصول علم منظور ہے تشریف لائیے بار بار پوچھنے سے کیا فائدہ آئندہ آپکو اختیار ہے حضرت اقدس مدظلہ کو آپکے ساتھ توجہ خاص ہے ۔

اکتالیسواں ۴۱ خط

بیماری کا کیا حال ہے؟ ابھی دہلی نہ آئیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالی سلامت رکھے السلام علیکم و علی من لدیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہونچا ۔ خوش خرم کیا اللہ تعالی کا احسان ہے کہ اچھا ہوں اپنی علالت کا حال تحریر کیا اللہ تعالی سے دعا ہے کہ جلد صحت کامل عطا فرماوے بعد حاصل ہونے قوت جسمانی و طاقت بدنی کے یہاں کا قصد کریں فقیر کا گھر موجود ہے اور دوسری جگہ بھی قیام کا انتظام ہو سکتا ہے ان باتوں سے مطمئن رہیں ۔

---

[1] جثہ بتشدید ثائے مثلثہ بدن و تن مردم وغیرہ ۱۲ منتخب اللغات ۔

مکتوب ۴۲ چہل و دوم

بطلب نسخہ دمغ الباطل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیز وافر تمیز مولوی امیر احمد خصّہ اللہ الصمد بلطفہ المؤبد بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از عرصہ یکسال چند خطوط بطلب نسخہ دمغ الباطل روانہ کردم لیکن از جوابش مسرور نکردند چہ جا کہ ارسال کتاب مشفقا در واپس کردن کتاب مذکور سبب چیست و مانع کیست غور نمایند کہ والد ماجد مرحوم شما بوعدہ پنج و چہار ماہ آنرا استعار گرفتہ بودند کہ بعد نقل برداشتن آن خواہم فرستاد بعد وفات شان از انصاحب طلب کردم مگر در لیت و لعل گذاشتند کہ عرصہ دہ سال منقضی شد و کتاب مذکور ندادند در عاریت اینچنیں نشاید خصوصًا انعزیز کہ از ساواۃ اند و عادات سادات سادات العادات است و نواب صدیق حسن خاں صاحب از من و از آں عزیز نیز در طلبش بارہا نوشتند تاہم آنصاحب نفرستادند خیر ہرچہ گذشت در گذشت حالا بہر کیف خواہند فرستاد و ہرگز تعلل و تکاسل روا ندارند کہ در اتحاد قلبی (کہ میان ما و شما است) حجاب نیفتد اگر خواہند آنرا حوالہ مولوی صاحب خواہند نمود کہ بواسطہ شان بمن خواہد رسید۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۴۳ چہل و سوم

ترک ادب نباید کرد

بیالیسواں ۴۲ خط

دمغ الباطل بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز مولوی امیر احمد اللہ بے نیاز اپنے لطف ابدی کیساتھ مخصوص کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو طلب میں نسخہ دمغ الباطل کے چند خطوط عرصہ ایک سال میں روانہ کئے مگر ہنوز اسکے جواب سے محظوظ نہ کیا چہ جا کہ کتاب بھیجتے اسے صاحب کتاب مذکور کے واپس نہ کرنے میں سبب کیا ہے اور مانع کیا ہے غور کریں کہ تمہارے والد ماجد مرحوم پانچ چار مہینے کے وعدہ پر عاریت لیگئے تھے کہ بعد نقل کرنے کے بھیجدوں گا ان کی وفات کے بعد آپ سے مانگی مگر لیت ولعل میں رکھی یہاں تک کہ عرصہ دس برس کا گذر گیا اور کتاب مذکور نہ دی عاریت میں ایسی بات نہ کرنی چاہیئے خاصکر آپ سادات سے ہیں اور عادتیں سادات کی سید العادات ہیں نواب صدیق حسن خاں صاحب بارہا مجھ سے اور آپ سے طلبگار ہوئے اس پر بھی آپنے نہیں بھیجی خیر جو کچھ گذرا گذرا اب جس طرح ممکن ہو روانہ کریں اور ہرگز حیلہ حوالہ وسستی جائز نہ رکھیں تا کہ اتحاد قلبی میں (جو کہ میرے اور تمہارے درمیان میں ہے) حجاب واقع نہ ہو اگر چاہیں اس کتاب کو حوالہ مولوی صاحب کے کردیں کہ بذریعہ ان کے مجھ تک پہونچ جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

تینتالیسواں ۴۳ خط

ترک ادب نامناسب ہے صبر بہرحال کرنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر فی الکونین بعد السلام علیکم واضح باد قضیہ نامرضیہ دریافتم اگرچہ تحریر ایشاں مبہم ومجمل است الا بگوش ہوش باید شنید۔ کہ درمعاملہ خرد وبزرگ کسے را ادب نباید گذاشت بیشک از سعایت نمام بالعزیز مضرتے رسید مگر بر عایات نازلہ صبر کردن شعار متصوفین است بندہ زبانی گفتہ بودم براں کاربند نشدند چہ کردہ اید کہ معاملہ دیگر رو داد مقارنت زناں جواں پیراں را فرتوت می کند ومصاحبت زن نوخانہ برانداز می باشد خوب کردند کہ صابرانہ دامن خود برچیدند از خدا لمعتے خواہد رسید انشاء اللہ تعالیٰ منتظر باشند از خدا امید قوی است کہ از سمت خانہ شما بدیار مشرقیہ کشایشے خواہند یافت اگرچہ چندے توقف است الا نہ چنانکہ مستعجلانہ مضطر ومنتشر باشند والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل وچہارم ۴۴

متوقع موہبت خدا باید بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ پرچہ ایشاں از شاہجہاں پور رسید خوب کردند کہ بکانپور رفتند انشاء اللہ تعالیٰ کامراں خواہند شد وعدہ قریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع نیکوئی وکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو قصہ قضایا ناپسندیدہ معلوم کیا اگرچہ آپ کی تحریر صاف نہیں ہے مبہم ومجمل ہے لیکن غور سے سنو خرد وبزرگ کے معاملہ میں پاس ادب کو نہ چھوڑنا چاہیئے بیشک چغلخوروں کی سعی سے آپ کو نقصان پہنچا۔ مگر آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ اللہ والوں کا ہے میں نے آپ کو زبانی کہا تھا اس پر عامل نہیں ہوئے اب معاملہ کی نوعیت بدل گئی جوان عورتوں کا قرب بڈھوں کو بڈھا پھوس بنا دیتا ہے اور صحبت نئی عورت کی بربادی گھر کی کرتی ہے بہت مناسب کیا کہ اس جھگڑے سے الگ ہوگئے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ملیگا خدا تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ دیار مشرق سے تم کو فلاح صلاح حاصل ہوگی مگر کچھ توقف ہے لیکن جلدبازی میں اپنے مضطرو بیقرار نہوں۔ دیر آید درست آید۔ والسلام خیر الختام۔

چوالیسواں خط ۴۴

فضل الٰہی کے امیدوار رہنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط شاہجہانپور سے پہنچا اچھا کیا کہ کانپور گئے خدا نے چاہا فائز المرام ہونگے وعدہ آن پہنچا ہے جو کچھ تدبیر کی ہے بہت بہتر ہے مگر کچھ بھی وقوع میں آنا

---

[1] باعتبار استخارہ مسنونہ وتقویت فضل الٰہی یہ بشارت ہی جسکو نجوم وکہانت سے تعلق نہیں اور ویسا ہی ہوا - ۱۲ عزیز

رسیده سلسله جنبانی که کرده اند مناسب بود اگر بظهور نیامده تاهم امر خدا زوال پذیر نیست ونمی شود چیزے از اشفاق پدر گرامی قدر خویش نوشتند غنیمت است انشاء الله تعالے قریب زمانه می آید که همه کربت کافور میشود چرا که خداے کریم رزاق مطلق وپناه بیکسان است بربندگان خود رحم می فرماید هرگز هرگز یاس را دخلے نباید داد وقتیکه بمنصبے رسند دعاگوے خویش را زود باگاهند مولوی شریف حسین مدعمره بخیریت هستند وطلبه منتظر ومتقاضی شیرینی کانپور[سلہ] انشاء الله تعالے والسلام خیر الختام

مکتوب چہل و پنجم ۴۵

بسفارش سیّد کاظمی بغدادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سیّد محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی قدر مسافر نواز مهمان پرور نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بهادر زاد الله عنایته بعد السلام علیکم ورحمة الله واضح باد حامل هذا با صفات محامد بهیه آں مخزن برکات براے حصول سفارش نزدهم رسید از بسکه مسکین مزاج ومتورع است از تیمارش ذخیره حسنات اندوزند چرا که سید کاظمی ومجاور بغداد است مگر کاره از بدعات است بنده فقیر شکر گزار الطاف آنصاحب خواهد بود والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ششم ۴۶

باظهار مسرت ملازمت نصائح دیانت وامانت ودیگر امور ضروریه

جب بھی حکم الٰہی زائل ہونیوالا نہیں ہے اور نہ ہوگا والد ماجد کی مہربانی وشفقت کا حال جو کچھ تحریر کیا غنیمت ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ کل تکالیف کافور ہو جائیں گی کیونکہ خداوند کریم رزاق مطلق وپناہ دینے والا بے کسوں کا ہے اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے ہرگز ہرگز نا امیدی کو خیال میں نہ لانا چاہئے جسوقت کسی عہدے پر کامیاب ہوں دعاگو کو جلد مطلع کریں مولوی شریف حسین مدعمرہ خیریت سے ہیں اور طلباء کانپور کے شیرینی کے منتظر ہیں۔ والسلام خیر الختام

پینتالیسواں خط ۴۵

سیّد کاظمی کی سفارش نوابصاحب کی خدمت میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سیّد محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز وجہاں نواز نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر اللہ تعالیٰ آپکی عنایت کو زیادہ کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو حامل خط ہذا آپکی شہرہ آفاق تعریف وتوصیف سنکر بغرض سفارش میرے پاس پہنچا آدمی بہت غریب وپرہیزگار ہے اسکی خدمت وسلوک سے ذخیرہ نیکی کا حاصل کریں سیّد کاظمی حنفی بغداد کے مجاور ہیں مگر بدعت وبے دینی سے بیزار ہیں آپکے الطاف کریمانہ سے بندہ فقیر شکر گزار ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔

چھیالیسواں خط ۴۶

ملازم ہونیکی خوشی بہت نصائح سودمند مکتوب الیہ کیواسطے

[سلہ] یہ سب انتشار فضل الٰہی محض باعتبار استخارہ مسنونہ کے ہے کہ جیسا ظاہر ہوا ۱۲ کمالی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی واحبی مولوی سید عبد العزیز صمدنی بارک اللہ فی عمرک بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر یکہ بنام مولوی سید شریف حسین صاحب مدعمرہ سید بوضوع پیوست کہ سلسلہ ملازمت شروع نمودند بسیار وب کردند چرا کہ ما متوکلاں را ہمیں فتوح است یاد دارند کہ ہتمم لافہ یتیم شدند در قرآن مجید وارد است کہ لا تاکلوا مال لیتیم در حفظ وصیانت حقوق بسیار کوشش باید نمود مین را ہمیشہ بر صدق ودیانت قائم باید بود واز صحبت لئام نافرجام حتراز می نمودہ باشند وگاہے خواہش مال باطل پیرامون خاطر یشان نباید ودر صحبت اغنیاء مداہنین انہماکے نباید چرا کہ اقرب غنیاء مار گزندہ است دوم دیگرے آنکہ، علوم دین را بمشقت اصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ن باشد ورنہ درس بطالباں دادن بسیار مناسب این ہم اشد کتب بینی وشغل تالیف بسا مستحسن وبہ خیرات دیگرے آنکہ ت ہم مکتب بسیار است ہرگاہ کہ ازیں مدرسہ کسے سد برفاہ وے کوشند از اللہ تعالیٰ دعا میکنم کہ روز ون ترقی نصیب شما خواہد بود از جملہ موجودین مدرسہ لام مسنون قبول باد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب چہل وہفتم

تحریر عربی نثر ونظم خوب است الا مشق مزید باید نمود تا موقعہ حرف گیری نیاید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی احبی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے بعد السلام علیکم کے واضح ہوا اس خط سے جو کہ مولوی سید شریف حسین صاحب مدعمرہ کے نام سے تھا معلوم ہوا کہ تعلق ملازمت کا آپنے کرلیا ہے بہت اچھا کیا کیونکہ ہم متوکلوں کے واسطے یہی ذریعہ فتوح کا ہے۔ یاد رکھو کہ تم یتیموں کے نگراں مقرر کئے گئے قرآن پاک میں آیا ہے لا تاکلوا مال الیتیم حقوق کی نگہداشت وحفاظت میں بہت کوشش کرنا چاہئے اپنے کو ہمیشہ سچائی ودیانت داری پر ثابت رہنا چاہئے اور نالائق کنجوس کی صحبت سے پرہیز کرتے رہیں اور حرام مال کی طرف کسی وقت تمہارے دل میں خطرہ تک نہ آنے پائے اور گہرا تعلق اغنیا بے پروائی کرنیوالے دین سے نہ رکھنا چاہئے کیونکہ انکی قربت مثل سانپ ڈسنے والے کے ہے دوسری بات یہ ہے، علوم دین کو محنت سے حاصل کیا ہے ضائع نہ کرنا چاہئے کاروبار کی ذمہ داری سے فراغت غیر ممکن ہو ورنہ طلبا کو پڑھانا بہت مناسب تھا اگر درس ممکن نہو تو کتب بینی وشغل تصنیف وتالیف بہتر کام وباعث ثواب ہے دوسری بات یہ ہے، حق صاحب مکتب کا بہت ہے جب کوئی شخص اس مدرسہ کا آپکے پاس جائے اسکی رفاہ حاجت میں سعی کریں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ترقی روز افزوں تمہارے نصیب ہو جملہ حاضرین مدرسہ کیجانب سے سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خیر الختام

سینتالیسواں خط

عربی نثر ونظم کی تحریر اچھی ہے لیکن مشق زائد چاہیئے تاکہ حرف گیری کا موقعہ نہ آئے

له ایسا ہی ہوا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف نبراس الادباء مولوی سید عبد العزیز صمدنی دام بقاہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد خیریت نامہ رسید ابتہاج گردانید تحریر عربی ایشان دیدم نثر دلپذیر و نظم پرجوش است الا چندے مشق باید کہ ادبا ز زمانہ بروئے حرف گیری نہ نمایند اگرچہ نزد فقیر بسیار شستہ زبان است الا مشق خرد سال است قصیدہ کہ بطرز شیروانی نوشتند و بروے اعتراضہا نمودند خوب ست رفاعی شاعر عرب را کہ ستودند نمی دانم کہ از کلامش چہ لطفہا یافتند اگرچہ وے کہنہ مشق است الا بلاغت ندارد و فصاحت و بلاغت انشاپرداز را لازم و ملزوم است زیادہ چہ نویسم۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ہشتم ۴۸

کتاب نذیر المبتدعین خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** بخدمت جامع الحسنات والکمالات حبیب الفقراء عزیز العلماء اعزی سید عزیز احمد الشہیر بمولوی عبد العزیز رضوی الصمدنی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ ہویدا باد راحت نامہ شما کہ نامزد فقیر کردہ بودند بوصولش مسرور و موفور دست داد ع

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

مبالغ کہ از بہر ہمدرسان خویشتن رسانیدند احسان بجان دعا گوئے خود و طلبہ نمودند (بارک اللہ فی عمرک) از حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف میں شمع ادیبوں کے مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کو دائم رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو خط خیریت کا ملا مسرور کیا تمہاری تحریر عربی دیکھی نثر مرغوب خاطر اور نظم پرجوش ہے مگر چندے مشق کی ضرورت ہے تاکہ ادیب لوگ حرف گیری نہ کر سکیں اگرچہ فقیر کے نزدیک زبان بہت شستہ ہے لیکن مشق بچوں جیسی ہے قصیدہ جو کہ شیروانی کے طرز پر لکھا ہے اور اس پر جو اعتراضات کئے ہیں بہت خوب ہیں تعریف ذات شاعر عرب رفاعی کی آپ نے کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کے کلام سے کیا لطف اٹھایا اس کا کلام تو کہنہ مشق ہے مگر بلاغت سے خالی ہے۔ حالانکہ فصاحت و بلاغت انشا پردازوں کے واسطے لازم و ملزوم ہے۔

زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام خیر الختام۔

اڑتالیسواں خط ۴۸

کتاب نذیر المبتدعین کے بارے میں استحسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** خدمت میں جامع الحسنات والکمالات محبوب فقراء محب علماء اعزی سید عزیز احمد مشہور مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ کے واضح ہو تمہارا خط فقیر کے نام وصول ہو کر باعث ازدیاد خوشی ہوئی ع۔

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

جو روپیہ کہ آپنے ہم سبق کیواسطے بھیجا احسان حال پر دعا گوئے اپنے وطلبہ کے کیا (اللہ تمہاری عمر میں برکت دے) دریافت حالات سے

انچہ از خصوصاً تندرستی عفیفہ زخود سلمہا، نوشتند مطمئن شدم بعد فراغ مشاغل خدمت خود انہماک ایشاں جانب علوم دینیہ کتاب وسنت، بدیگر وسائل گوش زد ایں بوریا نشین شد اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ بستہ دانہائے تنقالوئے راوپوری بمن رسانیدند ذائقہ ام افزود ضاعف اللہ حبوبک زیں پیش اجزاء نذیر المبتدعین فرستادہ بودند من اول الی آخر بامعان کامل دیدم کتب منقولہ را مستیاب یافتم ع

عمرت دراز باد کہ کارے نمودۂ۔

تحریر متین ومطالب ذہن نشین طرز مناظرہ بسیار بہیں۔ ادلہ محکم وبراہین مفخم را چہ ستایم او تعالیٰ شانہ قابلیت شما روز افزوں کناد وروحی فداک خصوم را پاسخ مسکت وجواب کاسر اسنان پیش کردن کار عبد العزیز است جائیکہ از معقول وکلام اجوبہ خویش را پرزور کردند ندرتش بس صرف کردند ایں طرز جدید را استواری یاد عزیزم نامش کہ معنون ایں طامس الاسم ودارس الرسم نمودند محظوظ شدہ پسندیدم الا ترمیمے کردہ ام نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحدین خوب میدانم کہ بر اصرار خود ہر وقت مستعد باشند صدائے پیر ہشتاد سالہ را نخواہند شنید الا اطاعت شیخ پیر خود ضرور واجب میدانند اگر بپذیرند منت بجانم نہند جا بجا کہ اشارہ کردہ ام مکرر باید دید وہرگز بتصور نیارند کہ خط کشیدہ ام بلکہ ہدایت مصلحانہ ہست کہ اورا خوب می فہمند رسالہ بزم میلاد جزو رسالۂ عزیز الموحدین کردم اورا در مجلدی درآورند مضامین دلچسپ و قاعدہ التقاط از بس نادر است عبارت اردو ہمانست کہ بارہا ستائش کردہ ام۔ حالات ابن دحیہ ومظفر اربلی خوب بنگارش آوردند (جزاک اللہ) بعفیفہ سلمہا باید گفت کہ برائے ایشاں دعائے تزاید ایمان وبقاء وکثرت اولاد ومال بزبان ایں دعا گوی است

وہاں کے خصوصاً صحت یابی سے عفیفہ سلمہا کی تحریر سے طمانیت وتشفی ہوئی اس بوریا نشین کے سننے میں آیا ہے کہ کار متعلقہ سے فارغ ہوکر ساری توجہ آپ کی درس تدریس اور علوم دین خصوصاً کتاب وسنت میں مصروف ومبذول رہتی ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ دانہ تنقالوئے راوپوری پہنچ گئے ماشاء اللہ خوش ذائقہ تھے اللہ تعالیٰ تمہاری حیاۃ کو دوچند کرے قبل اسکے نذیر المبتدعین کا رسالہ بھیجا تھا اول سے آخر تک غائر نظر سے میں نے معائنہ کیا پوری عبارت کتب منقولہ کی پائی

ع ۔ عمرت دراز باد کہ کارے نمودۂ۔

عبارت چست ذہن نشین ہے مناظرہ کا طرز بہت بہتر ہے عمدگی دلائل وبراہین کی کیا تعریف کروں اللہ تعالیٰ جلشانہ تمہاری قابلیت کو زیادہ کرے میری جان تم پر قربان ہو مخالف کو جواب مسکت ودندان شکن دینا عبد العزیز ہی کا کام ہے جس جگہ معقول وعلم کلام سے اپنے جوابات کو قوی ومضبوط کیا ہے بہت ہی ندرت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ اس طریق جدید کو استحکام بخشے عزیزم کتاب کے نام کو جو گمنام کے نام سے معنون یعنی منسوب کیا ہے میں نے بطیب خاطر اسکو پسند کیا لیکن کچھ ترمیم کردی جائے یعنی نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحدین میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم اپنے اصرار پر جمے رہوگے اور آواز اسّی سال کے بوڑھے کی ہرگز نہیں سنوگے مگر تابعداری اپنے شیخ پیر کی ضروری جانو اگر نصیحت قبول کروگے تو احسان مجھ پر ہوگا جہاں جہاں میں نے اشارہ کیا ہے اسکو مکرر دیکھو اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ صرف خط کھینچا ہوا ہے بلکہ ہدایت اصلاحانہ ہے اسکو خوب سمجھو۔ رسالہ بزم میلاد کو رسالہ عزیز الموحدین کا جز بنادیا ہے اسکو ایک جلد میں رکھیں مضامین دلربا اور طریق انتخاب عبارت کا بہت نادر ہے۔ آپ کی اردو کی تعریف میں بارہا کرچکا ہوں ابن دحیہ ومظفر اربلی کے حالات کو اچھے عنوان سے لکھا ہے اللہ تعالیٰ جزا دے اہلیہ سلمہا

بالضرور گاہے بدہلی تشریف باید آورد و از مرگ پسر شکیب ورزند خداے تعالیٰ بسیار پسر خواہد داد ہمہ ایمانداران را ہمیں ابتلا پیش آمدہ عقب وے نجات یافتہ برخوردار شدہ اند۔

عزیزم دیگر آنکہ مطوقہ را باید دید اجوبہ بطور رسالہ موجز بدلائل اہل کلام بنویسند تا کہ منقول نزد معقولیان و فلسفیان پرزور باشد از یادداشت کہ ہمرشتہ است مستفید باشند چراکہ از درس ۴۵ طلبہ منتہی فقدان فرصت است موقع دم راست کردن نیست ہرچہ تمام تر زود رسالہ بہ ترتیب باید فرستاد کہ بعد ثبت مہر و دستخط مطبع فاروقی فرستادہ آید حجج ساطعہ و براہین قاطعہ بطرز دلربا باشد عبارت خشک زاہدانہ نباید بے شک از انہماک مشاغل سرکاری ضیق مہلت خواہد بود الا جوانان را ہموارہ فرصت می باشد و پیران را مجال حرکت نمی ماند والسلام خیر الختام۔

۴ر شوال ۱۲۹۸ھ ہجریہ از دہلی

* * *

مکتوب چہل و نہم ۴۹

رفع اعتراض بر لفظ عزیز العلما کہ خطاب از سلطان وقت نیست بلکہ لقب عرف است شیخ بخشیدہ است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات و الکمالات

سے کہدیں کہ تمہارے واسطے درازی حیات و زیادتی ایمان و اولاد و مال کی دعا ہر وقت اس عاجز کی زبان پر ہے جو کسی وقت دہ آنا چاہئے اور لڑکے کی رحلت پر صبر و شکیبائی کو لازم تصور کریں۔ اللہ تعالیٰ بہت لڑکے عنایت کرے گا تمامی ایمان والوں کو یہی آزمائش لاحق حال ہوئی ہے بعد میں خلاصی حاصل کرکے فائز المرام ہوئے ہیں۔ عزیزم دوسری بات یہ ہے کہ مطوقہ کو دیکھنا چاہئے اور رسالہ مختصر میں جواب اہل کلام کے طرز پر لکھیں تاکہ منقول معقولیوں و فلسفیوں کے نزدیک زوردار ہو جائے پرچہ یادداشت کا کہ منسلک کر دیا ہے اس سے فائدہ حاصل کریں کیونکہ درس تدریس سے ۴۵ طلبا منتہی سے دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی ہے کہ الگ تحریر کروں جہاں تک ممکن ہو جلد رسالہ کو ترتیب دیکر روانہ کریں تاکہ مہر و دستخط کرکے مطبع فاروقی کو دیا جائے۔ واضح ہو کہ عنوان دلائل و براہین کا قوی اور مضمون دلربا ہو نہ کہ عبارت خشک زاہدانہ ہو اسمیں شک نہیں کہ کثرت مشاغل سرکاری سے فرصت بہت کم ملتی ہوگی مگر جوانوں کیواسطے فرصت کا نکالنا دشوار نہیں ہاں بڈھوں کیلئے قوت حرکت کی بھی باقی نہیں رہتی ہے والسلام خیر الختام

۴ر شوال ۱۲۹۸ھ ہجریہ از دہلی

انچاسواں خط ۴۹

رفع اعتراض لفظ عزیز العلما پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع نیکیوں و کمالات فضائل عزیز و اقر تمیز عزیز العلما صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام

له بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا

له بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا ۱۲

والفضائل عزیز وافر تمیز عزیز العلماء صمدی[1] سلمہ ربہ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں رسید کور
مغزانی کہ بر لفظ عزیز العلماء اعتراضہا کردہ اند بیجا است بلکہ
نافہمی بر دماغ اوشاں مستولی است این الفاظ عرف لقب
است کہ حالت واقعی را اظہار می آرد چنانچہ علماء سلف و خلف
رحمہم اللہ ہمیں شعار اختیار فرمودہ اند بحر العلوم و سراج العلماء و
ضیاء الفقہا وغیرہ وغیرہ این الفاظ اضافیہ را از خطاب شاہی
تعلق نیست ونہ بایں زماں خطابے برائے علماء مقرر شدہ است
شیوخ و اساتذہ طالبین راسخین را ہموارہ بفرط مہر پروری در راست
سخنی وجوہر شناسی خواندہ اند کہ دراں تکلف وبیجا ستائش
را دخلے نیست چراکہ بیجا ستائی و لاف وگزاف خلاف
واقع گفتن آئین این غریب خانہ نیست کفی باللہ شہیداً
باعلان منادی میدہم شما لاریب عزیز العلماء[2] عزیز المحدثین ہستند
وہموارہ این الفاظ جزو نام خواہم نوشت والسلام خیر الختام
۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ہجریہ از دہلی

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط پہنچا لفظ عزیز العلماء
پر جن کور مغزوں نے اعتراض کیا ہے انکا اعتراض بیجا ہے سوء فہمی
انکے دماغ پر غالب ہے عرف الفاظ لقب ہوتے ہیں کہ واقعی حال کو
واضح کرے چنانچہ اگلے پچھلے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی طریقہ
برتا ہے جیسا کہ بحر العلوم و سراج العلماء وضیاء الفقہاء وغیرہ ان
الفاظ اضافیہ کو بادشاہی خطاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس
زمانہ میں کسی قسم کا خطاب عالموں کے واسطے مقرر ہوا ہے
شیوخ و اساتذہ کا برابر دستور رہا ہے کہ کمال محبت و شفقت سے
لائق و مستعد طلبا کو واقعی اوصاف کیساتھ کہ جس میں بیجا
توصیف نہو، ملقب و متصف کیا کرتے تھے اور بیجا تعریف
وخلاف واقعہ مدح اس غریب خانہ کا طریقہ نہیں ہے کفی باللہ
شہیداً اور میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ تم بلاشبہ عزیز العلماء
وعزیز المحدثین ہو اور ہمیشہ یہ الفاظ تمہارے نام کا جزو کرکے
لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام
۴ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب پنجاہم

بسفارش اجراء وظیفہ وعلوفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت[3] عالیجناب نوابصاحب مجمع فضائل و منبع فواضل جامع الحسنات والکمالات جناب نواب

---

[1] بندہ خادم فقیر حقیر عبد العزیز رضوی باشندہ صمدن و مدون مکتوبات ۱۲ منہ

[2] خوشا طالعم کہ آقا و مربی و قدردان خدام باین الفاظ مرا مخاطب فرمودہ بذروۂ علیا رسانیدند۔ مرا خطاب عزیز العلماء یا عزیز المحدثین کافی است کہ مقابل وے دیگر خطابات را نمی پسندم دریں خطابات تا زندگیم محفوظ خواہد ماند کسے منتزع نتواند کرد ۱۲ عزیز خادم

[3] یہ خط حضور کا مہری ہے دستخطی نہیں ہے ورنہ ایسے الفاظ نہوتے اور نہ عبارت بے ربط ہوتی کوئی شخص لکھا کے لے آیا اور آپکی مہر کرالی حضور کی عبارت چست و فصیح و بلیغ الفاظ میں ہوتی ہے نہ ایسے ۱۲ منہ

مولوی صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الفتن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے خدام والا ہو کہ کہ سابق سنہ ۱۲۸۱ ہجری میں گذارش کی تھی کہ حسبۃً للہ وشفقۃً علی خلق اللہ تعالی سرکار سے وظیفہ اہلخانہ جناب مولوی قاضی محمد بشیر الدین صاحب مرحوم کا مقرر فرمایا جاوے چنانچہ آپ نے بمزید عنایت ومہربانی مجھ کو تحریر فرمایا تھا کہ مجکو پس ماندگان قاضی صاحب مرحوم کا خود بہت خیال ہے ہر امر وقت پر موقوف ہے آیندہ خیال رکھوں گا، پس گذارش یہ ہے کہ آپ نے جسقدر پسماندگان قاضی صاحب مرحوم کی پرورش فرمائی اسکے وہ لوگ شکر گزار ہیں اور یہ لوگ آپکے خیر خواہ اور دعاگو ہیں جو کہ سرکار والا سے اکثر دعاگو یہ تنخواہ مناسب بلا اخذ خدمت وبلا استحقاق فیضیاب ہیں اسی طرح وظیفہ بقدر شش روپیہ ماہواری زوجہ قاضی صاحب مرحوم مغفور مقرر فرمایا جاوے تو البتہ حیات مستعار بوجہ احسن بسر ہوگی اور آپ کیلئے اور سرکار عالیہ کے حق میں دعا دیں گے مناسب کہ بمقتضائے کریمانہ غور اور کوشش وسفارش درباره تقرر وظیفہ سرکار سے فرمائیں آپ کو موجب وباعث اجر عظیم عند اللہ الکریم ہوگا قطع نظر اسکے وہ مستحق بھی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اکثر ملازموں کے ساتھ رعایت بھی ہو جاتی ہے جیساکہ اہلیہ مولوی عبد الباری مرحوم کے پندرہ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے ہیں پس گذارش میری یہ ہے اور امید ہے کہ آپ ضرور خیال فرما کے بندوبست وظیفہ مناسب اہلیہ جناب مولوی صاحب مرحوم کا سرکار عالیہ سے یا اپنی ڈیوڑھی خاص سے فرمادیں گے اسکی پذیرائی میں رعایت خاص میرے حال پر ہوگی اور آپ کو اجر عظیم ہوگا اور مولوی شمس الدین سلمہ قرضداری آٹھ نو سو روپیے کی وجہ سے نہایت زیربار ہیں اسوجہ سے وہ تنخواہ مقرر اخراجات روزمرہ انکے کافی نہیں ہوتے ہیں۔ فقط زیادہ والسلام خیر الختام۔

سید محمد نذیر حسین
۱۲۸۱

مکتوب پنجاہ ویکم

بسفارش منشی احمد حسین صاحب برادرزادہ مولوی محمد صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین اما بعد عرض حال فقیر حقیر محمد نذیر حسین دہلوی بخدمت فیضدرجت محب العلماء المہاجرین مخلص الطلباء المساکین حامی دین متین خاتم النبیین السنی وصاحب الخیرات مولانا واولنا جناب نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واضح باد الحمد للہ کہ خیریت سے ہوں اور صحت وسلامتی آں ذات ستودہ صفات کی ہمیشہ خواہاں وجویاں رہتا ہوں باعث تصدیعہ دہی یہ ہے کہ حامل رقیمہ ہذا منشی احمد حسین برادرزادہ مولوی محمد انصاری مہاجر مکہ معظمہ مرد صالح ودیندار وصاحب العیال و [illegible] دار ہیں بوجہ بیکاری وکثرت عیال داری مبلغ چار سو ۴۰۰ روپیہ کے مقروض ہیں اور کوئی صورت ادائے قرضہ وسبکدوشی بسبب نہونے کسی قسم کی آمدنی کے معلوم نہیں ہوتی ہے سخت پریشان وحیران ہیں اور کسی سے سوال بھی نہیں کرتے ہیں شب وروز بباعث قرضہ بخوف الٰہی وہ نالاں وگریاں رہتے ہیں کیونکہ قرض کا بہت بڑا وبال ہے اور سخت وعید آئی ہے اسلئے میں سفارش کرتا ہوں کہ منشی احمد حسین مذکور کو زر قرضہ سے نجات وخلاصی لاکے

---

۱ نوٹ، مراد نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ خلد آشیان بھوپال

مجکو ممنون و مشکور فرمائیگا اور عند اللہ ماجور ہوجئے گا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ وَاَنْفِقُوْا فِی اللّٰهِ فَكِّ رَقَبَةٍ اور موافق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ كَانَ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِهٖ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ چیزے وقدرے بطور نفقہ ماہواری از مد زکوٰۃ و خیرات مقرر فرماویں جس طرح سے ہوسکے زر قرضہ حامل رقیمہ ہذا کے امداد فرمایئے بموجب قول سبحانہ تعالیٰ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ زیادہ والسلام مع الاکرام

مکتوب پنجاہ دوم[52]

باستحسان تحریر عدم جواز سفر بجز مساجد ثلثہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء اعزی احبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں بعین انتظار رسید تحریریکہ در عدم جواز سفر زیارت قبور پیران کلیر۔ مونگیر۔ اجمیر۔ دکن پور وغیرہم وغیرہم نوشتہ اند بدانست بندہ قابل اعتراض نیست طرز و بطرز آراستہ نمودند بارک اللہ فی عمرک مختصر می نگارم عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصی۔ پس برائے اماکن متذکرہ بالا اجمیر وغیرہ۔ و قبیلے ازیں، رفتن خالی از دغدغہ نیست چرا کہ امم سابقہ بر کوہ طور و مزار جناب یحیی علیہ السلام از منارہا سفری نمودند لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اماکن ثلثہ بہ نیت اجر از ثواب رحلہ را منع فرمودند البتہ مگر رفتن تا نیکہ قریب قریہ وشہر بطریق سنت رفتن ودعائے مغفرت نمودن وموت خویش بیاد آوردن موروث حسنات است چرا کہ درین امور بے

مہر
سید محمد نذیر حسین

باونواں[52] خط

ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلثہ کے اس تحریر کی نسبت استحسان فرمانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء اعزی احبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو عین انتظار میں خط آپ کا پہنچا جو مضمون کہ سفر زیارت قبور کے ناجائز ہونے پر مثل پیران کلیر، مونگیر۔ اجمیر۔ دکن پور وغیرہ کے لکھا ہے بندہ کے علم میں قابل اعتراض نہیں ہے عنوان شائستہ سے رد بدعت کا کیا اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے میں مختصر تحریر کرتا ہوں عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصی تو واسطے زیارت کے مقام متذکرہ بالا جانا خالی خوف گناہ سے نہیں کیونکہ اگلی امت کوہ طور و مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ مقامات پر بنظر حصول ثواب کے سفر کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے تین مقامات کے ثواب کی نیت سے جانا منع فرمایا۔ ہاں شہر و دیہات کے قریب جو گورستان ہے وہاں سنت طریقہ

رغبتی از مکائد دنیا و دوں حاصل میشود در این باب تحریر مفتی صدر الدین خاں مرحوم و مباحث فقیر باید دید تحریر العزیز بطرد بدعه و نصرۃ سنت ہمطرز شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ یافتم ستایش بر ستایش چہ بلکہ دعا میکنم کہ اللہ جلشانہ روز افزوں ترقی علم و عمل و عمر و روزی کناد زیادہ و السلام خیر الختام سوم ربیع الآخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی

از بندہ راجی مغفرت سید شریف حسین بعد سلام مسنون آنکہ تحریر بسیط کہ بعدم جواز سفر مذکورہ بالا نوشتہ اند باز ارسال فرمایند دیگراں ہم مشتاق ہستند خدام جناب والد ماجد را طرز تحریر آں مہرباں بسیار خوش می نماید اکثری فرمایند کہ از تازہ شاگردان و معتقدان ہمین است کہ بقالب انشا پردازی روحے تازہ در دمیدہ و گاہے می فرمایند کہ طرز تحریر من عبد العزیز صمدنی ربودہ و ہمگنان را تہیدست کردہ و بسیار از بسیار محظوظ شدہ بکرات و مرات خطوط آں مہرباں ملاحظہ مے آرند۔

پڑھ جانا اور دعاء مغفرت کی کرنی اور اپنی موت کو یاد کرنا باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ اس فعل سے بے رغبتی دنیائے فانی سے حاصل ہوتی ہے (اس بارے میں جناب مفتی صدر الدین خانصاحب مرحوم کی تحریر و عاجز کے مباحث کو دیکھنا چاہئے) آپکی تحریر رد بدعت و اثبات سنت میں ہم قالب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاتا ہوں آپکی تعریف کیا کروں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی جلشانہ آپکی دن دونی رات چوگنی ترقی علم و عمل و عمر کی نصیب کرے زیادہ والسلام خیر الختام سوم ربیع الآخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی بندہ مغفرت کا امیدوار سید شریف حسین بعد سلام مسنون کے ملتمس ہے آپ نے جو تحریر سفر مذکورہ بالا کے ناجائز ہونے میں ارقام فرمایا ہے اسکی نقل ارسال فرمادیں کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس تحریر کے دیکھنے کے مشتاق ہیں جناب حضرت والد ماجد صاحب کو آپکی تحریر کا طرز بہت پسند ہے اکثر فرماتے ہیں کہ نئے شاگردوں میں سے میرے یہی ایک شخص ہے جس نے کہ انشا پردازی کے قالب میں جدید روح پھونکی ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ میرے طرز تحریر کو عبد العزیز صمدنی نے اخذ کرلیا اور وہ سب کو مفلس کرگیا اور اکثر خوش ہوکر آپ کے خطوں کو مکرر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔

۵۳ مکتوب پنجاہ وسوم

باظہار مسرت قلبی از ترقی منصب نصائح دلپسند و دلپذیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نستعینہ از محمد نذیر حسین بخدمت عزیزی و اجبی سید عبد العزیز صمدنی دام عمرہ و فقکم اللہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تم تحصیلدار ہو گئے بہت اچھا ہوا انشاء اللہ تعالی اور بھی ترقی تنخواہ میں ہوگی مگر دیانت داری و خدا ترسی سے تم زیادہ کام لینا۔ کسی کو بے وجہ نہ ستانا اللہ جلشانہ نے جب ہزار ہا انسانوں پر تم کو حکومت دی ہے تو ان کو مثل اپنے سمجھو تم میں کوئی فضیلت نہیں ہے صرف خدا کا فضل تم پر ہے جو لڑکا مر چکا ہے اُس کا رنج نہ کرنا چاہئے ابھی تمہاری کیا عمر ہے شاید چند بال ڈاڑھی میں آئے ہونگے۔ مجھے تمہارا غصہ اور جلد بازی ہر وقت یاد آیا کرتی ہے پس اپنے ماتحت اشخاص پر حد درجہ پاس

۵۱ه نوٹ - ان کا مکان ٹیا محل روبرو سے نواب دوجانہ مفتی صدر الدین خاں صاحب مرحوم و مغفور کے نام نامی اسم گرامی سے مشہور ہے۔

لحاظ کا برتاؤ کرنا چاہئے اور غصہ ہرگز نہ کرنا چاہئے اگرچہ یہ تمام منشا لڑکپن کا ہے اور شروع عمر میں تم نے حکومت پائی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ لغزش نہ آجائے کبھی پہرہ دروازہ پر نہ رکھنا اہل حاجت کی خوب سننا چاہئے (دیکھو) مرزا نصیر الدین بھی تحصیلدار ہے مگر افسوس کہ اس خاندان فقر نشان کی پیروی بھول گیا اب علیامیٹ ہونے کو باقی ہے میں نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا۔ میں بھی ایام طالب علمی میں کوڑا ہوکر تمہارے اسی علاقہ سے گزرا تھا تم نے لکھا ہے کہ موضع خواجہ پھول کے قلعہ کی مسجد میں کوئی یادداشت درود فقیر کی بقلم فقیر تحریر ہے بیشک ہوگی ذرا اسکو کسی وقت پڑھ کر نقل لے لینا جس کے ماہ و سنہ وغیرہ دریافت کر لینے سے تم کو آگاہی ہوگی میں ایک ٹٹو پر تھا ایک طالبعلم بھی میرے ساتھ تھے شوق کتاب بینی اسوقت زیادہ تھا اور تمہاری طرح غصہ وری جلد بازی بھی مجھے زیادہ تھی اب کیا ہے فقیر ٹھنڈا ہوگیا تم بھی عمر زیادہ پاؤ گے عیال کا بوجھ زیادہ ہوگا یہ سب این و آں طاق پر رکھے رہ جائیں گے میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ یکصد و پنجاہ روپیہ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہوکر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی کچھ حساب بھی مدرسہ کا طے کر دیا گیا اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے بچے عبد الحمید[1] کو زندہ و تابع شریعت رکھے ایک اور امر قابل یاد و لحاظ ہے بخوبی یاد و لحاظ رہے کہ کبھی تعصب سرکاری مشاغل میں نہ کرنا اور کبھی الفاظ دلشکن کسی سے نہ کہنا ورنہ کسی کام کے نہ رہو گے فقیر کو یہ امور ناپسند ہمیشہ سے ہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ چہارم ۵۴

بدریافت خیریت۔ بشارت اولاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از فقیر عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت نبراس الادبا عزیز العلماء سید عبد العزیز رضوی صمدنی وفقکم اللہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ مدت سے خط نہیں آیا ایسے منہمک مشاغل میں ہو گئے کہ خیر طلبوں کو اپنی خیریت بھی لکھنا چھوڑ دیا اللہ تم کو توفیق بخشے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ تم کئی لڑکوں کی انگلیاں پکڑے آرہے ہو اور چند بچے تمہارے پیچھے پیچھے ہیں یہ خواب منتج نتائج حسنہ ہے اور تعبیر اسکی کثرت اولاد کے ساتھ ہے اللہ جل شانہ تمہاری پیروی تمہاری اولاد کو بخشیگا اور میں بھی ضرور دیکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی مسجد[2] کے سامنے تم کو آتے دیکھا ہے اور تم اسی جگہ آکے بیٹھے ہو جہاں تم نے ایک مرتبہ سنن ابو داؤد پر بحث شدید کی اور میرا کہنا نہ مانا دوسری مرتبہ التفہیم پر تم نے حملہ کیا تیسری مرتبہ اتقان پر بھی بحث

---

[2] مسجد محلہ حضرات قوم پنجابیان گلی ہینگابیگ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی کے ساتھ آجتک مشہور ہے اور درس تدریس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور مسجد حضرت میاں صاحب قدس رحمۃ اللہ علیہ کے متصل تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ سنہ ۱۹۳۹ء میں افتتاح کی گئی جس میں معززین شہر کی صاحبزادیاں بڑی تعداد میں مدرسہ منظور شدہ صوبہ تعلیمات دہلی سرکار عالی میں تعلیم دینی و دنیوی حاصل کر رہی ہیں اور ایک کتب خانہ نذیریہ عامہ حضرت میاں صاحب کے نام نامی کے ساتھ سنہ ۱۹۲۶ء میں افتتاح کی گئی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب و اخبارات و مختلف رسائل سے بلا تفریق عقاید ہر قوم و ملت بکثرت روزانہ حضرات شائقین مستفیض ہو رہے ہیں۔

[1] سید عبد الحمید رضوی سب رجسٹرار لکھنؤ میں ہیں۔

شدید کی اور دکھائے جس کو میں نے قبول نہ کیا مگر چوتھی مرتبہ تم کو راضی کرنا پڑا اسواسطے کہ تم برسر حق تھے اور تم نے تفسیر میں بات بھی سلف صالح کے مطابق پیدا کی تھی۔ یا اللہ اس تحریر کو درجہ قبول کا دیا جائے۔ آمین آمین۔ اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری دعا کہنا اور نصائح میری جانب سے اتباع کتاب و سنت کی کرنا وہ ایک عالم درویش کی بیٹی ہے اس میں تم سے زیادہ رجوع و میل خاطر ہوگا لہذا اُس کو کسی وقت مکدر نہ کرنا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ٥٥ پنجاہ و پنجم

اتّباع سنّت و اشاعت کلمۃ الحق باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بندہ عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت مہربان اشرف علیخاں صاحب بلہوتری بعد السلام علیکم یہ عاجز عرض کرتا ہے آپ کی ہمت لائق تعریف ہے کہ باوجود کم علمی کے سعی نسبت اعلاء کلمۃ الحق کی فرما رہے ہیں اور کچھ معقولات ہی ہی کے پڑھنے سے دیندار نہیں ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے معقولی اور اہل کلام تھے محض کتاب و سنت کی اتباع سے ان کی نیت اور قلب روشن تھے آپ بے تامل جس مسئلے میں الجھاؤ پائیں مجھے ضرور آگاہ فرمائیں فوراً آپ کی تسکین کروں گا اگر خلاف مزاج نہ ہو تو آپ اپنے تحصیلدار صاحب سے تشفی کر لیا کریں میرا یہ خط اعزی مولوی عبد العزیز صمدنی کو دکھا دیجیگا وہ سب کام اپنا چھوڑ کر آپ کی طرف توجہ خاص کریں گے میں نے اس سے پہلے انکو لکھ بھیجا ہے کہ آپ کے مدارات و تواضع میں وہ انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نہ کریں گے بلکہ وجہ معیشت کی توسیع میں بھی وہ سعی کامل کیا کریں گے آپ بے تکلف روز مرہ جو انکے ملنے کا وقت ہو تشریف لیجا کریں اُن کو حاکم نہ سمجھئے اور ان کو اپنا بھائی تصور کیجئے میرے جاننے والوں میں اللہ تعالیٰ نے جو راسخ العقیدہ اُن کو بنایا ہے وہ اخلاص ہرگز کسی میں میں نے ابتک نہیں پایا ہے آپ کے بھانجے کو وہ ضرور نوکر کرا دیں گے یہی خط دکھا دینا کافی ہوگا محض سفارش نامہ کے لئے یہاں آنا ضرور نہیں ہے اے بھائی صرف محمد نذیر حسین کی طرف سے پیغام عبد العزیز کے لئے کافی ہوتا ہے۔ والسلام۔

مکتوب ٥٦ پنجاہ و ششم

بسفارش سید عبد العزیز صمدنی۔ رسید کتب موصولہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

چھپنواں ٥٦ خط

• کتابیں پہونچیں۔ سید عبد العزیز کی سفارش کی گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع افتادگان و دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

خان صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث الحزن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد چند کتب دو ورقہ وچہار ورقہ از دور رسید بشائقین دادہ شد خدا اجر جزیل بآں صاحب دہاد کہ ازیں سبیل اشاعت دین حقہ می باشد شنیدہ شد کہ آنصاحب را تجسس وتفتیش عین الانسان است جزاکم اللہ اینہمہ بہبود سرکار وعامہ برایا است چہ کہ مردم دیانت دار عنقا گردا و قدردان وے نایاب بالضرور اکثر اصحاب باسترزاق رسیدہ خواہند شد الاصفت ہمیہ معدوم ۔ یاد دارید کہ در ضلع فرخ آباد وقنوج آبادی قدیم است غالباً از آنجا قصبہ چھبرامئو بمسافت شانزدہ وہفدہ کروہ باشد وقصبہ مذکور لب شاہراہ دہلی واقع شد رئیس قصبہ قاضی محمد بدر الدین صاحب مغفور بسیار مہمان نواز وکریم النفس انسان بودند وبرادران قاضی مرحوم ہم غنیمت بودند جناب مولوی اولاد حسن صاحب رح درانجا فروکش می شدند بمہمانداری وخدمتگذاری جناب ممدوح سرگرمی می نمودند وہم آنصاحب درآنجا چندے بسر بردہ اند فقیر بآوان شباب درآنجا رسید قاضی صاحب وبرادران عالیشان موصوف احسانہا نمودہ اند قاضی صاحب را نواسہ ایست ماشاء اللہ در فطانت وفراست رشک معاصرین ودر علم وفضل غیرت حاسدین نامش مولوی سید عبد العزیز صمدنی است وصمدن مابین راہ قنوج وچھبرامئو واقع شدہ ، ان موضع ہم دیدہ ام پدر موصوف الیہ ڈپٹی منظور احمد سلمہ رئیس محسود اقران ہستند مولوی سید عبد العزیز بایام کم عمری محض بفضلہ ایمانداری ودیانت تحصیلداری یافتہ اند ماصہ ماہانہ از تحصیل وعطہ از رجسٹری وثائق حاصل می شود نظم دلپذیر ونثر دُربار بالسنہ مختلفہ شائع کردہ اند اگر طرز آں بہ بیند

خان صاحب اللہ تعالیٰ مصائب وغم کے حوادث سے سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو وارد کتابیں دو ورقہ وچار ورقہ آئیں شائقین کو دی گئیں اللہ تعالیٰ اجر کامل آپکو مرحمت فرمائے کہ اس ذریعہ سے اشاعت دین حق کی ہوتی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو تلاش قابل ولائق آدمی کی ہے جزاکم اللہ یہ سب بہترین خیالات بہبودی ریاست وعام رعایا کے واسطے ہے آدمی دیانتدار معدوم اور انکی قدردان مفقود ہیں اگرچہ اکثر لوگ تلاش نوکری کی غرض سے آپکی خدمت میں پہونچتے ہونگے لیکن اوصاف حمیدہ سے خالی ومبرا ۔ آپکو معلوم ہوگا کہ ضلع فرخ آباد وقنوج کی آبادی قدیم ہے اور وہاں سے چھبرامئو سولہ سترہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ مذکور شاہراہ دہلی پر واقع ہوا ہے قاضی محمد بدر الدین صاحب اس قصبہ کے رئیس بہت مہمان نواز فراخ دل آدمی تھے قاضی صاحب مرحوم کے بھائی اور سب مغتنمات لوگوں سے تھے جناب مولوی اولاد حسن رح وہاں قیام کیا کرتے قاضی صاحب جناب ممدوح کی مہمانداری وخاطرداری میں سرگرم رہتے تھے اور آپنے بھی کچھ دن وہاں قیام فرمایا ہے ۔ زمانہ شباب میں فقیر وہاں مقیم ہوا تھا قاضی صاحب اور ان کے بھائیوں نے عاجز کو ممنون احسان کیا تھا قاضی صاحب کا ایک نواسہ ہے ماشاء اللہ فہم وعقل میں رشک ہمعصر اور علم وفضل میں غیرت حاسدین ہے ان کا نام مولوی سید عبد العزیز صمدنی ہے اور صمدن درمیان قنوج وچھبرامئو کے واقع ہے اس موضع کو بھی میں نے دیکھا ہے باپ موصوف الیہ کے ڈپٹی منظور احمد رئیس محسود اقران کے ہیں مولوی سید عبد العزیز کم سنی میں شرف خاندانی کی وجہ سے عہدہ تحصیلداری پایا تحصیلداری میں مبلغ ڈیڑھ سو ماہانہ ملتے ہیں اور مبلغ پچیس روپے رجسٹری وثائق کے ملتے ہیں اور شعر وسخن میں کافی مہارت ہے مختلف زبان میں نظم ونثر مرغوب طبع شائع

صدائے تحسین بلند نمایند و در قصائد و مصابیح تا سنجیدہ مہارت تامہ پیدا نمودہ و طرز تحریر ہم ندرتے عجیب پیدا کردہ است کہ بزمرہ شاگردان و طالبان من کسے این نعمت نیافتہ بے تصنع می گویم کہ تحریرش از ادبائے سلف کم نیست عامیان قدرش چہ دانند مگس شیفتان سر خود بخارند اگر مستحسن و مناسب باشد از معزی الیہ مراسلات فرمودہ بمشاہرہ بیش قرار طلبند و بمجلس شورہ یا بندوبست ریاست منصب معقول عطا فرمایند بندہ فقیر ہم خواہد نوشت و خواہم آگاہید کہ بجناب سامی سلسلہ تحریر جاری کردہ اید کہ منتج حسنات است چہ کہ مولوی عبدالعزیز حکام رس و متدین و متشرع و ہر دلعزیز عامہ برایا در علاقہ خویش ہستند از مومی الیہ چند در چند مصالح ملکی بہ اصلاح خواہد آمد مرا کہ ازین سمع خراشی تصدیع دادہ ام معذور دارند چراکہ خیر خواہانہ بلا تحریک احدی نوشتہ ام والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

استشارہ برائے ملازمت ریاست بھوپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی اخی عزیز العلماء مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نقل خط موسومہ نواب صاحب ملاحظہ نمودہ زیرکانہ غور فرمایند اگرچہ شمارا حاجت نیست اما مصلحت چنین است کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت دار و متشرع را بجوے نمی خرند و بی پرسند و نمام و غماز حملہ ہا می آرند ازین حرکات لاہیہ آنہا اصحاب فطنت دامن برچیدہ می گریزند از پدر عالیقدر سلمہ ربہ ہم استشارہ باید جست چراکہ من بوریا نشین را از مصالح ملکی چنداں

کی ہیں اگر آپ ان کے طرز تحریر کو دیکھیں تو ضرور تحسین کریں قصائد و مصابیح میں حتی کہ اردو میں مہارت کامل پیدا کی ہے اور طرز تحریر میں عجیب ندرت پیدا کی ہے میرے شاگردوں میں کوئی اس نعمت سے متمتع نہ ہوا بلا تصنع کہتا ہوں آپکی تحریر ادبائے سلف سے کم نہیں ہے عام لوگ انکی قدر کیا سمجھیں جو مکھی کی طرح بھنبھنا کر سر کھجانے والے ہیں اگر بہتر و مناسب معلوم کریں ممدوح الیہ سے خط و کتابت کر کے زاید مشاہرہ پر طلب کریں اور بندوبست کے محکمہ یا شوریٰ کے مجلس میں عہدہ معقول عطا فرمادیں بندہ فقیر بھی لکھیگا اور مطلع کریگا کہ آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری کریں کہ باعث فلاح ہے مولوی عبدالعزیز حکام رس و متدین و متشرع آدمی ہیں اپنے علاقہ میں ہر دل عزیز ہیں مومی الیہ سے قسم قسم کی فلاح و صلاح ملکی پیدا ہوگی مجھکو اس سمع خراشی و تکلیف دہی سے معذور رکھیں کیونکہ خیرخواہانہ بلا تحریک کسی کے رقم کیا ہے۔ والسلام خیر الختام۔

ستاونواں خط

ریاست کی نوکری سے مشورہ کرنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی اخی عزیز العلماء مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نقل خط نواب صاحب ملاحظہ کر کے دانشمندانہ غور کریں اگرچہ آپ کو حاجت ملازمت کی نہیں ہے لیکن مقتضائے مصلحت یوں ہی ہے ہندوستانی ریاست میں آدمی دیانتدار و متشرع کی قدر و پرستش نہیں ہے چغلخور و عیب لگانیوالے حملہ کرتے ہیں انکی اس حرکات ناشائستہ سے صاحب دانش اپنے کو علیحدہ رکھتے ہیں والد بزرگوار سے اپنے مشورہ کریں

تعلقے نسبت پسران خود را دعا خوانند و بعفیفہ سنجیہ خویش از جانب من دعا رسانیدہ تشکریہ رسید مبالغ بگویند ؎

اے خدا ایں عفیفہ دوراں ؛ درامان باد از بلائے زمان

آمین ثم آمین ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاہ و ششم

بسفارش سید عبدالعزیز برائے ملازمت بمشاہرہ زاید از سہ صد ۳۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان جامع الحسنات والکمالات نواب صاحب والاجاہ بہادر مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب سلمہ اللہ ذوالمنن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد عنایت نامہ صادر شد از یاد آوری عالی احسان من شدم آنکہ درباب مولوی سید عبدالعزیز رقمی ہست در سہ صد روپیہ ماہانہ موصوف الیہ را خسارہ و زیان است چہ کہ دریں وقت ما ۲۰۰ ماہوار تنخواہ تحصیل و ۲۵ از رجسٹری و وثائق و دستاویزہائے حاصل میشود اگر بسرکار عالی خواہند رفت سی فیصدی یعنی شصت روپیہ ماہوار حق استحفاظ ملازمت کہ عبارت از پنشن انگریزی است دادہ خواہد شد پس برائے ترقی پانزدہ روپیہ رفتن نخواہند پسندید علاوہ ازیں از کانپور صمدن بسیار قریب است مردم دیانت دار عزت پسند می باشد و در سرکار ہندوستانی غمازی و نمامی بسیار فروغ پذیر است قرب وطن خویش با عزاز و حکومت بسر کردن متدین ہمیشہ پسند می کند ظن غالب است کہ معزی الیہ را ایں مشاہرہ منظور نخواہد بود گرچہ امروز نوشتہ ام وقتیکہ پاسخ خواہد رسید خواہم نگاشت دیگر آنکہ بلا استرضا

کیونکہ مجھ بوریا نشین کو مصالح ملکی سے چنداں تعلق نہیں ہے اپنے لڑکوں کو دعا کہیں اور عفیفہ سنجیہ کو اپنی میری طرف سے دعا کہہ کر مبالغ کی رسید کا شکریہ کہیں ؎ اے خدا ایں عفیفہ دوراں ؛ درامان باد از بلائے زماں ؛ آمین ثم آمین ؛ والسلام خیر الختام ۔

اٹھاونواں خط

تین سو مشاہرہ ہونا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف ضعیف و مخلصوں کے پشت پناہ نیکی و کمالات کے جامع نواب صاحب بلند مرتبہ مولوی سید محمد صدیق حسن خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو آپ کا خط موصول ہوا آپ کی یادآوری کا نہایت ممنون و مشکور ہوا مولوی سید عبدالعزیز صاحب کے بارے میں رقم تجویز کردہ یعنی تین سو کا مہینہ اس میں موصوف الیہ کا خسارہ و نقصان ہے کیونکہ فی الحال دوسو کا ماہوار مد تحصیلداری سے اور پچیس روپیہ مد رجسٹراری سے ملتے ہیں اگر آپکے دربار میں جائیں گے تو مبلغ ساٹھ روپے ملازمت انگریزی کے قائم و باقی رکھنے کیواسطے دینے پڑیں گے اور صرف مبلغ پندرہ روپے ترقی کی غرض سے وہ جانا پسند نہیں کریں گے اس کے علاوہ موضع صمدن کانپور سے قریب ہے دیانت دار آدمی عزت پسند ہوا کرتے ہیں اور ہندوستانی دربار میں نکتہ چینی و چغلخوری کا بہت مروج ہوا کرتا ہے اور دیندار شخص اپنے وطن میں عزت و حکومت کیساتھ گذران کو پسند کرتا ہے ۔ گمان غالب ہے کہ ممدوح الیہ کو یہ مشاہرہ منظور نہیں ہوگا آج میں نے خط لکھا ہے جسوقت جواب آئیگا ۔ آپ کو اطلاع دوں گا دوسری بات یہ ہے کہ ملازم انگریزی یا

گورنمنٹ (سرکار انگریزی) ملازم سرکار نمی تواں رفت و استعفا دادن لازمہ خرد نیست ہاں از سرکار انگریزی بذریعہ ایجنٹ صاحب ملازمت مولوی صاحب مستعار خواہند فرمود تا از رفتن پس و پیش درمیان نخواہد آمد الا ہنوز تصفیہ مشاہرہ باقیست والسلام خیر الختام

مکتوب ۵۹ پنجاہ و نہم

ممانعت رفتن بھوپال برائے ملازمت ریاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جامع الحسنات والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین از عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح و ہویدا باد کہ رقیمہ عنایت جناب نواب صاحب بھوپال رسید پاسخش نگاشتہ شد نقلش ملاحظہ باید فرمود دریں بارہ مآل اندیشی را کار فرمایند چہ کہ شنیدہ میشود کہ درانجا خلفشار درمیان دختر و مادر واقع است لہذا متوسلین نواب صاحب را بالضرور مفلسی رو خواہد داد ہاں اگر از ہر دو گروہ ساز باز کند مضائقہ نیست اگر انچنیں از ہیچو شما دیانت دار غیر ممکن۔ بندہ فقیر ہم نمی پسندد لہذا توقیف باید فرمود بلکہ از تحریر شما متفق ہستم کہ نوکر سلطان را خدمت رعایا ہرگز مطبوع خاطر نمیشود۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۶۰ شصتم

دریں جا مولوی ادریس نیامدہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت و مطالعہ سامی مولوی محمد شمس الحق

رضامندی گورنمنٹ کے دوسری جگہ جا نہیں سکتا ہے اور استعفا دینا خلاف دانشمندی ہے ہاں سرکار انگریزی سے بذریعہ ریزیڈنٹ صاحب بہادر ملازمت کیلئے مولوی صاحب کو مستعار لیویں تو وہ جانے میں پس و پیش نہیں کرینگے مگر صفائی مشاہرہ کی ہنوز باقی ہے۔ والسلام خیر الختام۔

۵۹ انسٹھواں خط

نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مصلحت نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت نیکی وکمالات وفضیلت کے جامع مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کیساتھ دونوں جہاں میں سلامت رکھے عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو نواب صاحب بھوپال کا خط آیا اسکا جواب لکھا گیا نقل روانہ کرتا ہوں ملاحظہ کریں اس بارہ میں انجام کار کو سوچیئے کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ وہاں ماں بیٹی میں خانہ جنگی ہے اسلئے نواب صاحب کے لواحقین ومتوسلین کو ضرور افلاس کا دیکھنا پڑیگا ہاں اگر دونوں فریق آپس میں متفق ہو جائیں تو مضائقہ نہیں ہے مگر ایسی بات آپ جیسے شخص سے غیر ممکن ہے بندہ فقیر بھی پسند نہیں کرتا ہے اسلئے توقف کرنا چاہیئے مجھے آپکی تحریر سے اتفاق ہے۔ شاہی ملازم کبھی بھی رعایا کی خاطر نہیں کرتا ہے۔ والسلام خیر الختام

۶۰ ساٹھواں خط

یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح باد کہ مولوی محمد ادریس (صاحبزادہ شما) دریں جا نیامدہ اند وقتیکہ خواہند آمد خاطرداری کما حقہ و دلجوئی شان کردہ خواہد شد آنصاحب بہرصورت دلجمعی دارند۔ زیادہ والسلام خیر الختام مورخہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۳۰۵ ہجریہ

مکتوب شصت و یکم ۶۱

طرز تحریر خوب است مگر میانہ روی تا لیف قلب لازم است کہ دل کسے نیازارد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی ادام اللہ تعالیٰ استقامتکم علی صراط المستقیم بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہویدا باد تحریر شما یافتم خرسند شدم قصیدہ عزیزیہ کہ مشتمل بر کیفیت مولوی فضل حق خیرآبادی مرحوم نوشتند خوب است الا طرز دلآزار عزیزان مرحوم خواہد شد ہر چند مقامات قلم کشیدہ شد عزیزا تحریر دلربا باید نہ جانگزا اگر چندے مشق سخن خواہد ماند انشاء اللہ انشا پردازی ایشان رنگ دیگر خواہد پذیرفت مرا کہ از خدمت علوم دین سیما کتاب و سنت ضیق فرصت است و امروز زیر درس ۵۴ طلبہ ہستند فقدان اطمینان است در زمرہ ما ارشدے و جاہے کہ یافتند انشاء اللہ العزیز ثمرہ خواہند یافت و بالضرور پیر را از مباحثہ و تحریر این و آن مہلتے خواہند داد۔ اجزائے منع تقلید پیش ازیں رسید در کتاب شامل کردم اکنون ضرور است کہ تاریخ شیوع بدعات بر ہمگنان ظاہر کنم لہذا آنصاحب بکمال توجہ چند اجزا دریں باب بنگارند و پیش ما ارسال دارند حالات مناقشہ دیوبند و قرأۃ ضاد رسید ازیں پیش از زبان من شنیدہ اند و تحریرہا ہم دیدہ اند زیادہ ازیں چیزے نیست بیان کنندہ گذشتہ حالات را بطرز

سلامت رکھے بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ مولوی محمد ادریس (صاحبزادہ آپکے) یہاں نہیں آئے ہیں جسوقت آئیں گے خاطر مدارات انکی کی جائیگی آپ ہر طرح مطمئن خاطر رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام مورخہ ۱۵ ربیع الاولی ۱۳۰۵ ہجریہ

اکسٹھواں خط ۶۱

خادم تلمیذ کی تحریر کا استحسان و نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپسند کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء صمدنی سیدھی راہ پر اللہ تعالیٰ ثابت و قائم رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے ظاہر ہو آپکا خط ملا خوشی ہوئی قصیدہ عزیزیہ جو مولوی فضل حق خیرآبادی کے حال میں تحریر فرمایا ہے خوب ہے مگر مرحوم و مغفور کے عزیزوں کی دلآزاری کا باعث ہوگا اسلئے چند مقامات پر قلم زد کیا گیا اے عزیز تحریر دلربا چاہئے نہ جانگداز اگر کچھ دن مشق شعر و سخن کرتے رہو گے آپکی انشاپردازی اور ہی رنگ پکڑیگی مجکو کہ علوم دین کی خدمت خاصکر کتاب و سنت سے فرصت کہاں ہے اور آجکل ۵۴ طالب العلم ہیں جس سے اطمینان مفقود ہے میری جماعت میں جو ہدایت و عزت آپنے حاصل کی انشاء اللہ العزیز فائدہ اسکا اٹھائینگے اور مجھ پیر کو مباحثہ و تحریر سے مہلت دینگے۔ قبل اسکے منع تقلید کے اوراق آئے تھے کتاب میں شامل کر دئے اب ضروری امر یہ ہے کہ اشاعت بدعات کی تاریخ لوگوں پر ظاہر کروں اسلئے آپ پوری توجہ سے چند جزو اس بارے میں تحریر کریں اور میرے پاس بھیجدیں دیوبند کے مناقشہ کا حال اور قرأۃ ضاد کا مسئلہ آپنے دریافت کیا ہے قبل اسکے میری زبانی آپ سن چکے ہیں اور مضامین بھی اس بارے میں دیکھ چکے ہیں زائد اس سے کوئی تقریر و تحریر نہیں ہے بیان کرنیوالے نے قصہ

حال با پشان رسانید - والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و دوم ۶۲

الایمان یزید و ینقص صحیح است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد راحت نامہ رسید بادراک حالات طمانیت ها یافتم تحریریکہ درباب الایمان یزید و ینقص فرستادہ اند مرا از وے اختلافے نیست بالنظر ہر عملے را جزا ئیست و در ہر امر زیاد و نقصان را دخلے ہست عبارتیکہ بمن فرستادہ اند بسیار خوب ست الا محتاج بنظر ثانی - ہمیں واپس می کنم مرا در بنولا بسیار ضیق فرصت است بعد نظر ثانی بنزد من باید فرستاد والسلام خیر الختام۔

ماطیبہ کو بطور حال کے آپ سے بیان کیا والسلام خیر الختام۔

باسٹھواں خط ۶۲

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط ملا دریافت خیریت سے مطمئن ہوا ایمان کی زیادتی وکمی میں جو تحریر بھیجی ہے مجھ کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے عمل کے واسطے جزا ضروری ہے اور زیادتی ونقصان ہر چیز کے واسطے لازمی ہے جو مضمون کہ میرے پاس بھیجا ہے بہت بہتر ہے لیکن محتاج نظر ثانی کا ہے اسلئے واپس کرتا ہوں مجکو آجکل بالکل فرصت نہیں ہے بعد نظر ثانی کے میرے پاس ارسال کریں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و سوم ۶۳

تشریح طیب و مشتبہ رزق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم برادر دینی میر قادر علی وفقکم اللہ السلام علیکم آپ نے خط بھیجکر مفت تکلیف اٹھائی مولوی عبد العزیز آپ کی تشفی تنقیح مسائل میں اسی قدر کر سکیں گے جیساکہ یہاں سے ہو سکتی ہے اب سنئے مال حلال کو لقمہ طیب کہتے ہیں مال حرام کو نجس اور دونوں کی آمیزش کو مشتبہ کمائی - آجکل کی اصطلاح ہے اپنے زور بازو سے جائز پیشے سے جو جنس ونقد حاصل کیا جائے وہی طیب ہے اور خلاف جو ہے وہ ظاہر ہے پس اسی پر کاربند ہوجئے یہ مزخرفات جو جہاں صوفیہ نے خلاف کلام اللہ وکلام الرسول پھیلائے ہیں انکو ذرا نہ سنئے قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تفسیر مولوی عبد العزیز سلمہ سے کسی روز سن لیجئے وہ قرآن سے سنائیں گے پھر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پرورش پائی کہاں کا نمک کھایا ان سب امور کو خوب مطالعہ کر لیجئے اور زیادہ تفتیش سے اپنے قلب مطمئنہ کو پریشان نہ کیجئے ورنہ آپ کو روزہ نماز میں بھی انتشار ہوگا اور پھر کسی کام کی زندگی نہ رہیگی۔

عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ از دہلی

مکتوب شصت وچہارم ٦٤

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ ثَقِيلَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ جناب میر قادر علی صاحب سلام علیکم - عاجز سید محمد نذیر حسین کی التماس یہ ہے کہ توبہ کا ورد زیادہ رکھئے اور آپ روزمرہ سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۳۳ بار پڑھا کریں اور بعد عشا سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ بہت زیادہ پڑھئے گا ۔ افسوس ہے کہ آپ بخوبی پڑھ نہیں سکتے ہیں ورنہ کتاب الرقاق آپکو بہت فائدہ بخشتے یہ خط نہایت جلی قلم سے لکھوایا ہے کہ آپ بے تکلف پڑھ لیں گے ۔

والسلام از دہلی

مکتوب شصت وپنجم ٦٥

تحقیق سنت وبدعت

برادر دینی سید قادر علی وفقکم اللہ اتباع الشریعۃ السلام علیکم آپ کا خط بواسطہ مولوی عبد العزیز صمدنی کے پہنچا آپکی مساعی جمیلہ اجرار امور شرعیہ میں باوجود کم خواندگی ظاہر ہوئی نہایت خوشی ہوئی خدا آپ کی مدد کریگا کیا پڑھے لکھے آدمی سب انسان ہوتے ہیں (ہرگز نہیں) جس سے خدمت کتاب و سنت کی ہو وہی انسان اور پختہ مسلم ہے آپ نے مفری الیہ سے تفصیل بدعات خود دریافت نہ کی (ماشاء اللہ انکو اس معاملہ میں پورا درک ہے) اچھا اب میں مختصر بتاتا ہوں وہ بخوبی سمجھا دیں گے اگر آپ یہ نہ سمجھیں تو پھر مجھ سے دریافت کیجئے گا شیخین رض و ابوداود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ترجمہ: جس نے جدید بات نکالی ہمارے امر (دین) میں جو اس میں نہ تھی بس وہ مردود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث قاطع جمیع محدثات ہے دوم مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ترجمہ: جس نے وہ کام کیا کہ نہیں اسپر امر (دین) ہمارا پس وہ مردود ہے لہذا یہ الفاظ قامع بنیان جملہ اعمال غیر مامور بہم ہیں - جناب میر صاحب خوب سمجھئے کہ جملہ امور مبتدعہ مردود ہیں اسوجہ سے کہ ان کا امر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ خود امت نے اپنے جی سے تراش لیا ہے حضرت امام شافعی رح نے بھی استحسان کو ابتداع فرمایا اور اسی جانب امام مالک رح بھی گئے ہیں۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اتباع سنت سنیہ میں محوضت[عہ] صرفہ اور صرافت محضہ ہو ادنی آمیزش و تراوش بدعت کا انداز نہ پایا جائے آپ نے گلستان و بوستان پڑھی ہوگی - شیخ سعدی رح نے لکھا ہے ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ بصدق و صفا کوش و ورع و تقی ٭ ولیکن میفزائے بر مصطفی ٭ جو اعتقاد قول و فعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ خود جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نہ کسی کو کرنے کے لئے فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھ کر روکا اور نہ آپ کے بعد صحابہ رض کے عہد میں جاری ہوا

[عہ] بمعنی خالص ہے۔

اور نہ کبھی صحابہ رضؓ نے انکار کیا اور نہ تابعینؒ وتبع تابعینؒ کے زمانہ میں بلا نکیر رائج ہوا بلکہ لوگوں نے اپنی طرف سے ان قرون کے بعد تراشا وہ بالکل بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے اور ہر گمراہی کا نتیجہ دوزخ ہے یہ مختصر الفاظ کافی ہیں۔ عاجز نذیر حسین عفی عنہ

مکتوب شصت وششم ۶۶

باظہار مسرت کہ سبّ صحابہؓ وشتم خلفاء ثلثہ را بگذاشتند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین سہار صاحب سلمہ بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر آں مہربان بسیار مسرت بر مسرت یافتم خداوند در علم وفضل وعمر شما برکتے باد فی الواقع سبّ صحابہؓ وشتم اخیار مبغوض ترین فعلہا است خوب کردند کہ ازوے توبہ فرمودند جنت بریں در ملک خود خواہند آورد انشاء اللہ تعالیٰ باید شنید اگر شما را پیش اقربا شما کسے دشنامے دہد انصاف نمایند کہ شنوندہ را گراں خواہد آمد یا نے بالضرور مکروہ خواہد آمد بلکہ بمکافاتش توجہ خواہد گماشت معیار الحق طلب فرمودہ اند از اعزی سید عبد العزیز صمدنی باید گرفت وہموارہ از اتباع کتاب وسنت ذخیرہ ہا باید اندوخت مومی الیہ جامع حسنات ہستند از خدمت عالی وے انحراف نکنند وقتیکہ مولوی صاحب درینجا بیایند تشریف آوردہ رونق بخلبہ محزون من باید بخشید والسلام خیر الختام

مکتوب شصت وہفتم ۶۷

از سفارش ناحق مجتنب باید بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

چھیاسٹھواں خط ۶۶

سنّی ہونیکی خوشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین سہارنپوری صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر سے بیحد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ علم وفضل وعمر میں آپ کی برکت عطا کرے حقیقت میں گالی دینا و بُرا کہنا اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصالحینؒ کو بدترین فعل ہے اچھا کیا کہ اس فعل بد سے تائب ہوئے اور جنت الفردوس کے انشاء اللہ تعالیٰ مستحق ہوئے سنئے اگر آپ کو آپکے اقرباء کے روبرو کوئی گالی دے انصاف سے کہئے کہ سننے والے کو بُرا معلوم ہوگا یا نہیں یقیناً وہ بُرا سمجھیگا بلکہ اُسکا بدلہ لینے کے لئے تیار ہوگا چنانچہ شیعہ سنی کا یہی حال ہے معیار الحق آپنے طلب کی ہو سید عبد العزیز صمدنی سے آپ لے سکتے ہیں کتاب وسنت کے اتباع سے نیکی کا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں مولوی صاحب ممدوح جامع حسنات ہیں آپکی خدمت سے کبھی اعراض نہ کریں گے جس وقت مولوی صاحب یہاں تشریف لائیں آپ بھی اس عاجز کو سرفراز کریں والسلام خیر الختام

سڑسٹھواں خط ۶۷

سفارش ناجائز سے علیحدہ رہنا چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

ارشاد علی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد حسب تحریر آنصاحب مولوی عبد العزیز صمدنی را بالفاظ شائستہ نوشتہ ام یقین غالب کہ دربارہ آنصاحب توجہ خاص فرمایند ہموارہ مومی الیہ را نصیحت کردہ ام کہ پیرامون غضب وغصہ نروند واز دیانت کہ شیوہ مرضیہ ہست کار ہا گیرند الحمد للہ کہ عبد العزیز را بر اندرزہایم نظرے خاص ہست تعصب را بسیار قبیح بمعاملات سرکار میداند بل سبق دیانت از وشاں باید گرفت از ہمگناں بسیار سنجیدہ مزاج یافتہ اند البتہ از تحکم باغراض سلطان چارہ نیست در معاملہ تعزیہ برداشتن چیزے نخواہم نگاشت عبد العزیز ملا نیست حاکم است خدا تعالی افراد انسان را باو سپردہ ہرچہ انصاف خواہد بود بعمل خواہد آورد بندہ فقیر از آنصاحب تعارفے ندارد الا جواب ندادن نزد من بسیار مذموم است گاہے مرا از سفارش ناحق سزاوار نفرمایند والسلام خیر الختام ۔

۶۸

مکتوب شصت وہشتم

از حالات بدعات آگاہ شدہ متاثر شدم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حالات آن نواحی دریافتہ از شیوع بدعات خیلے متاثر شدم درباب تعزیہ چہ ہمی پرسید رائے صائب وسلیقہ کافی بفضلہ نصیب ایشان است الا آنچہ نزد بندہ بدرجہ تحقیق رسیدہ این است ۔ ارتکاب تعزیہ پرستی وساختن ضرائح وعلم وجریدہ وذوالفقار ودلدل وازجائے بجائے رسانیدن ودر انجا بالائے چبوترہ نہادن ونصب رایات

ارشاد علی صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر کے بموجب مولوی عبد العزیز صمدنی کو مناسب طریق پر خط لکھ دیا ہے یقین کامل ہے کہ آپکے بارے میں توجہ کریں گے ہمیشہ مولوی صاحب ممدوح کو پند ونصائح کی ہیں کہ غصہ کے پاس بھی نہ جاویں اور دیانتداری بہترین طریقہ ہے کل کام انجام دیں اللہ کا شکر ہے کہ میری نصیحت پر عبد العزیز کو خاص توجہ ہے معاملات سرکاری میں تعصب کو بہت برا جانتا ہے دیانت داری سبق ان سے حاصل کرنا چاہئے ماشاء اللہ مزاج سبھوں سے سنجیدہ پایا ہے کاربار سرکاری میں بجز حکومت کے چارہ نہیں ہے تعزیہ اٹھانے کے بارے میں میں کچھ نہیں لکھونگا عبد العزیز ملا نہیں ہے حاکم ہے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو ان کے سپرد کیا ہے جو کچھ انصاف ہوگا عمل میں لائیں گے بندہ فقیر آپ سے واقفیت نہیں رکھتا ہے چونکہ شریعت میں جواب خط کا نہ دینا بہت مذموم ہے اسلئے تحریر جواب کیا ورنہ نہیں دیتا مجھکو سفارش ناحق سے سرفراز نکریں والسلام خیر الختام

۶۸

اٹھسٹواں خط

تعزیہ داری بدعت ضلالت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس اطراف کا حال معلوم کرکے اور بدعات کے اشاعت کا حال سنکر بہت افسوس ہوا تعزیہ داری کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں خدا کے فضل سے آپ بہترین رائے وسلیقہ کامل رکھتے ہو مگر جو کچھ اس عاجز کی تحقیق میں آیا ہے یہ ہی کہ تعزیہ پرستی اور قبر پرستی ونیزہ وجھنڈا وتلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بنانی اور دلدل نکالنا اور گلی کوچہ میں

سبطین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دادن و تعظیم و تکریم وے نمودن و بر آن مالیدہ و شربت و نقل و شیرینی و گل و سہرہ داشتن و انداختن و فاتحہ و درود خواندن و آنرا موجب نجات اخروی پنداشتن و دیگر نامشروعات مستلزم مخالفت و منافقت سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم و اتباع غیر سبیل المومنین و اعراض از طریقہ جناب امام ابی حنیفہ رح و دیگر ائمہ دین است بلکہ بموجب حکم قرآن وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى الخ مستحق دخول نار است و دعوی سنی نمودن خود کاذب را فائدہ نمی دہد چرا کہ اینہمہ شرک است کہ بہ تحریر خویش اشارہ کردہ اند زیادہ ازیں زیادہ دریں باب تحریرے مبسوط نوشتم از روے جملہ امور مستفسرہ خود باید جست۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و نہم ۶۹

آفرینست کہ باوجود غلبۂ اقربا شیعی کارہ از تعزیہ پرستی و تارک سب صحابہؓ شدند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد دریافت خیریت آنصاحب از تحریر مولوی عبد العزیز صمدنی بسیار مبتہج شدم آفریں باد بر ہمت و حوصلہ آں صاحب کہ باوجود غلبہ اقربا خویش سب صحابہ رض را بگزاشتند و از تعزیہ پرستی و گور نوازی کارہ شدند درجات ایشاں بدرگاہ رب العالمین بیش از بیش است ، مولانا ، ہرگاہ کہ از مشاغل سرکاری فرصت باشد مطالعہ صحاح ستہ و کتب تصوف اوقات عزیز صرف باید فرمود عوارف المعارف پسندیدہ آمد بہتر است الا صحاح ستہ را بسیار خوب می پندارم در

پھر اگر چبوترہ پر رکھنا اور نقش و تابوت نواسگان رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے نسبت دینا اور اسکی تعظیم و تکریم کرنا اور اس پر مالیدہ و شربت و نقل و مٹھائی و پھول و سہرہ رکھنا اور ڈالنا اور فاتحہ و درود پڑھنا اور ان جملہ امور مذکورہ کو نجات اخروی کا باعث جاننا بالکل مخالفت سردار دونوں جہاں رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور خلاف طریقہ جناب امام ابو حنیفہ رح و دیگر ائمہ دین کے ہے بلکہ بموجب حکم قرآن مجید وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ، کے مستحق دوزخ کا ہوگا اور جھوٹا دعوے سنی ہونے کا کرنا مفید مدعا نہوگا یہ کل باتیں شرک کی ہیں آپ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہے اس بارے میں میری تحریر مبسوط مرقوم ہو چکی ہے اس سے اپنے سوالات مسئولہ کو حل کریں۔ والسلام خیر الختام۔

انہترواں خط ۶۹

باوجود غلبہ اقربا شیعی کے سب صحابہؓ چھوڑ دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو آپکی خیریت تحریر سے مولوی عبد العزیز صمدنی کے معلوم کرکے خوشی وافر ہوئی آپکی ہمت و حوصلہ پر صد آفریں ہے۔ کہ باوجود غلبہ اقربا کے آپنے دشنام صحابہ رض کو ترک کیا اور تعزیہ و گور پرستی سے تائب و کنارہ ہوئے آپ کا مرتبہ اللہ تعالی کے دربار میں حد انداز سے زیادہ ہے مولانا جسوقت کہ مشاغل سرکاری سے فرصت ہو اپنے اوقات عزیز کو مطالعہ کتب صحاح ستہ و تصوف میں صرف کیا کریں اگرچہ عوارف المعارف آپ کی مطبوع خاطر ہے لیکن صحاح ستہ کو میں زیادہ

امریکه اغلاق بپیش آید از مولوی عبدالعزیز باید پرسید محدثین ہموارہ خدمت اہل بیتؓ را سرمایه افتخار دانسته اند و اخیار صحابه راہم سرتاج پنداشته اند ہر یکے را باندازہ درجه باید دانست افراط تفریط مبغوض ترین اشیاء است (مولانا، جلال الدین را نصب العین باید داشت موجز تفسیر مگر جامع و مانع است ۔ والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ہفتادم

امداد مدرسه بسیار مستحسن ۔ از ناکامی امتحان بدل نباید بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنه بخدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء الصمدانی سلمه ربه بعد السلام علیکم واضح باد نوٹ یکصد روپیه بصیغه بیمه رسید محظوظ گردانید چه که از نا یافت اخبار آنجا و خیریت ایشان چشم براہ بود الحمد للہ که تشتت و تردد مبدل باطمینان گردید برادران مدرسه را باعانت نواختن عین فتوت است ہر چه کردند از امید زاید نمودند خداوند شما را از مکاید حسّاد جفا کار مصئون داشته از ذات ایشان اشاعت کتاب و سنّت کناد از طرز بے پرواہی شما بسیار می نالم که کوته رقمی چگونه اختیار نمودند یاد دارند که ہفته وار خیریت نامه بیاید ۔ بحضور ایشان دعا ہا رسانند بنگارند که طفل نوزاد را چه نام اختیار کردند و ہمه بچگان را از جانب فقیر بکمال شفقت باغوش کشند از جانب فقیر عفیفه ذکیه را دعا ہائے نیک دلی رسانیده شکریه ایثار و ابذال فی سبیل اللہ باید رسانید ۔ و باد دارند که ویرا بتاثیر مزاجی خویش گاہے منغص و مکدّر نمایند چه که صحیفه بدرگاہ جل و علا ہمیشه مقبول تر است ۔ از ناکامی امتحان بدل نباید بود خرو

پسند کرتا ہوں جہاں کہیں حدیث شریف کے متعلق معلوم نہ ہو تو وہ مولوی عبدالعزیز صاحب سے دریافت کر لیں محدثین اہل بیتؓ کی خدمت کو سرمایہ آخرت و اعزاز جانتے ہیں اور صحابہؓ کرام کو اپنا سرتاج جانتے ہیں ہر ایک بزرگان کا مرتبہ ملحوظ رکھنا چاہئے افراط تفریط بہت بری بات ہے (مولانا، جلالین کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگرچہ موجود تفسیر ہے مگر جامع و مانع ہے ۔ والسلام خیر الختام

سترواں خط

روپیہ پہنچا مدرسہ کی امداد نہایت عمدہ ہے امر ناکامی امتحان سے بددل نہ ہو جائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء ۔ صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نوٹ مبلغ سو روپے کا بذریعہ بیمہ وصول ہو کر خوش و خرم کیا کیونکہ عدم دریافت سے آپکی خیریت کا سخت تعلق تھا اللہ تعالیٰ کا شکر کہ پریشانی و تردد طمانیت و دلجمعی سے بدل گئی برادران مدرسہ کی اعانت کرنی عین مروت ہے جو کچھ کیا امید سے زائد کیا اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدین جفا کار کے مکر سے محفوظ رکھکر آپ کی ذات سے اشاعت کتاب سنت کی کرائے آپکے طرز بے پروائی سے بہت ملول خاطر ہوں کیونکہ محض اختصار تحریر کی عادت ڈال لی خوب یاد رکھو کہ خیریت کا خط ہفتہ میں آیا کرے بچوں کو دعا کہیں اور یہ تو لکھیں کہ مولود نو پید اکا کیا نام رکھا ہے سب بچوں کو فقیر کی طرف سے پیار کریں اور عفیفہ ذکیہ کو فقیر کیطرف سے نیک دلی کی دعا پہنچا کر خیرات فی سبیل اللہ کا شکریہ پہنچا دیں ۔ اور یاد رکھیں کہ انکو اپنی فطرت مزاجی سے کبھی ترش رو و مکدر نہ کریں کیونکہ صحیفہ درگاہ حق تعالیٰ میں رتبہ و مراتب عالی رکھتی ہے ناکامی امتحان سے بددل

سیدم که تحصیلداری از دست شما هرگز نخواهد رفت انشاء الله تعالیٰ - خداوند تعالیٰ و تبارک بر ایشان رحم خواهد فرمود چرا که بسیار مستحقین وابسته دامن دولت ایشان هستند اگر خواسته خدا است بعد یکهفته سند کامیابی امتحان حاصل خواهند یافت بشکرانه آن بر مستحقین چیزے ایثار نمایند و سپاس موہبت ایزدی بجا باید آورد و السلام خیر الختام

مکتوب ۷۱ ہفتاد و یکم

من نتوانم گفت که تا کے سفر حجاز بوقوع خواهد آمد در بمبئی جده تلاش باید فرمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی احب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد بالضرور عزم حرمین شریفین پیش نهاد خاطر من است اگر خواسته خدا است و بتقدیرم این نعمت مرزوق گردد تا جبہ سائی بارگاہ الٰہی خواہم شد این نتوانم گفت که تا کے رفتن خواهد شد چرا که بنده فقیر پابند و مترصد حکم الٰہی است نمی دانم که وقت صدور امر چیست رفاقت سفر آن صاحب اگر بسیار مستحسن است الا بنده نمی داند که ممکن است یانہ بہرحال اگر خواہم رفت در بمبئی یا جده یا مکہ معظمہ حصول لقاء آنصاحب خواهد شد - والسلام خیر الختام -

نہیں چاہیئے میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تحصیلداری ہرگز آپ کے ہاتھ سے انشاء اللہ تعالیٰ نہیں جائیگی اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر آپ پر رحم کرے گا کیونکہ بہت مستحق لوگ آپکے دامن دولت کیساتھ وابستہ ہیں خدا نے چاہا تو ایک ہفتہ کے بعد کامیابی امتحان کی سند ملجائیگی اسکے شکرانہ میں کچھ غرباء کو دیں و شکر خداوند تبارک و تعالیٰ کا بجا لادیں - والسلام خیر الختام -

اکھترواں خط

دیکھئے کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری ہے بمبئی جدہ میں مجھے تلاش کر لیجئے گا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی محبوب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو میرا مقصود دلی زیارت حرمین شریفین ضرور ہے اگر اللہ نے چاہا اور میری تقدیر میں یہ نعمت لکھی گئی ہے تو جبہ سائی بارگاہ الٰہی کروں گا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک جانا ہوگا کیونکہ بندہ فقیر منتظر حکم الٰہی کا ہے صدور حکم ربی کا علم نہیں ہے کہ کسوقت ہوگا گرچہ آپکی رفاقت سفر حج میں بہت مستحسن ہے لیکن بندہ نہیں جانتا ہے کہ وقوع میں آئیگا یا نہیں بہرحال اگر جانا ہوا تو بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ میں آپ سے ملاقات ہوگی - والسلام خیر الختام

مکتوب ۷۲ ہفتاد و دوم

باطلاع مراجعت از سفر حجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء رضوی صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ کہ میں سفر حجاز سے واپس آیا آپ نے اخبار میں سب حال دیکھے اور پڑھے ہونگے نصرۃ السنۃ نے جو چھاپا ہے وہ صحیح کیفیت سمجھو برادران ہند کی عنایت تھی میرا جو اعزاز و تعظیم و تبجیل عرب میں ہوا اسکا شکریہ بجناب باریتعالیٰ کرتا ہوں بے شک سعایت معاندین و منافقین سے مجھے ابتداءً بہت دشواریاں پیش آئی محسوس ہوئی تھیں مگر الحمد للہ کہ وہ بالکل کچھ نہ تھیں یہ تم پر ظاہر ہے کہ میں معتزلی[۵۲] نہیں ہوں بس مجھ پر کیا حصر ہے بلکہ تمام مسلمین پر اس سے توبہ کرنی واجب ہے خود میں نے بخوشی توبہ کی ہے عرب میں اعتزال کو بہت خراب سمجھتے ہیں اور فی الواقع وہ بُری چیز ہے تحریر شریف صاحب اور ایراد سلطانی میرے ساتھیوں کے پاس ہونگے مجھے تو اسکا خیال نہیں ہے میرے لئے فرمان واجب الاذعان قرآن کافی ہے کہ جو سلطان السلاطین کا حکم ہے میرے ساتھ کوئی خلاف امر پیش نہیں آیا بلکہ میرے مخالفین کو میری تکریم و تعظیم پر رشک تھا اور ہندوستان میں جو کیفیت سب کی تھی آپ کو معلوم ہوئی ہوگی جیسا کہ تم چاہتے ہو میں بھی تم کو دیکھنا چاہتا ہوں فی الواقع زبانی حالات سفر سنکر آپکو تسکین ہوگی۔ والسلام۔ از دہلی۔

مکتوب ہفتاد و سوم

۷۳

در کانپور ملاقات باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی بخدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ۔ السلام علیکم۔ میں جب پورب جاؤں گا تو ضرور تم کو اطلاع دوں گا کانپور میں مجھ سے ضرور مل لینا میں نہایت خوش ہوں گا مولوی شریف حسین مع عمرہ بخیریت ہیں اور ان کی عیال بھی بخیریت ہیں۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین از دہلی۔

مکتوب ہفتاد و چہارم

۷۴

باہم رد و قدح نباید شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مولوی محمد حسین در تنقیح و تحقیق متشابہات بوجہ بسط و تفصیل مع جوابات ماولین خوب نوشتہ اند و دراں ذکر آنصاحب شمہ مرقوم ہست و شنیدہ شد کہ آں صاحب در رد جواب مشار الیہ

چوہترواں خط

۷۴

باہم رد و کد نہیں چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مولوی محمد حسین نے متشابہات کی تنقیح و تحقیق میں تفصیل و بسط کیا تھا و ماولین کے جوابات کو بھی واضح پیرایہ میں لکھا ہے کچھ ذکر آپ کا بھی آگیا ہے سنا گیا ہے کہ آپ انکے

لہ یعنی انگریز

[۵۲] معتزلہ وہ فرقہ ہے جو قرآن پاک کو مخلوق کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو خالق شر نہیں مانتا۔ چونکہ اہل مکہ کو اس عقاید سے نفرت ہے اسی عقاید کو حضرت میاں صاحب کو بھی (ان) عقیدہ سے نفرت تھی اسواسطے حضرت میاں صاحب کو صرف عوام میں بدظنی پھیلانے کے لئے معتزلی کہنا شروع کر دیا تھا

توجه فرماشده اند دلشفقا ۔ باخود با ردوکد نشاید که موجب
شماتت اعدا خواہد بود آرے اگر تحقیق آن فی نفسه بطور خود
میدارند بنویسند ودراں ذکر مولوی صاحب نباشد که صورت
تباغض وعناد پیدا شود که نتیجه تفرق وتحاسد رو دہد لیکن اگر
بنویسند اولاً بمن ونواب صاحب سلمه بمعاینه خواہد کنانید
بعد دیدن ما بقالب طبع آرند مضائقه ندارد دلشفقا رعایت
کُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا ملحوظ خواہند داشت که از شقاق
ونفاق مبرا ومعرا شوند وشیوه ع اگر مردی اَحْسِنْ
اِلٰی مَنْ اَسَا ؛ برجا دارند واز حال مقدمه بنارس ہر چه رو
داده باشد بنگارند زیاده والسلام ۲۳ ذیقعده ۱۳۰۲ھ از دہلی

ردکی طرف متوجہ ہوئے ہیں (اے صاحب) آپس میں ردوکد نہ چاہئے
کیونکہ دشمنوں کو برا بھلا کہنے کا موقع ملیگا ۔ ہاں اگر تحقیق نفس مسائل
کی منقوش خاطر ہے تو آپ اپنے طریق پر تحریر کریں مولوی صاحب
ممدوح کا ذکر اس میں نہ ہو کہ صورت بغض وعناد سے نتیجہ افتراق و
انشقاق کا پیدا ہوتا ہے اگر آپ کو لکھنا ہی منظور ہے تو قبل طبع
کے مجھکو اور نواب صاحب سلمہ کو دکھالیں اور میرے دیکھنے کے
بعد طبع کرائیں تو مضائقہ نہ ہوگا (اے صاحب) کُونُوا عِبَادَ اللهِ
اِخْوَانًا کو مدنظر رکھیں گے تاکہ شقاق ونفاق سے بری وخالی رہیں
اور طریق ع اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ؛ پر قائم رہیں اور
کوائف مقدمہ بنارس سے تحریر فرمائیں کہ کیا واقعہ میں آیا زیادہ والسلام ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ از دہلی

مکتوب ہفتاد و پنجم

مناقشہ باہمی مزیل حیثیت است

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید[1] صاحب سلمه الله تعالی
بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که باوجود تاکید بلیغ کے بعد میری سابقہ تحریروں کا جواب نہ دیا مجھے ناپسند ہوا خوب سمجھ لیجئے ع
ہر آنچه ناصح مشفق بگوید بپذیر ۔ گفته گفته من شدم بسیار گو ؛ از شما یک تن نشد اسرار جو ؛ دیکھئے صاحب باہمی مناقشہ
مزیل حیثیت ہے تو تو میں میں سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اخباری دنیا آستینیں چڑھا چڑھا کے قلم بازی کرتی ہے اور متخاصمین کی پیٹھ ٹھونک کر
چیتے کی طرح بھائی بنا لیتی ہے خوب سمجھ کر کام کرنا چاہئے جس میں آخر کو پشیمانی نہ اٹھانی پڑے ۔ والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ہفتاد و ششم

رسید انبه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمه الله تعالی بعد السلام علیکم

چھہترواں خط

آم پہونچے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب الله تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم

---

[1] (نوٹ) مولوی محمد سعید صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد رشید تھے جن کے صاحبزادہ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی حیات ہیں

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انبہ پنجاہ عدد رسید کمال حلاوت وکامرانی بخشید وشادمانی مرا گردید جزاکم اللہ فی الدارین باد والسلام خیر الختام وفتوی مہر کردہ فرستادہ می شود خواہد رسید از طرف ابوالحسن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۲۷ محرم سنہ ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

مکتوب ہفتاد وہفتم

تحقیق مسئلہ عقوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بخدمت گرامی ملاذ العلما مخدوم الفقرا حاجی حافظ مراد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خیریت آنجا سپاس گزار بارگاہ احدیت شدم۔ مراکہ پرسیدہ اند احسانے فرمودند مردہ را مردہ دانستن وزندہ را باعانت وے برخاستن آئین خردمندان است۔ آنکہ در مسئلہ عقوق نگارش کردہ اند بالایجاز پاسخش این است کہ نافرمانی والدین پسندیدہ امر نیست مگر درین زمانہ کہ لفظ عاق ونافرمان دائر وسائر بل بافواہ انام مشہور گشتہ کہ اولاد را از فرزندی خارج نمودہ شد بشرع شریف اصلے ندارد بالکل لغو وبیہودہ است ازین قول کہ پسر را از دائرہ فرزندی برآوردم اولاد از حقوق خویش محروم نمی تواند شد مفہوم قرآن شریف چنان نیست لہذا در میراث وغیرہ ہمچنیں استحقاق دارد کہ بقول نافہمان وکج خردان پیش از گفتن این کلمہ کہ عاق کردم بود۔ ہاں ایذائے والدین گناہ کبیرہ است کہ از عفو والدین محو می شود یا کہ جناب

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ پچاس عدد آم پہونچے خوشی وکمال حلاوت وکامرانی ہوئی جزاک اللہ فی الدارین زیادہ والسلام خیر الختام فتوے مہر کرکے بھیجا جاتا ہے موصول ہوگا۔ ابوالحسن کیطرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

ستترواں خط

مسئلہ عقوق کی تحقیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی ملاذ العلماء مخدوم الفقراء حاجی حافظ مراد اللہ صاحب خیر وعافیت سے اللہ تعالی رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو دریافت خیریت سے وہاں کے شکر الہی بجالایا پرسیدگی حال عاجز باعث احسان سامی ہے مردہ کو مردہ جاننا اور زندگی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنی طریقہ پسندیدہ دانشمنداں ہے مسئلہ عقوق کے بارے میں استفسار فرمایا ہے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی پسندیدہ بات نہیں ہے بلکہ سخت مذموم مگر اس زمانہ میں عاق ونافرمان کا لفظ زبان زد خلائق ہورہا ہے کہ جو کوئی اپنی اولاد کو فرزندی سے خارج کردے اسکو عاق کہتے ہیں اسکی اصلیت شریعت میں نہیں ہے اور یہ قول (کہ اپنے لڑکے کو فرزندی سے باہر کردیا) لغو وبیہودہ ہے اولاد اپنے حقوق سے محروم نہیں ہوسکتی قرآن مجید کا مطلب ومعنی یہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے ہیں اسلئے میراث وغیرہ میں وہی حق ثابت رہتا ہے جیسا کہ قبل کہنے کوتہ عقل ونافہموں کے (کہ میں نے عاق کردیا) تھا۔ ہاں والدین کو ایذا دینا گناہ کبیرہ ہے وہ گناہ والدین کے معاف کرنے سے

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعت فرمایند۔ مگر اینہم ماثور است کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہموارہ بدوزخ نخواہد ماند درین زمانہ کہ لفظ عاق برزبان عام است۔ وجہش اینست کہ ہرگاہ پدر بعداز مرگ مادر پسر خود زن دیگر می کند و زن دیگر بچہ ہا می آرد و میزاید بخیال رسوخ آیندہ خویش اولاد اتباع دسوت یا سوکن، خود را در نظر پدر خوار کردن و ایذا رسانیدن میخواہد و پدر نیز بوجہ محبت و عشق زن نو ہرچہ وے میخواہد بلا نکیر بے دریافت حقیقت صادقہ میگوید کہ فلاں نافرمان است از میراث خود خارج کردم چرا کہ گوشہاے وے از سعایت زن نو پر است او نمی فہمد کہ در پیرایہ غمازی چہ آبستنی ست پس اینہمہ لغو و بیہودہ است فرسودہ خیالاں کور مغز نمی دانند کہ در اطلاق عقوق چہ لازم می آید لازم است کہ نخستین پدر۔ پسر خود را خواندہ بگوید کہ شما اینچنیں گفتند و مرا ایذا رسانیدند اگر بار دیگر چناں خواہد شد من ترا سزاے شرعی خواہم داد بیں اگر فی الواقع قول زن نو (جدید) صحیح نیست بقطعش برہان ساطع خواہد آورد یا عفو خواہد خواست و اگر بار دیگر فی الواقع خلاف اطاعت بظہور پیوندد پسر را طلبیدہ باید گفت کہ ایں حرکت ثقیلہ شما باعث عفو نیست بلکہ شما را پیش خود آمدن نمی خواہم لہذا در غیبت پسر بہوا خواہی زن نو اینچنیں کلمات بیہودہ بر زبان آوردن خلاف شرع است از پدر بیوم القیامۃ باز پرس خواہد بود چرا کہ غصب حق توریث عند الشرع ممنوع و مذموم است و آنکہ در باب وصیت دریافت کردند اصلش عند الشرع اینست کہ ہرچہ وصیت کند وصی را بیاگاہد اگر وصی غیر حاضر ست تا بذریعہ شاہدین حاضرین وقت خبرے باید رسانید چہ کہ اگر در وصیت حرمان ارث وارث مستحق است اعلانش لوصی بالضرور باید کتب حدیث و فقہ از معاملات ارث و عقوق پر است و ہم

معاف ہو سکتا ہے یا جناب حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمادیں یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا آجکل عاق کا لفظ ہر کس و ناکس کی زبان پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب باپ بعد مرجانے ماں اپنے پسر کے دوسری عورت نکاح میں لاتا ہے اور وہ عورت بچے لاتی ہے اور جلتی ہے تو بخیال حفاظت حقوق آیندہ کے اپنی سوکن کی اولاد کو باپ کی نظر میں ذلیل و حقیر کرانا و ایذا پہنچانا چاہتی ہے اور باپ بھی بوجہ عاشقی و محبت جوان عورت کے جو کچھ کہ وہ چاہتی ہے بلا انکار و بدون دریافت اصل بات کے کہنے لگتے ہیں کہ فلاں نافرمان ہے میں نے اپنے ترکہ سے محروم کردیا کیونکہ اُنکے کان کو نئی عورت نے بیٹے کی طرف سے بھر رکھا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ درپردہ کیا معاملہ ہے یہ سب بیہودہ و لغویات ہے پرانے خیال و تاریک دماغ والے نہیں جانتے ہیں کہ لفظ عاق کے کہنے سے کیا اثر مرتب ہوگا حالانکہ پہلے باپ پر لازم تھا کہ بیٹے کو بلا کر کہتا کہ تم نے ایسا کہا ہے مجھکو تکلیف پہونچائی ہے اگر دوسری بار ایسی حرکت کروگے تو تم کو سزائے شرعی دونگا اگر نئی بی بی کا کلام خلاف واقع کے ہے تو اسکی تردید میں دلیل و شہادت پیش کرے گا یا خواستگار معافی ہوگا اور اگر دوسری بار بھی قضیہ نا مرضیہ ظہور میں آئے تو بیٹے کو بلا کر کہنا چاہئے کہ یہ حرکت ناپسندیدہ تمہاری نا قابل معافی ہے میں تمہارا آنا اپنے پاس نہیں چاہتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ لڑکے کی عدم موجودگی میں نئی عورت کی محبت میں کلمات بیہودہ زبان پر لانا خلاف شرع ہے قیامت کے دن باپ سے پرسش ہوگی کیونکہ حق میراث غصب کرنا شریعت میں گناہ ہے۔ لفظ وصیت کا مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے اسکی حقیقت شریعت میں یہ ہے کہ جو کچھ وصیت کرے وصی کو مطلع کرے اگر وصی موجود نہیں ہے تو گواہاں موجود کے ذریعہ اسے خبر کردے

قرآن مجید ناطق است مسئلہ عقوق بخدمت فیضدرجت اسناد الاستاد رئیس المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز انار اللہ برہانہ پیش بندہ بود ہرچہ نوشتم ماخوذ آنست فی الحال مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ این مسئلہ را بتوضیح و تشریح بسیط نگاشتہ اند و علماء بلاد عرب و عجم وی را ستودہ بدستخط خود وی را مزین کردہ اند موصوف الیہ بقصبہ گھاٹم پور من مضافات کانپور تشریف می دارند اگر خواہند نقل وے از او شان برگیرند۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتادوہشتم

حالات ایام طلب علم مقام آلہ آباد عندالسفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد از تحریر ایشان بوضوح پیوست کہ بضلع آلہ آباد رسیدہ خوب شد لب جمن مسجدیست کہ بایام طلب علم چندے بسر کردہ در آنجا از مولوی زین العابدین صاحب مرحوم و مغفور صحبت درس و تدریس گرم می بود از چند اصحاب دوایر ہم جلسہ مذاکرہ بانہا کشیدہ بود وقتیکہ از آنسو ور گزرند ضرور بہ بینند کہ حال مسجد چیست شنیدہ ام کہ در ایام بلوے از بیخ و بن برکندند یا کہ از توپ پرانیدند در دایرہ شاہ محمد اجمل مفتی اسد اللہ تشریف میدارند یا کہ بجونپور مقیم شدند موی الیہ قاضی عدالت نصرانیہ بودند و حالا از سرکار علوفہ می یابند

کیونکہ اگر وصیت میں کسی وارث حق دار کو اسکے ارث سے محروم کیا گیا ہے تو اسکا اعلان بذریعہ وصی ضروری ہے حدیث و فقہ کی کتابیں مسائل ارث و عقوق سے لبریز ہیں اور قرآن مجید بھی شاہد ہے عقوق کا مسئلہ خدمت میں استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے پیش ہوا تھا بندہ نے جو کچھ تحریر کیا اسی سے ماخوذ ہے آجکل مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب نے اسکو بہت بسط و وضاحت کے ساتھ لکھا ہے عرب و عجم کے علماء نے تعریف کی ہے اور اپنی اپنی مہر و دستخط سے وہ فتوے مزین کیا ہے مولوی صاحب ممدوح قصبہ گھاٹم پور علاقہ کانپور میں تشریف رکھتے ہیں اگر آپکی خواہش ہو تو ان سے وہ نقل حاصل کر سکتے ہیں والسلام خیر الختام

اٹھتروال خط

اپنی طالبعلمی کا کچھ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ ضلع آلہ آباد میں بذریعہ تبدیلی آپ کے پہونچے بہت مناسب ہوا کنارے جمنا کے ایک مسجد ہے کہ طالبعلمی کے زمانہ میں کچھ دن میں وہاں رہا تھا اور مولوی زین العابدین صاحب مرحوم مغفور سے حصول استفادہ میں سرگرم تھا دائرہ کے چند ہم درس اصحاب سے مذاکرہ علمی میں انتہا درجہ کی کشیدگی ہوئی تھی جب آپ اس طرف سے گزریں تو حالت مسجد ضرور معائنہ کریں سنا ہے کہ غدر کے زمانہ میں مسجد بنیاد سے کھودی گئی یا توپ سے وہ اڑائی گئی شاہ محمد اجمل صاحب کے دائرہ میں مفتی اسد اللہ صاحب تشریف رکھتے ہیں یا جونپور تشریف لے گئے مفتی صاحب ممدوح قاضی عدالت گورنمنٹ تھے اب گورنمنٹ سے انکو

شاہ محمد فخر الدین را ہم دیدہ بودم طبیب کہنہ مشق و بسیار زیرک و فرزانہ بودند بر نگارند کہ کجا ہستند در کڑا مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بسیار مرد با خدا و متبع کتاب و سنت ہستند ازیں پیش بتقریبات ڈپٹی صاحب رفتہ ام ایشاں حافظ ولایت حسین را دیدہ اند عجیب فرزانہ جوان صالح است بالضرور از مولوی صاحب موصوف ملاقات نمایند و طریقہ اخوت اسلامی جاری کردن منتج نتائج احسن است و قتیکہ بہ نیت رحیم آباد بآلہ آباد خواہم رسید ایشاں را اطلاع خواہم داد والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ہفتاد و نہم

بر اذیت شکیب باید کرد و بعوض بدی نیکوئی نمایان شان انبیا و صابرین است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف حاجی احمد اللہ[له] صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی و صحیفہ گرامی مشعر بصحت و سلامتی ذات والا صفات در حالت نگرانی ہمدوش شادمانی و ہم آغوش کامرانی گردید ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

وانچہ ایما شد کہ بعد مصالحت جواب حق شدید نوشتہ خواہد شد بجا است

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن حسب ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ و مطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداود والدارمی درگزر کردن و عفو نمودن موجب صد آفرین و تحسین تر نزد رب العالمین است

وظیفہ ملتا ہے میں نے شاہ محمد فخر الدین صاحب کو بھی دیکھا تھا وہ بڑے دانا اور تجربہ کار طبیب تھے۔ انکا حال لکھئے کہ کہاں ہیں کڑا مانک پور میں مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بڑے اللہ والے کتاب وسنت پر چلنے والے ہیں اسکے قبل ڈپٹی صاحب موصوف کے یہاں تقریب شادی میں میں گیا ہوں ممدوح الیہ نے حافظ ولایت حسین صاحب کو دیکھا ہے کیا ہی دانشمند و جوان صالح ہیں ان سے ضرور بالضرور ملاقات کریں و راہ و رسم و اخوت اسلامی جاری رکھو کہ باعث فلاح و صلاح ہے سفر رحیم آباد کے قصد سے جسوقت الہ آباد پہنچونگا آپکو مطلع کردوں گا والسلام مع الاکرام

اناسیواں خط

جو تکلیف دے اسکو اذیت دینا نہ چاہئے بلکہ صبر چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد اللہ صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط گرامی اطلاع میں صحت و سلامتی ذات والا کے عین حال انتظار میں پہنچکر خوش خرم کیا ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے کہ بعد مصالحت کے جواب باصواب لکھا جائیگا صحیح ہے بموجب قول معروف ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن موافق ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ و مطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداود والدارمی درگزر و معاف کرنا کمال تعریف و تحسین اللہ رب العالمین کے نزدیک ہے چنانچہ شیخ سعدیؒ

(نوٹ) [له] حاجی احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے والد محترم تھے ۱۲

ومناسب است وازانجا سعدی علیه الرحمة افاده فرموده ع

اگر مردی احسن الی من اسا ؛ وجود آن سرور خیر البشر صلی الله علیه وآله وسلم معاذ رض را ارشاد فرمودند یا معاذ احسن خلقك للناس رواه مالك وایضاً عن مالك بلغه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه فی الموطا ورواه احمد عن ابی هریرة ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

وروداد سبب عدم صلح از هر دو صاحبزادگان بوضوح خواهد پیوست انا لله وانا الیه راجعون شیوه عبادا است ؎

نیک وبد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خرّادیں خرّادی سے۔

والسلام خیر الختام ۱۲ جمادی الاولی ۱۲۹۶ سنه هجریه

مکتوب ۸۰ هشتادم

در هدایت خرید فتاوی از مطبع فاروقی

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب سلمه ربه بعد السلام علیکم واضح باد استفتائیکه فرستاده اند همین اسوله را جوابش پیش ازین نوشته ام از مطبع فاروقی طلب فرمایند دراں مجموعه دیگر فتاوی هم است لهذا استفتا بلا دستخط واپس فرستاده ام والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۱ هشتاد و یکم

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ع

اگر مردی احسن الی من اسا

اور خود سردار دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے ہیں یا معاذ احسن خلقك للناس رواه مالك وایضاً عن مالك بلغه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه فی الموطا ورواه احمد عن ابی هریره ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

اور احوال سبب عدم صلح کا دونوں صاحبزادگان سے معلوم ہوگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ورد زبان رکھنا بہترین طریقہ ہے ؎

نیک بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا ؛ چوب مجبور ہے خرّاد میں خرّادی سے

والسلام خیر الختام ۱۲ جمادی الاولی ۱۲۹۶ سنہ ہجریہ

اسّی واں خط ۸۰

فتاوی مطبع فاروقی خرید کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو جو فتوی کہ آپنے ارسال کیا ہے ان ہی سوالات کا جواب قبل اسکے لکھ چکا ہوں وہ چھپ گیا ہے مطبع فاروقی سے طلب کریں اس مجموعہ میں اور بھی فتاوی ہے اسلئے استفتا بلا دستخط واپس کرتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

اکیاسی واں خط ۸۱

ازآمدن خود اطلاع باید داد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد آنصاحب درینجا باخر ماہ حال تشریف خواہند آورد یا نے تا کہ بندہ فقیر از سفر بلاد دیگر چندے مکث نماید زود برنگارید من بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم وتوانا بودہ شاکر بدرگاہ آلہی ہستم۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۲ ہشتاد دوم

عزیز التفاسیر بسیار خوب کتاب نوشتند الاختم باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف گرامی منش جامع الحسنات والکمالات اعزی احبی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزاء اول تفسیر رسیدن از دیدنش بسیار مسرت حاصل گردید عزیز التفاسیر نام خوب است عزیز البیان فی مقاصد القرآن لقبش مبادہم طرز بیان بسیار از بسیار دلربا و پراثر است التقاط از بین مستحسن یافتم جائیکہ منقول ومعقول را امتزاج دادہ اند ندرتے فرمودہ اند کم از کم پنجہزار تفاسیر دیدہ ام این لطافت نیافتم اشعار یکہ جابجا انتشار شد قلم کشیدہ اند اندراجش ضرور نیست در طوالت قیمتاً یا باید کرد ورنہ مثل تفسیر نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم خواہد بود کہ کسے نخواہد دید نیچریہ ومعتزلہ وغیرہ وغیرہ راکہ زیر وزبر نمودند

کب تک آئیں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ یہاں آخر ماہ حال میں تشریف لائیں گے یا نہیں تاکہ فقیر سفر جانے سے توقف کرے جلد لکھئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و سالم وتوانا رہ کر شکر گزار آلہی ہوں۔ والسلام خیر الختام

بیاسی ۸۲ واں خط

عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف بزرگ مرتبہ جامع نیکی وکمالات میرے مفتخر ومحبوب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو پہلا جزو تفسیر کا پہونچا اسکے معائنہ سے کمال خوشی ہوئی عزیز التفاسیر نام مستحسن ہے عزیز البیان فی مقاصد القرآن میں نام تجویز کرتا ہوں بیان کا طریقہ بہت خوب پسندیدہ ومؤثر ہے اخذ مضامین بڑی عمدگی کے ساتھ ہے جس جگہ منقول ومعقول کی ترکیب واقع ہوئی ہے اعجاز کو کام میں لائے ہیں کم سے کم پانچہزار تفاسیر پر میری نظر پڑی ہے مگر ایسی لطافت کسی میں نہیں پائی اشعار پر قلم زد کر دیا ہے اسکا اندراج ضروری نہیں ہے جہاں تک مختصر ہو بہتر ہے ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسی تفسیر کو کوئی نہیں دیکھیگا نیچری ومعتزلہ وغیرہ کا رد خوب کیا ہے اسلئے بہت مرغوب طبع

ازیں طرزش مرغوب واقع شد ترکیب لفظی تحریر ایشاں را جلائے تازہ داد (بشنوید) ایں ہرچہ شد شدہ بود و خواہد شد الا اتمامش بر ذمہ ہمت والا نہمت ایشاں فرض است آنکہ بنام ایں عبد خامل معنون کردن می خواہند پذیرفتنش بسر و چشم حاضر۔ مگر خوب می دانید ہرچہ کہ از شاگرداں منست اگر ہم طرز منست از منست ورنہ نے و ہرچہ کہ عبد العزیز بمشورہ من می نگارند جزو کل از ما است من ہمیشہ مستعد ہستم کہ دیگر اجزاء باقی وقتیکہ خواہند فرستاد بامعان نظر دیدہ واپس خواہد شد خدایا ایشاں را توفیق خیر روزی کناد۔ مبلغ ہشتاد و پنج روپیہ از منی آرڈر وصول کردم اجرش خدا دہاد چیزے بمحتاج طلبہ دادہ شد بقیہ بحساب قرض دادیم الحمد للہ کہ مدرسہ از دستگیری ایشاں ایں وقت از قرض سبکدوش است والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۳ ہشتاد و سوم

تاسف رحلت پدر بزرگوار مکتوب الیہ مع دیگر نصائح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مشفقی مولوی عبد الوہاب صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم واضح باد کہ از رحلت پدر بزرگوار آنصاحب کمال قلق و افسوس ست خدایا درجہ مغفرت بخشاد از جزع و فزع بجز اینکہ دیدہ ہا را زحمتی رسد چیزے مرتب نخواہد شد از خیرات و صدقات دریغے بفرمایند از صدقہ جاری کہ نزد علماء محقق است حفر بیر و خبرگیری طالبان علم است تغافل نورزند نماز جنازہ غائب بجماعت کثیر ادا کردہ شد و حاضرین مسجد بروز جمعہ مغفرت خواستہ اند از اندوختہ مرحوم بعد ادائے قرضہ و تعمیل وصیت ہرچہ باقی ماند بوارثاں باید رسانید آنکہ درباب تقسیم قرآن نوشتند بہتر است کہ تفسیر ہا

ہے ترکیب لفظی نے آپکی تحریر میں نئی روح پھونک دی ہے (سنئے) یہ باتیں ہوتیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اسکا تمام کرنا آپکے ذمہ فرض ہے تفسیر کو معنون اس عاجز کے نام سے کرنا چاہتے ہیں مجھے بسر و چشم منظور ہے مگر خوب یاد رکھئے کہ جو کچھ تالیف و تصنیف میرے شاگردوں سے ہے اگر میرے طریق پر ہے وہ مجھ ہی سے ہے ورنہ نہیں اور جو کچھ عبد العزیز میرے مشورہ سے رقم کریں گے وہ تحریر میری ہے میں ہروقت آمادہ ہوں کہ بقیہ دوسرے اجزا جسوقت روانہ کروگے نظر غائر کرکے واپس کرونگا اللہ تعالی آپکو بہترین توفیق مرحمت فرماوے۔ مبلغ ۸۵ پچھتر روپے بذریعہ منی آڈر وصول ہوا اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرماوے اسمیں سے اور کچھ حاجتمند طلبہ کو دیا گیا اور بقیہ ادائے قرض میں صرف کیا گیا اللہ کا شکر ہے کہ اسوقت مدرسہ آپکی امداد سے بار قرض سے سبکدوش ہو گیا ہے والسلام خیر الختام

۸۳ تراسی واں خط

باپ کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے مہربان مولوی عبد الوہاب صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکے والد بزرگوار کے انتقال سے بہت قلق و افسوس ہوا خدائے تعالی انکو مرتبہ بخشش کا عنایت کرے رونے دھونے سے سوائے اسکے کہ آنکھوں کو تکلیف پہونچے اور کچھ فائدہ نہیں ہوگا آپ خیر و خیرات سے کوتاہی نہ کریں صدقات جاریہ سے جو کہ علماء کے نزدیک مسلم و ثابت ہے کنواں کھدوانا و طالبان علم کی امداد کرنی اس سے آپ غفلت نہ کریں جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی حاضرین مسجد نے جمعہ کے دن مرحوم کے واسطے دعاء مغفرت کی مرحوم مغفور کا نقد و جنس جمع کیا ہوا بعد ادائے

خریده بطالبان علم رسانند بعد انتظام خانگی و فراغ کلی در ینجا تشریف باید آورد و اگر خیال ناغه سبق است مطالعه میکرده باشند وقتیکه در ینجا خواهند آمد بساعت من رسانند از دلجوئی مادر مهربان خود و برادران بزرگ گاہے چشم پوشی نکنند ورنه اینهمه که حاصل کرده اند برباد خواهد رفت چراکه حق عباد بر ذمه بندگان واجب الاداست والسلام خیر الختام —

مکتوب ہشتاد و چہارم ۸۴

بشرح اسماء الرجال عمده کتابے نگاشتند

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزاء شرح اسماء الرجال مؤلفہ ایشاں رسید از دیدنش بسا مسرتے اندوختم عنوان دلپذیر است و اسلوبش بسیار دلپسند طرز تحریر را چگویم ہمیں کافیست که قلم برداشته عبد العزیز نگاشته و نوشته است تحقیقات انیق است مگر بالا روی که دست داد از موهبت خدا تعالی میدانم خوف است که طوالتش باختتام رخنه نیاندازد و لهذا هرچه گیرید مختصر گیرید الا جامع و مانع طرز باشد بروفیات گرد آورده خویش قناعت کنید حتی الامکان نظر غائر باشد شاید که آویزش جبلی دارد از شما بیاویزد و ایشاں سلمہ بدعوی تحقیق خود جنگند تا معرکه آویزش دگذشتش مثل ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی رح و نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی پیش آید چراکه وفیات را ائمۂ سلف بسیار نازک یافته اند بطور نمونه به بینید که حالات ابن ابی الصلت

قرض و وصیت کے جو کچھ باقی رہے وہ وارثوں کو پہونچانا چاہیے ہم قرآن مجید کی تقسیم کے بارے میں جو لکھا ہے بہتر ہے تفاسیر خرید کرکے طلبا کو دینا چاہیے بعد فراغت انتظام امور خانگی کے یہاں آنا چاہیے اگر خیال ناغہ سبق کا ہے تو مطالعہ کرتے رہیں جسوقت یہاں آئیں مطالعہ کئے ہوئے کو مجھے سناویں مادر مہربان و برادران بزرگ و خرد کی دلجوئی و خدمت سے کبھی چشم پوشی نہ کریں ورنہ جو کچھ کہ حاصل کیا ہے برباد جائیگا کیونکہ بندوں کا حق ذمہ میں بندہ کے واجب الادا ہے

تم الختام والسلام

چوراسی واں خط ۸۴

شرح اسماء الرجال پسند ہوئی

بسم الله الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی الله تعالی دونوں جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو شرح اسماء الرجال کے اجزاء موصول ہوئے اسکے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی آپکی تحریر کا عنوان دلپذیر اور بہت دلپسند ہے تحریر کے وصف میں اس قدر کافی ہے کہ عبد العزیز نے قلم برداشتہ لکھا ہے تحقیقات نادر ہے لیکن یہ بلند پروازی جو کہ حاصل ہوئی عطیہ ایزدی ہے خوف ہے کہ طوالت مضامین شرح باعث رخنہ انداز اختتام نہو اسلئے جو کچھ لیں مختصر لیں مگر روش جامع مانع رکھیں جمع کردہ تاریخ وفیات پر اپنے قانع ہوں حتی الامکان نظر غائر رکھیں کیونکہ جس کی طبیعت جھگڑالو واقع ہوئی ہے وہ آپ کے ساتھ الجھ پڑے اور اپنی تحقیق کی بناء پر جنگ کریں تو جنگ جدال مثل ابو الحسنات مولوی عبد الحی رح لکھنوی و نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی طرح پیش آئے کیونکہ وفیات کو ائمہ سلف نے بہت زیادہ اہتمام بالشان پایا ہے نمونہ کے طور پر دیکھئے کہ احوال ابن ابی الصلت

تکمیل نوشتند مگر تعقبات را بجزم و احتیاط ندیدند ترجمہ ابی عمر الہیثمی نگاشتند الا تحقیقات ابن جوزی را پامال کردند این نمی گویم کہ منقصت فرمودند مگر خطاء نظر یہ ضروری و لابد است لہذا ترمیم کردہ جا بجا خط کشیدہ ام کہ از ماخوذ مقابل نمایند عزیزا بر دماغ سوزی ایشاں صد آفریں است کہ باوجود مشاغل خدمت لاحقہ بامور دین رسیما خدمت کتاب و سنت لطفی و انہماکے دارند ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو ؛ عربیت را دیدم بسا ندرت انگیز و باعث لطف طبیعت واقع شد چراکہ زندہ دلی ایشاں مترشح ست بقیہ کل اجزا پیش ما بفرستید کہ بامعان نظر در آوردہ واپس خواہم کرد۔ مبلغ صہ روپیہ کہ بصیغہ منی آڈر فرستادند شکریہ اش بپذیرید ایزد توانا ایشاں را از آل و مال بہرہ می بخشیدہ باشد چہ کہ دستگیری مدرسہ خود شیوہ عالی ہمتانست طلبہ و نیز ایں دعاگوی صمیم شما صبح و مسا نیک برائے شما میخواہند۔ چند دانہائے شفتالو در بستہ نگاہداشتہ امروز فرستادہ شد از ریلوے اسٹیشن واگزار نمایند اگرچہ دانہا مثل سابق نیست مگر غنیمت است از پنجاب بما رسیدہ از آنہمہ چند دانہا برداشتہ بقیہ در دیگر بستہ پیچیدہ روانہ کردہ شد والسلام خیر الختام از حاضرین مدرسہ و مسجد السلام علیکم۔ ۴ جمادی الاخری ۱۳۰۴ ہجریہ از دہلی

مکتوب ۸۵ ہشتاد و پنجم

مشعر باصطلاح صوفیہ و معارج و مدارج اہل سلوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف

کو مکمل لکھا مگر لوگوں کے اعتراض پر غور و خوض نہ کیا ابو عمرو ہیثمی کا ترجمہ لکھا مگر تحقیقات ابن جوزی کی مہمل تصور کیا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے نقصان مراتب و مدارج کا فرمایا مگر نظر کی خطا ضروری ہے اسلئے ترمیم کرکے جا بجا خط کھینچ دیا ہے کہ ماخذ سے مقابلہ کرلیں۔ عزیزم آپکی دماغ سوزی پر صد آفریں ہے کہ باوجود کاروبار ملازمت سرکاری کے معاملہ دینی رخاص کر خدمت کتاب اللہ و سنت نبویؐ میں لطف و دلچسپی وافر رکھتے ہیں ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو ؛ آپکی عربیت نادر روزگار و پرلطف ہے کیونکہ زندہ دلی آپکی مضامین سے مترشح ہوتی ہے باقی سارے اجزا میرے پاس بھیجیں تاکہ گہری نظر سے دیکھ کر واپس کروں صہ روپئے بذریعہ منی آڈر ارسال کئے ہیں اسکا شکریہ قبول کریں اللہ تعالی آپ کے آل و مال میں برکت دیتا رہے امداد مدرسہ کی کرنی بلند ہمتوں کا شیوہ ہے طلبہ اور یہ دعا گوئے صادق تمہارا شب و روز خواہان بھلائی رہتا ہے تھوڑے سے اور شفتالو کے دانے آپکیلئے حفاظت سے بوریہ میں رکھ کر آج روانہ کئے گئے ہیں ریلوے اسٹیشن سے آپ طلب کرلیں اگرچہ پہلے جیسے شفتالو نہیں ہیں مگر پھر بھی غنیمت ہے پنجاب سے میرے پاس آئے تھے تھوڑے سے دانے رکھ لئے اور کل آپکے واسطے بھیجدئے۔ والسلام خیر الختام حاضرین مدرسہ و مسجد کی طرف سے سلام علیکم قبول ہو

۴ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ از دہلی

۸۵ پچاسی واں خط

انبساط و انشراح قلب و فنا فی الشیخ و رویت و کشف و لطائف خمسہ و مصابرہ و تاکید نماز تہجد حلقہ و ذکر جہر و خفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے

اعزی واحبی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ عزیز رسید خوشنود گردانید از انبساط وانشراح قلب چیزے نوشتند کہنہ ناسور مرا جرحے بخشیدید عزیزا تانی وتوقف شان رحمانیت است وہرچہ از دیر آید دیر پاید سلطان الاذکار قرآن از ما آموختہ انداز وے کار گرفتن است فنا فی الشیخ آئین حضرات ما نیست بلکہ شیخ از برائے ہمین است کہ از قرآن وحدیث ہرچہ بوے رسیدہ یا بزرگاں طریقہ حقہ بخشند بطالب رسانند شیخ را رتبہ نیست ونہ مجالے دارد کہ گامے از دائرہ شریعت بیروں نہد ہرکہ از چگونگی ما بپرسد از جانب ما بگوئید ؎

بلبل از گل نگزرد گر در چمن بیند مرا
بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل
ہرکہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

وسخن ما چیست قال اللہ قال الرسول۔ در صحاح ہرچہ رقاق دیدہ اند آنہمہ تصوف ودرویشی است درویشاں از کجا یافتند ازیں یافتہ اند شیخ ما علیہ الرحمۃ ہموارہ می فرمودند کہ برکردار ما چشم بند و بر سخن ما گوش بنہ ودر قلب خویش جائے بدہ یاد دارند کہ فقیر از ایشاں سلمہ عرض نمودہ است کہ وقت تہجد اگر اخلاص دست دہد باین دآں توجہے نباشد برابر ہزار اربعین است اربعین این نیست کہ بر مرقدے نشیند این ماثور نیست ونہ اجرش ماثور مسجد منزل خدارسیدگی است نہ تربت ہرکہ از مسجد میگریزد و بر مزار می نشیند از خدا می خدا می گریزد خدارسیدگی نصیب وے نخواہد شد رموز کشف قبور از ایشاں بشرح وبسط گفتہ ام وپرا از خدارسیدگی

مکتوب ۱۱

مفتخر ومحبوب مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط پہونچکر خوشی وخرمی حاصل ہوئی انبساط[1] وانشراح قلب کی حالت قدرے تحریر کرکے میرے ناسور کہنہ کو تازہ کر دیا۔ ای عزیز تراخی وتوقف شان باری تعالی ہے جو چیز دیر میں حاصل ہوتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے سلطان الاذکار قرآن مجید ہے جو مجھ سے سیکھا ہے اس سے کام لیں فنا فی الشیخ ہمیرے حضرات کا طریقہ نہیں ہے بلکہ شیخ اسواسطے ہے کہ قرآن وحدیث سے ان کو جو کچھ معلوم ہوا ہے یا بزرگان طریقت صادقہ نے انکو عطا فرمایا ہے وہ طالب کو پہونچا دیں شیخ قادر اس بات پر نہیں ہے کہ اپنا قدم حلقہ شریعت سے باہر رکھے جو کوئی میرا حال دریافت کرے اسکو میری طرف سے کہدو ؎

بلبل از گل نگزرد گر در چمن بیند مرا ٭ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل ٭ ہرکہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

میری باتیں صرف اللہ اور اسکے رسول کا قول ہے صحاح ستہ میں باب رقاق کو دیکھا اور پڑھا ہے وہ سب تصوف وفقیری ہے اور درویشوں نے کہاں سے حاصل کیا ہے اسی فصل رقاق سے میرے شیخ علیہ الرحمۃ برابر فرمایا کرتے تھے کہ میرے فعل سے آنکھیں بند کرلو میری باتوں پر کان رکھو اور اپنے دل میں جگہ دو یاد ہوگا کہ فقیر نے آپ سے بیان کیا تھا کہ اگر تہجد کے وقت خلوص دلی میسر ہو اور کسی طرف توجہ نہیں ہو تو یہ خلوص ہزار چلوں کے برابر ہے۔ اربعین (چلہ کشی) یہ نہیں ہے کہ قبر پر بیٹھیں یہ فعل رسول صلعم سے منقول نہیں ہے اور نہ اجر اسکا مذکور ہے خدا کے پہونچنے کا مقام مسجد ہے نہ قبر مسجد سے جو کوئی بھاگے اور مزار پر بیٹھے وہ خدا سے بھاگتا ہے اسکی تقدیر میں خدارسیدگی

---

[1] شیخ سے مراد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر حرمین الشریفین نبیسہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی سے جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلند حدیث نبوی اور تفسیر کلام مجید کی سند حاصل تھی بلکہ بیعت مسنون محمدی کی بھی سعادت حاصل ہے اور مدرسہ حضرت شاہ اسحاق صاحب محدث رحمہ اللہ کا اور مسجد انکی اب تک موجود ہے جو کہ دہلی کے ہندو رئیس راجہ بہادر لالہ چھنامل والوں کے قبضہ میں سو برس تک رہے اور مسلمین دہلی نے اس طرف کچھ توجہ نہ کی جو کم سے کم انکے ایک محدث کی درسگاہ ہے۔

تعلقے نسبت اگر کسے گوید کہ پیرے بر آب می رود یا بر آسمان می پرد (صلا نمی توان پرید و نہ بر آسمان ہرگز خواہد رفت باور مکنید چراکہ از درویشی اینچنیں شعبدات (بر آب بریدن و بر آسمان رفتن) چہ نسبت بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سرّ حق بر ما بخند

ای عزیز دلہا از اربعین چہ خیزد (اگر ریاست) فی زماننا گور پرستیدن آئین درویشی می پندارند حالانکہ از قرآن و حدیث خلاف وے ناطق است و حضرات طریقہ انار اللہ برہانہم ہموارہ ازیں کارہ بودند از لطائف خمسہ (نماز پنجگانہ) حل غوامض شدہ نزول نورانیت میشود خلاصہ آں اسم اعظم است ہموارہ نظر بر حال خود باید انداخت و از معائب دیگراں اجتناب باید ساخت ایں امر کاشف عقود است فافہم فتدبر بر رزیہ کہ رسد شکیبا شدن آئین آل عبا است و از صبر قانع شدن شعار صوفیا است ہرچہ رسد از دوست و ہرچہ رود از حکم وے بیروں نیست تذکرہ صوفیاء حال را نمودند۔ ایں ہمگنان کہ از زرق و تشید گدیہ می کنند و شکم می پرند و خود سواد الوجہ فی الدارین میشوند۔ ازیں سالوسان دیو سیرۃ ہر کسے را دامن چیدن آئین بخردان است حضرت سید السالکین قدس سرہ در صادق پور فرمودہ بودند کہ درویشان را تاثیر الانظار خدا بخشیدہ است کہ بیک نگاہ اگر طالب صادق است بدروہ علیا می رسانند و آں چیست خدا شناختن و بندہ پنداشتن اینہمہ کہ می آموزانند اصل اصول درویشی است حلقہ کشیدن۔ ہو حق کردن۔ غوغا برداشتن

نہ ہوگی کشف قبور کے رمز کو واضح طریق آپ سے کہہ چکا ہوں ان باتوں کو خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میرے پیر پانی پر چلتے ہیں یا وہ آسمان پر اُڑ جاتے ہیں ہرگز اسکے اُڑنے اور آسمان پر جانے کا یقین نہ کرو کیونکہ فقیری میں ایسی شعبدہ بازی (یعنی در آب رفتن و بر آسمان پریدن سے) کیا تعلق بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ گر نہ بینی سرّ حق بر ما بخند

اے عزیز (ایسی) چلہ کشی سے کیا حاصل ہے جو آج کل کے لوگ (اعنی مقتدی امرا رؤسا) قبر پرستی کو طریقہ درویشی و فقرائی کا خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث اسکے خلاف میں ندا کر رہا ہے اور بزرگان طریقت (اللہ تعالیٰ انکی دلیل کو روشن کرے) وہ اس قبر پرستی سے ہمیشہ بیزار تھے اور بیزار رہے لطائف خمسہ سے (نماز پنجوقتی) حل مشکلات کی کفیل ہوکر نورانیت کے نزول کی باعث ہوتی ہے گویا نماز اسم اعظم ہے ہمیشہ اپنی حالت پر نظر ڈالنا چاہئے اور دوسرے کی عیب جوئی سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بات مشکلوں کی حل کرنیوالی ہے سمجھو اور غور کرو آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ آل عباد و صالحین کا ہے اور صبر پر ثابت قدم رہنا شعار صوفیوں کا ہے اور جو کچھ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ جاتا ہے وہ اسکے حکم سے باہر نہیں ہے نئی زمانہ کے صوفیا کا ذکر آپ نے کیا یہ سب مکر و فریب سے گدائی کرتے ہیں اور پیٹ پالتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی روسیاہی حاصل کرتے ہیں ان مکار دیو سیرت سے پرہیز کرنا دانشمندوں کا کام ہے حضرت سید السالکین قدس سرہ صادق پور میں فرماتے تھے کہ فقیروں کی نظر میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر دی ہے اگر طالب صادق ہے تو ایک نگاہ میں مراتب اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہیں اور وہ مراتب کیا ہے خدا کو پہچاننا

---

[1] سید السالکین قدس سرہٗ مراد مجاہد ملت، حضرت مولانا سید احمد صاحب شہید بریلوی ہیں ۱۲

اہل محلہ را بشور وانداختن و بچگان خفتہ را بیدار کردن از بہر پیدا نمودن زر است والا تضرع باختفا منطوق کریم است حضرت قدسی سیرۃ شاہ محمد آفاق صاحبؒ می فرمودند کہ مثل ضفادع غوغا کردن شان درویشی نیست خدا خفتہ نیست کہ بیدار می کنند بلکہ حرکات بیہودہ ایشان را نیک می نگرد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ من عبادت می کنم و نیز تزوج می کنم۔ قوت می خورم الا غوغا نمی نمایم ابتذال شان نبیان است ۔ عزیزا از شرک و بدعت علیحدہ بودن و احتساب اعمال و نفوس خود نمودن آئین بہین حضرات صوفیا کرام است دیگرے آنکہ چند اعمال پرسیدہ اند بیایید و بشنوید خموش شید چرا کہ ع

خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمے آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۶ ہشتاد و ششم

از حدوث زر با انتشار نباید کرد چہ کہ فتح الباب خواہد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صاحب معین المساکین سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد نامہ رسید از مطالبش آگہی گردید ایزد تعالیٰ در معاملات آنصاحب فضل فرماید از توبہ و انابت

اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ جاننا ہی تعلیم اصل اصول درویشی کا ہے حلقہ قائم کرنا ہو حق کرنا اور شور و غل مچانا اور اہل محلہ کو پریشانی میں ڈالنا سوتے ہوؤں کو جگانا یہ سب باتیں حصول زر کیواسطے ہیں ورنہ خدا سے مخفی گریہ و زاری پر کلام الٰہی ناطق ہے حضرت قدسی سیرہ شاہ محمد آفاق صاحبؒ فرماتے تھے کہ مینڈک کی طرح شور مچانا شان فقیری کی نہیں ہے خدا تعالیٰ سویا ہوا نہیں ہے اسکو جگائیں بلکہ بیہودہ حرکتوں کو وہ عمل صالح تصور کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں عبادت بھی کرتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں اور غذا بھی کھاتا ہوں لیکن میں شور و غل نہیں کرتا ہوں اور عاجزی و انکساری نبیوں کی شان ہے اے عزیز شرک و بدعت سے الگ رہنا اور اپنے عملوں کا محاسبہ کرنا بہترین طریقہ صوفیا کرامؒ کا ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپنے چند عملوں کو دریافت کیا ہے یہاں آئیے اور سنئے اور چپ رہئے کیونکہ ع خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والسلام خیر الختام

چھیاسی ۸۶ واں خط

مصیبت کیوقت منتشر ہونیکیلئے نصیحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی نواب صاحب مددگار مساکین اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا ملا مضمون سے خط کے آگاہ ہوا خدا تعالےٰ

---

[1] حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کمالات مجاہدہ و زہد اور مکاشفہ تمام عالم میں مشہور ہے۔ آپ بھی اُس زمانہ کے بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے اور پیروی سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت مدنظر رکھتے تھے۔ نسب آپ کا حضرت مجدد الف ثانیؒ تک پہونچتا ہے اور آپ بھی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں۔ آپ نے بتاریخ ۲ محرم الحرام ۱۲۵۱ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جمعرات کے دن آپکو سبزی منڈی مغل پورہ میں دفن کیا گیا۔

تغافل نورزند روزمرہ یک منزل قرآن مجید وچند اجزاء صحیح بخاری ضرور باید خواند انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پامال خواہد شد از ہجوم اعداء ہرگز خوفے وہیبتے را درمزاج شریف جا نباید داد زود فتح الباب خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ چراکہ الفرج بعد الشدۃ راخوب میدانند فقیر راہموارہ نیک سگال خود باید تصور ید مرا رسانیدہ اند کہ انتزاع مناصب خواہد بود بجایش ترقی مدارج اخروی نصیب انصاحب است چہ کہ اشاعت کتب اسلام بذات بابرکات انصاحب متعلق شدہ است ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۷ ہشتاد وہفتم

تحقیق مناسب است امر کہ استخفاف امور شرعیہ کنند بیجا و نامناسب است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الحسنات والکمالات و الفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد فی الواقع مارا اختلافی از تحقیق شما نیست ہرگاہیکہ زید میگوید۔ کہ قرآن حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، پس از دایرہ اسلام نامبردہ خارج متصور است چراکہ قرآن منزل من اللہ تعالیٰ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہموارہ واجب التعمیل ولائق التعظیم برمومن است آنکہ نوشتہ اند ر خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، آں بوالفضول است تحریر یکہ درمیان علماء احناف واہل حدیث اتفاق کثیر وجماہیر صلحا بتطبیق قرآن وحدیث درمیان آمد صحیح است واللہ

آپکے معاملات میں فضل فرمائے توبہ واستغفار ورجوع درگاہ باری سے غفلت نہ فرماویں روزانہ ایک منزل قرآن مجید وپارہ صحیح بخاری کا ضرور پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن برباد ہوگا اور دشمنوں کی کثرت سے ہرگز خوف زدہ نہونا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ جلد کامیاب ہونگے کیونکہ الفرج بعد الشدۃ سے آپ بخوبی آگاہ ہیں فقیر کو ہمیشہ اپنا بہی خواہ تصور فرماویں مجکو خبر ملی ہے کہ تنزلی مراتب مدارج کا آپکے مزید الا ہے اور اسکے بدلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی مراتب اخروی آپکی قسمت میں ہوگی کیونکہ کتب اسلام کی اشاعت آپکی ذات بابرکات سے وابستہ ہے والسلام خیر الختام

ستاسی ۸۷ واں خط

تحقیق سے اختلاف نہیں ہے۔ احکام شرعیہ کو خفیف حقیر جاننا برا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف جامع الحسنات والکمالات الفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں خیر وعافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مجھکو آپکی تحقیق سے اختلاف نہیں ہے جبکہ زید کہتا ہے ۔ کہ قرآن وحدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے اور پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا ہے نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، تو وہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے باہر ہوگیا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ بندہ مومن پر اسکے واجب العمل ولائق تعظیم وتکریم ہے۔ آپنے لکھا ہے کہ خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور وہ واہی تباہی آدمی ہے جو تحریر کہ درمیان علماء احناف واہل حدیث کے

بلاد و امصار بعیدہ و اقطار مدیدہ جاری و ساری است ہمگنانرا برہدایت عمل باید ساخت و ہرگز بیرامون خود اوہام باطلہ را نباید آورد۔ یاد باشد کہ ہنگام مناظرہ تامین بالجہر و رفع الیدین پیش ما بودند و آخر جوابے از مخالفین من نیامد و این مسئلہ طے شدہ است کہ رفع الیدین زینت الصلوۃ و از تامین بالجہر شوکت اسلام است اللّٰہم زد فزد۔ ضیق نفس مرا بالفعل بسیاری آزارد چند کاغذات استفتا فرستادہ ام و ایمار خود بمطابقت قرآن و حدیث ظاہر کردہ ام جواب مدلل و مسکت نویسند کہ بر آن مہر خود و مواہیر دیگر علماء حق کردہ شائع نمائیم در فرستادن استفتاہا تغافل نکنند و نہ بے پروائی فرمایند و السلام خیر الختام

مکتوب ۸۸ ہشتاد وہشتم

بطلب جواب رسالہ مبتدعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ عرصہ ہفتہ عشرہ گزشتہ کہ یک رسالہ مبتدعین فرستادہ ام کہ آنرا کما حقہ رد کردہ زود ارسال نمایند زیرا کہ اہل بدعت دریںجا شور و غل آغاز کردہ اند کہ جواب رسالہ مایان غیر مقلدین ہنوز ندادند لہذا نگاشتہ میشود کہ دریں ولا کار دیار موقوف نمودہ رسالہ مرسلہ را رد بخوبی کردہ روانہ خواہند ساخت۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۹ ہشتاد ونہم

اتفاق رائے سے جمہور دیندار کے مطابقت میں قرآن و حدیث کے تسلیم کی گئی وہ بنفسہ صحیح ہے اسکا اجراء دور و نزدیک کے شہروں و قریوں میں جاری ہے تمامی لوگوں کو اسی ہدایت پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اوہام فاسدہ کے گرد نہ پھرنا چاہئے آپ کو یاد ہوگا کہ تامین بالجہر و رفع الیدین کے مناظرہ کے زمانہ میں میرے پاس آپ موجود تھے آخر کوئی جواب میرے مخالفین سے نہ ہوسکا اور یہ مسئلہ ہوچکا ہے کہ رفع الیدین زینت صلوٰۃ ہے اور تامین بالجہر سے شوکت اسلام ہے اے اللہ روز افزوں کر آجکل ضیق النفس مجھے تکلیف دہ ہو رہا ہے چند استفتا کے کاغذات روانہ کرچکا ہوں اور موافقت میں قرآن و حدیث کے اپنی رائے ظاہر کرچکا ہوں جواب مدلل و مسکت لکھیں کہ اس پر اپنی مہر و دیگر علماء ربانی کی کراکے شائع کریں اور بھیجنے میں استفتا کے بے پروائی و غفلت نہ کریں۔ والسلام خیر الختام

اٹھاسی ۸۸ واں خط

مبتدعین کے رسالہ کا جواب بھیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ ہفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ ایک رسالہ بدعتی کا آپ کے پاس بھیج چکا ہوں کہ اسکا رد کما حقہ کرکے جلد واپس کریں کیونکہ یہاں کے بدعتیوں نے شور و غل مچا رکھا ہے کہ ابتک غیر مقلدین نے میرے رسالہ کا جواب نہیں دیا اسلئے لکھا جاتا ہے کہ ان دنوں کا روبار موقوف کرکے رسالہ مرسلہ کا رد اچھے عنوان سے مرتب کرکے روانہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

نواسی ۸۹ واں خط

تعریف تجلی مصطلح صوفیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح وہویدا باد کہ بندہ فقیر بخیریت ہستم واز دریافت تندرستی آں صاحب شاکر بدرگاہ خدا جل شانہ شدم آنکہ بدریافت تجلی ومتعلقاتش ایما کردہ اند عزیزا، چہ گویم کہ گفتن نمی توانم سر حسن دراز کہ باختصار روئے منقصت نتواں بود لہذا قدرے از بسیارے ودانہ از انبارہا وقطرہ از بحر زخار می نگارم وقتیکہ پیش من خواہید آمد تفصیل وے خواہم گفت چراکہ در نوشتن نمی آید ؎

ستانی زباں از رقیبان راز
کہ تا راز سلطاں نگوید باز

فقیر خاموش است واغیار برسر رختہ وخلفشار تجلی سہ قسم دارد اول تجلی ذات وآں مکاشفہ است دوم تجلی صفات الذات کہ آں مواضع نور است سوم تجلی حکم الذات وآخر اشیا است معنی مکاشفہ غلبہ یقین است کہ ازاں حالتے واقع شود گویا خدا تعالے را می بیند۔ واز ماسوا اینش غفلت رچنانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرمودہ است اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، اما از دیدہ در آخرۃ مشاہدہ بدست خواہد آمد در دنیا ممکن نیست ۲ـ تجلی صفات الذات کہ دراں دو احتمال است یکی آنکہ بندہ فکر در افعال خدا کند کہ در مخلوقات یافتہ شود۔ وصفات وی را پیش نظر نماید بدینوجہ ایقان قدرت الٰہی بروے غالب شود واز اسباب غیبت بود واز وے صفات وتسبیب ساقط گردد وایقان علم خدا کہ محیط است بر آں مسلط آید کہ ازاں بنہایت خضوع مدہوش می نماید

تجلی کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع کمالات وفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو کہ بندہ فقیر مع الخیر ہے اور درک صحتوری سے آپکے شکر گذار درگاہ ایزدی جل شانہ تجلی وحوالی تجلی کا حال دریافت کیا ہے اے عزیز کیا کہوں کہنے کی قدرت نہیں بیان وشرح تجلی طول طویل ہے اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا اسلئے محض قلیل بہت سے اور دانہ متعدد انبار اور قطرہ عظیم الذات دریا سے رقم کرتا ہوں جسوقت میرے پاس آپ آئیں گے اسکی تفصیل سناؤں گا کیونکہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی ؎

ستانی زباں از رقیبان راز ؎ کہ تا راز سلطاں نگوید باز

فقیر خاموش ہے اور اغیار جنگ بیکار میں مشغول رہے اسلئے جاننا چاہئے کہ تجلی تین قسم کی ہے اوّل ذات کی تجلی اسکا نام مکاشفہ ہے دوسری تجلی صفات ذات وہ مقام نور کا ہے تیسرا حکم الذات کی تجلی وہ آخر اشیاء کی ہے۔ مکاشفہ کے معنی غالب ہونا یقین کا ہے اس سے ایک خاص حالت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا موجب غفلت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ لیکن آنکھوں سے دیدار آخرت میں میسر ہوگا دنیا میں ممکن نہیں ہے

۲ـ تجلی صفات الذات اُس میں دو احتمال ہیں ایک وہ کہ بندہ افعال خدا میں فکر کرے جو کہ مخلوقات میں پائی جاتی ہے اور صفات باری تعالےٰ کو پیش نظر رکھے اس ذریعہ سے غلبہ یقین قدرت الٰہی کی اس پر غالب ہوتی رہے اور اسباب معدوم ہوتے ہیں اور صفات اور تسبیب سبب

(چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد نمودہ است فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ) واین انوار مواضع است کہ باین معنی نفس دران حال منور بانوار متعددہ می باشد واز مراقبہ بمراقبہ دیگر انقلاب می کردہ باشد بخلاف تجلی ذات کہ دران جا نہ تعدد است نہ تغیر و دیگرے آنکہ صفت ذات این چنان بنگرد کہ بلاواسطہ اسباب خارجیہ صرف از امر کُن تمام اشیاء وافعال وتمام مخلوقات از ذات واجب پیدا می شود وعارف را کہ بوقت غیبت حواس اشباہ مثالیہ نوریہ ظاہر شوند آنرا مواضع می نامند وتجلی آخرت آنست کہ در دنیا وآخرت ببصیرت قلبی معاینہ جزاو سزا فرماید وادراک اشیاء در نفس وے بنہجے عیان شوند کہ گرسنہ را اشتہاء وتشنہ را تشنگی ادراک تکلیف شود - مرا کہ مسلک محمدی دارم ازین زواید ربطے نیست - والسلام خیر الختام -

* * *

مکتوب نودم ۹۰

اسرار بیعت شریعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ وتبارک بخیریت ہستم وبرائے شما نیک خواستہا می طلبم آنکہ دربارۂ نکات واسرار بیعت پرسیدہ اند ازین پیش متواتر و پیاپے طریقہ مروجہ این خاندان دیدہ اند ودر روز اخذ بیعت از شما بعضے از اسرار ہم گفتہ ایم حالا زیر قلم می آید مسئلہ بیعت ازبس آسان است بدستور اسلام ودشواری را دروگنجائشے نیست ہاں بر طالب صادق ایفاء عہد وپیمان متحتم است بیعت پیمانی است

ساقط ہوتے ہیں اور خدا کے علم کا ایقان کہ وہ اسپر محیط ہے اور اسپر اس کا تسلط ہے اسلئے کمال خضوع کے باعث وہ مدہوش معلوم ہوتا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ) اور اس انوار کیلئے مقامات ہیں کہ نفس اس نور کا مخزن بنکر انوار متعدد کیساتھ منور ہوتا ہے اور ایک مراقبہ سے دوسرے مراقبہ کیطرف منتقل ہوتا ہے بخلاف تجلی ذات کے کہ اس میں نہ تعدد ہے نہ تغیر دوسری بات یہ ہے کہ صفت ذات باریتعالیٰ کی اسطرح معائنہ کرے کہ بلاواسطہ اسباب خارجی کے صرف لفظ کُن سے ساری اشیاء وافعال اور کل مخلوقات ذات واجب سے پیدا ہوا ہے اور عارف کے مفقود الحواسی کے وقت تصویر مثالی نوری ظاہر ہوتی ہے اسکا نام مواضع رکھتے ہیں اور تجلی آخرت وہ ہے کہ دنیا وآخرت میں بصر قلبی کے ذریعہ جزاء وسزا کا معائنہ کرے اور علم اشیاء کا اسکے نفس میں اس طور سے ظاہر ہو جیسے کہ بھوکے کو غذا کی طلب اور پیاسے کو پیاس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے ہم کہ مسلک محمدی رکھتے ہیں ان فضولیات سے سروکار نہیں۔ والسلام خیر الختام

نوےواں خط ۹۰

بیعت کے اسرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو الحمد للہ کا شکر ہے کہ میں خیریت سے ہوں آپکی فلاح کا خواستگار ہوں بیعت کی باریکی و نکات کے بارے میں آپنے جو کچھ دریافت کیا ہے اس سے قبل اکثر اس خاندان کا مروجہ دیکھا ہے اور بیعت کے دن بھی بعضے رموز ونکات آپ سے کہہ چکا ہوں اب پھر تحریر کرتا ہوں بیعت کا مسئلہ بہت آسان ہے کوئی دشوار و مشکل اس میں نہیں ہے ہاں طالب صادق پر پورا کرنا عہد وپیمان کا واجب ہے واضح ہو کہ بیعت ایک عہد ہے

ص۹ اس خاندان سے مراد شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالے -

که دران توبه از معاصی و سیئات داخل است و هم اقرار لسان و عزم قلبی برائے ایفاء آینده و عدم ارتکاب گناهان و تعمیل اوامر شرعیه و وعده ترک شرک و کفر و بدعت هست و از همه تائب شده توحید الٰهی و رسالت ختمی پناهی و بعث و حشر و نشر پذیرفته بجاآوری عهود شرعیه بذمه خود فرض داند غرض که از منهیات شرعیه انابت و توبه بهترین مقاصد بیعت است خدا تعالی می فرماید اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥ بر دست بیعت کنندگان دست خود عز و شانه محول فرموده ارشاد کرده هر که ایفاء عهد نخواهد کرد وبال بر نفس وے است و هر که وفا کرد اجر عظیم خواهد یافت و اینهم گفته لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا اینست هر که زیر درخت بیعت از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کرده بر آن رضاء الٰهی و نزول سکینه مشروط ساخته و دیگر بار فرموده يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ درین آیت از زنان بیعت کنندگان گرفتن عهد عدم ارتکاب شرک بالله دزدی زنا قتل اولاد بهتان افترا نافرمانی از امر معروف موثق نموده چنانچه بمطابق وے ذات مبارک رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بچند اقسام و ابواب بیعت از صحا

کہ اس عہد میں توبہ کرنا گناہوں سے داخل عہد ہے اور بھی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے عزم مصمم کرنا ایفاء عہد کے واسطے اور تمامی گناہ سے باز رہنا اور اوامر شرعیہ کو بجالانا اور وعدہ ترک شرک و کفر و بدعت پر ثابت رہنا اور جملہ گناہاں سے تائب ہو کر توحید الٰہی و ختم نبوت و بعث و حشر و نشر کا معتقد ہو کر بجالانا عہود شرعیہ کا اپنے ذمہ فرض معلوم کرے غرض کہ منہیات شرعیہ سے توبہ و رجوع الی اللہ بیعت کے احسن و بہترین مقاصد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بیعت لینے والے کا ہاتھ اپنا ہاتھ قرار دیکر ارشاد کیا کہ جو کوئی عہد کو پورا نہ کریگا اسکا وبال اسکی جان پر ہے اور جس نے پورا کیا وہ ثواب بڑا پائیگا اور یہ بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا یہ ہے کہ جس نے بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے درخت کیکر کے کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی و نزول سکینہ کا مورد بنا دوسرے بار فرمایا يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ اس آیت میں عورتیں بیعت کرنیوالیوں سے عہد پیمان لینے کا طریقہ یوں بتایا گیا کہ شرک باللہ چوری زنا قتل اولاد بہتان امر معروف کی نافرمانی ان امور پر عہد مستحکم ہو چنانچہ اس آیت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنے قسم کی بیعت نیز صحابہ کرام ؓ اور دوسرے

کرام و دیگران گرفته (در صحاح اقسام بیعت بنظر درآورد نیست) صحیح بخاری از فقیر من الاول الی اخر سماعت و قراءت نموده اند و بر رموزش آگاه کرده ام (در بخاری و مسلم و مسانید و معاجم باب البیعة علی اقام الصلوة و ایتاء الزکوة وغیرها موجود است) بوقت بیعت گرفتن عهد باید گرفت که در معاملات شرعی از کسے نخواهد ترسید و نه از لومه لائم پروا خواهد کرد بوقت معینه بر اقامت ارکان شرعیه و ترک کبائر و صغائر و اماتت بدعة و احیاء سنت پیمانے که گرفته شده بر وے همگی همت خود باید گماشت و از خیر خواهی مسلمانان هم عقیده دریغے نخواهد ورزید و گوشگزار باید کرد که بر میت نوحه و بلند ساختن گور سخت زشت ترین امور است علاوه ازیں بیعت امام علی ان لا یفروا وغیره نیز است که ویرا دریں زمانه ضرورة نیست۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت مولنا شاه ولی الله (رحمه الله تعالیٰ) می فرمودند که بیعت حضرت صلی الله علیه وآله وسلم گاہے بر ہجرت و گاہے بر جہاد و گاہے اقامت ارکان اسلام روزه و نماز و ثبات و قرار در مقابله کفار اشرار بود (مثلاً بیعة الرضوان) و گاہے تمسک بر سنن نبوی و احتراز از بدعت و تحریص و تشویق عبادت بود۔ از زنان همواره بر عدم نیاحت عهد می گرفتند۔ ابن ماجه می گوید که از چند فقراء مهاجرین بیعت بر عدم سوال از کسے گرفته بودند مبایعان آنچنین توثیق عهد نمودند که اگر مقرعه (چابک) از دست کسے می افتاد از اسپ خود فرود آمده می گرفتند پس جناب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم که خلیفة الله بودند) فعلے که نمودند از بهر خلفاء آنجناب صلی الله علیه وآله وسلم بحیثیت معلما لکتاب والحکمة ومزکیا للامة سنت قرار یافته بر علماء الراسخین واجب التعمیل گردید۔ آنانکه گمان برده اند که بیعت منحصر بر قبول خلافت است یا آنکه بیعت صوفیان شرعی نیست این همه ظن فاسد است

لوگوں سے پائی گئی (اقسام بیعت کی صحاح ستہ میں دیکھیں) آپ نے صحیح بخاری سماعت و قراءۃ اول سے آخر تک مجھ فقیر سے پڑھی ہے اسکے نکات و باریکی پر آگاہ کر چکا ہوں (بخاری و مسلم و مسانید و معاجم میں باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وغیرہ وغیرہ موجود ہے) بیعت کرنیکے وقت قول قرار لینا چاہیے کہ دینی امور میں کسی سے خوف نہیں کریں گے اور نہ ملامت کرنے والے کی پروا کریں گے ارکان شرعی کو وقت مقررہ پر بجا لانا۔ گناہ کبیرہ و صغیرہ کو چھوڑنا اور بدعت کے مٹانے اور سنت کے زندہ کرنے پر جو قول قرار کیا ہے اسکی تعمیل میں اپنی ساری کوشش صرف کریں گے اور مسلمانان ہم عقیدہ کی خیرخواہی میں تغافل نہیں کریں گے اور یہ بھی کہہ دینا چاہیے کہ مردہ پر واویلا کرنا اور قبر کو اونچی یا پختہ بنانا شریعت میں سخت ممنوع ہے ماسوائے اسکے بیعت امام وقت کی کہ صف لڑائی سے بھاگ نہیں جائیں گے و نیز دوسری اس قسم کی بیعت اسکی ضرورت اس زمانہ میں نہیں ہے۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولنا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کبھی ہجرت پر اور کبھی جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام کے قائم رکھنے مثل روزہ و نماز و کفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر ہوتی تھی (مثلاً بیعۃ الرضوان) اور کبھی سنن نبوی پر قائم رہنا اور بدعت سے پرہیز و عبادت پر حریص ہونا اور عورتوں سے ماتم نہیں کرنے پر عہد لیتے تھے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقراء مہاجرین سے کسی سے سوال نہیں کرنے پر بیعت لی تھی بیعت کرنیوالوں نے اسقدر عہد بیعت کو پورا کیا کہ اگر چابک ہاتھ سے کسی کے گر جاتا تھا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر اٹھالتے تھے لوگوں سے اٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتے تھے پس

(چنانکہ بالا گفتہ ایم) و آنہمہ از قسم تزکیہ نفس و قلب است و ہم نہی عن المنکر و امر بالمعروف را شامل است۔ ازاں دریافتند کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت را نیست بلکہ بیعت الاسلام و بیعۃ التمسک علی التقوی (وغیرہ وغیرہ) مفہوم شاہ صاحب بفحوائے صحاح ستہ بود۔ علاوہ از مرداں بالغ و نساء بالغہ بیعت صغیر السن اطفال ہم در صحیح مسلم مرویست چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب عبد اللہ (فرزند خویش) را بعمر ہفت یا ہشت سالگی برائے بیعت پیش جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ بودند کہ حضور نبوت معمور متوجہ تبسم گردیدند و بیعت گرفتند و ابن جوزی رح آوردہ کہ بروز فتح مکہ چار صد و ہفت و پنجاہ زناں بیعت کردہ بودند۔ آنانکہ میگویند کہ بعد ارتحال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از صحابہؓ و تابعین رحمہم اللہ اجمعین بیعت مروی نیست ایں پندار غلط محمول بر بیجا است۔ چہ کہ (اول) حضرات اہل سلوک و صوفیائے کرام سلسلہ بیعت خود را متواتر با سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جدنا مرتضیٰ علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ می رسانند (دوم) بسبب ناواقفی ناواقفان تنسیخ سنت رسالت مآب نخواہد شد (سوم) بعہد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعدہٗ عمر فاروق رضؓ و عثمان رضؓ و علی رضی اللہ عنہم اخذ بیعت جاری بود (در صحیح بخاری و مسند امام احمد باید دید) ایں ہمہ طریق بیعت کہ نوشتم بگوش جاں شنیدنی است کہ طریقہ اخذ بیعت فقیر دیدہ اند از شاگردان خویش حاجت بیعت گرفتن نیست چہ کہ آنہا کتاب و سنت از من خواندہ اند ہاں بیعت توبہ و بیعت طریقہ مضائقہ نیست ہنگام یکجائی شمارا اجازت دادہ ام کہ از طالبین بیعت بگیرند و امروز ہم می نگارم کہ اجازۃ سابق کافیست طریقہ مشائخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو اللہ کے خلیفہ تھے) جو فعل کہ عمل میں لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کیواسطے اور امت کیواسطے سنت قرار پایا وہ راسخین علماء پر واجب العمل ہوا اور جن لوگوں نے گمان کیا ہے کہ بیعت مخصوص صرف قبول خلافت پر ہے یا بیعت صوفیوں کی شرعی نہیں ہے یہ سب گمان فاسد ہے (جیسا کہ اوپر کہہ چکا ہوں) اس قسم کی بیعت تزکیہ نفس و صفائی قلب میں داخل ہے اور یہی نہی عن المنکر و امر بالمعروف کے شامل ہے اسی معلوم ہوا کہ بیعت صرف قبول خلافت و سلطنت ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی بیعت پرہیزگاری پر ثابت رہنے کی بیعت (وغیرہ وغیرہ ہے) جناب شاہ صاحب کا بمطابق صحاح ستہ کے تھا علاوہ مردان بالغ و زنان بالغہ کے صغیر سن بچہ کی بھی بیعت صحیح مسلم کی روایت سے پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جناب عبد اللہؓ (اپنے فرزند) کو سات یا آٹھ سال کی عمر میں بیعت کیواسطے حضور میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے تھے آپ دیکھ کر مسکرائے اور بیعت لی ابن جوزی رح روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن چار سو ستاون عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جو لوگ کہتے ہیں کہ بعد رحلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ و تابعین رح سے ثبوت بیعت پایا نہیں جاتا یہ گمان فاسد ہے کیونکہ (اولاً) حضرات اہل سلوک و صوفیاء کرام سلسلہ بیعت کو بطریق تواتر کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ہمارے دادا علی مرتضیٰ علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں (دوسرے) کسی ناواقف کی ناواقفیت سے معدوم ہونا سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہو سکتا (تیسرے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکے بعد حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں طریق اخذ بیعت جاری و ساری تھی (صحیح بخاری و مسند امام احمد میں دیکھنا چاہیئے) تو وہ جملہ طریق بیعت کہ جو تحریر کیا ہے یاد رکھنے کے قابل ہے اور فقیر کے طریقہ اخذ بیعت کو دیکھ چکے ہیں اور اپنے شاگردوں سے حاجت بیعت کرنیکی نہیں ہے کیونکہ وہ سب

فقیر مسالک محمدیہ است و جملہ مشایخ انار اللہ برہانہم را می ستایم کہ از آناں احیاء سنت گشتہ سو آنانکہ بدعتہ بطمع زخارف دنیوی منتشر کردند از خدا معاملہ خواہند کرد مرا از مشاجرات این و آں سروکارے نیست عرس نمی پسندم چہ کہ وے ماثور از سنت نیست اینہمہ نگاشتہ ام دانہ از انبارے وقطرہ از بحر زخار است طالب را قلب گیر و گوش شنوا و دیدہ بینا باید این طریقہ ما نیست کہ وقت بیعت دست بر دست وے گزارم و نقدے ازو بخواہم و توبہ از معاصی نہ گیرم (معاذ اللہ معاذ اللہ) عزیزا دنیا را ثباتے نیست و درِ معیشت مسدود است اینکہ در پیرایہ امارت روزہا بسر کردہ بخدا شناسی لیالی خود سے گزرانید آفرین بر آفرین ع

؎ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ؎

والسلام خیر الختام

مکتوب نود و یکم ۹۱

اجازت بیعت توبہ گرفتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدنی مدعمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در بیعت توبہ گرفتن شمارا مجاز کردہ ام حالا بیعت ارشاد مسنونہ می دہم مگر نااہلاں را خوب دیدنی است کہ آنہا سلسلہ محمدیہ را بدنام نکنند بالفعل ترک ملازمت مناسب نیست بوقت استفادہ

کتاب اللہ و سنت نبوی اس عاجز سے پڑھ چکے ہیں ہاں بیعت توبہ و بیعت طریقہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ایک مرتبہ آپکو اجازت دے چکا ہوں کہ خواہشمند سے لیں اور آج بھی لکھتا ہوں کہ پہلی اجازت کافی ہے فقیر اور مشایخ کا طریقہ مسلک محمدیہ ہے اور سارے مشایخ رحمۃ اللہ تعالی کی میں تعریف کرتا ہوں کہ اُن سے سنت نبوی زندہ ہوئی اور جن لوگوں نے طمع مال دنیا کی وجہ بدعت کو پھیلایا و رواج دیا خدا سے ان کا معاملہ ہوگا مجھ کو ان جھگڑوں سے کسی کے سروکار نہیں عرس کو پسند نہیں کرتا کیونکہ سنت نبویہ سے منقول و ثابت نہیں ہے میری ساری تحریر ایک دانہ ہے انبار سے اور ایک قطرہ ہے بڑا دریا کا طالب کو دل لینے والا اور کان سننے والا اور آنکھ دیکھنے والی چاہیئے میرا طریقہ یہ نہیں ہے کہ بیعت کے وقت ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھوں اور نقود اس سے لوں اور توبہ گناہوں سے نہ کراؤں (معاذ اللہ معاذ اللہ) اے عزیز دنیا کو ثبات نہیں ہے اور دروازہ معاش کا بند ہے جو شخص کہ امیرانہ دن کو بسر کرتا ہے اور اپنی راتیں یاد الٰہی میں گزارتا ہے وہ قابل زیادہ تعریف کے ہے

ع ؎ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ؎ والسلام خیر الختام

اکیانوے واں خط ۹۱

اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت مانع اخذ بیعت نہیں ہے مگر بعد پنشن جاری کرنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکو بیعت توبہ لینے کی اجازت دے چکا ہوں اب بیعت ارشاد مسنونہ کی اجازت دیتا ہوں مگر نااہل لوگوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ وہ لوگ سلسلہ

علاوہ اینہمہ مراسم شرعیہ را جاری فرمودن لازم است خبردار سفہا را دست بردست ایشاں ہرگز مباد خوب میداند کہ من از پیری و مریدی سخت کارہ ہستم الا گرفتن بیعت توبہ مسنون مثمر نتائج بہین است بندہ فقیر دوکان پیری نچیدہ است کہ ہر ناکس و کس بیاید و روپیہ گذاشتہ چیزے بخورد نعوذ باللہ سالہا میگذرد کہ ازیں مدرسہ فیضہا میگیرند لہذا دیگراں را محروم نباید داشت ۔ مرا خبرے رسیدہ است کہ درس تفسیر جلالین و صحاح بحافظ احمد حسین پسر حاجی صادق علی الہ آبادی و دیگراں را میدہند نہایت محظوظ شدم خدمت صحاح بالضرور باید کرد شاد باش و صد آفریں کہ باوجود تعلقات ملازمت از دینیات ہم لطفے دارند ع

* عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ *

والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ٩٢ نود و دوم

امداد طالب علماں باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب سلمہما اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ بمجرد رسیدن قطعہ خط مع استفتا ضروری کہ در حالت نگرانی کاشف مدعا گردید ہما نوقت جواب مسئلہ مطلوبہ نوشتہ روانہ کردہ شد خواہد رسید زن و شوہر را مبارکباد کہ خانہ سلامت ماند ورنہ خانہ ویرانگی طرفین شدے اکنوں مدعا اہم اینست کہ سی و دو ہم نفر طالبان حدیث اکثر

محمدیہ کو بدنام نکریں اسوقت ملازمت چھوڑنی مناسب نہیں ہے حصول پنشن کے بعد مراسم شرعیہ کو جاری کرنا ضروری ہے آگاہ رہیں کہ نادان بیوقوف کی بیعت سے احتیاط کریں آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں پیری و مریدی سے بیزار ہوں مگر توبہ مسنونہ کی بیعت لینی بہترین نتائج کے حصول کا سبب ہے بندہ فقیر نے پیری کی دوکان نہیں لگائی ہے کہ ہر خاص و عام آئیں اور روپیہ دیکر سودا لیں (اللہ سے پناہ چاہتا ہوں) طلباء مدت دراز سے اس مدرسہ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو محروم نہ رکھیں مجھے خبر ملی ہے کہ تفسیر جلالین وصحاح کا درس حافظ احمد حسین پسر حاجی صادق علی الہ آبادی اور دوسروں کو دیتے ہیں میں بہت خوش ہوا صحاح کیخدمت ضروری کرنی چاہئے ۔ خوش قسمتی و صد آفریں ہے کہ باوجود تعلق ملازمت کے دینیات سے آپ بھی سروکار رکھتے ہیں ۔ ع

* عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ * والسلام خیر الختام *

بانوے ٩٢ واں خط

٣٢ طالب علم ہیں مدد دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب اللہ تعالی دونوں صاحبان کو سلامت رکھے ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو حالت انتظار میں خط مع استفتا ضروری کے پہنچکر حالات سے آگاہ کیا اسی وقت جواب مسئلہ مطلوبہ کا لکھکر روانہ کیا گیا وہ پہونچیگا عورت مرد کو مبارک ہو کہ گھر برقرار رہا ورنہ دونوں کے گھر کی ویرانی ہوتی ۔ اسوقت بہت ضروری بات یہ ہے کہ ٣٢ نفر حدیث کے طلبہ

آز آنها از صوبه بهار و اطراف عظیم آباد مجتمع اند و فقر و فاقه بر ایشان میگذرد لازم که از زوجین در جلدوے شکریه بقاے نکاح بدستور سابق خبرگیری طلبة العلم بگیرند و انصاحبان سعی لله و شفقة علی خلق الله دریغ لا فرموده از اصحاب ذی مقدور (و اگر مناسب باشد زوجین هم) بمقتضاے سخاوت عمیمه وال علی الخیر بوده اعانت طلبه خواهش فرمایند که درین قحط سالی و گرانی بسر اوقات نمایند هر چند تغافل و بے اعتنائی (مجبورانه) میکنم از اینجا نمی جنبید و فقر و فاقه می کشند و من از کجا آرم خبرگیری ایشان کنم مجبورم نه جاے اقامت نه پاے گریز ناچار بوده بشما نوشتم که من وجهٍ حالا اعانت سازند او حافظ حقیقی انصاحبان و جناب حاجی صاحب را از آفات زمانه محفوظ داشته بمراد دلی رسانا د ترصد که گاہے از خیریت آنجهات مسرور می نموده باشند که من وجهٍ طمانینت بوده باشد۔ زیاده والسلام خیر الختام بجناب حاجی صاحب سلام و نیاز من برسانند مضمون خط واحد دانند و از شریف حسین و طلبه مسجد سلام و دعا برسد۔

مکتوب ۹۳ نود و سوم

رسید زر۔ طلب نقل وثیقه

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمه الله تعالی بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که مبلغ بست پنج روپیه مرسله سابق بذریعه منی آڈر وصول شد جزاکم الله تعالی فی الدارین

کہ زیادہ تر صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد کے ہیں پریشانی و فقر و فاقہ سے اوقات بسر کرتے ہیں لازم ہو کہ شوہر و عورت سے انعام و شکریہ میں باقی رہی نکاح سابق کی خبرگیری طالبعلموں کی لیں اور آپ دونوں صاحب لوجہ اللہ سعی و شفقت علی خلق اللہ فرما کر اہل مقدور سے (اور اگر مناسب ہو زوجین سے بھی) دال علی الخیر ہو کر اعانت طلباؤں کی فرماویں کہ اس قحط سالی و گرانی میں وہ کس طرح اوقات بسر کریں ہر چند غفلت و بے پروائی ہے (مجبوراً) اظہار کرتا ہوں کیونکہ یہاں سے وہ حضرات نہیں ٹلتے ہیں اور فقر و فاقہ اٹھاتے ہیں میں کہاں سے لاؤں کہ انکی خبرگیری و امداد کروں نہ جگہ رہنے کی نہ قدرت بھاگنے کی مجبور ہو کر آپ صاحبان کو تحریر کیا ہے کہ اسوقت جو ممکن ہو سکے اعانت کریں اللہ تعالی آپ دونوں صاحب و جناب حاجی صاحب کو زمانہ کی آفتوں سے مامون رکھ کر مراد دلی پر پہونچاوے امید کہ خیریت سے اس بوار کے آگاہ کر کے خوش خرم کرتے رہیں کہ باعث طمانینت ہوا کرے زیادہ والسلام خیر الختام جناب حاجی صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز پہونچا دیں مضمون خط واحد تصور فرماویں۔ شریف حسین و طلبہ مسجد کی طرف سے سلام علیک پہونچے۔

ترانوے ۹۳ واں خط

روپیہ پہونچا نقل وثیقہ رجسٹری بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپیے سابقہ موصول ہوئے جزاکم اللہ تعالی فی الدارین اسکے بعد نامہ نامی مع بند سوال کے

بعده نامه نامی مع بند سوال آمده کاشف مدعا گردیده امید که نقل وثیقه رجسٹری ارسال دارند که آنرا دیده جواب حسب تحریر قباله سرکاری نوشته شود و اگر آمدنش متعسر و متعذر باشد آنچناں جلد بنگارند که بحسب سوال سابق جواب نگاشته جلد روانه کرده شود زیاده و السلام خیر الختام -

پہونچکر مظہر مرام ہوا امید کہ نقل وثیقہ رجسٹری روانہ کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ موافق سوال سابق کے جواب لکھ کر فوراً روانہ کیا جائے-

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۴ نود و چهارم

پوسٹ کارڈ باستدراک خیریت

اعزی عزیز العلماء صمدنی صاحب - بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تمہاری خبر بیماری کی سنکر مجھے سخت تردد و انتشار ہے کیا بیماری ہے- کہاں دوا ہوتی ہے پنجوقتہ دعاء صحتوری آج ہی سے شروع کردی گئی اللہ رحم کریگا الراقم سید محمد نذیر حسین از دہلی

مکتوب ۹۵ نود و پنجم

در دهلی بالفعل نباید آمد موسم گرم است

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شرف الدین بهاری صاحب سلمه ربه بعد السلام علیکم واضح باد درینجا بالفعل تشریف آوردن سودے ندارد چراکه امسال بعد ماه هذا چندے تعطیل برائے ماه رمضان شریف خواهد بود و بعدش بسبب موسم گرم در مدرسه کسے مقیم نخواهد ماند وقتیکه آغاز بارش بود تشریف باید آورد بنده فقیر بخدمت مولوی محمد ابراهیم صاحب انهمه کیفیت نوشته ام

والسلام خیر الختام

پچانوے ۹۵ واں خط

گرم موسم ہے دہلی ابھی نہ آیئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی شرف الدین صاحب بہاری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آجکل یہاں آنا مفید نہیں ہے کیونکہ اس سال بعد ماہ موجودہ کے تعطیل رمضان شریف میں ہوگی اور اسکے بعد بسبب گرم موسم کے طلبہ قیام مدرسہ میں نہیں رکھیں گے زمانہ بارش کا جب شروع ہو تو آپ تشریف لائیں فقیر نے مولوی محمد ابراہیم کی خدمت میں جمیع کوائف و حالات لکھ دئے ہیں- والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۶ نود و ششم

چھیانوے ۹۶ واں خط

تقریب برخوردار عبدالرشید مع دیگر نصائح صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد کہ سینہ نامہ ایشان باطلاع رحلت برخوردار عبدالرشید رسید سوزنی بجگر خلید تیری بپہلو دوز شد چہ کردہ باید کہ مرضی او تعالیٰ شانہ چنین بود کہ بایام شباب اجل جان فرسا بایشان رسید از دریافت حالت مادرش اندوہے کہ یافتم چہ نویسم کہ از وفور غم ہرگز منتشر نشوند این بندہ پیر بجز دعا چہ کردن میتواند اللہ تعالیٰ و تبارک نعم البدل عطا خواہد فرمود۔ شکے نیست کہ ازین پیش از غم سانحہ حفیظ اول برقیکہ بر خانمان ایشان افتادہ بود فراموش و غلط نشدہ بود کہ زخمے دیگر بجگر کار ناسور کرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خدایا اینچہ شد نیست کہ از پیران نود سالہ موت میگریزد و نونہالان را باد سموم میگیرد کہ از بیخ و بن سوختہ می افتد آہ آہ ؎

گر نہ قضا بود کہ با ہم رویم ٭ میرسد آن روز کہ با ہم رویم

عزیزا صبر کلید کشایش است و بعد عسر یسر می آید مایوس و بیدل اصلاً نباید بود اینہم حکمت الٰہی است کہ پیش آمد ہمیشہ ایمانداران پامال مصائب می باشند و اصحاب دغل ہمہ تن شادمانی ہمیشہ پیش ازین گفتہ ام و میگویم کہ درجات خداشناسان اعلیٰ و ارفع است کوتہ بینان چہ دانند از ما پرسند کہ عبدالعزیز را چہ علوئی بزمرہ ما بخشیدہ اند و ایزد متعال چہ نعمتہا حقیقی بوے سپردہ و خواہد داد دیگران (اغیار) را دیدہ را دیدہ

تعزیت عبدالرشید کی ہے نصیحت صبر و شکیب کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے مفتخر مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ خیر و عافیت کیساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو آپ کا خط اطلاعاً انتقال برخوردار عبدالرشید کے پہونچا سوئی جگر میں چبھی کلہاڑی کی طرح پہلو میں گھسی کیا کیا جائے مرضی اللہ تعالیٰ کی یوں ہی تھی کہ سن شباب میں غم جان گھلانیوالا آپکو پہونچے اس مرحوم کی ماں کا حال معلوم کر کے جسقدر اندوہگیں ہوا کیا لکھوں فرط غم سے ہرگز پریشان نہوں یہ بندہ ضعیف سوائے دعا کے کیا کر سکتا ہے اللہ بزرگ برتر اچھا بدلہ عطا کرے گا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس سے پیشتر غم سے حفیظ اول کے جو برق کہ خانمان پر آپکے پڑا وہ فراموش و غلط نہیں ہوا تھا کہ دوسرے زخم نے جگر میں کام ناسور کا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اے اللہ کیا ہونیوالا ہے کہ بوڑھے نوے سال والے سے موت بھاگتی ہے اور نئے درخت کو گرم ہوا جڑ پیڑ سے جلا کر گرا دیتی ہے افسوس افسوس ؎

گر نہ قضا بود کہ باہم رویم ٭ میرسد آنروز کہ باہم رویم

اے عزیز صبر کنجی کشایش کی ہے اور بعد سختی کے راحت ملتی ہے ناامید و ہرگز بیدل نہونا چاہیئے یہ بھی حکمت الٰہی تھی کہ پیش آیا ایماندار لوگ ہمیشہ پامال مصیبت کے رہتے ہیں اور اصحاب مکر و فریب خوش خرم رہتے ہیں اس کے قبل کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اللہ والوں کا درجہ بلند و اعلیٰ ہے صاحبان کم نظر کیا جانیں مجھ سے کوئی پوچھے کہ عبدالعزیز اپنے ہم جنسوں میں کیا رتبہ اعلیٰ رکھتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے کسقدر نعمتیں دی ہیں اور دیگا غیروں کی آنکھ دیکھے

کو راست خداوند ابہار البصیر تے بخشاد یاد باید دانست ؎

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

از بادہ مراد صبر و شکیب است کہ بظاہر ذائقہ اش اگرچہ مرارت دارد الّا ثمرش عذوبت آفرین است مژدہ اینکہ پسرے دیگر انشاء اللہ خواہند یافت من از کردگار خود مایوس نیستم و اجابت دعا را امید دارم۔ از عفیفہ رسلمہا خود بگوئید کہ تلقین صبر میکنم نیک دانید کہ اینہمہ ہر چہ ہست از خدا ہست و اشکباری مزیل بینائی است بے شبہ نیک نیتی و فراخ دلی شما مثمر نتائج بہین است اینہم بفرمایند کہ از خدا بے دلی نمودن شان ایمان نیست ہر لمحہ راضی و شاکر رضا الٰہی بودن آئین بندگان خاص است از اضطراب بجز اینکہ درجات صبر کم شود چیزے بجز زیان مترتب نیست از حاضران اینجا ہر کسے دردمندانہ تسلیہ میرساند بتاکید می نویسم کہ صبر ورزند و متوقع موہبت وہاب حقیقی باید شد انشاء اللہ و اصبر علی علی الرزیة بعوضہ اللہ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہفتم ۹۷

از ابتلاء کربت منتشر بودن کار نا پختہ کار انست ہمیشہ فضل الٰہی شامل حال باید دانست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سے معذور ہے اللہ تعالیٰ ان کو بینائی عطا کرے یاد رکھنے کے قابل ہے ؎ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

مراد بادہ سے صبر و شکیب ہے کہ ظاہر میں اگرچہ مزہ کڑوا ہے لیکن پھل شیریں ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا لڑکا عطا ہوگا میں اپنے اللہ تعالیٰ سے نا امید نہیں ہوں اور دعا کی قبولیت کا امیدوار ہوں اور اپنی عفیفہ سلمہا سے کہیں کہ ان کو میں ہدایت صبر کی کرتا ہوں خوب اچھی طرح وہ معلوم کریں۔ کہ جو کچھ ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے رونا باعث نقصان بینائی ہے بلاشک اچھی نیت اور فراخ دلی تمہاری عمدہ نتیجہ کا باعث ہے یہ بھی کہدیں کہ اللہ تعالیٰ سے بددلی کرنی مومن کی شان کیخلاف ہے رضائے مولیٰ پر ہر وقت راضی و شاکر رہنا خاص بندوں کا طریقہ ہے بیقراری سے سوائے اسکے کہ صبر کا درجہ کم ہو اور نقصان ہو اور کچھ فائدہ نہیں ہے یہاں کے حاضرین سے ہر ایک شخص دردمندانہ تسلیہ پہونچاتے ہیں پھر تاکیداً لکھتا ہوں کہ صبر اختیار کریں اور امیدوار بخشایش بخشش کرنیوالے کے رہنا چاہئے مصیبت کے صبر پر اللہ بدلہ دیگا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

ستانوے واں خط ۹۷

ابتلا کربت سے گھبرانا نہ چاہئے آیندہ فضل خدا ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ملہ باعتبار استخارہ مسنونہ واتباع شریعت ہرچہ ارشاد فرمودہ بودند پیش آمد پسرے دیگر ہمون سال خدا کرامت فرمود ۱۲ منہ

واضح باد از تحریر ایشان اضطراب و انتشار مترشح بود شکیب باید ورزید ورنہ بحالت اضطرار تدارک اعدا متعسر خواہد بود از خدا خواستہ ام و میخواہم کہ اعداء شما پامال و دوستان ایشان شاد کام باشند ہموارہ گفتہ ام کہ از اقارب کالعقارب باید گریخت و اگر استحسانا چیزے دہند بخانہ آنان باید رسانید اصلا تقربے نہ بخشند ورنہ خطا خواند یافت چنانچہ شد مرا اطمینانے بخشیدہ شد کہ عبد العزیز عزیز است پس معنیش چنیں میگویم کہ دشمن خوار و عبد العزیز عزیز و غالب خواہد ماند بہ پسران خویش دعا رسانند انشاء اللہ تعالی از سفر پنجاب زود در دہلی میرسم بالضرور تشریف آرند چیزے خواہم گفت انشاء اللہ تعالی والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہشتم ۹۸

شوق خریداری کتب پارینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد ہراتی ثم البہارے سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد مرا ضرورت خرید کتب پارینہ ہر وقت است عام ازینکہ بفن رجال باشد یا اصول یا تاریخ قوم اگر دستیاب شود رقم نگارند کہ چیزے زر پیشگی بخدمت آں مہربان فرستادہ آید والسلام خیر الختام۔

مکتوب نود و نہم ۹۹

از حالات آں دیار سخت قلق است ترغیب اعانت مومنین موحدین کثرہم اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبرکاتہ کے واضح ہو آپکی تحریر سے پریشانی و انتشار پایا گیا صبر اختیار کرنا چاہیئے ورنہ حالت اضطراب میں دشمن کا مقابلہ کرنا دشوار ہوگا اللہ سے خواستگار رہا ہوں وہ چاہتا ہوں کہ آپکے دشمن برباد اور دوستان شادکام رہیں برابر کہہ چکا ہوں کہ اقارب کالعقارب سے علیحدہ رہیں اگر حسن سلوک کرنا چاہیں تو ان کے گھر میں بھیجدیں ہرگز خلا ملا نہ رکھیں ورنہ خطا پاویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا مجھ کو طمانینت عطا ہوئی ہے کہ عبد العزیز محبوب ہے میں اسکے معنی یوں کہتا ہوں کہ دشمن انکے ذلیل رہے اور عبد العزیز اس پر غالب رہیں گے اپنے بچوں کو دعا کہدیں سفر پنجاب سے انشاء اللہ تعالی جلد دہلی پہنچتا ہوں ضرور تشریف لاویں انشاء اللہ تعالی کچھ بات کرونگا۔ والسلام خیر الختام

اٹھانوے ۹۸ واں خط

پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ہراتی ثم البہارے اللہ تمہیں سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو پرانی کتابوں کی ضرورت تو مجھے ہر وقت رہتی ہے عام اس سے کہ فن رجال یا اصول یا تاریخ وغیرہ سے ہو اگر دستیاب ہو تو مطلع کریں کہ کچھ زر پیشگی آپ کی خدمت میں ارسال کروں ۔ والسلام خیر الختام ۔

ننانوے ۹۹ واں خط

وہاں کے حالات سے قلق ہے مومنین موحدین کی مدد کیجیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلما صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد از نامہ گرامی حالات آں دیار و جوار دریافتہ سخت قلقے والمہا رسید فی الواقع موحدین عنقا صفت ہستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی دریغ کردن علو ہمت خویش را پست نمودن است ہموارہ جہد باید کرد ع

٭ شاید ہمیں ہفتہ برآرد پر و بال ٭

یاس از شان محدثین کثرہم اللہ بسیار از بسیار مستبعد است از قلم و قدم و درم امداد ایشان نتواں کرد تا از گفتار مدد موحدین کردن سرمایہ حسنات اخروی اندوختن است ہر کہ لب گور ہستم از گفتار و رفتار و کردار ہر چہ بتواں شد دریغ نمی کنم ماشاء اللہ نوجوان ہستند چند روز است کہ بے ریش و بروت دیدہ بودم پس در معاملہ مسجد معلومہ چرا ہمت می بازند نواح الہ آباد بنارس و کانپور بر وجود ایشاں می نازد پس قصر ہمم چہ۔ یاد دارید کہ بایام حداثت سن می گفتند کہ بکار موحدین جان خواہم داد حالا اینچہ کوتہی است شاید کہ از مجالست فساق ربو خوار مداہنت پیدا شد مگر یقینم نیست کہ عبد العزیز مداہن باشند اینہمہ کہ نوشتہ ام بوفور جوش محبت و شفقت استاذانہ و پیرانہ نگاشتہ ام اگر ہمچو عبد العزیز بیدل شود تا تبلیغ کتاب و سنت چہ ساں انجام خواہد پذیرفت تحریر ایشاں لاریب صحیح است کہ فی الواقع ہندوستان دار الامان است و در اشاعت اسلام مانعے نیست در حجاز مزاحمتے کہ در اشاعت دین است پناہ بخدا۔ بدعات را شیوعے کہ دراں ممالک یافتم در ہندوستان عشر عشیر نیست غضب اینست کہ در لباس اتحاد و خویشی خوں برادر و خویش میخورند و ہر کہ از ینجا جماعت موحدین و محدثین میرود از ہندوستان خیرے میدہند بس علماء حق را

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلما صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکے خط سے اس دیار و اطراف کا احوال معلوم کر کے سخت افسوس ہوا واقعی موحدین معدوم ہیں لیکن تلقین و دعوت اسلامی سے کوتاہی و دریغ کرنا بلند ہمت کو پست کرنا ہے کوشش جاری رکھنا چاہیئے۔ ع

٭ شاید ہمیں ہفتہ برآرد پر و بال ٭

ناامیدی محدثین کی شان سے (اللہ تعالیٰ انکی ترقی کرے) بہت زیادہ بعید ہے قلم و قدم و درم سے ان کی امداد نہ کر سکتے ہوں تو زبان سے موحدین کی مدد کرنی سرمایہ نیکی آخرت کی حاصل کرنی ہے میں لب گور ہوں گفتار و رفتار و کردار سے جو کچھ کہ ہو سکتا ہے یہاں نہیں چوکتا ہوں ماشاء اللہ آپ جوان ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ بے ڈاڑھی مونچھ کے تھے میں دیکھا تھا مسجد معلومہ کے معاملہ میں کیوں آپ ہمت ہارتے ہیں اطراف الہ آباد و بنارس و کانپور آپ کی ذات پر ناز کرتے ہیں تو یہ پست ہمتی کیسی۔ یاد ہوگا کہ زمانہ نوعمری میں کہتے تھے کہ موحدین کے کام میں جان دوں گا اب یہ کیسی پست ہمتی ہے شاید نشست برخاست سے فساق ربو خوار کی مداہنت پیدا ہوئی ہو مگر مجھے یقین نہیں ہے کہ عبد العزیز مداہن ہو یہ کچھ کہ لکھا ہے وہ بہت فرط محبت و شفقت استادانہ و پیرانہ کے باعث لکھا ہے اگر عبد العزیز جیسا آدمی بیدل ہو تو اشاعت کتاب و سنت کی خدمت کیونکر انجام پا سکتی۔ آپکی تحریر بلاشک صحیح ہے کہ ہندوستان واقع میں دار الامان ہے اور اشاعت اسلام میں کوئی حکومت وقت مانع نہیں حجاز میں جس قدر کہ اشاعت میں دین کے ممانعت ہے اللہ پناہ رکھے۔ کثرت بدعات کی جسقدر وہاں پائی ہندوستان میں اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے غضب یہ ہے کہ دوستی و یگانگت کے پردہ میں وہ اپنے بھائی کا خون بہاتے ہیں اور جو کوئی موحدین و محدثین کی جماعت کا یہاں سے جاتا ہے

سخت مصیبت پیش می آید خوب کردند که بالفعل التوا سفر حجاز نمودند انشاء اللہ بعد چند سال بموقع مناسب قصد باید کرد و بار قرض از دوش خود باید انداخت در توطن آنجا چه اندیشیده اند هرگز این عزم را تا بجائیکه اطمینان نشود، سودے نخواهد بود هاں گور پرستی و بدعت نوازی آرزو دارند از دار الامن کوچیده در پنجه اعداء خویش باید رفت ازیں تحریر (معاذ اللہ) تصور نفرمایند که از رفتن حرمین شریفین منع میکنم حاشا للہ مقصودم این نیست بلکه دعا میکنم اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و در مکه و منا متضمن احیاء سنت و اماتت بدعة روزانه چیزے میگفتم حالانکه نرغه دشمنان دین بود از خدا میخواستم که مثل امام نسائیؒ جان درانجا دهم چه کنم که خاک هندوستان و آب و هوا دهلی مرا نگذاشته ۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب صدم

بطلب جواب سوالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز **محمد نذیر حسین** بمطالعه گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمه ربه بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته واضح باد که بفضله تعالی در ینجا خیریت است و خیر و عافیت آں صاحب مطلوب مشفقا فرمایش و تکلیف ده برائے تحریر جواب چند مسئله منتشر شده بودم لیکن آں صاحب بر آں توجه نکردند و آنرا پس پشت انداختند خیر آنچه گذشت بماضی پیوست اکنوں اگر تحریر جوابات سوال مرسله

خبر کر دیتے ہیں علماء حقانی کو سخت مصیبت پیش آتی ہے اچھا کیا کہ بالفعل آپ نے سفر حجاز کا ملتوی کیا انشاء اللہ بعد دو ایک سال کے موقع مناسب دیکھ کر قصد کرنا چاہئے اور بوجھ قرض کا اپنے کاندھے سے اتارنا چاہئے وہاں کی اقامت میں کیا سوچا ہے ہرگز قصد نہ کرنا جب تک کہ اطمینان نہو، مفید مدعا نہوگا ہاں گور پرست و بدعت نواز آرزو رکھتے ہیں کہ دار الامن سے کوچ کرکے اپنے دشمن کے پنجہ میں جاویں اس تحریر سے (معاذ اللہ) آپ خیال نکریں کہ جانے سے زیارت حرمین شریفین کی منع کرتا ہوں اللہ ہی گواہ ہے۔ میرا مدعا یہ نہیں ہے بلکہ یہ دعائیں کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ و منا میں احیاء سنت و دفع بدعت کے بارے میں میں روزانہ وعظ کہتا تھا حالانکہ دشمنان دین کے نرغہ میں تھا خدا سے چاہتا تھا کہ امام نسائیؒ کی مانند وہاں اپنی جان دے دوں لیکن افسوس کیا کروں کہ ہندوستان کے خاک و پانی ہوا نے دہلی کی مجھے نہ چھوڑا و السلام خیر الختام۔

سوواں خط

سوالات کے جواب جلد بھیج دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز **محمد نذیر حسین** کی طرف سے گرامی مطالعہ میں مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالی خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اللہ تعالی کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی مطلوب ہے قبل اسکے کہ چند مسئلہ کے بارے میں میں نے تکلیف دی تھی مگر آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور اسکو پس پشت ڈال دیا خیر جو کچھ گزری وہ گزری اب اگر لکھنا جوابات سوال مرسلہ کا

ممکن باشد تا زود تر از جوابات آں کامیاب سازند و الا سوال مرسلہ را واپس فرمایند و در تحریر جوابات سوالات مذکور بسیارے منازعت و مشاجرت رفع و دفع شود و مابین متخاصمین مصالحت رو خواہد داد او تعالیٰ شانہ روز بروز آں صاحب را توفیق رفیق عطا فرماید کہ از شما حاجت روائے مردماں می شود زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یکم ۱۰۱

بطلب جواب استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قطعہ استفتا بخدمت سامی فرستادہ می شود کہ از راہ مہربانی جواب مدلل بکتاب و سنت کردہ بمہر خود ارسال خواہند نمود این عاجز در ینولا کسلمند و بدحواس است لہذا از تحریر جوابات مرسلہ معذور است ہر قدر کہ زود تر رقم پذیر شود عین لطف و کرم باشد و بعد تحریر جوابات بصیغہ بیرنگ روانہ فرمایند موجب اجر شود والسلام خیر الختام بمیاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب گفتہ خواہند داد کہ انبہائے مرسلہ شما رسید ذائقہ حلاوت و کامرانی بخشید جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین و سلام و نیاز مقبول باد۔

مکتوب یکصد و دوم ۱۰۲

طرد رسالہ بدعت باید کرد

ممکن ہو تو جلد جوابات سے اسکے مسرور کریں ورنہ سوال مرسلہ واپس کریں لکھنے میں جوابات اور سوالات مذکور کے بہت جھگڑا و قصہ و قضایا رفع دفع ہو گیا ہوگا اور درمیان متخاصمین کے صورت صلح کی پیدا ہو گئی ہو گی اللہ تعالیٰ جل شانہ آپکو بہترین توفیق عطا فرمائے کہ آپ سے حاجت روائی غربا اور مساکین لوگوں کی ہوتی ہے زیادہ

والسلام خیر الختام

ایکسو ایکواں خط ۱۰۱

جواب استفتا بھیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ مطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ قطعہ استفتار خدمت سامی میں بھیجا جاتا ہے مہربانی کرکے جواب مدلل کتاب اللہ و سنت نبوی سے لکھ کر اور اپنی مہر کرکے روانہ کریں گے آجکل یہ عاجز کسلمند و بدحواس ہے اسلئے لکھنے سے معذور ہے جسقدر جلد لکھ سکیں آپکی مہربانی و کرم ہوگا اور بعد لکھنے جواب کے صیغہ بیرنگ سے روانہ کریں جو باعث اجر کا ہوگا۔ والسلام خیر الختام

میاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب سے کہدیں گے کہ آپکے بھیجے ہوئے آم میوے پہنچے انہوں نے شیرینی و کامرانی بخشی جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین۔ والسلام و نیاز قبول ہو۔

ایکسو دو واں خط ۱۰۲

رسالہ بدعت کا رد کیجئے

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمه الله تعالی بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که رساله مطبوعه اہل بدعت فرستادہ میشود برائے رد کما حقہ۔ دریں رسالہ بمشورہ بعض ہا (عالم پانی پت (ملا میرٹھ) و پیر رام پور) محرر شدہ بقالب طبع درآمدہ کہ بران خواص و عوام اہل بدعت نازاں اند بہر حال بالفعل دیگر کار دبار گزاشته کوشش بلیغ در رد آں خواہند نمود کہ شور و شغب مبتدعین مرتفع شود ترصد کہ بزود تما در رد آں توجه بانجام خواہند رسانید بعدہ روانہ خواہند کرد۔ از دو سه ماہ در تپ مبتلا ام دعاء شفاء برائے من نمایند۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی را فرصت نیست چہ کہ حسب فرمایش بندہ فقیر مباحث طویل برمی نگارند ورنہ بیاں صاحب ضرورت تصدیع نبود و السلام خیر الختام۔ مرقومہ ۲۸ صفر از مقام دہلی روانہ نمودہ شد مہر دہلی ۲۲ ستمبر

۱۰۳
مکتوب یکصد سوم

مشورہ مقدمہ آلہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد کہ نامہ نامی و صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ و پیشتر از خط مولوی تلطف حسین صاحب حال مقدمہ (معلومہ) بوضوح پیوستہ بود چنانچہ مولوی تلطف حسین صاحب را بہزار دلجوئی بدرخواست نقل میرٹھ اٹاوہ روانہ کردہ برائے نقل گرفتن در روزہ ماہ رمضان برگماشتم بفضلہ تعالی نقل میرٹھ میرسد منصف کما حقہ داد حق

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ رسالہ مطبوعہ اہل بدعت واسطے رد کما ینبغی کے بھیجا جاتا ہے یہ رسالہ بعض لوگوں کے مشورہ سے یعنی (عالم پانی پت ملا میرٹھ و پیر رام پور) کے لکھا گیا و چھپا اس پر خاص و عام اہل بدعت نازاں ہیں بالفعل دوسرا کاروبار چھوڑ کر رد میں اسکے کوشش بلیغ کرینگے کہ شور و شغب بدعتیوں کا جاتا رہے امید کہ جلد رد میں اسکے مصروف ہو کر اتمام کو پہونچا دیں گے اور روانہ کریں گے دو تین مہینے سے بخار میں مبتلا ہوں میرے لئے دعا صحت کی کرینگے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی کو فرصت نہیں کیونکہ بموجب فرمائش بندہ فقیر کے مباحث طویل لکھ رہے ہیں ورنہ آپکو ضرورت تکلیف دینے کی نہ تھی والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ صفر دہلی سے روانہ کیا گیا

مہر دہلی ۲۲ ستمبر

۱۰۳
ایکسو تینواں خط

الہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالی بخیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ خط آپکا مع مضامین سے آگاہ ہوا ایک قبل مولوی تلطف حسین صاحب کے خط سے حال مقدمہ (معلومہ) کا معلوم ہوا تھا چنانچہ مولوی تلطف حسین صاحب کی ہزاروں دلجوئی کر کے واسطے درخواست دستیابی نقل میرٹھ و اٹاوہ باوجود روزے ماہ رمضان کے روانہ کیا گیا خدا کے فضل سے نقل مقدمہ میرٹھ عنقریب موصول ہوگی

داده است وآنچه درنقل فیصلہ آں خرچ شد از حاجی احمد اللہ
صاحب سلمہ ربہ گرفتہ خواہد شد ونقل کاغذ ہائے دہلی وغیرہ
بمولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری فرستادہ شد ونیز
بحاجی صاحب ممدوح پیشتر روانہ کردہ شد از وشاں طلب
نمایند. اگر درین باب زر درکار است والا عملگان کچہری ہیچگونہ التفات
نمی کنند خصوصًا در جہر آمین ورفع یدین (کہ از ہمہ مسلمانان
ہمہ مخالف اند) بہزار دشواری حاصل میشود ومقدمہ بنارس
را از اہم مہمات شمارند خدا نخواستہ اگر در آلہ آباد سر
سبز نشدہ مخالفین آں دیار ودہلی ہمہ دلیر ومانع در مسائل
مذکور خواہند بود واگر جستجو وتگاپو قرار واقعی منظور باشد تا
تنخواہ مولوی لطف حسین صاحب پنجاہ روپیہ سوا زاد سفر بقیہ
جمع نمایند کہ مشارًا الیہ را در انصرام آں روانہ کنم چراکہ مشار الیہ
از سہ وچہار سال در مقدمہ دہلی وگورگانواں ونصیر آباد و
میرٹھ سرگردان می ماند وسعی وکوشش مقدمہ بنارس در آلہ آباد
بجز مومٰی الیہ شدن نمی تواند وبایں وعدہ کہ آنچہ خرچ خواہند
بگیرند قابل گفت وشنود نخواہد بود تا وقتیکہ تعیین وتشخیص
تنخواہ او از موحدین مقرر نکنانند رفتن ایشاں متعذر است
ومولوی صاحب در مقدمات مرجوعہ ہرجا جان بازی وتن
پردازی کردہ اند کہ از دیگراں عشر عشیر نخواہد بود ولہٰذا ناقص من
در معرکہ آلہ آباد بجز وے کسے دیگر بنظر نمی آید جلد تر تدبیر کردہ
زر فراہم آرند تا مشار الیہ را روانہ سازم وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ۵ واز جواب خط بعد مشورہ موحدین زود تر
آگاہ سازند زیادہ والسلام خیر الختام نہم رمضان من مقام
دہلی روانہ شد ـــ

* * *

مصنف نے کما ینبغی فیصلہ حق کیا ہے جو کچھ فیصلہ کی نقل میں خرچ
ہوگا وہ حاجی احمد اللہ صاحب سے لیا جاوے گا نقل کاغذات دہلی
وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس روانہ کیا گیا اور
حاجی صاحب ممدوح کے پاس قبل حافظ صاحب کے روانہ کیا گیا ہے
آپ اُن سے طلب کریں نقل نقولات میں زر کثیر درکار ہے ورنہ
عملگان کچہری کچھ توجہ نہیں کرتے ہیں خصوصًا آمین جہری ورفع یدین
میں (کیونکہ سارے کا سارا اسلامی عملہ مخالف ہیں) مشکل سے حاصل
ہوتا ہے اور بنارس کا مقدمہ اہم مشکلات سے معلوم کریں اگر آلہ آباد
میں کامیابی نہ ہوئی تو وہاں کے مخالفین اور دہلی والے سب دلیر اور مانع
مسائل مذکورہ سے ہونگے اگر جستجو ودوڑ دھوپ قرار واقعی منظور ہو
تو تنخواہ مولوی لطف حسین کی مبلغ پچاس روپیہ علاوہ خرچ سفر (بقیہ
کے جمع کریں تاکہ مشار الیہ کو انجام میں اسکے روانہ کروں کیونکہ ممدوح
الیہ تین چار سال سے مقدمہ دہلی اور گورگانواں ونصیر آباد و میرٹھ
میں وہ حیران وپریشان رہے اور پیروی بنارس کے مقدمہ کی آلہ آباد
میں سوائے ممدوح الیہ کے کوئی کر نہیں سکتا ہے اور اس وعدہ پر
انکا جانا کہ جو کچھ خرچ چاہیں لیں قابل گفت وشنید کے نہوگا جب
تک تعین تنخواہ کی موحدین سے مقرر نہ کرائیں ان کا جانا مشکل ہے
مولوی صاحب ہر جگہ مقدمات مرجوعہ میں کوشش جان توڑ سخن بازی
عمل میں لائے ہیں کہ دوسرے شخص سے دسواں حصہ بھی نہوگا۔
میری رائے کے مطابق الہ آباد کے معاملہ میں سوائے مولوی صاحب کے
دوسرا شخص اس ہمت کا دکھائی نہیں دیتا جلد تدبیر کرکے انکے لئے روپیہ مہیا
کریں تاکہ مولوی صاحب ممدوح کو روانہ کروں مجھے صرف
سمجھا دینا ہے خط کے جواب سے بعد صلاح ومشورہ موحدین
کے آگاہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
۹ رمضان دہلی سے روانہ کیا گیا۔

مکتوب یکصد و چہارم ۱۰۴

تعزیت برخوردار عبدالسلام نصیحت صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الحسنات والکمالات اعزی مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خبر ارتحال برخوردار عبدالسلام پسر ایشاں برقیکہ بخرمن جمعیت ما ہمگنان افتاد خدایا روزی کس مباد کردگارم چہ شد نیست کہ عزیز دل خود را تعزیت می نویسم صدمہ جانگزا عبدالرشید نفراموشیدہ بود کہ این خبر جانفرسا بما رسید حق است کہ کسی از فراغ نانے خوردن نماند پروردگار عبدالعزیز را ہموارہ دعا از دیاد آل و مال دادہ ام خواستنیہا ہم مقبول شد کہ فراواں عز و جاہ یافت و اولاد ہم عنایت شد مگر از ہفتدہ نفوس چار پسر ماندند خدا آں ہمگنان را مصئون و محفوظ دارد۔ ای عبدالعزیز شما زیرک و فرزانہ ہستند و از علم و فضل بہرہ وافی دارند خوب دانند کہ از جزع و فزع چیزے بر نمی خیزد صبر و شکیب شیوہ صالحین و واصلین است و نالہ و نوحہ جاہلین را می زیبد ستودہ

آئین اہل طریقہ است کہ بر بلاہا ٭ شکیبا شوند و اجرش از خدا گیرند

افسوس است کہ از علالت مرحوم اشارہ گاہے نفرمودند شاید کہ ہجوم ترددیراں نیاوردہ کہ دعاگوئے خویشتن را نوشتندے دنیا مکارہ ایست از حیل وے پرحذر باید بود دنیا خدا عداست ازخدیعتش بگریزند کہ صلحاء عارفین بیدل نمیشوند بلکہ صابر برلب خود حرفے نیارند ہر کہ سیہ نامہ شما دیدہ زار زار بگریست

ایکسو چاروان خط ۱۰۴

تعزیت عبدالسلام و نصیحت صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے مفتخر مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خبر انتقال سنکر برخوردار عبدالسلام صاحبزادہ آپکے جو بجلی کی طرح دل کے کھلیان کی جمعیت پر ہم لوگوں کے پڑی خدا کسی کو نہ دکھائے اُسے میرے مولا کیا ہونیوالا ہے کہ اپنے عزیز دل کو ماتم پرسی کا خط لکھتا ہوں کہ ابھی عبدالرشید کا صدمہ جان کو گھلانیوالا نہیں بھولا تھا کہ یہ خبر جاں سوز ملی سچ ہے کوئی شخص بے فکری سے روٹی نہیں کھاتا ہے اے خدا عبدالعزیز کو برابر زیادتی مال و اولاد کی دعائیں دیتا رہا ہوں جو ساری دعائیں قبول ہوئیں۔ کامل عزت و مرتبہ انہوں نے پایا اولاد بھی عنایت ہوئی مگر سترہ اولاد میں صرف چار لڑکے رہے ہے خدا ان سب کو اپنے امن و امان میں رکھے اے عبدالعزیز تم دانا و ہوشمند ہو اور علم و فضل سے کافی حصہ رکھتے ہو آپ خوب معلوم کریں کہ آہ و زاری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے صبر و تحمل طریقہ نیک بندوں کا ہے واویلا کرنا جاہلوں کو سزاوار ہے عمدہ طریقہ اہل طریقت کا ہے کہ آفت نازلہ پر صابر ہوتے ہیں اور خدا سے طالب اجر ہوتے ہیں افسوس کہ کبھی مرحوم و مغفور کے علالت سے آپنے خبر تک نہ دی یا شاید کہ کثرت ترددات نے آپکو مہلت نہ دی ہوگی۔ لیکن اس دعاگو کو لکھتے تو سہی دنیا ایک مکارہ عورت ہے اسکے حیلہ سے آپ بچتے رہیں اللہ والے

ومن چه گویم اشکہاے تلخ رواں شد مرا تپش دیدہ ہایم را جرحے بخشید از جگرنگی عفیفہ خویش نوشتند ہرچه میگوید بجاست الا از جانب ما بگوئید که بحالت بیماری صدمه برداشتن سخت الیم ست بقیه اولاد که خدا بخشیده او را بسیار تصور ند إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہر لحظه و ہر لمحه وظیفه خود نموده علاج خود کنند و زود باید کرد استعلاج در دہلی مناسب است این فقیر بوریا نشین صبح و شام برائے شما و بچگان شما بہبود میخواہد ۲۸ محرم ۱۳۱۰ھ ہجری از دہلی۔ عزیزا چار جانماز که فرستادہ بودند خوب بود از ما ہر یکے ربود برائے ما بوریا کافیست ایزد بے ہمال ایشان را جزاے نیک دہاد باید که از دیدار خویش زود مرا محظوظ نمایند

والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ۱۰۵ یکصد و پنجم

واپسی استفتاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز جانہا مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہویدا باد که قطعہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مع استفتاء پرتو وصول افگندہ موضح مرام شد چنانچہ جوابش نگاشتہ روانہ میکنم مشرف بنظر سامی خواہد شد اہل انصاف ہرگز چون و چرا نمی تواں کرد ایزد سبحانہ و تعالیٰ در علم و عمر و آل و مال ایشان برکات بخشاد۔ از دہلی ۔

مکتوب ۱۰۶ یکصد و ششم

لوگ مصیبت کے وقت بیصبر نہیں ہوتے ہیں بلکہ صابر ہو کر کوئی حرف چون و چرا کا زبان پر نہیں لاتے جس کسی نے خط غم کو آپ کے دیکھا وہ زار زار رویا اور میں کیا بیان کروں آنسو تلخ جاری ہوئے اسکی سوزش نے میری آنکھوں کو زخمی کر کر دیا اپنی اہلیہ کے کوائف سے جو کچھ تحریر کرتے ہو صحیح ہے میری طرف سے کہیئے کہ بیماری کی حالت میں صدمہ انکا اٹھانا سخت تکلیف دہ ہے باقی اولاد کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں انکو بہت سے بہت تصور کرو اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کو ہر وقت و ہر لحظہ آپ ورد زبان رکھیں اور جلد اپنا علاج کریں اور بہت جلد بغرض علاج دہلی آنا مناسب ہے یہ فقیر بوریہ نشین صبح و شام تمہارے واسطے اور تمہارے بچوں کیواسطے خواہان فلاح ہے ۲۸ محرم ۱۳۱۰ھ از دہلی۔ اے عزیز چار جانمازیں تمنے روانہ کی تھیں وہ پسندیدہ تھیں لیکن مجھ سے سب لوگ لے گئے مجکو بوریا کافی ہے اللہ بے مثل انکو جزائے نیک مرحمت کریگا لازم ہے کہ اپنے دیدار سے جلد محظوظ کریں گے

والسلام خیر الختام ۔

اکسو پانچواں خط ۱۰۵

فتویٰ بھیجا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت میں محبوب لوگوں کے مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے ظاہر ہو آپکا خط مع استفتاء کے وصول ہو کر مدرک مدعا ہوا چنانچہ جواب لکھ کر روانہ کرتا ہوں نظر سامی سے گذرے گا صاحب انصاف دلی ہرگز چون و چرا نہیں کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم و عمر و اولاد و مال میں آن کے برکت عطا کرے از دہلی۔

اکسو چھٹا خط ۱۰۶

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بگرامی خدمت سید عنایت حسین عظیم آبادی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ نامی رسید فتوی میرسد کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا مکن پور وہر جاکہ میلا باشد، ازروئے شرع بایام میلا رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن است تشریحش در تحریر علماء حق باید دید والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۰۷ یکصد و ہفتم

انکار از رنجش

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف شفیق مومنین رؤف مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آن مصدر نیکنامی رسیدہ کاشف مدعا گردید مشفقا وہم وخیال رنجش وناخوشی از طرف شما ہیچ امرن خاطر من گاہے نگذشتہ چہ جاکہ تذکرہ ناخوشی قصداً روبروئے دیگراں بزبان آید ونشر شود طالبعلم نافہم خبر غلط محض رسانیدہ آنصاحب این وسوسہ را بخاطر راہ ندہند زیراکہ آثار دیانت وسعادت بذات شما مجلی ومحلی است چگونہ ازیں صفات حمیدہ ناخوش شوم عرصہ یکماہ منقضی شد کہ در محفلے شخصے ذکر کردہ کہ آنچہ مولانا شاہ عبد العزیز رح وتلامذہ راشدین مولانا مرحوم در بحث مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ حرام نوشتہ اند مولوی صاحب (یعنی آنصاحب) برخلاف آں قائل حلت ہستند در جوابش گفتم کہ قول تو باور نمی کنم کہ خلاف تفسیر وغیرہ مولوی صاحب (عبد اللہ) بکنند واگر این امر

تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہیے اور کہیں سفر زیارت نکرنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز **محمد نذیر حسین** گرامی خدمت میں سید عنایت حسین عظیم آبادی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط وصول ہوا فتوی مرسل ہے تا کہ عرس کا کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا مکن پور ہر جگہ کہ میلا ہو ان زمانہ میلہ میں وہاں ہرگز نہ جانا چاہیے کیونکہ جگہ مذکور ساری بدعات کی مخزن ہے اسکی تشریح علماء حقانی کے تحریر میں دیکھنا چاہیے۔ والسلام خیر الختام

ایکسو ساتواں خط

رنجش سے انکار ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف مہربان مومنین وکرم فرمائے مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب ہوے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مظہر مدعا ہوا آپکی طرف سے رنجش وناخوشی کا وہم وگمان بھی کسیوقت میرے دل میں نگزرا چہ جاکہ ناخوشی کا تذکرہ دوسرے کے سامنے زبان پر آئے اور مشتہر ہو بیوقوف طالبعلم نے محض غلط خبر آپکو پہنچائی آپ ایسے وسوسہ کو دل میں جگہ نہ دیں کیونکہ آپکی ذات مجمع دیانت وحسنات ہے ایسے صفات محمودہ سے کیونکر ناراض ہوں زمانہ ایک مہینہ کا گزرا کہ ایک شخص نے ایک محفل میں ذکر کیا کہ جو کچھ مولانا شاہ عبد العزیز رح اور مولانا کے ارشد تلامذہ بحث میں مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کے حرام لکھا ہے مولوی صاحب (یعنی آپ) اسکے خلاف حلت کے قائل ہیں میں نے کہا کہ تمہارا قول لائق قبول نہیں ہے کیونکہ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سے ایسی امید نہیں ہے کہ خلاف تفسیر کے کریں اور اگر یہ امر واقعی ہے تو چند روز

واقعی است در چند روز ہویدا خواہد بود بعد ظہور آن البتہ موجب خلاف و شقاق درمیان ما و مولوی صاحب در مسئلہ مذکور خواہد بود حالا تذکرہ آن لغو وقابل سماعت نیست والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۰۸ یکصد و ہشتم

وعدہ عطاء سند حدیث مگر بعد امتحان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت سید اویس صاحب پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کیفیت قابلیت واہلیت ایشاں دریافت شدہ کمال محظوظ شدم از بہر سند صحاح ستہ وتفسیر سفارش بما رسید وقتیکہ خواہند آمد بعد دریافت قابلیت وسوالات وجوابات سند یافتن محال نیست بسم اللہ خانہ مرا خانہ خود تصور نمایند وبماحضر قناعت فرمایند۔ والسلام خیر الختام۔

* * *

ہیں ظاہر ہو جائیگا بعد ظہور اسکے البتہ باعث خلاف میرے و مولوی صاحب کے درمیان باب مسئلہ مذکور کے ہوگا اسوقت تذکرہ اسکا لغو وقابل سماعت نہیں ہے والسلام خیر الختام۔

۱۰۸ ایکسو آٹھواں خط

آپکو سند دیجائیگی مگر امتحان لیا جائیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت سید اویس صاحب پشاوری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کی معرفت آپکی قابلیت واہلیت کا حال معلوم کرکے بہت خوش ہوا واسطے سند صحاح ستہ شریفہ وتفسیر کی میرے پاس سفارش آئی ہے جسوقت چاہیں تشریف لاویں بعد معلوم کرنے قابلیت وسوالات وجوابات کے حصول سند مشکل نہیں ہے بسم اللہ میرے گھر کو اپنا گھر تصور کریں اور ماحضر پر قناعت فرماویں۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۰۹ یکصد و نہم

در[1] مقدمہ رفع یدین و تامین بالجہر امداد ضرورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی شیخ رحیم بخش صاحب۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مقدمہ رفع یدین وآمین بالجہر کا عدالت الہ آباد میں درپیش ہے اور مخالفین جابجا کے مع زر خرچ آمادہ ومستعد ہو رہے ہیں موحدین غربا ومساکین ہیں وہاں کی فتحیابی تمام کی فتحیابی ہے خدا نخواستہ وہاں ہار ہوئی تو تمام ہندوستان کی ہار ہوئی پھر کہیں جا کے گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہو سکتی اور نباہ اس مسئلہ کا نہایت دشوار اور خروج مساجد سے ہوگا لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مددگاری موحدین ودین سید المرسلینؐ کی بحکم آیتہ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ضروری ہے آپ جس طرح سے ہو سکے مددگاری سَو روپے کی فرماویں کیونکہ بڑی عدالت بڑا مونہہ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست ٭ بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور جملہ موحدین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں اور جلد تر کارفرماویں۔ والسلام خیر الختام۔

---

[1] الحمد للہ کہ بحق اہلحدیث محض حضرت رض کی نیت وخیر وبرکت نفوس سے یہ مقدمہ کامیاب ہوا بڑے بڑے آدمیوں نے فخر ہمت فرمایا مگر حضور نے اپنی جیب خاص سے اسمیں خرچہ فرمایا اور وکلاء ہنود نے حضور ہی کے خیال سے بلا فیس پیروی کی تھی مولوی محمد سعید صاحب ومولوی تلطف حسین صاحب رحمہما اللہ مصروف پیروکار رہے اس مصارف ذاتی اور نقصان تجارت کا ذرا بھی خیال نہ کیا ۔۔ حضرت حضور ہی کا تھا۔ سید احسان الحق نصیر آبادی منزل آباد برابر دو ہزار روپے کرتے رہے۔ بندہ فقیر بیرون مفاوضات مذہبی سرگرم رہا۔

مکتوب یکصد و دہم

حرمت متعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب سلمہ ربہ باشندہ (ملک سرحد) بعد السلام علیکم واضح باد نامہ نامی رسید فتوی حرمت متعہ مع رسالہ بسیط رسید سلف رحمہم اللہ ہرگز جوازش نکردہ اند در حرمتش باکے نباید کرد مرا از رسالہ مولفہ آنصاحب اختلافی نیست فتوی مع رسالہ واپس است۔ دستخط علماء دہلی و پنجاب بذیل وے ثبت کنانیدہ شد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یازدہم

رسالہ رد بدعت خوب نوشتند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الفضائل و مجمع المحامد مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم واضح باد کہ نگارش نامہ گرامی مع مسودہ رسالہ رد بدعت رسید از ایرادش مسرتیکہ حاصل شد اندازہ نتوانم کرد ایزد بے ہمال از چشم زخم زمانہ آن عزیز را مصئون داراد فی الواقع بنظر ثانی وے جہد سے موفور نمودند و منقول را از ماخذ مطابقت دادند کہ باوجود انہماک خدمت لاحقر مستبعد بود عبارت را چست فرمودند و بقالب طرز نوی کہ مخترعہ آنصاحب است جملہ کتاب را آوردہ منتے بجانم نہادند علی ہذا خطبہ با آب و تابیکہ نوشتند از من نمی تواند بود چہ کہ از ہجوم علالت معذورم و مشغل

ایک سو دسواں خط

متعہ جائز نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب ملک سرحد کے رہنے والے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہونچا متعہ کے عدم جواز کا فتوی مع رسالہ پہونچا اگلے بزرگ اللہ تعالی اُن پر رحم کرے انہوں نے ہرگز متعہ کو جائز نہیں کہا ہے اس کی حرمت میں شک وشبہ کرنا چاہئے۔ آپ کے رسالہ سے مجھے اختلاف نہیں ہے۔ فتوی مع رسالہ واپس کیا جاتا ہے۔ دستخط علماء دہلی و پنجاب کے کرا دئے گئے۔

والسلام خیر الختام

ایک سو گیارہواں خط

رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت جامع فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالی دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ آپ کا خط مع مسودہ رسالہ رد بدعت پہونچا اسکے اعتراضات سے جو خوشی کہ حاصل ہوئی ہے وہ بیان نہیں کر سکتا حق سبحانہ تعالی آپکو زمانہ کی برائیوں سے مامون و محفوظ رکھے فی الحقیقت اسکی نظر ثانی میں میں نے بہت کوشش کی اور منقول کو اصل سے مطابق کیا حالانکہ کار احقر کی مصروفیت سے بہت بعید تھا عبارت کو موزوں و مستحکم کر کے نئی طرز پر کہ آپ کا اختراع ہے ساری کتاب کو لا کر احسان میری جان پر رکھا علی ہذا خطبہ اس آب و تاب سے لکھا کہ مجھ سے ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ ہجوم مرض سے

درس تدریس ۵۲ طلبه برآن مزید ست انشاءالله تعالی زودتر بقالب طبع خواهد رسید هدیه اش خواهم فرستاد۔ شنیده باشند که اهل رامپور بدست ورقے خویش نازان ست می گوید که جواب وروده از غیر مقلدین نمی تواند شد الا اهل انصاف نیک می دانند که آن نسخه جواب کتاب من نیست خارج از بحث بسیار فضول امور نوشته ضخامت رساله افزوده است طرد فش آسان است مولوی سید احمدحسین سلمه دهلوی و مولوی امیرحسن سهسوانی و دیگران چیزے نوشتند خوب نوشتند مسوده دیگر میرسد مرا ضیق فرصت است توجه بملاحظه اش نتوان شد۔ لهذا العزیز براه رشادت و سعادت بامعان نظر و نگاه غائر بینید و بر غث و سمین توجه برگمارند از حسن سقم را علحده فرمایند و عبارت مدلل بوجوه موجه درست نموده روحی بقالب انشاءپردازی بردمند و عنوان خطبه از اشعار عربیه یا فارسی مولفه خود آغاز فرمایند اگرچه کار اهم است لیکن من پیر را نوازند اگر فرصت نباشد رخصت یک هفته حاصل نموده همگی توجه بترمیم و تنقیح باید فرمود ورنه مخالف معاند این و آن خواهد گفت و اگر کتب نباشد از من طلب باید کرد غرضکه بهانه بمیان نیاید العزیز که جوان ماشاءالله هستند زور طبیعت و قوت ذکا به تحریر جواب صرف کنند که حریف نود ساله از حمله اش سر نتوان جنبانید و مذاق و مزاح لطیفه لطرز انشاپردازی که خاصه طبیعت شماست) ضرور باشد ورنه طعام بے نمک خواهد بود عزیزا از طرز مستغنیانه شما تا کجا نالم که تالیف خود را باتمام نمیرسانند هویدا باد ؎

هر کاریکه همت بسته گردد ÷ اگر خارے بود گلدسته گردد

وقتیکه خدا بعمر سن شما را خواهد رسانید اغلب که از مسند نخواهند جنبید مناسب که قوت دماغی بقدر مناسب بمشق و مزاولت

میں مشغول ہوں و مشغلہ درس و تدریس سے ۵۲ طلبہ کا اسپر اضافہ ہوا ہے انشاء اللہ تعالی عنقریب جلد طبع ہوگی اور ہدیہ آپکی پاس ارسال کروں گا۔ سنا گیا ہے کہ صاحبان رامپور اپنی کتاب پر بہت نازاں ہیں وہ کہتے ہیں کہ تقلید شخصی کا رد غیر مقلدین سے کبھی ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے اور وہ بحث سے خارج ہے اور بہت باتیں فضول لکھکر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔ مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن سہسوانی اور دوسرے صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے۔ دوسرا مسودہ پہونچتا ہے بوجہ عدیم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادتمندی سے گہری نظر اور سے دیکھیں اور کھرے کھوٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے سے علیحدہ کریں اور عبارت کو وجہ موجہ و دلیل سے درست کرکے انشاء پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار مولفہ عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو روا نہیں اگر فرصت نہو تو رخصت خاص ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و درستگی میں صرف کرنا چاہیئے ورنہ مخالفین بہت کچھ باتیں بنائیں گے اور اگر کتابیں موجود نہوں تو مجھ سے طلب کریں غرضکہ حیلہ و بہانہ درمیان نہیں آنے آپ ماشاءاللہ جوان ہیں زور طبیعت اور قوت ذکاوت کی لکھنے میں جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا مخالف اس حملہ سے سر نہ ہلا سکے اور مذاق خوش طبعی پاکیزہ بطریق انشاپردازی کے کہ خاصہ تمہاری طبیعت کا ہے) ضرور ہو ورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا اے عزیز لاپروائی کا تمہاری کہاں تک شکوہ کروں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہونچایا واضح ہو

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ÷ اگر خارے بود گلدستہ گردد

جسوقت آپ سن پیری کو پہونچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت نہ کریں گے مناسب ہے کہ دماغی مشق و مزاولت بذریعہ کتب بینی دیکھنے تحریری جوابات و درس و تدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

مولوی سید احمد حسن صاحب شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب مصنف تصنیفات کثیرہ دہلی کے حقیقی نواسہ ہیں اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں اور آپکی مشہور تصانیف موضح القرآن و احسن الفوائد ترجمہ مولوی محمد حسن صاحب اور احسن التفاسیر تصنیفات ہیں سکونت دہلی [illegible]

---

۱ تقلید شخصی ائمہ اربعہ مجتہدین رحمہم اللہ علیہم اجمعین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مصنفہ کتاب معیار الحق ہے جسکا جواب حضرت علمائے رامپور صاحبان نے شائع فرمایا ہے خصوصاً ثبوت التقلید ہیں [illegible]

بذریعہ کتب بینی و تحریر اجوبہ و درس تدریس طلبہ صرف میکرد باشند۔ چہ مانع پیش آمد کہ قریب دو ماہ سپری شد از دیدار خویش شیخ پیر را مسرور نگردند اگر صرفہ سفر نیست بنگارند کہ فرستادہ آید مبالغ کہ برائے طلبہ فرستادہ اند احسان بر من فرمودند مبلغ صـــہ بحساب طعام طلبہ و عـــہ برائے خرید کتب دادم پنجروپیہ زیر امانت مجموعہ دار است۔

والسلام خیر الختام مرقومہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ

مکتوب ۱۱۲ یکصد و دوازدہم

بتعزیت مولوی شیخ عبد العزیز محدث رحیم آبادی خلف الرشید امیر الموحدین و معین المسلمین حاجی شیخ احمد اللہ صاحب رئیس اعظم رحیم آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عزیز بر تمیز بر توقیع رفیع لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ غور بامعان نظر باید جزع و فزع نشاید ابواب رحمت الٰہی چوں مفتوح گردد مرحوماں را نعمت ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب رافت و عنایت سبحانی چو شامل شود جرعہ زہر حوادث از شربت وا ویلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں برد کہ تشریف بلا یافتہ است

ترصد کہ آں مکرم برائے اہلیہ مرحومہ دعائے خیر فرمایند کہ جانشین جنت بریں گردد و ارحم الراحمین شمارا صبر و استقامت عطا

مانع پیش آیا کہ قریب دس مہینہ کے ہوئے کہ آپنے دیدار سے شیخ پیر کو محظوظ نہ کیا اگر خرچہ سفر نہیں ہے تو آپ لکھیں کہ بھیجا جائے روپیہ جو واسطے طلبہ کے بھیجا ہے وہ احسان مجھ عاجز پر کیا ہے۔ اور مبلغ صـــہ روپیہ طلبہ کے کھانے کے حساب میں اور عـــہ روپیہ خریداری کتب میں دیے ہیں مبلغ پانچروپے امانت دار کے پاس جمع ہیں۔ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ ہجری

ایکسو بارہواں خط ۱۱۲

مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عزیز صاحب تمیز کے فرمان والا شان لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ پر غور گہری نظر سے کرنا چاہیئے آہ و واویلا نہ کرنا چاہیئے رحمت الٰہی کے دروازے جب کھلجاتے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کیے گئے ملائکہ انکو نعمت و امتحان کے لباس میں بلا کے ان کو پہناتے ہیں اور اسباب مہربانی و عنایت باری کی جب شامل حال ہوتی ہے تو زہر حوادث زمانہ سے بچاتی ہے ورنہ وہ بری طرح چکھاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں برد کہ تشریف بلا یافتہ است

اُمید کہ آپ واسطے اہلیہ مرحومہ کے دعا خیر فرماویں کہ جنت عالی کی مالک ہو

فرماید۔ والسلام خیر الختام

بخدمت جناب حاجی صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب و مولوی محمد یسین صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام و نیاز مقبول باد باقی خیریت۔

مکتوب ۱۱۳ یکصد و سیزدہم

بتعریف ذکاء و تقوی سید عبدالحفیظ ثانی پسر عبدالعزیز صمدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ واضح باد کہ از چند اسبوع تحریر شما نیافتہ بودم نگرانی خاطر چیرہ دستی کردہ بود دیروز مسمی وزیر خاں مع برخوردار عبدالحفیظ ثانی د صاحبزادہ ایشاں رسیدہ خبر خیریت شما رسانیدہ خطّے موفورہ دست داد صاحبزادہ را نحیف الجثۃ ونقیہ الجسم یافتم بالضرور یقین کردہ می آید کہ از محنت دماغی باینحالت رسیدہ از حفظ صحتش تغافل نورزند بسیار خرسندم ازینکہ عبدالحفیظ طبع سلیم وجواد دارد ہنگام درس حدیث توجہ کامل میدارد علاوہ ازیں طباع و دماغ پرذکا است ماشاء اللہ خوشخط یافتم وزیر خاں گفتہ کہ امروز بروضہ حضرت شاہ شیخ نظام الدین قدس سرہ بزیارت مسنون رفتہ بود لاکن گرد روضہ دورہ ننمودہ چراکہ مشابہ طواف بیت اللہ است وہم مثل مسجد تعظیم نکرد و ولے دعائے مسنون کرد خدام این آن گفتند لاہمہ را جواب مسکت و کاسر الاسنان داد ماشاء اللہ نور سعادت و رشادت بر ناصیہ مومی الیہ درخشان است و آثار صلحاء سلف نمایاں۔ امید ست کہ بامتحان کامیاب خواہد شد اگرچہ توقف بظاہر است نہایت مسرت است کہ عبدالحفیظ پیش ما ماندہ بود بجد می پسندد۔ و السلام خیر الختام

اللہ تعالی آپکو صبر و تحمل عطا فرماوے والسلام خیر الختام۔

خدمت میں جناب حاجی صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب و مولوی محمد یسین صاحب مولوی عبدالوہاب صاحب کے ہدیہ سلام و نیاز قبول ہو باقی خیریت ہے۔

ایکسو تیرہواں ۱۱۳ خط

مولوی عبدالحفیظ کی ذکاء و تقوی و لاغری کا ذکر فرماکے خوف ظاہر فرمایا ھے کہ ایسی مشقت مزیل قوت و حیات ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ازعاجز محمد نذیر حسین بہ بگرامی خدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالی دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ چند ہفتہ سے خط آپ کا نہ پایا تھا سخت انتظار لاحق حال تھا۔ کل مسمی وزیر خاں مع برخوردار عبدالحفیظ ثانی د صاحبزادہ آپکے آئے آکر آپکی خیریت کی خبر سنائی کمال خوشی حاصل ہوئی صاحبزادہ کو لاغر و کمزور جسم میں پایا یقین کیا جاتا ہے کہ باعث محنت دماغی کے ایسی حالت ہوئی ہے نگاہداشت صحت سے برخوردار موصوف کے غافل نہ رہیں مجھے بہت خوشی ہے اس بات سے کہ عبدالحفیظ طبیعت سلیم وجودت طبع رکھتا ہے درس حدیث کے وقت کامل توجہ رکھتا ہے اسکے علاوہ طباع و دماغ پر ذکا ہے ماشاء اللہ خوشخط ہیں وزیر خاں نے کہا کہ آج صاحبزادہ روضہ پر شیخ سلطان نظام الدین صاحب کے گئے تھے مگر روضہ کے گرد نہ پھرے کیونکہ مشابہ طواف بیت اللہ کے ہے اور سوائے دعائے مسنون کے مسجد جیسی تعظیم کی خادم درگاہ چناں و چنیں کہنے لگے مگر سبکو انہوں نے دندان شکن جواب دیا ماشاء اللہ علامت نیکی و بھلائی کی پیشانی سے مومی الیہ کے روشن و آثار اگلے صالحین کی نمایاں ہے۔ امید ہے کہ امتحان میں کامیاب ہونگے اگرچہ ظاہر میں توقف ہی کمال خوشی کی بات ہے کہ عبدالحفیظ میرے پاس رہنا پسند کرتے ہیں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہاردہم ۱۱۴

در قریات تپ سرخ مستولی است ۔ و شرح ابوداود خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع حسنات و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در ینجا از فضل الٰہی بہمہ وجوہ شکایت آب و ہوا نیست اگرچہ در قریات تپ سرخ مستولی است مدرسہ خوب گرم و جاریست شرح ابوداود بغور دیدم فی الواقع بندرت تمام اغلاق و معتقدات را کہ ہمگناں از دے مجبور بودند حل فرمودند خدایا در علم و عمر ایشاں برکت دہاد و کتاب را ناتمام ہرگز نباید داشت آغاز را با تمام رسانیدن علو ہمت است و سپاندگانی را نشین کار ہیچ صلگاں خرف است بخدمت برادران الصاحب سلام و شوق برسد

مکتوب یکصد و پانزدہم ۱۱۵

بتعزیت شیخ احمد اللہ رئیس الموحدین مالک تعلقہ رحیم آباد مظفر پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد از حادثہ جانکاہ انتقال چنیں صاحب زندہ دل فیض منزل محی سنت قامع بدعت مجمع آزادگاں مرجع افتادگاں دل محباں ہوا خواہ را بصد اندوہ در ورطہ حیرت و اضطرار رسانید و زہر حادث غمناک گوناگوں چشانید ؎

جرعہ زہر حوادث چو شکر مینوشم ٭ از کف ساقی گردون فلک مینائی
گر قلم بر سر غمنامہ دوراں آید ٭ خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

ایکسو چودہواں خط ۱۱۴

دیہات میں لال بخار ہے آپکی شرح ابوداود اچھی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین خدمت میں جامع نیکی و کمالات ۔ مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے شکایت آب و ہوا کی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے ۔ شرح ابوداود غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و مشکلات کو کہ سب اس سے مجبور تھے حل فرمائے اے خدا علم و عمر میں آپکے برکت دے کتاب کو ناتمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہونچانا عالی ہمتی ہے اور ناتمام رکھنا کام بڑا بے حوصلوں اور بیکاروں کا ہے خدمت میں بھائیوں کے اپنے سلام و شوق پہونچاویں ۔

ایکسو پندرہواں خط ۱۱۵

حاجی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت عالی مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو جان گھلانیوالا حادثہ یعنی انتقال ایسے شخص زندہ دل کا جو نزول فیض کے مرکز تھے سنت کے زندہ کرنیوالے بدعت کے مٹانیوالے ضعیف کے پناہ دینے والے تھے اس واقعہ نے دوستوں کے دلوں کو بیحد صدمہ غم میں مبتلا کر کے بھنور پریشانی میں ڈالا اور حادثہ غم کا زہریلا ذائقہ چکھایا ؎

جرعہ زہر حوادث چو شکر مینوشم ٭ از کف ساقی گردون فلک مینائی

---

[۱۱۵] حاجی شیخ احمد اللہ صاحب تعلقہ دار رحیم آباد بنگال، والد مولانا شیخ عبد العزیز رحمہ بڑی طبیعت غیور رکھتے تھے جب آمین بالجہر و رفع الیدین کا مقدمہ روکنا چاہا اور نوبت کشش و آویزش کی ان حضرات نے موحدین
ساتھ نصرت کی تو حاجی صاحب بصرف ہزارہا روپے کے مقدمہ پریوی کونسل آف انگلینڈ تک پہونچایا۔ اور حکام منصف نے موحدین کے دعاوی کو قبول فرما کے اجازت ہر مسجد میں بالجہر آمین و رفع الیدین کی

[illegible]

افسوس صد افسوس ۔ ع ہر گہہ بخاطر بگزرد اشکم ز داماں بگزرد ∴ لیکن در عالم مجبوری کہ ہمہ را ذائقہ موت چشیدنی است بجز وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ چارہ نیست ؎

نہ قضا بود کہ باہم بروہم ∴ میرسد آنوقت کہ ما ہم بروہم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاَدْخِلْهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ آمین رب العلمین

دریں صورت آں صاحبان برکت نشان مع دیگر وابستگان بصبر و شکیبائی گردانید و مدام برائے آنجناب مغفور و مرحوم دعائے مغفرت و رحمۃ فرمایند نماز جنازہ با سوز و گداز ادا کردیم او ارحم الراحمین قبول کند ع دعا از من اجابت از خدا باد ∴ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۶ یکصد و شانزدہم

مشعر مسرت از اشاعت سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در اینجا خیریت است وعافیت آں محب بحضرت صمدیت خواہاں می باشد و شوق لقائے شما فوق طوق است ع دل من داند و من دانم و داند دل من ∴

و بظاہر رسم ابنائے روزگار بکار نمی برم زیرا کہ از طرف شما مطمئن و مسرور خاطرم کہ اعانت و اشاعت سنت سنیہ مطابق مضمون فیض مشحون لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ بدل میدارند ع

∴ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ∴

چہ کنم تمنائی من ہمین ست کہ نزد من عاجز اقامت گزیں باشند لیکن از خورد و نوش روزانہ قاصرم او مسبب الاسباب سببے سازد کہ مہاجرت صوریہ بیدل نشود ع کہ یارے برخورد از وصل یارے ∴ ودر آنجا

گر قلم بر سر غمنامہ دوران آید ∴ خون بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

افسوس صد افسوس ع ہر گہہ بخاطر بگزرد اشکم ز داماں بگزرد ∴ لیکن عالم مجبوری میں سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے سوائے وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ کے چارہ نہیں ہے ؎

نہ قضا بود کہ باہم بروہم ∴ میرسد آنوقت کہ ما ہم بروہم

اے اللہ ان کو بخش اور جنت الفردوس میں داخل کر ایسے موقع پر آپ سب صاحب مع دوسرے متعلقین کے صبر و تحمل اختیار کریں اور واسطے مرحوم و مغفور کے دعا مغفرت کی کریں اخلاص سے نماز جنازہ کی ادا کی اللہ تعالیٰ قبول فرماوے ع دعا از من اجابت از خدا باد ∴ زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو ۱۱۶ سولھواں خط

اشاعت سنت سے مسرت ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکی و کمالات مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواہاں رہتا ہے واضح ہو کہ آپکی ملاقات کا اشتیاق زائد تحریر و بیان سے ہے ع

∴ دل من داند و من دانم و داند دل من ∴

ظاہرا ابنائے زمانہ کا طریقہ و رسم نہیں برتتا ہوں کیونکہ آپکی طرف سے مطمئن و خوش ہوں کہ مدد اور اشاعت میں سنت برترکے بموجب مضمون پر فیض لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ کے ارادہ دل میں رکھتے ہیں ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ∴ تمنا میری یہی ہے کہ مجھ عاجز کے پاس اقامت اختیار کریں لیکن آپ کے اخراجات یومیہ سے قاصر ہوں اسباب پیدا کرنیوالا کوئی سبب پیدا کردے کہ ظاہری جدائی

قیام شما ہم مفید اظہار سنت و اسکات مبتدعین است ودیگر کسے از طالبان حدیث (بجز ناموری) اشاعت دین بالائے طاق میدارند وجملہ ٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ بنام نامی شما مختتم ازلی گردیدہ زیادہ اعانت دین توفیق رفیق تو یاد رب العباد ع دعا از من اجابت از خدا باد ❊ بخدمت گرامی حکیم محمد ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ سلام و نیاز مرا برسانند **قولہ** قیل الصیحانی ثقیل ای نفیس وذو حفرۃ قال احمد الصیحانی اطیب لا ادری قول احمد - وقال دوم زائدہ است نزد من ہمیں معنی متعین است واللہ اعلم بالصواب - وصیحانی نوعے از خرما بمدینہ منورہ - وآنصاحب معنی این عبارت از شرح ابن قیم وغیرہ بواسطہ مولوی رفیع الدین صاحب دریافت کنند وبعد دریافت بمن نیز افادہ بخشند عین لطف وکرم باشد ونزد بعض مردم فاعل قال ابو داؤد و فاعل دوم احمد است وقیل بالعکس ومن این مشکوکات را باور نمی کنم زیادہ والسلام منمقام دہلی روانہ نمودہ شد مہر دہلی ۲۶ مارچ برلفافہ ومہر آرہ تقسیم سوم ۲۷ مارچ

مکتوب ۱۱۷ یکصد و ہفتم

ہواہ خواہ خود باید تصور ید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد کہ تحریر ایشاں رسید مسرور شدم از طرز مضامینش مترشح است کہ از من فقیر سوء ظن دارند (معاذ اللہ) مرا ہموارہ ہوا خواہ باید تصور ید وگاہے پیرا موں خیالات واہیہ نروند ہر مسلم را برائے دیگرے خیر سگال باید اندیشید من کہ لب گور ہستم از کسے اسامت ظن نمی دارم

معدوم ہو ع کہ یارے برخورد از وصل یارے ❊ وہاں بھی آپکا قیام اظہار سنت و بدعت کے مٹانے کے واسطے مفید ہے دوسرے صاحب حضرات المحدیث (سوائے ناموری کے) اشاعت دین کو بالائے طاق رکھتے ہیں اور جملہ ٱللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ آپکے نام نامی کے ساتھ مہر کی گئی زیادہ دین کی اعانت کی توفیق رفیق ہو اور برکت سے رب العباد کے ع دعا از من اجابت از خدا باد ❊ گرامی خدمت میں حکیم ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب کے اللہ تعالیٰ سلامت رکھے میرا اسلام نیاز پہونچا دیں۔ قول ابو داؤد کا کہا گیا صیحانی کھجور نفیس اور خوش ذائقہ ہے کہا احمد نے صیحانی کھجور پاکیزہ ہے احمد کے قول کا میں مفہوم نہیں جانتا اور دوسرا قال زائد ہے میرے نزدیک یہی معنی ثابت ہیں واللہ اعلم بالصواب اور صیحانی مدینہ منورہ کے اقسام خرما سے ایک قسم ہے اور آپ اس عبارت کے معنی شرح ابن قیم وغیرہ سے بذریعہ مولوی رفیع الدین صاحب کے معلوم کریں اور بعد دریافت کے مجھکو بھی آگاہ کریں عین مہربانی ہوگی اور بعض شخص کے نزدیک فاعل قال کا ابو داؤد ہے اور دوسرے کا احمد ہے اور ان کے خلاف بھی کہا گیا ہے میں ان شکوک پر بھروسہ نہیں کرتا زیادہ والسلام دہلی سے روانہ کیا گیا مہر دہلی ۲۶ مارچ اور آرہ کی مہر تقسیم ۲۷ مارچ

ایکسو سترہواں خط ۱۱۷

مجھے اپنا ہی خواہ جانیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو آپ کا خط ملا خوشی ہوئی طرز تحریر سے مفہوم ہوتا ہے کہ فقیر کیجانب سے آپ سوء ظنی رکھتے ہیں (اللہ پناہ دے) مجھ کو اپنا ہی خواہ ہمیشہ تصور کریں اور کبھی خیالات واہیہ کے پاس نہ جائیں ہر مسلمان کو دوسرے کے واسطے خیر خواہ خیال کرنا چاہئیے میں کنارہ

غیر ممکن است کہ از آنصاحب بدگمان باشم نمی دانم کہ این وسوسہ از کہ آموختند حالانکہ پیش من ماندہ بود کردہ اند طریقہ بندہ بخوبی دیدہ اند ہاں ضرور مرکوز خاطر دارم کہ باہم مناقشہ پیدا نشود لہذا احباب و شاگردان و معتقدان خود را نصیحت میکنم کہ طریق اخوت باہمدگر مبذول می نمودہ باشند۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۱۸ یکصد و ہیژدہم

شکریہ ۔ از خدمت کتاب و سنّت قصر ہمت نمی کنم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد کہ پرسجوئی من پیر صد سالہ نمودند عمرت دراز باد الحمد للہ علی احسانہ ایام زندگی خود بسر می برم تمنا ہا دارم کہ تا روز مرگ از خدمت کتاب و سنّت مرا حرمانے نباشد برادران دین را تشکر گزارم کہ از خدمت ایں فقیر بوریا نشین قصر ہمت نمی کنند منی آڈر واپس است از خزانہ غیب مرا بسیار میرسد شمارا تکلیف نباید کرد چہ کہ کثرت آں برائے ایشاں وبال است و معاش قلیل اینہم کہ فرستادہ اید در مصارف ضروریہ باید آورد خدایا شمارا توفیق رفیق خیر دہاد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۹ یکصد و نوزدہم

رسید انبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ دو صد انبہ نفیس مبذولہ مرسلہ سامی رسید موجب احسان بے

گزرے ہوں کسی اور سے بدگمانی نہیں رکھتا ہوں غیر ممکن ہو کہ آپ سے بدگمان رہوں میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کا خیال کہاں سے سیکھا حالانکہ میرے پاس رہ کر میرا طریقہ اچھی طرح دیکھا ہے ہاں ضرور خواہش دلی رکھتا ہوں کہ آپس میں بیمزگی پیدا نہو اسلئے اپنے احباب و شاگردوں و معتقدوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ طریقہ بھائی بندی کا آپس میں نگاہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام۔

اکسو اٹھارھواں خط ۱۱۸

شکریہ دریافت خیریت منی آڈر واپس خدمت کتاب و سنت میں قصر ہمت نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے واضح ہو کہ آپ نے مجھ پیر صد سالہ کی خیریت دریافت کی آپکی عمر دراز ہو۔ اللہ کا شکر ہے کہ اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں آرزو رکھتا ہوں کہ دم مرگ تک خدمت الٰہی سے کتاب اللہ و سنت نبوی کے محرومی نہو دینی برادران کا شکر گزار ہوں کہ اس فقیر بوریا نشین کی خدمت سے ہمت کوتاہ نہیں کرتے ہیں منی آرڈر واپس ہے مجھ کو خزانہ غیب سے بہت پہونچتا ہے آپ کو تکلیف کرنا چاہئے کیونکہ معیشت قلیل ہے جو کچھ کہ آپنے بھیجا ہے ضروری اخراجات میں اپنے لا دیں اللہ تعالی آپ کو نیکی کی توفیق عنایت فرمادے۔

والسلام خیر الختام

اکسو انیسواں خط ۱۱۹

آم پہونچے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع نیکی و کمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلامت رکھے اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو دو سو بہترین آم آپکے بھیجے ہوئے پہنچے باعث احسان و مسرت کا ہوا اللہ

پایان و فرحت فراوان گردید جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ولقّٰکم نضرۃً وسروراً وکان سعیکم مشکوراً ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؂

آیندہ خانہ برکت و حشمت آباد برب العباد باد زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی عبد الوہاب و مولوی محمود صاحب و دیگر صاحبزادگان ہدیہ سلام و نیاز من موصول و مقبول باد۔ بر لفافہ تاریخ تحریر ۲۴ ر صفر بمقام دہلی روانہ شد) مرقوم ست و مہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۱۷ ر جولائی ۱۸۹۸ء منقش زدہ است

۱۲۰ مکتوب یکصد و بستم

بسفارش احدی بسرقین ماکول اللحم جانوران باید سوزانید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مجمع فضائل و برکات مولوی محمد ابراہیم سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حامل رقیمہ ہذا بسا مردم بزرگ کریم النفس است از امداد وی پہلو تہی نفرمایند چہ کہ کار مستمنداں بر آوردن ذخیرہ حسنات اندوختن است آنکہ در باب سرقین ماکول اللحم تحریرے فرستادہ بودند بنزد سید عبد العزیز صمدنی مرسل شد جوابش ہمانست کہ حسب تحقیقات (بندہ فقیر) موصوف الیہ نوشتہ بودند از سوختن و سوزانیدن وے باکے نباید کرد بہمہ نمازیان مسجد سلام مسنون ما برسانند والسلام خیر الختام۔

۱۲۱ مکتوب یکصد و بست و یکم

اسناد حدیث وضع یدین علی الصدر و تضعیف تحت السرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعالیٰ بدلہ دے بدلہ وافر اور ترو تازگی و خوشی عنایت کرے اور آپکی سعی کو قبول کرے ع۔ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؂

آیندہ برکت و دولت سے گھر آباد ہو مدد سے رب العالمین کی زیادہ والسلام خیر الختام مولوی عبد الوہاب و مولوی محمود صاحب اور دوسرے صاحبزادگان کو ہدیہ سلام و نیاز میری طرف سے پہونچا دیں۔ یہ لفافہ ۲۴ ر صفر کو دہلی سے روانہ ہوا۔ اور ڈاکخانہ دربھنگہ ۱۷ ر جولائی کی مہر لگی ہے ۱۸۹۸ء

۱۲۰ ایکسو بیسواں خط

کسیکی سفارش میں گوبر حلال جانور کا جلا سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مجمع فضائل و برکات مولوی محمد ابراہیم صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس خط کا لیجانیوالا آدمی بہت بزرگ اور سخی دل ہے انکی امداد سے آپ اغماض نفرمادیں کیونکہ حاجتمندوں کا کام کردینا نیکی کا ذخیرہ جمع کرنا ہے۔ اس بارے میں گوبر ماکول اللحم کے اپنے سوال بھیجا تھا سید عبد العزیز صمدنی کے پاس بھیجدیا گیا ہے اسکا جواب وہی ہے کہ بندۂ فقیر کی تحقیقات کے موافق موصوف الیہ نے لکھا تھا اس کے جلنے و جلانے سے کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔ سارے نمازیان مسجد کو میرا سلام مسنون پہونچادیں والسلام خیر الختام۔

۱۲۱ ایکسو اکیسواں خط

اسناد حدیث خزیمہ وضع الیدین علی الصدر و تضعیف حدیث تحت السرہ کیضرورت ہے لکھیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قبل ازیں قطعہ استفتا ضروری بابت خط برائے تحریر جواب فرستادہ بودم اغلب کہ بنظر سامی گذشتہ کاشف مدعا بودہ باشد حسبۃ للہ جوابات سوالات مرسلہ بر خود تکلیف گوارہ کردہ بقلم آوردہ ارسال دارند و دیگر امر ضروری اینست کہ اسناد حدیث خزیمہ در باب وضع یدین علی الصدر و حدیث تحت السرہ از کتب معتبرہ ارشاد گرد خود نقل کنانیدہ جلد تر روانہ فرمایند ودرینولا اسناد آں کہ نزد من بود در کاغذ خلط ملط شد دستیاب نمیشود لہذا مکلف خدمت سامی شدہ ام بہر کیف زود تر ابلاغ نمایند عین لطف کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۲۸ رر روز جمعہ بمقام دہلی۔ مہر ڈاکخانہ بنارس ۴ر جولائی

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ خیر کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ اسکے پہلے ایک استفتا ضروری اندر لفافہ کے جواب لکھنے کی غرض سے بھیجا تھا غالباً نظر گرامی سے گذر کر حقیقت پر مطلع کیا ہو سوالات مرسلہ کا جواب بنظر ثواب اپنے پر تکلیف گوارا کر کے لکھ کر بھیجدیں۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سند حدیث خزیمہ کی سند پر ہاتھ باندھنے کی اور سند حدیث تحت سرہ کی معتبر کتابوں سے نقل کرا کے جلد روانہ کریں۔ سند دونوں حدیثوں کی میرے پاس موجود تھی لیکن وہ کاغذات میں ملکر گم ہو گئی ہے اسلئے تکلیف دہ ہوں کہ جلد روانہ کریں عین مہربانی ہو گی۔ زیادہ

والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ رر روز جمعہ روانہ

مقام دہلی مہر ڈاکخانہ بنارس ۴ر جولائی

مکتوب یکصد و بست و یکم

۱۲۱

بہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت جامع الحسنات والکمالات جناب مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد یہ عاجز آپ کی خدمت حدیث نبوی ﷺ سے از بس مشکور و نہایت مسرور ہو کر عمر سعادت میں فیض برکت کی دعا کرتا ہے۔ مناظرہ مرشد آباد کا نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا۔ فی الجملہ تردد و انتظار ہے۔ ان دنوں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مضمون اقسام ملازمت مندرجہ اشاعۃ السنۃ جلد دہم کا جواب لکھا ہے اور ایک رسالہ منسوب بمولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کا اس بارہ میں میرے پاس پہنچا۔ امید کہ آپ اپنی عبارت عدم جواز مع دلائل و نیز اعانۃ الملتہ الاسلامیہ کے منصفانہ رائے تحریر فرمائیں مولوی محمد حسین صاحب نے کچھ آپ کی نسبت دریں خصوص لکھا ہو یا آئندہ لکھیں تو بقولہ تعالیٰ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ الخ اعراض فرمایا آپ کے نزدیک اسکے جواب کی اشد ضرورت ہوتی۔ تاہم اس عاجز کی خاطر سد باب فتنہ و فساد کی غرض سے بخدے توقف کریں اور میری دوسری تحریر کا انتظار فرمائیں آپ خوب جانتے ہیں کہ عفو و اصلاح و تحمل و اصطبار کی قرآن و حدیث میں کسقدر تاکید اور اس کے عامل پر کیا بشارت ہے۔ ان زائد و فضول مباحث و خانہ جنگیوں میں مقلدین و فحول علماء کا مشغول ہونا افادہ عام اور اشاعت توحید و نصرۃ سنت سے (جو اہم و مقدم ہے) خلل انداز اور عوام اہل اسلام کے عقاید و اعمال کیلئے نہایت مضر ہے۔ اور مخالفین و معاندین دانسا و از نوعا

کرنیوالے کو موقع ہاتھ آتا ہے اور ان کو فرصت ملجاتی ہے۔ چونکہ آپ نے ایک عمدہ کام کے انصرام کا گرانبار اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی ذات وصفات کو اس میں وقف کر دیا ہے بطریق اولی خارج از بحث باتوں سے علیحدہ و یکسو رہنا چاہیئے۔ و باللہ التوفیق۔ المرقوم

۲۸ر جمادی الثانی ۱۳۰۵ہجری روز شنبہ از دہلی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب یکصد و بست و دوم[۱۲۲]

فتوی مطلوبہ واپس است

از عاجز بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد نذیر حسین

بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مع فتوی رسید کاشف مدعا گردید حسب ارقام شریف سامی مہر خود و مہر دیگر کنانیدہ روانہ کردہ میشود و مولویان شہر ہمہ بدعتی و مخالف ما شما اند۔ چگونہ مواہیر خودہا خواہند نمود ایں چند مواہیر مسافران ذی استعداد ثبت بودہ میرود جزاکم اللہ تعالے در کار خیر و اجرائے سنت مستعد و چالاک اند باقی حال از عقب خواہم نوشت۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ از حاضر الوقت سید محمد عبد السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔ مرقومہ ۲۸ر ذی الحجہ من مقام دہلی روانہ نمودہ شد۔ مہر ڈاکخانہ بنارس۔ ۲۷ر اگست ۱۸۸۹ء

مکتوب یکصد و بست و سوم[۱۲۳]

توکل شان صابر است الا طلب وجہ طبیب لازم است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم واضح باد کہ نگاشتہ پرچہ وصول

ایکسو بائیسواں خط[۱۲۲]

فتوے واپس بھیجا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تمہارا خط ملا۔ کاشف حال ہوا۔ تمہارے کہنے کے بموجب اپنی اور دوسرے حضرات کی مہریں کرا کے (فتوی) روانہ کیا جاتا ہے باقی شہر بھر کے بدعتی علماء ہمارے اور تمہارے مخالف ہیں وہ بھلا اپنی مہریں کس طرح ثبت کریں گے یہ چند مہریں علماء مسافرین صاحبان استعداد کی ہیں۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور احیاء سنت نبوی ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی حال بعد میں لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام۔ حاضرین میں سے سید محمد عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔ مرقومہ ۲۸ر ذی الحجہ از دہلی

۲۷ر اگست ۱۸۸۹ء

ایکسو تیئسواں خط[۱۲۳]

توکل ضرور چاہئے مگر وجہ طلب طبیب لازم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ربا لیں و بیش دنیوی مال

دکہ برائے زخارف دنیوی بے پس وپیش، نمودند نتیجہ وے یافتہ باشد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ متوکلان را ہمین بس است کہ ہرچہ از وجہ طیب قلیل یا کثیر بدست آید بخورد و بدہد ذخیرہ کردن شایان وشیوہ ارباب فقر نیست انچہ بتقدیر است خواہد رسید البتہ واجملوا الطلب را پیش نہادہ خاطر باید نمود مثل بیکاران وبیدست وپایان نباید نشست ونہ مال طیب را باسراف ومصارف فضول باید آورد واز مریدان ومعتقدان بتقاضائے سزاولی تحصیلداراں تحصیل نباید کرد دورہ سالانہ چہ سود بلکہ گرانی خاطر ارادتمندان است بیعت بطرز مسنون می گیرم مگر از بیعت کنندگان بحیلہ ہر زور کہ آنرا اہل تصوف وعلماء حق وجہ ناجائز گفتہ اند گرفتن نمی پسندم اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْھَا مناسب است کہ بتدریس درس مومنین کوشند واز مال مشتبہ لقمہ نخورند دیدہ باشند کہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی در لباس توانگری حیات خود بفقر می گذارند مگر دیانت خود برباد نمی کنند اگرچہ ملازم نصارٰے است مگر امور شرعی بے کم وکاست بجا آوردہ حق مستحقین می رسانند حال مرزا نصیر الدین بتر است اورا در تحصیلداری خماریست کہ بر قلب وے وبر سماعت وے مہرے زدہ وبر بصارت او غشاوہ آمدہ۔ گاہ گاہ می آید گفتم کہ اعمال صالح ہموارہ باید کرد واز آمد ورفت وچاپلوسی متملقانہ حاصلے نیست برائے ایشان بسفارش مناسب بجاہائے مختلف نوشتہ ام بوقت حصول جواب بشما خواہم نگاشت۔ والسلام خیر انجام۔

۱۲۴
مکتوب یکصد وبست وچہارم

وہ دولت کی طلب میں اپنے بیکار دوڑ دھوپ کی جو اسکا پھل پایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت متوکلین کے لئے یہی زیبا ہے کہ حلال طریقہ سے کم یا زیادہ جو کچھ میسر آئے اُسے خود بھی کھائے اُوروں کو بھی کھلائے۔ جمع کرنا ارباب فقر کی شان کیخلاف ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے بہر صورت ملیگا البتہ اجملوا الطلب کو مد نظر رکھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ نکھٹوؤں کی طرح ہاتھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھ رہنا چاہیئے اور نہ حلال مال کو فضول خرچی میں ضائع کرے۔

مریدوں اور معتقدوں سے زبردستی کچھ وصول نہ کرنا چاہیئے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مریدوں کے لئے وہ نفرت کا باعث بنجاتا ہے۔ میں سنت نبوی کے طریقہ پر بیعت کرتا ہوں مگر بیعت کرنیوالوں سے دھوکہ بازوں کی طرح جس کو اہل تصوف وعلماء حقانی ناجائز کہتے ہیں، کچھ نہیں لیتا اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْھَا مناسب ہے کہ علماء درس وتدریس میں کوشش کریں اور مشتبہ مال سے ضرور پرہیز کریں دیکھا ہوگا کہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی نے مالداری کی حیثیت سے اپنی ساری زندگی فقیر کیطرح گزار رہے ہیں مگر اپنی دیانت پر انہوں نے حرف نہیں آنے دیا اگرچہ انگریزوں کے وہ ملازم ہیں باوجود اسکے امور شرعی بے کم وکاست ادا کرتے ہیں اور مستحقین کو اُن کا حق ادا کرتے ہیں مرزا نصیر الدین کا بُرا حال ہے تحصیلداری کا اسکو ایسا نشہ چڑھا ہے کہ اسکے دل کان پر مہر لگ گئی ہے اور آنکھوں پر اُسکے غفلت کا پردہ پڑگیا ہے کبھی کبھی آتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمیشہ اعمال صالحہ کرنے چاہئیں خوشامد و آمد سے کچھ فائدہ نہیں ہے میں نے اسلئے مختلف جگہ خطوط لکھے ہیں جواب آنے پر تم کو لکھوں گا۔ والسلام خیر انجام

۱۲۴
ایکسو چوبیسواں خط

شکریہ رسید زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ مبذولہ سامی بذریعہ منی آرڈر وصول شدہ بقبض درآمد جزاکُمُ اللہُ تعالیٰ جزاءً موفوراً ۵ وَکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ع

؎ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؎

زیادہ خانہ حشمت وعزت آباد مستدام باد برب العباد۔ والسلام خیر انجام ۱۲ ذی الحجہ روز چار شنبہ از دہلی روانہ شد بہمہ خورد وکلاں ہدیہ سلام ونیاز برسانند

مہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۵ مئی ۱۸۹۸ء عیسوی

روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبدالرحیم[۱] صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تمہارا ہدیہ مبلغ بیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے خدا تم کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ ع

؎ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؎

زیادہ یہ کہ خداوند رب العباد تمہارا گھر عزت وحشمت سے شاد وآباد رکھے۔ والسلام خیر الختام۔

سب چھوٹوں بڑوں کو ہدیہ سلام ونیاز پہونچے

مرقومہ ۱۲ ذی الحجہ روز چار شنبہ از دہلی

مہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۷ مئی ۱۸۹۸ء

ایکسوپچیسواں خط

۱۲۵

خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ بخدمت شریف جامع الحسنات والفضائل عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیہ فی الدارین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ منی آرڈر دوسو روپے کا پہونچا۔ رسید پہونچگی۔ خدا تعالیٰ تمہاری بڑی عمر کرے اور دشمن تمہارا ہمیشہ پائمال رہے اور تمہاری اولاد اور عفیفہ خوش رہے یہ روپیہ میری دوا وعلاج کیلئے بھیجا ہے کیا میری دوا میں چھپن ٹکے خرچ ہوئے تھے اور ہونگے۔ اول تو میں علاج سے بھاگتا ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ دوم اب فقیر کو جلا کر کیا کروگے کیا مجھ بڈھے کو پٹارے میں تبرک کے لیے رکھنے کا تو قصد نہیں ہے میں تو پابرکاب ہوں خدا تم کو فائز المرام اور کامراں رکھے آپکی خاطر سے رکھ جاتا تم خفا ہوجاتے ہو چند آنے دوا کی قیمت عطار کے پاس بھیجدی ہے اور باقی واپس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت تاکید سے لکھا تھا

---

[۱] جناب مولوی عبدالرحیم وجناب مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہر دو حضرات شاگرد رشید تھے اور اپنے گھر کے خوشحال ومخیر روساء میں سے تھے ۱۲

کہ دوائیں آپ نہ لگائیں تو ہمارا روپیہ پھیر دیا جائے ہیں نے منی آرڈر تو نہیں (واپس) کرایا مگر آپ کی خدمت میں وہ روپیہ ضرور پہونچا دیا گیا ہے جس کی آسان سبیل یہ ہوئی کہ مفلس غربار طالبان علم کے لئے اس امداد سے کتابیں اور سردی کے کپڑے ان کیلئے خرید دیے گئے اور جو کچھ روپیہ مجھ سے انہی طالبان علم کے حساب میں سے باورچی کو دیا گیا ہے۔ اور اس روپے کے پہنچ جانے کا ذمہ دار خدائے تعالے ہے جس نے تم کو دیا ہے۔ وہی تم کو جزائے خیر عطا فرمائیگا ع ؎ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؎ کپڑا پہونچ گئے اسکا عمامہ و کرتہ و پاجامے بنالیئے گئے ہیں۔ بلکہ جمعہ کے روز پہن بھی لئے۔ اور بعد نماز جمعہ تمہارے لئے دعا مانگی کہ خداوندا میرا عزیز عبدالعزیز کامران رہے اور بچوں کو دعا اور عقیقہ کو بھی میری طرف سے دعائے خاص پہونچا دینا۔ جسکا روپیہ آپ نے اپنے نام گرامی سے بھیجا ہے۔

والسلام۔ مہر لفافہ کرجنان ۶ر نومبر ۱۸۸۹ء۔

۱۲۶

مکتوب یکصد و بست و ششم

بہ ترک دہلی اقامت دیار غربی پسند نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی سید محمد پشاوری سلمہ ربہ السلام علیکم ہویدا باد کہ بفضلہ جانبین بخیریت ہستند۔ مراکہ بامور نشر و سنت فرمودہ اند از نقل و حرکت دہلی رخنہ و ہرج و جرح می افتد پشاور رسیدن و ماندو بود و دیار غربیہ بسا محال است و دشوار جامع کمالات و عین الانسان مولانا قاضی طلا محمد صاحب متواتر مرا تکلیف دادہ اند کہ ببلاد غربی درس جاری کنم مگر ع ؎ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شد ؎ کجا دیار شرقی کجا حضرۃ دہلی بعد المشرقین است ہمیں خدمت کتاب و سنت مرا رسانیدن و دہلویان مرا خیر مقدم کردہ از اعانت و نصرۃ نوازش فرمودند بس از ینجا پشاور کوچیدن جر ثقیل است۔ والسلام خیر انجام از دہلی

۴ر شعبان المکرم سنہ ۱۲۸۶ ہجریہ

۱۲۶

اکیسو چھبیسواں خط

دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی سید محمد پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے معلوم ہو کہ خدا کے فضل سے دونوں طرف خیریت ہے مجھ کو جو جناب نے اشاعت قرآن و حدیث کیواسطے لکھا ہے تو دہلی سے روانگی میں سخت مشکلات ہیں اور پشاور پہنچنا اور اجنبی جگہ بود و باش اختیار کرنا محال و دشوار ہے۔ جامع کمالات مولانا قاضی طلا محمد صاحب نے بارہا اصرار کیا کہ بلاد غربی میں سلسلہ درس جاری کروں مگر نہ ہو سکا ع ؎ از ضعف بہر جا کہ نشستم وطن شد ؎ کجا دیار شرقی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین ہے۔ اور اسی نشر و اشاعت دین کے لئے اہل دہلی نے بھی میرا خیر مقدم کیا ہے اور وہ مدد و معاونت مدرسہ کی طلباء کیلئے فرماتے رہتے ہیں لہذا یہاں سے میرا پشاور کوچ کر جانا بہت مشکل ہے۔ والسلام خیر الختام۔

از دہلی ۴ر شعبان المکرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری۔

۱۲۷

مکتوب یکصد و بست و ہفتم

۱۲۷

اکیسو ستائیسواں خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ کہ از راہ محبت دیرینہ فرستادہ بودند در گرانی بمنزلہ بست اشرفی کامیاب شد جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا مَّوْفُوْرًا وَ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا

ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ٭ زیادہ و السلام خیر الختام ہمہ خورد و کلاں سلام من برسد۔ بر لفافہ ۴ ربیع الثانی منتقام دہلی و مہر ڈاکخانہ تاج پور در بھنگہ۔

۳ نومبر ۱۸۹۴ء

مکتوب یکصد و بست و ہشتم ۱۲۸

تہنیت کامیابی مقدمہ۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بفضلہ دریںجا خورد و کلاں بخیریت اند و مژدہ صحت و تندرستی مزاج مبارک آں صاحب مع متعلقان خواستہ می باشد الحمد للہ نامہ نامی بمژدہ فتحیابی مقدمہ مرجوعہ عدالت و ابلاغ بست روپیہ مرسلہ بوقت گرانی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مبالغ مبذولہ وصول شد جَزَاکُمُ اللّٰہُ جَزَاءً مَّوْفُوْرًا وَ کَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ٭ ترصد کہ گاہ گاہ یاد فرما باشند زیادہ والسلام خیر انجام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ بیس روپے جو کہ محبت قدیمی کی وجہ سے ارسال فرمائے ہیں وہ میرے نزدیک بیس اشرفیوں کی طرح ہیں وصول پائے۔ خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع

٭ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ٭

والسلام خیر الختام۔ جملہ خورد و کلاں کو سلام پہنچے

۴ ربیع الثانی از دہلی

ایک سو اٹھائیسواں خط ۱۲۸

مقدمہ کی کامیابی کی خوشی۔ روپیہ کی رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں پر سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور آنجناب کی صحت و عافیت مع متعلقین نیک چاہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ گرامی نامہ آیا مقدمہ کی فتحیابی کی خوشی ہوئی۔ نیز مبلغ بیس روپے وصول پائے کوپن[ملہ] کو پڑھا حال معلوم ہوا خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور آپکی سعی مشکور فرمائے ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ٭ مجھے امید ہے کہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں گے۔ والسلام خیر الختام مولوی عبد الوہاب صاحب و مولوی محمود و میاں محمد

[ملہ] کوپن یعنی رسید جو ڈاکیہ بوقت وصول ہونے منی آرڈر کے علیحدہ رسید چاک کر کے دیتا ہو۔

بمولوی محمد عبد الوہاب و مولوی محمود و میاں محمد و حافظ احمد صاحبان۔ سلام و نیاز من موصول و مقبول باد برب العباد

مہر ڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

١٢٩
مکتوب یکصد و بست و نہم

در تحقیق صوفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبد الرشید بادلی صاحب۔ سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی نامزد فقیر کردہ اند رسید باورا ک مضامینش انشراحیکہ یافتم پایانی نیست آنکہ در باب چگونگی اصل منشوش قلب۔ خالص۔ مزور۔ و صادق۔ فقرا۔ صوفیہ پرسیدہ اند شرحش بسا دراز است از آنچہ و زد ہم متمکن است مینگارم۔ و اینہمہ متلقیہ و مروجہ خاندان حضرت حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ محدث رح و حضرات مجددیہ رحمہم اللہ است و از تالیفات آنہا مستفید شدہ ام خوب میدانید کہ سلف صلحاء و علماء و بندار ان را فقرا می گفتند ہم در زمرہ اش عالم و عابد داخل شد عقب سے نام صوفیہ و فقرا پیدا شد و نام صوفیہ باعتبار لباس نسبت کردہ شد و این صحیح است و بعضی منسوب بہ صفوۃ الفقہا و صوفۃ الصفا و برخے صوفہ بن ادین طاغہ نسبت کردہ اند کہ قبیلہ مشہور بریاضت و عبادت (در عرب) بود و نیز ہنوز باشد و گروہے نسبت بہ اہل صفہ فرمودہ و جماعت بطرف صفا رفتہ اند و انبوہے بہ صفوۃ منسوب ساختند و ہم دیگراں

وحافظ احمد صاحبان کو میرا سلام و نیاز پہنچے۔

مہر ڈاکخانہ تاجپور دربھنگہ

۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

١٢٩
اکیسو انتیسواں خط

صوفیہ کی تحقیق میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبد الرشید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ فقیر کے نام کا نامہ نامی وصول ہوا۔ ان مضامین کے سمجھنے میں مجھ کو اتنی بصیرت حاصل ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ منشوش قلب و خالص مزور و صادق فقرا صوفیہ کے نزدیک کیا اصل ہے ان کی شرح تو بہت طوالانی ہے مگر جو کچھ میرے ذہن میں ہے حوالہ قلم کرتا ہوں اور یہ سب حضرت حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح اور حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالی کے خاندان میں مروج ہے اور میں نے انہی بزرگوں کی کتابوں سے اخذ کیا ہے واضح ہو کہ سلف صالحین جس کو فقرا کہتے تھے وہ بھی ان کے زمرہ عالم و عابد میں داخل ہوتا تھا۔ بعد ازاں صوفیہ و فقراء کا نام عالم وجود میں آیا اور صوفیہ کا نام لباس کی وجہ سے پیدا ہوا اور یہی صحیح ہے اور بعض حضرات اسکو صفوۃ الفقہاء و صوفۃ الصفا سے اور بعض صوفہ بن ادین طانجہ کی طرف منسوب کرتے ہیں (یہ قبیلہ عرب بھر میں عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور اب بھی ہے)۔ اور ایک جماعت اہل صفہ کی طرف نسبت دیتی ہے اور ایک گروہ صفا کی طرف اور ایک بڑی تعداد صفوۃ کی طرف منسوب کرتی ہے

گفته اند که در بارگاه خداوندی بصف مقدم نسبت است دیگر این همه اقوال ضعیف است چرا که به تسلیم توجیهات بالا صفی یا صفوی یا صفی باید گفت (نه صوفی)، واضح باد که درین روزها جماعت فقرا (اهل سلوک) را هم نام صوفی پیدا شد که این حرف جدید ست الا درین امر اختلاف است که آیا در هر دو افضل کیست که بروے اطلاق صوفی کرده اند یا لفظ فقیر خوانده اند و هم درین اختلافی یافته ام که آیا غنی شاکر اعلیٰ است یا فقیر صابر پس درین مسئله باهم سید الطائفه شیخ جنید بغدادیؒ و معاصرش شیخ ابو العباس بن عطار رحمهما الله تعالیٰ نزاع قدیم یافته ام و از امام احمد بن حنبل رحمة الله علیه درین مسئله دو روایات منقول است و از آنجمله بهتر آنست که الله تعالیٰ و تبارک فرموده است يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ت اے مردمان شما را از یک مرد و یک زن ما آفریدیم و قبائل و گروهها ساختیم تا که باهم شناخت باشد بیشک نزد الله تعالیٰ از شما معزز و بزرگ است که زیاده پرهیزگار باشد۔ بشنو که در خبر آمده است که از جناب رسالتمآب پرسیدند ارشاد شد از شما افضل آنست که از همگنان زیاده متقی باشد گفتند سوال ما ازین نیست بار ارشاد شد که یوسف نبی الله علیه السلام بن یعقوب نبی الله ابن الابن اسحاق نبی الله (نبیره حضرت اسحاق) و پسر نبیره (ابراهیم خلیل الله) باز گفتند که این نمی پرسیم ارشاد شد که آیا معادن (کانها) عرب (خاندانها) دریافت می کنید چه که مثل کانهاے سیم و زر هستند بشرطیکه تدبر و تعقل در دین داشته باشند پس کتاب و سنت دلالت میکند که به نزد الله

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں بارگاہ خداوندی میں جو صف اول ہے اس کی طرف ان کی نسبت ہے دیگر یہ تمام اقوال ضعیف ہیں کیونکہ توجیہات بالا کو ماننے کی صورت میں صفی یا صفوی کہنا چاہیے نہ کہ (صوفی)، جاننا چاہیے جدت کیوجہ سے فقراء (اہل سلوک) کا دوسرا نام صوفی پیدا ہو گیا کیونکہ یہ حرف جدید ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں افضل کون ہے اور کس پر صوفی کا اور کس پہ فقیر کا اطلاق کیا جائے اور اس میں بھی میں نے اختلاف پایا ہے کہ غنی شاکر اعلیٰ ہے یا فقیر صابر پس اس مسئلہ میں سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور انکے معاصر شیخ ابو العباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ کے درمیان اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ میں دو روایات منقول ہیں اور انہیں بہتر یہ ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے اے لوگو! میں نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں و جماعتیں بنادی ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان لو بیشک اللہ کے نزدیک تم سب میں وہ بہتر ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو!! سنو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو انہوں نے عرض کیا کہ ہماری عرض یہ نہیں تھی پھر آپ نے ارشاد فرمایا یوسف نبی اللہ ابن یعقوب نبی اللہ ابن الابن اسحق نبی اللہ (حضرت یوسف علیہ السلام حضرت اسحق علیہ السلام کے پوتے) اور ابراہیم (خلیل اللہ) علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں۔ پھر صحابہ رضنے عرض کیا کہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ارشاد ہوا خاندان کانوں کی مثل ہے خاندانوں کو اہل عرب دریافت کرتے ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہیں۔ لہٰذا جو زمانہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اس میں تدبر و تفکر کریں

سبحانہ تعالیٰ از ہمگناں زیادہ عزت در انست کہ پرہیزگار باشد و در سنن آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود است کہ عربی را بر عجمی فضیلتے نیست و نہ عجمی را بر عربی و نہ سیاہ را بر سفید و نہ سیاہ را بر صبح و بر سفید و نہ صبح را بر سیاہ مگر بتقویٰ۔ ہر یکے افضل و اعلیٰ بر غیر متقی است چہ کہ ہر کسے آدم زادہ است و آدم از گل۔ و اینہم بروایت کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ واللہ حاشا نہ جاہلیت (فخر و ناز بر آبا۔ واجداد) از شما برداشتہ است پس انسان را دو تفریق است ۱۔ مومنین پرہیزگار ۲۔ بدبخت بدکار لہذا در عرب و عجم سیاہ و سفید آنکس با عزت و آبرودار پیش خدا است کہ از خالق تعالیٰ شانہ می ترسد و پرہیزگار است ہرگاہیکہ در تقویٰ مساوی شدند بدرجات تساوی ہم پیدا شد مگر در شریعت فقر را تہیدستی از مال تعبیر کردہ اند و ہم محتاج بسوئے خالق گفتہ اند اللہ تعالیٰ فرمودہ است إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ صدقہ ہائے برائے فقیراں و مسکینان است و يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ اے آدمیاں بسوئے خدا محتاج ہستید۔ در قرآن مجید فقر را دو اقسام است :- اہل صدقات۔ اہل فے۔ صنف اول را فرمودہ است لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا صدقات برائے فقرا است کہ در راہ خدا باز داشتہ اند کہ در ملک سیر و سیاحت نمی توانند کرد (از حال ایشاں) ناواقف اند کہ بسبب بے طمعی آسودہ حال خیال کردہ اند (لیکن ای محمد)

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ہوں پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں عزت والا وہی ہے جو پرہیزگار ہو اور سنن میں وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر اور نہ سیاہ کو سفید پر اور سفید کو سیاہ پر مگر تقوے کی وجہ سے ہے اور وہ ہر غیر متقی پر فضیلت و درجہ عالیہ رکھتا ہے اسلئے کہ ہر شخص آدم علیہ السلام کی اولاد ہے انکی پیدائش مٹی سے ہے۔ اور یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ اللہ جلشانہ نے تم سے (فخر و ناز پر آباؤ اجداد کے) تم سے اٹھالیا ہے پس انسان دوسری طرح پر منقسم ہے۔ اول مومنین پرہیزگار دوم بدبخت بدکار لہذا عرب و عجم سیاہ و سفید شکل کا کیوں نہ ہو لیکن جو خدا سے ڈرتا ہے اور وہ جو پرہیزگار ہے اور تقوی میں برابر ہیں اور درجات میں بھی برابر ہیں مگر شریعت میں تہیدستی کا نام فقیر ہے۔ اور اس کے معنی محتاج بسوئے خالق بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالےٰ صدقات و خیرات کے مستحق فقیر اور مسکین حضرات ہیں۔ اور اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔ قرآن مجید میں فقرا کے دو اقسام ہیں اہل صدقات و اہل فے۔ قسم اول کیلئے ارشاد ہے۔ صدقات ان فقیروں کا حق ہے جنہوں نے اللہ کے راستے میں اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وہ ملک کی سیر و سیاحت نہیں کر سکتے اور لوگوں کے حال سے وہ ناواقف ہوتے ہیں کہ جو بسبب لالچی نہ ہونے کے دولتمند سمجھے جاتے ہیں لیکن اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ ان کو آثار پیشانی سے پہچان لیں گے کہ وہ لوگوں کو مجبور اور جبر کر کے ان سے نہیں مانگتے اور دوسری قسم کو ہر دو اقسام سے افضل فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ مال غنیمت ان کا حق ہے جو گھر بار و اموال سے نکالے گئے

تنها از پیشانی آنان خواهد شناخت که از دیگران دگرویده و پیچیده) پر ضد شده چیزها نمی خواهد صنعت ثانی را فرموده است که هردو اقسام افضل اند لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ فے ابرائے فقرائیکه خانمان را گذاشته واز دیار ومال خارج شدند و خواهشمند و جویان فضل خدا هستند و اعانت و مدد الله ورسول وے صلعم میکنند در حقیقت اینهم راست گویان و صادق اند و این صنعت مهاجرین است از گناهان تائب شدند و خان ومان واهل خانمان را گذاشته ظاهراً و باطناً با اعداء خدا جنگیدند پس هرکه خالصاً لله تعالیٰ اعمال حسنه نماید جنت از بهر ویست صوف ربالضم یعنی پشم بعض حیوانات و نوعے از جامه گنده پشمین و موے و نیه و بیش) پوشیدن امتیاز مابین فقیر و مساکین و امرا کرده اند یا که برائے تعظیم خود جهال صوفی می پوشند که هرکسے مائل شود (شاه صاحب بگوید) دیده باشند که پیرهن یا قمیص طویل الذیل از قماش نفیسه رقعه بر رقعه دوخته و در خیاط عیوض دوخت وے اجرتے گران داده می پوشند و گویند که دلق گدا هست حالانکه تارکین دنیا که از امرا و اغنیا متنفر بودند و از دیگرے چیزے نمی خواستند) اگرچه قمیص کهنه و پوسیده می یافتند رقعه بر رقعه خود می دوختند مگر سوال کردن گران و ناگوار بود این همه اصل خالص و صادق بودند که شیوه آکنون غافل شیوه ارباب صفا هرچه میکنند از قلب و نقش نفس است و فاعلش مزور و مکار است که نفس از رهبانیت و جامه خشن پوشیدن پیدا نمی شود از اعمال حسنه و تقوے نفس سرکش باز می ماند بظاهر از دنیا قطع نمودن

اور وہ اللہ کی مرضی کے جویا ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے ہیں در حقیقت یہی لوگ سچے اور صادق ہیں اور یہی قسم مہاجرین کی ہے کہ گناہوں سے تائب ہوکر گھر بار اہل وعیال ظاہر و باطناً چھوڑ کر خدا کے دشمنوں سے وہ جنگ کرتے ہیں پس جو شخص خلوص نیت سے اچھے اعمال کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جنت میں ضرور جائیگا۔ صوف ربالضم یعنی پشم یا حیوانات کی کھال اور ایک قسم کا کپڑا ابھی ہے پشمینہ نام اور دنبے اور بھیڑ کے بالوں کو بھی صوف کہتے ہیں اسکے پہننے سے فقیر اور مساکین اور امرا کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہو یا کسر نفس کے واسطے موٹے اور غلیظ کپڑے پہنتے ہیں ع اس زمانہ میں اس قسم کے کپڑے بنے نہیں جاتے جاہل صوفی اپنی تعظیم کے واسطے کہ لوگ انہیں شاہ صاحب کہیں وہ ایسے کپڑے پہنتے ہیں۔ دیکھا ہوگا کہ جیسے بابڑے دامن والے کرتے پر عمدہ عمدہ قسموں کے کپڑوں کے پیوند پر پیوند لگواتے ہیں۔ اور درزی کو اسکی مہنگی سلائی دیکر سلواتے ہیں اور وہ پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فقیری کی گدڑی ہے حالانکہ تارکین دنیا جو امرا و اغنیاء سے نفرت رکھتے ہیں اور دوسرے سے کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے، اگرچہ وہ قمیص پرانی پاتے تھے تو اس میں پیوند پر پیوند لگاتے ہیں مگر دست سوال دراز کرنا ان پر شاق گذرتا ہے یہ سب اہل خالص اور صادق ہیں اور شیوہ ارباب صفا کے خلاف قلب و نقش نفس ہے اور اسکا کرنے والا مزور و مکار ہے اور کسر نفس رہبانیت اختیار کرنے اور غلیظ و موٹے کپڑے پہننے سے نہیں ہوتا۔ اعمال حسنہ اور تقوی نفس سرکش کو دنیا سے علیحدگی پر مجبور کرتا ہے اور راہب دانشور کا لباس پہننا صوفیہ کبار کا شیوہ نہیں ہے ھ

ولباس فقر و پوشیدن شیوۂ صوفیاء کبار رحمہم اللہ نبود ؎

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر ❊ لاطمع بودن ز سلطان و امیر

الا این نخواہند کرد بلکہ نزد نوابان و امرا و اغنیا رحتی کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر اعلی و منصف و تحصیلدار و تعلقہ دار و وکلا و تاجرین وغیرہم تقرب جستہ دولت میسر بانند و از شعبدہ ہائے گوناگوں مردمان ابلہ را می فریبند اگر کسے ریش و بروت سترده آید مرید میسکنند مگر ارشاد نمیکنند کہ حلق ریش ناجائز است از مرتشے بیعت گیرند مگر نا فرمایند کہ رشوۃ حرام است سودخوار مخلصانہ حاضر است و از نذر و نیاز دریغ نکردہ بلکہ پیشکشہا آوردہ از وے ہرگز نخواہند گفت کہ اکل ربوا از نص شرعی حرام است بپرہیزید۔ زنان آوارہ مجرا گاہ حاضر اند جناب پیر صاحب تلقین نکاح و ہدایت اجتناب از کسب ناجائز نمی فرمایند۔ دیدہ باشند کہ در مجلس حال چہ بدعت و امور ناجائز و ناستودہ جاری ست کہ امردان را از محبت باغوش میگیرند و می گویند کہ این وجد و حال است از آمد و رفت مغنیہ و مطربہ نوجوان و زنان آوارہ و امارد بیہودہ خانہ خویش را مشہور بخانقاہ است، منع کردن نمی توانند بلکہ از آنان سجدہ میگیرند پس بنظر آیند کہ ازین صوف پوشان چہ بر مے خیزند (معاذ اللہ) بندہ فقیر از صوفیا کبار رحمہم اللہ بدگمان نیست و از بیعت و ارشاد و تلقین کارہ نیستم بلکہ بیعت توبہ می گیرم و از مناکر و مناہی شرعیہ ہر یکے را میگریزانم و در فقیر خانہ ملاہی و لاعب را گذرے نیست، ہر کہ قال اللہ و قال الرسول شنیدن آرزو دارد بشوق تمام حاضر است تشریف بیاورده بنوازد تفسیر و صحاح زیر درس است کتب تصوف (کہ از احادیث رقاق پر ست) ہموارہ دیدہ ام و می بینم پس ہر چہ باید از قرآن

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر
لاطمع بودن ز سلطان و امیر

مگر یہ لوگ جب نوابوں اور امیروں اور دولتمندوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کا تقرب حاصل کر کے دولت حاصل کرتے ہیں اور وہ رنگ برنگ کے شعبدے دکھا کر ان کو فریب میں لاتے ہیں اور کوئی ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ کرا کر آتا ہے تو اس کو بھی مرید کر لیتے ہیں مگر اس کو ہدایت نہیں کرتے ہیں کہ میاں ڈاڑھی منڈانا ناجائز ہے۔ اور رشوت خوار کو بھی بیعت کر لیتے ہیں اور ارتکاب حرام سے اسکو باز نہیں رکھتے اور سودخوار کی نذر و نیاز و تحائف قبول کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے ہیں اور اس کو مسئلہ سودخواری کا ہرگز نہیں بتاتے بلکہ وہ اس سے پرہیز کرے۔ رنڈیوں کسبیوں کا مجرا کرائیں گے مگر جناب پیر صاحب موصوف نکاح کی تلقین اور کسب حرام سے باز رہنے کی ہدایت کبھی نہیں کریں گے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مجلسوں میں تو کسقدر بدعتیں اور امور ناجائز کا ارتکاب ہوتا ہے اور لڑکوں کو محبت کیساتھ اپنی گودیوں میں بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی وجد و حال ہے اور اپنی خانقاہوں میں گانے اور ناچنے والی عورتوں اور بیہودہ نوجوانوں کو آنے جانے سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ ان سے سجدے کراتے ہیں اور کہتے ہیں معاذ اللہ بندہ فقیر صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالی سے ہرگز ہرگز بدگمان نہیں ہے۔ اور بیعت لینے اور ارشاد و تلقین سے ان کے منکر نہیں ہے بلکہ بیعت توبہ بھی لیتا ہوں اور منکرات و منہیات شرعیہ میں دور بھاگتا ہوں (میرے فقیر خانہ میں کھیل و کود و لغو امور کی تعلیم نہیں ہے) جو شخص خدا اور رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے احکام سننے کا شائق ہوتا ہے وہ بشوق آتا ہے اور وہ اپنی تشریف آوری سے مجھکو نوازتا ہے تفسیر قرآن مجید اور صحاح ستہ شریف کے احکام زیر تدریس رہا ہے اور کتب تصوف (چونکہ احادیث ضعیفہ سے بھری ہوتی ہیں ان احادیث

وحدیث بجوئید ذکر و شغل ازیں چه بهتر خواهد بود از مشائخ خود سرچه
یافتم بے تامل اہل را داده ام البته نا اہلاں و ناکساں را در مدرسه ام
جائے نیست خوب میدانید که از جبه قدر کتاب و سنت نمی افزاید
نه از صوف خدا شناسی می آید ع درویش صفت باش کلاه تتری دار
ہاں انداز متکبرانه و شیوه مغرورانه براه درویشی راه می زند حضرة
قدسی سیرة شیخنا و سیدنا محی الدین عبد القادر جیلانی رضی الله
تعالی عنه را لباس نفیس و طعام لطیف بود ہر کسے را میفرمودند که
عمده جامه بپوشید و مال حلال بخورید تا که قوت ذکر الہی بیفزاید حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سره را قدغن بود که ہر کسے
بطور ریا جامه کشفت پوشیده بخانه ما نیاید او را بدر کرد نیست
لباس عمده بپوشند و پاک و صاف بوده ذکر و شغل نمایند که انوار
رحمانی جلوه گر شود اخلاص باطنی بکار می آید زور و ریا تمام بندگی
را بر آتش می نهد اینهمه که گفته ام برائے تسکین شما گفته ام پذیرفتنی
است شما را باید که لباس نفیس بپوشند تا نفس بطلب وے شما را
در دغدغه نیاندازد مگر از خدمت کتاب و سنت و احقاق حق و
ابطال باطل دریغے نه نمایند بسیار افراد انسان که از شما تعلق
دارند برفاه آناں بعدل و داد پیش آمدن آخرت است و عکس
وے نکال است ماحصل تحریرم اینست که اگر لباس ریائی نیست
باکے ندارد و اگر برائے حصول زر و ابروئے دنیوی غدارانه جامه
خشن و پشمیں ناقص پوشید پس ازاں در زمره درزی صوفیه
نمی تواں شمرد اکنوں ضیق فرصت را استیلاء کامل ورنه بشرح
و بسط تمام بیدانم نگاشت۔ آینده سامع باقی و متکلم باقی والسلام

خیر الختام

کو میں نے بارہا دیکھا ہے اور دیکھتا ہوں پس جو کچھ ضرورت ہو
ہر شخص کو قرآن شریف و حدیث شریف سے لے لے اس سے
بہتر ذکر و شغل کیا ہو سکتا ہے اور جو کچھ مجھے اس سے ملجاتا ہے وہ
حضرات اہل ذوق کو دیدیتا ہوں اہل کو نااہل کیلئے میرے مدرسه
میں جگہ نہیں ہے خوب جان لو کہ وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی
کے قدر دان نہیں ہیں تو انہیں خدا شناسی و معرفت الٰہی کیونکر
آسکتی ہے۔ ع درویش صفت باش کلاه تتری دار ؞
ہاں متکبرانہ انداز و مغرورانہ طریقہ راہ سلوک فقیر کا دشمن
ہے شیخنا و سیدنا حضرت محی الدین بن عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور عمدہ کھانا
نوش جان فرماتے تھے اور وہ ہر شخص سے فرماتے تھے کہ اچھا کپڑا پہنو
اور حلال کھانا کھاؤ تاکہ ذکر الٰہی کی قوت بڑھائے حضرت شیخ
احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا اصرار تھا کہ جو کوئی
دکھاوے کے طور پر میلا کچیلا کپڑا پہن کر ہمارے گھر آئے
اسکو نکال دو۔ لباس عمدہ پاک و صاف پہن کر ذکر و شغل کرے
تاکہ انوار الٰہی اُسے جلوہ آرا ہو اور اخلاص باطنی سے وہ منور ہو
اور دھوکا اور ریا تمام عبادات کو آگ لگا دیتی ہے یہ جو کچھ میں
نے لکھا ہے وہ تمہاری تسکین خاطر کیلئے لکھا ہے جو قابل قبول ہو تم
کو چاہیے کہ عمدہ لباس پہنو تاکہ نفس اسکی خواہش میں تم کو پریشان
نہ کرے مگر قرآن پاک اور حدیث نبوی کی خدمت اور اثبات حق اور
ابطال باطل میں کوتاہی نہ کرنا۔ اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جو تم سے
تعلق رکھتے ہیں اُن کے ساتھ عدل و انصاف سے سلوک کرنا ذخیرہ آخرت
ہے۔ اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر دکھاوے کا لباس نہیں ہے تو کوئی خوف نہیں ہے
اور اگر روپیہ کمانیکا ارادہ ہے با عزت درکار ہے تو دھوکے کا لباس جو پہنا ہے
بُرا ہے تمہیں تو اسکا زمرہ صوفیہ کرام میں شمار نہیں ہو سکتا ہے۔ اب

ص تنگی وقت مجھکو مجبور کر رہی ہے ورنہ مفصل حالات تحریر کرتا۔ والسلام

خیر الختام

ملہ وعید و حال واسطے لوگ ۱۲

مکتوب یکصد وسی ام ١٣٠

رسید زر امدادیہ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح باد کہ مبلغ بست وپنج روپیہ ٢٥ کہ از کمال محبت واخلاص فرستادہ بودند بذریعہ منی آرڈر وصول شد وبکار ضروری در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ولقّاکم نضرۃً وسروراً وکان سعیکم مشکوراً زیادہ خانہ برکت وعافیت مستدام آباد باد والسلام خیر الختام ۔ ٨ رمضان المبارک مقام دہلی

٢٤ جنوری ١٨٩٩ء مہر ڈاکخانہ تاجپور دربھنگہ

مکتوب یکصد وسی ویکم ١٣١

رسید اجزائے کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد اجزاء کتاب رسید محظوظ گردانید جستہ جستہ دیدہ ام بسیار خوب عنوان است انشاء اللہ تعالیٰ بامعان نظر دیدہ واپس خواہم کرد این رقعہ بطور رسید می فرستم ۔ والسلام خیر الختام ۔

مکتوب یکصد وسی دوم ١٣٢

شکریہ امداد زر

ایکسو تیسواں خط ١٣٠

روپیہ پہونچا شکریہ قبول کیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے جو انتہائی محبت واخلاص سے آپ نے بھیجے تھے وہ بذریعہ منی آرڈر وصول ہو کر ضروری امور میں خرچ ہوئے۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ تم کو مسرور وخوش رکھے۔ اور تمہاری سعی مشکور ہو ۔ اور تمہارا گھر ہمیشہ بابرکت وباعافیت رہے۔ والسلام خیر الختام

مورخہ ٨ رمضان المبارک از دہلی

ایکسو اکتیسواں خط ١٣١

اجزاء کتاب پہونچے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اجزاء کتاب پہنچے مسرت ہوئی اور تھوڑے تھوڑے مقامات سے اسکو دیکھا ہے اسکا بہت ہی بہتر طرز ہے انشاء اللہ تعالیٰ بغور دیکھ کر واپس کروں گا۔ یہ خط بطور رسید لکھ رہا ہوں ۔ والسلام خیر الختام

ایکسو بتیسواں خط ١٣٢

روپیہ پہنچنے کا شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب والا مناقب عالی مراتب مولوی عبد الرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم واضح باد کہ مبلغ بست و پنج روپیہ مرسلہ گرامی بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝

ع۔ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ٭

ع۔ دعا از من اجابت از خدا باد ٭ درین ولا کمال ضعف بر تمام اعضاء مستولی گردیدہ کہ نشست و برخاست دشوار است۔ زیادہ والسلام خیر الختام بصاحبزادگان میاں عبد الوہاب صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب سلام قبول باد برب العباد۔

مکتوب یکصد و سی و سوم ١٣٣

شکریہ امداد زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حسب معلوم و معہود بست روپیہ مرسلہ آنصاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ تعالیٰ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا

زیادہ والسلام از سید عبد السلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد ۱۰ ذی الحجہ [illegible] از دہلی [illegible] ضلع دربھنگہ

مکتوب یکصد و سی و چہارم ١٣٤

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مراتب والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم مسنونہ واضح ہو کہ مبلغ پچیس صـہ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے۔ خداوند قدوس تم کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور تمہاری کوشش بارور کرے ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ٭

ع۔ دعا از من اجابت از خدا باد ٭ کمزوری و نقاہت حد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

صاحبزادوں میں سے میاں عبد الوہاب صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب کو میرا سلام پہنچے۔

ایک سو تینتیسواں خط ١٣٣

شکریہ روپیہ پہنچنے کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حسب اطلاع مبلغ بیس عـہ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے جزاکم اللہ تعالیٰ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ زیادہ والسلام اور سید عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

۱۰ ذی الحجہ از دہلی

ایک سو چونتیسواں خط ١٣٤

رسید ہدیہ انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ ہدیۂ انبہ ۷۹ دانہ رسیدہ ہدیۂ حبیب حبیب شد جزاکم اللہ تعالی فی الدارین ؎ ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؛ بہر حال زیر بار احسان توام ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

وحال خود چہ نویسم کہ چشم و گوش و تمام اعضاء از کار بیکار شدہ در مسجد بسواری ڈولی می روم و بول و براز نشستہ بدشوار تمام میکنم و نوشتن چہار سطر دشوار میشود ترصد کہ گاہ گاہ از خیریت مزاج مبارک متعلقان و وابستگان خود مسرور نمودہ باشند زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی مہر ڈاک خانہ تاج پور در بھنگہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۸۹۹ء

مکتوب یکصد و سی و پنجم ۱۳۵

باطلاع بیماری و ضعف کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد۔ پیش ازیں نوشتہ ام افسوس کہ سعد آباد قریب است در انجا رسیدن دشوار نیست شاید کہ رقیمہ ام رسید ضعف

رسید آم پہونچنے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ آموں کا ہدیہ پہونچا۔ حبیب کا تحفہ بھی حبیب ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ تعالی فی الدارین۔ ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؛ بہر حال تمہارے احسان سے زیر بار ہوں ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

میں اپنا حال کیا لکھوں میری آنکھیں اور کان اور تمام اعضاء اب جواب دے چکے۔ ڈولی میں بیٹھ کر مسجد جاتا ہوں اور بمشکل بیٹھ کر پیشاب و پاخانہ کرتا ہوں۔ چار سطریں لکھنی دشوار ہیں امیدوار ہوں کہ اپنی مع متعلقین خیر و عافیت کی خبر کبھی کبھی دیدیا کریں تو نہایت خوشی ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی از دہلی

ایکسو پینتیسواں خط ۱۳۵

بیماری ہے ضعف بہت ہے آنا چاہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ قبل ازیں میں اپنی صحت کے متعلق لکھ چکا ہوں افسوس کہ سعد آباد قریب ہے اور وہاں پہنچنا مشکل نہیں ہے

بسیار است در مسجد رفتن نمی توانم الا بسواری بہ مسجد برائے پنجگانہ میروم اگر فرصت باشد از دیدار خود مسرت بخشند چراکہ سفر حقیقی پیش دارم بکمال تکالیف این چند سطور بطلب ایشان نوشتہ اند فقط دیدن ایشان آرزو داریم

والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ۱۳۶ یکصد و سی و ششم

استحسان نسبت تحقیق سنت عقیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ دریں جا بفضل الٰہی خیریت است وخیر وعافیت آں جامع حسنات مطلوب رسالہ درباب تحقیق سنت عقیقہ کہ نوشتہ اند بنظر گزشتہ موضح مرام شد الحمد للہ کہ انصاحب بکمال تحقیق حقیق از کتب علماء ثقات محققین مسئلہ مبحوث عنہا را برنگاشتند وامرے در تصریح وتنقیح آں فرو نگذاشتند وعلم ظفر پیکر بنام نامی خود برداشتند وغبار جہالت بر چہرہ مقابل الد الخصام نیاشتند جزاکم اللہ خیرًا فی

مگر شاید میرا خط نہ پہنچ سکے ضعف حد سے زیادہ ہے۔ مسجد میں بھی پنجگانہ ادا کرنے کیواسطے ڈولی میں جاتا ہوں اگر فرصت ہو تو مجھ سے مل جاؤ۔ مجھ کو سفر آخرت درپیش ہونیوالا ہے بہزار مشکل یہ چند سطور آپکے بلانیکی لکھی ہیں۔ صرف تم کو دیکھنے کی آرزو ہے۔ والسلام خیر الختام۔

ایکسو چھتیسواں ۱۳۶ خط

بہت اچھی تحقیق کی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے اور خیریت وعافیت آنجناب کی مطلوب۔ جناب کا رسالہ عقیقہ میری نظر سے گزرا۔ الحمد للہ کہ جناب نے مسئلہ مبحوث عنہا کے بارے میں علماء ثقات محققین کی تحقیق کو خوب قلمبند کیا ہے اور اونی تحقیق وتنقیح بھی آپ نے کماحقہ کی ہے۔ کامیابی کا جھنڈا آپ نے اپنے نام پر لہرایا ہے اور جہالت کا غبار سخت ترین دشمن کے چہرے پر ملا ہے جزاکم اللہ فی الدارین کہ سنت سنیہ اور رسم آئین پسندیدہ کا

حضرت مولانا محمد شمس الحق ابو الطیب سلمہ اللہ تعالےٰ رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔ آپ حضرت میاںصاحب رحمہ کے شاگرد رشید تھے اور آپکی تصانیف عون المعبود وشرح صغیر ابوداؤد وغایۃ المقصود وشرح کبیر ابوداؤد اور رسالہ اور کتابیں عربی وفارسی میں آپکی یادگار ہیں اور آپ کے برادر خورد مولوی محمد اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان بھی حضرت میاںصاحب کے شاگرد تھے۔

محمد عبد الرؤف عفی عنہ

الدّارین کہ مدد سنت سنیہ دادند درسم وآئین طریقہ مرضیہ[۵]

زہے معجز نمائے سحر کردار ؛ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را دل دو نیم است ؛ بلے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ؛ کہ گنجور است با گنجینہ یا گنج

زادک اللہ علماً نافعاً وفہماً کاملاً والسلام ۱۲۹۷ھ

مکتوب یکصد وسی وہفتم ۱۳۷

بعیادت مرض۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از استماع لحوق عارضہ ضیق النفس میاں عبد الوہاب صاحب کہ انصاحب نوشتہ اند، موجب تاسف وتلہف شد خداوند کریم بفضل عمیم خود مشار الیہ شفائے کلی بخشد وبست وپنج روپیہ مبذولہ شامی بذریعہ منی آرڈر وصول گردید جزاکم اللہ فی الدارین وایں عاجز بچند امراض مبتلی است کہ نشست وبرخاست دشوار است لیکن طوعاً وکرہاً سبق طلبہ حدیث بدستور جاری است زیادہ والسلام خیر الختام مولوی محمود صاحب ودیگر احباب ہدیہ سلام من قبول باد ۲۷ر صفر منمقام دہلی مہر انگریزی ڈاکخانہ دربھنگہ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۰۰

کا حق ادا کردیا ہے۔

زہے معجز نمائے سحر کردار ؛ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را دل دو نیم است ؛ بلے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ؛ کہ گنجور است با گنجینہ یا گنج

اللہ تعالیٰ آپکو نافع علم اور کامل فہم زیادہ عطا فرمائے والسلام ۱۲۹۷ھ

ایکسو سینتیسواں خط ۱۳۷

مرض کی عیادت۔ روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ میاں عبد الوہاب صاحب کو دمہ کا عارضہ ہوگیا ہے۔ سنکر سخت افسوس ہوا۔ خداوند کریم اپنے فضل سے صاحب موصوف کو شفائے کلی بخشے آمین عطیہ جناب مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ فی الدارین یہ عاجز کئی مرضوں میں مبتلا ہے۔ نشست وبرخاست تک دشوار ہے۔ لیکن طلبہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق الحمد للہ بدستور جاری ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ مولوی محمود صاحب ودیگر رفقا کو ہدیہ سلام

۲۷ر صفر المظفر سنہ ۱۳

از دہلی

---

[۵] جناب مولوی محمود صاحب جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی محمد یسین صاحب جناب شیخ احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد ضلع مظفر پور کے صاحبزادگان ہیں۔ اور جملہ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں۔

مکتوب یکصد و سی و ہشتم ۱۳۸

با طلاع علالت خود التوائے سفر جنوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد پوست کارڈ از حالات ایشاں آگاہی داد بندہ فقیر از استیلاء علالت چند در چند تاب وطاقت حرکت ندارد لہذا سفر جنوب زیر التوا است اگرچہ اعیان برار متواتر مرا دعوت دادہ اند الا جملہ امور وابستہ مرضی او تعالیٰ شانہ است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و سی و نہم ۱۳۹

شکریہ رسید انبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز والا مراتب عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ العزیز چہرہ وصول افروختہ مسرور ومبتہج گردانید آنچہ درباب انبہ مرسلہ مستفسر شدہ اند کہ کدام جنس از انواع انبہ مرغوب گردانیدہ نزدم ہم انواع اربعہ مرسلہ ذائقہ بخش است ولائق مرغوب طبع ہر کہین ومہین اما فقیر را انبہ مالدہ (یعنی) زیادہ تر مرغوب است الحمد للہ کہ جمیع انبہ فرستادہ عزیز صحیح وسالم رسیدہ ہم از آں خراب نرسیدہ

ایکسو اڑتیسواں خط ۱۳۸

ابھی بیماری کے باعث سفر دکن ملتوی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ پوسٹ کارڈ ملا کاشف حال ہوا بندہ فقیر علالت کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ کہیں حرکت نقل کر سکے لہذا سفر دکن میرا سر دست ملتوی ہے۔ اگرچہ برار کے شرفاء و معززین برابر مجھ کو بلا رہے ہیں مگر تمام امور اللہ جلشانہ کی مرضی کے تابع ہیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو انتالیسواں خط ۱۳۹

آموں کے پہنچنے کا شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

عاجز محمد نذیر حسین —— عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب مطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارے نورانی خط نے اپنے چہرہ زیبا کو دکھا کر میرے دل کو تسکین دی آپ نے جو آموں کے متعلق دریافت کیا ہے کہ کونسی قسم آم کی آپکو مرغوب ہے تو انکی نسبت تو چاروں قسمیں آم کی خوش ذائقہ ہیں جو ہر شخص کو مرغوب الطبع ہیں مگر فقیر کو تو مالدہ آم زیادہ پسند ہے۔ الحمد للہ جتنے آم آپ نے بھیجے ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا۔ اور سب مجھکو خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔

مگر دیدہ بود و جمیع اقسام بذائقہ ام خوشگوار شد جَزَاكَ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری؛ وکیفیت مزاجم بدستور چیزے درد فرق وافاقہ نیست دل رو با فزایش، ہنوز خانصاحب رسید انبہ نفرستادند اکنوں معلوم شد کہ نوشتہ حوالہ کسے اطفال خویش نمودہ بودند بدیں وجہ تراخی رودادہ اینک مشمول رقیمہ ہذا می فرستم۔ والسلام خیر الختام۔ مورخہ بست ویکم ربیع الاول۔

جَزَاكَ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا ع

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ٭ میرا حال وہ ہی ہے درد میں ذرہ برابر کمی نہیں بلکہ کچھ اور زیادتی ہی ہے۔ فی الواقع خانصاحب نے ابتک آموں کی رسید نہیں بھیجی اب معلوم ہوا ہے کہ بچوں میں سے ایک کو خط دیدیا تھا تو اس وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی۔ میں اسکو بھی اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔ فقط والسلام خیر الختام۔ مورخہ ۱۲ر ربیع الاول

ایکسو چالیسواں خط[۱۴۰]

رسید انبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ از عاجز نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز القدر والا مرتبت عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ عزیز مع بلٹی انبہ وصول ہو کر مسرور الوقت کیا تو کرہ مرسلہ طلب کر لیا گیا کل آم ۳۸۰ تھے ۲۰ آم ریل والوں نے غالباً نکال لئے۔ حسب تحریر آپ کے موازی ۲۵ آم خانصاحب اور ۲۵ آم مولوی تلطف حسین صاحب کو بھیج دئے گئے۔ چنانچہ مولوی صاحب کی رسید جاتی ہے۔ خانصاحب موصوف نے علیحدہ رسید بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آپکو بدیں یادآوری صحیح وسالم رکھے۔ میں بھی بدستور علیل ہوں۔ پیر کا درد جاتا نہیں کوئی دوا سود مند ہوتی نہیں نشست برخاست سے بھی مجبور ہوں دعا کیجئے کہ بقیہ زندگی کو تکالیف گوناگوں سے مامون رکھے اور خاتمہ طریقہ محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کرے آمین۔ امید کہ گاہ گاہ خیر وعافیت اپنی سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام خیر الختام از کاتب الحروف محمد عبد الحفیظ سورج گڈھی سلام مسنون مستجاب باد از تلطف حسین بخدمت مولوی عبد الرحیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۵ عدد انبہ بواسطہ جناب میاں صاحب مدظلہ کے وصول ہوئے۔ ممنون کرم ہوا۔ زیادہ والسلام۔ ۱۹ر جون سنہ ۱۹۰۲ء

---

۱۳۹ مکتوب: یہ والانامہ حضور امام مجدد کا قلمی یا دستخطی نہیں ہے کیونکہ طرز تحریر بدربط وبد محاورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حضور نے ملاحظہ فرما کر سنا بھی نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

[۱۴۰] مکتوب نمبر ۱۴۰: یہ خط حضرت امام مجدد رضؓ کا لکھا ہوا یا بتایا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ حضور کی غنایت بآنکین ہوتی تھی ۱۲ حضرت میاں صاحب کے بائیں گھٹنے میں درد تھا جو کہ آخر وقت تک نہیں گیا اور اسی دوران مرض میں مابین عصر ومغرب مورخہ ۱۵ر رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ لغایتہ ۱۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء بعمر ۱۰۱ سال میں وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزار مبارک عقب عیدگاہ شاہی قبرستان قوم پنجابیان احاطہ نذیریہ اپنے پسماندگان کے ساتھ مدفون ہیں۔ سید محمد عبد الرؤف عفی عنہٗ

مکتوب یکصد و چہل و یکم ۱۴۱

مشعر ترغیب اشاعۂ سنت ابذال خیر دولت گرانمایہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ دنیا نزد موحدین بجوی ہمی آرزد چہ کہ او فضلہ ریاکاران است یا کہ بیت الخلا است کہ در وے برائے رفع حاجت رفتن ضروری است پس بطوریکہ دراں میروند در دنیا نیز معاشرت کردنی دوم راست نمودنی اگر بدوران حیوۃ خویش انسان محاسبہ نفس نماید از مکارہ دنیا محفوظ باشد از تکاثر مال و تزاید درجات کسے را محترز ندیدہ ام ۔ ع ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ٭ مرا کہ گدائے بوریا نشین و کرباس پوش ہستم از ادخار ذخائر چہ نسبت ہر چہ کہ روزی رساں از بامداد تا بشام می بخشد بصرف می آید بروز دیگر چاہ کندن و آب خوردن پیش نظرے باشد از تونگراں باید پرسید کہ بخالہ گیتی مزور سراپا معمور اند و بانصرام اندوختن و زیر زمین کردن مجبور پس لازم است کہ خدا تعالیٰ ہر چہ بخشد بصد سپاس گزاری بگیرد و از ہوس تکاثر پرہیزد چہ کہ ہر چہ زیر زمین خواہد ماند خسف خواہد شد۔ یا نصیب دیگرے باشد آنجناب ہزارہا اشرفیہا کہ نصرت دین محمدیہ سیما باشاعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمودہ اند۔ ذخائر برائے ثواب بہ حصہ آنصاحب محفوظ است من فقیر را ہموارہ سگال دولت و ہواخواہ شما ام والسلام علیکم خیر الختام

اکیسو اکتالیسواں خط ۱۴۱

سنت بڑی دولت ہے۔ نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دنیا مجاہدین کے نزدیک ایک جو کی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ وہ ریاکاروں کا فضلہ ہے۔ اور یا بیت الخلا کے مانند ہے کہ رفع حاجت کیواسطے جسطرح وہاں جانا ضروری ہے اور جسطرح وہاں جاتے ہیں اسی طرح وہ دنیا میں رہتے ہیں۔ دوسرے اگر زندگی میں انسان اپنے نفس سے حساب لیتا رہے تو مکروہات دنیا سے وہ محفوظ رہیگا۔ میں نے کسی کو مال کی فراوانی و ترقی مدارج کی خواہش سے کنارہ کش نہیں پایا۔ ع ہر کسے در بند دنیا ماندہ است ٭ کہ میں تو بورے پر بیٹھنے والا اور ٹاٹ پہننے والا ایک فقیر ہوں مجکو مال و دولت جمع کرنے سے کیا واسطہ اللہ تعالیٰ جو کچھ صبح سے شام تک بخشتا ہے وہ خرچ میں آتا ہے۔ دوسرے دن وہی کنواں کھودنا اور وہی پانی پینا میرے مد نظر رہتا ہے۔ دولتمندوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ مکار زمانہ کی کیچڑ کیطرح سرتاپا لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرنے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے لئے مجبور ہیں لہذا ضروری ہے کہ جو خدا دے بندہ اس پر شکر کرے اور فراوانی سے پرہیز کرے چونکہ جو مال زمین رہیگا دھنس جائیگا یا دوسرے کے ہاتھ لگیگا جناب نے ہزاروں اشرفیاں دیں جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت میں صرف کی ہیں جناب کیلئے ثوابوں کے ڈھیر جمع اور محفوظ ہیں فقیر کو بھی خواہ دولت تصور کرنا چاہئے۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۴۲ یکصد و چہل و دوم

باظہار پسندیدگی رسید کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عزیز العلما عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ کتابہائے عزیزی الاخلاق وعزیزی الآفاق وعزیز العارفین رسید جستہ جستہ دیدم۔ بسیار محظوظ شدم۔ ہرگاہ کہ بالاستیعاب خواہم دید تنقید من خواہم پرداخت تالیف شما چہ گویم ہمہ را از خود می شمارم۔ جودت خداداد وتحقیق کامل وفصاحت تقریر وبلاغت تحریر کہ در بہرہ خود یافتہ اند۔ دیگرے را بخشیدہ اند سپاسگزاری خداتعالی ہستم چہ کہ ایشاں طال عمرہ بمقاصد ومطالب ہمہ خانہ برداشتہ می نگارند دیگرے بغور وتعمق نمی تواند نوشت ایزد متعال۔ ایشاں را وآل ایشاں را از حوادث زمانہ مصئون دارد بحرمۃ النون والصاد۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۴۳ یکصد و چہل و سوم

متضمن تہدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ طریقہ ورویہ ایشاں شنیدہ دلم کباب شد کہ شما را از کتب وسنت تعلق التفات نماند

ایکسو ۱۴۲ بیالیسواں خط

کتابیں پہونچیں۔ نہایت پسند ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیزی سید عزیز العلما عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ کی خدمت میں بعد السلام علیکم واضح ہو کہ عزیز الاخلاق وعزیز الافاق وعزیز العارفین پہنچیں تھوڑے تھوڑے مقامات دیکھا جو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جب پوری طرح دیکھ لوں گا تنقید لکھوں گا۔ تمہاری تالیفات کو کیا بتاؤں جس کو اپنی تصنیف سمجھ رہا ہوں خداداد تیزی دماغ وکامل تحقیق اور تقریر کی فصاحت تحریر کی بلاغت جو آپ کے ہاں ہے دوسرے کو نصیب نہیں۔ میں خداوند عالم کا شکر گزار ہوں کہ یہ صاحب طال عمرہ اپنے مقاصد ومطالب کو قلم برداشتہ اسطرح لکھتے ہیں کہ دوسرا بغور وتامل بھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔ خداوند تعالیٰ تمکو اور تمہاری اولادوں کو زمانہ کی سختیوں سے محفوظ رکھے بحرمۃ النون والصاد۔

والسلام خیر الختام

ایکسو ۱۴۳ تینتالیسواں خط

چشم نمائی کی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپکا رویہ اور طریقہ سنا جس سے دل کباب ہو گیا کہ تم کو کتاب اللہ وسنت نبویؐ

دولت مندوں سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ مکار زمانہ ہیں دنیا کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرکے زمین میں دفنانے پر مجبور ہیں۔

گویا کہ گاہے از شعار دین ربطی نمی داشتند بہنگام طالبعلمی آن ہمہ شور انشوری بود کہ ہر کسے را از ذات شما امید ہا بود و اسے بریں حال کہ ہمہ بدعات از خانہ شما بدیگران رسیدہ و ایشان پنبہ بگوش نہادہ اند۔ معاذ اللہ کہ اہلیہ شما (خدائی رات)، شب بیداری کردہ مجلس رقص و سرود و مغنیہ آراستہ می نماید شاید کہ فرزند ایشان از مرض صعب شفا یافتہ است و آن صاحب فاتحہ خواندہ سلامت ذات خدا تعالی خواستند شاید کہ خدا را ایشان شمردہ اند کہ برائے سلامت ذات و صفات او جل شانہ دعا ہا کردند این ہمہ بس بود کہ بشکرانہ اش چیزے بمستحقین بخشیدندے دعا از عمرے فرزندے خویش نمودندے (خدائی رات)، شب خدا نیست بلکہ از اعمالش خدا جدا می شود این ہمہ بدعت کردہ اند از شب بیداری و عبادت خدا رقص و سرود را چہ نسبت است چرا کہ اکبر کلاں (تیموریہ)، را زن ہندو بود کہ بنام مہادیو رت جگہ میکرد دیگر زنان باتباع و تقلیداش رائج کردہ مقلدوے شدند و رت جگہ را بلفظ خدائی رات تبدیل نمودند۔ اب از سر نگذشتہ است و در توبہ و انابت باز است مکار و بدعت تائب ماندہ بود ورنہ شما دانید و کار شما را کہ تبلیغ احکام کتاب و سنت سرو و شغف است ہر کسے تبلیغ می رساند

والسلام خیر الختام۔

مکتوب ١٤٤ یکصد و چہل و چہارم

متضمن اجازت ورد سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سے کوئی تعلق نہیں گویا کہ کبھی امور دینیہ سے تم کوئی واسطہ ہی نہ رکھتے تھے طالبعلمی کے زمانہ میں تو وہ زور شور رکھتے تھے کہ ہر شخص کو تم سے بہت کچھ امیدیں بندھ گئی تھیں لیکن تم پر افسوس ہے کہ ساری بدعتیں تمہارے گھر سے اوروں تک پہنچتی ہیں اور تم ہو کہ کانوں میں روئی رکھ کر بیٹھے ہوئے ہو تمہارے گھر میں سے (خدائی رات)، ساری رات جاگیں اور گانے بجانے کی محفل آراستہ کی جائے اور تمہارے لڑکے نے بڑے مہلک مرض سے صحت پائی تھی تو چاہیے یہ تھا کہ فاتحہ پڑھ کر خدا تعالی سے اسکی سلامتی کیلئے دعا مانگتے بس اتنا کافی تھا اور اسکے شکریہ میں کچھ مساکین کو خیرات کر دیتے اور فرزند کی درازی عمر کیلئے دعا کرتے (خدائی رات)، خدا کی رات نہیں ہے بلکہ تمہارے اس کرات کی کرتوتوں کی وجہ سے خدا تعالی جدا ہو جاتا ہے یہ کیا انوکھی بات ہے بلکہ شب بیداری اور عبادت پروردگار کیلئے ہے اور ناچ اور گانے وغیرہ سے کیا نسبت

اکبر بادشاہ کی ایک بیوی ہندنی تھی وہ مہادیو کا رت جگا کیا کرتی تھی دوسری عورتوں نے بھی اسکی تقلید و پیروی میں گمراہی اختیار کر لی اور اسکی سب پیروی کرنے لگیں۔ رتجگا کے لفظ کو خدائی رات میں تبدیل کر لیا ہے۔ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے تمام بدعتوں سے توبہ کرو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ مجھکو چونکہ تبلیغ احکام کا مجھکو شوق ہے جو ہر شخص کو تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

ایک سو چوالیسواں ١٤٤ خط

اجازت سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی حافظ نواب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درباب اجازت ورد کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ الحدیث نوشتہ اند بسم اللہ رخصت می دہم شاید کہ التماس بندہ فراموشیدہ اند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث کہ مجاز ہر یکے را نمودہ اند از بندہ چہ می پرسند بلکہ بے تامل صد صد بار بعد عشاء باید خواند۔ حضرت امیر المومنین جدنا و سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ درشب حرہ ناغہ اش نمودہ بودند۔ بسیار نافع در امور دین و دنیا یافتہ ام۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ عَنِ النَّارِ را بعد وتر ہموارہ یکصد و یکباری خواندہ باشند کہ مثمر برکات وحسنات است یقین غالب کہ گاہے نظر بمعاصی نخواہند نمود برادر ایشان بسیار خوش حال دارد و آغاز سنن ابی داود کردہ است ذہن وقادی یابم والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و پنجم ۱۴۵

مشعر نصائح دلپذیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم وبرکاتہ ہویدا باد کہ دنیا گذشتنی و نیز گذاشتنی است چوں مسافر ازوے ربطے باید نہ مثل مقیم چرا کہ آمیزش ہموارہ پر نکال و مایہ وبال است۔ من کہ لب گور ہستم ہمیشہ با ایشاں گفتہ ام کہ اول بالقیام و یکدلی امور ایں ہمہ بہ انجام پذیر نشود کہ با اسراف زر خطیر و دولت کثیر بسا اہا روا نگردد فلہذا

عاجز سید محمد نذیر حسین جامع الحسنات والکمالات مولوی حافظ نواب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کے واضح ہو کہ آپ نے جو وظیفہ کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ الحدیث کی اجازت مجھ سے چاہی ہے۔ میں اسکی اجازت دیتا ہوں جو میں نے آپ سے کہا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف کی دعاؤں کی ہر شخص کو اجازت دیدی ہے پھر مجھ سے آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ بلا تامل سو سو بار بعد نماز عشاء ضرور پڑھنا چاہیے۔ سیدنا وجدنا حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ رات کو روزانہ پڑھا کرتے تھے دین و دنیا کے امور میں بھی بیحد نافع ہے وتروں کے بعد ایکصد ایکبار اور اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ عَنِ النَّارِ پڑھ لیا کریں۔ برکات وحسنات آپکو حاصل ہونگی یقین تو یہ ہے کہ گناہوں کی طرف بھی خواہش تمہاری نہ ہوگی۔ تمہارے بھائی اچھی طرح ہیں سنن ابوداؤد شریف انہوں نے شروع کردی ہے اور وہ بہت ذہین آدمی ہیں والسلام خیر الختام

ایکسو پینتالیسواں خط ۱۴۵

عمدہ نصیحتیں کیگئی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے مسافر کو اس طرح مقیم کی طرح تعلق نہ رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہمیشہ اسکی محبت عبرتناک ہوتی ہے میں تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور میں نے بارہا کہا ہے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ جو محبت اور خلوص سے انجام پا سکتے ہیں کہ سالہا سال

نرمی و رافت قلبی باید نمود۔ دوئم۔ علوم دین (سیما کتاب و سنت) را اشاعت و ترویج باید داد کہ سرمایہ حسنات و مبرات است این ہمہ کہ آموختہ اند با صرف کثیر و جانکاہی یافتہ اند ضائع نباید ساخت در درس تدریس دیگر فرصت یابند اوقات خود صرف نمودن۔ کار بہتر و سود مند ازیں نیست۔

سوئم۔ کتب بینی۔ و فتوا نوشتن از بسیار نافع است۔

چہارم۔ از دیانت و امانت کہ شعار خود نمودہ اند بسیار مسرور ہستند بارک اللہ فی حیواتک۔

پنجم۔ ہرگز ہرگز نماز تہجد و ذکر و شغل را از من آموختہ اند فراموش و ناغہ نمایند۔ ہرگاہ کہ دشواری یا انقباض پیش آید فقیر را باید نگاشت تدارک اش خواہم ساخت انشاء اللہ تعالی۔

ششم:۔ از ہنگامہ دنیا بقدر ضرورت دنیا آمیزش باید نہ کہ تتبع آنہا نخواہند تقرب آنہا مار گزندہ است کہ زہر وے ہلاہل است

ہفتم۔ از اقربا حاسد باید گریخت کہ کالعقارب آید۔

امید کہ از دیدار خود مہجور خود را مسرور نمایند چہ کہ شیخ خود را مطاع و مکرم متصور اند و السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و ششم ۱۴۶

بسفارش مولوی سخاوت حسین صاحب بہاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین ؎

ایں نامہ کہ خامہ کرد بنیاد ؛ توقیع قبول روزیش باد

بخدمت شریف نواب صاحب جامع منتہیات ذوقیہ منبع رشحات شوقیہ شریعت شعار۔ طریقت دثار تابع سنت قامع بدعت

بھی وہ دولت و مال خرچ کرنے سے پورے نہیں ہوتے لہذا رقت و نرمی اختیار کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ علوم دین (خصوصاً کتاب اللہ وسنت نبوی) کی اشاعت و تبلیغ کرنی چاہیئے کہ نیکیوں اور اچھائیوں کا سرمایہ ہے جو کچھ روپیہ کثیر صرف کرکے اور خون و پسینہ ایک کرکے علم دین تم نے سیکھا ہے اسکو برباد نہ کرنا چاہیئے اور درس و تدریس میں (اگر فرصت تمکو ملے تو) دیگر اور خدمات صرف کرنے سے زیادہ کوئی کام بہتر و نفع بخش نہیں ہے۔ تیسرے کتب بینی اور فتاوے نویسی ہی بہت مفید ہے۔ چوتھے آپکی دیانت و امانت سے جو کہ آپنے اپنا شعار بنا رکھا ہے میں بہت خوش ہوں۔ خدا عمر دراز کرے۔ پانچویں۔ تہجد کی نماز اور ذکر و شغل جو تم نے مجھ سے سیکھے ہیں اسکو بھلانا نہیں اور ہرگز ہرگز وہ ناغہ نہ کرنا۔ جب کوئی مشکل یا دشواری پیش آئے تو فقیر کو لکھو۔ اسکا تدارک ضرور کرونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ چھٹے۔ دنیا میں ضرورت کے مطابق پھنسو۔ ایسا نہ ہو کہ اسی کی دھن لگی رہے کہ اسکی قربت زہریلے سانپ کی طرح ہے۔ ساتویں حسد و بغض رکھنے والے رشتہ داروں سے بچتے رہو کیونکہ وہ بچھو کی مانند ہیں۔ امید کہ چند روز میں اپنی ملاقات سے خوش کروگے کیونکہ تم اپنے شیخ کو قابل اطاعت و احترام سمجھتے ہو۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھیالیسواں خط ۱۴۶

مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین کی طرف سے ؎

قلم نے اس خط کی بنیاد قائم کی ؛ قبولیت کی نشانی اللہ نصیب کرے

بخدمت شریف۔ نواب صاحب شائق داد و دہش۔ خوگر شریعت و طریقت۔ تابعدار سنت۔ مٹانیوالے بدعت۔۔ زہد و تقوی

جلوه بردار خلوت خانهٔ زہاد ترانه ساز آستانهٔ عباد مایه دار سخاوت علم و فضل علم بردار دین الله عز و جل ۔ حلاکم بالعلم الرائج و نوّرکم بالعلم الناصح بادا ہدا ے ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عرض پر غرض قبول باد کہ مولوی سخاوت حسین بہاری بمقتضاء گردش دواری بدرگاه آن ملاذ آزادگان و معاذ افتادگان امیدوار از لیل و نہار رو بدعاے سرکار دولت مدار سرشار زین روحشم ورکہ برحمت دریا دلی آن تشنہ کام را با نجاح زلال مرام سیراب نمایند و بسلک ملازمان حسب لیاقت، شال کامیاب و شاداب نمایند ؎

چہ باشد گر غریبے مستمندے
بیاساید دمے در سایہ تو
بعز و جاه تو فردوس نازد
گر طوبے بود ہمسایہ تو

زیاده سلکم اللہ الرزاق۔ فی دولت ممدودة الرواق وصونہ مشدودة النطاق۔

مکتوب یکصد و چہل و ہفتم

بسفارش مولوی سید عبد العزیز خان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب مرجع دلدادگان مجمع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مکشوف رائے فیض پیرائے باد کہ ہر چند از جناب ملاقات ندارم الا شہرہ اوصاف حمیده شنیده مشتاقم۔ خدا روزی کناد درین ولا مولوی عبد العزیز خانصاحب

کے گھر کو زینت دینے والے۔ علم و فضل و سخاوت کی کان۔ محافظ دین الٰہی کے۔ اللہ تعالیٰ علم نافع سے منور و مزین کرے۔ ہدیہ سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ پیش کر کے اظہار مدعا کرتا ہے مولوی سخاوت حسین بہاری بوجہ گردش زمانہ کے خادم والا کے دربار میں دن رات امیدواری کرتے ہیں اور دعا از دیاد دولت میں آپ کے ہمیشہ مصروف رہتے ہیں اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ مومی الیہ کی لیاقت کے بموجب کوئی ملازمت مرحمت فرماویں گے۔ ؎

چہ باشد گر غریبے مستمندے
بیاساید دمے در سایہ تو
بعز و جاہ تو فردوس نازد
اگر طوبیٰ بود ہمسایہ تو

اللہ تعالیٰ ساتھ دولت و حکومت مضبوط و مستحکم کے سلامت رکھے۔

ایک سو سینتالیسواں خط

مولوی سید عبد العزیز خانصاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ نواب صاحب عالی مراتب مرجع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ میری گو آپ سے ملاقات نہیں ہے لیکن آپ کے اوصاف حمیدہ کی دھوم ضرور سنی ہے۔ اسلئے آپ کی ملاقات کا مشتاق ہوں سر دست مولوی سید عبد العزیز خانصاحب علاوہ معقول منقول

صمدنی کہ جامع علوم معقول ومنقول اند وکتب حدیث ازیں فقیر فرا گرفتہ اند توقع حصول مرام بسوئے خدام عالی مقام می روند وبیشتر اعایان حیدر آباد خدمت ایشان میکردند مگر بسبب بعض موانع وظیفہ ایشان موقوف شد الکنون موصوف بسیار مقروض اند وبہمہ کرم بخشی عوام وخواص آں صاحب عالی مناقب است بذریعہ مراعت نامہ نذر بحضور عالی خواہد رسید بموجب حدیث اِشْفَعُوْا فَتُوْجَرُوْا ۔ وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِهٖ توسیم کہ ہرچہ سلوک باحال ممدوح اللہ باشد من رہین منت خواہم شد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد وچہل وہشتم

باطلاع روانگی حرمین شریفین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف صاحب سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ نامہ نامی باستدراک عزیمت سفر حرمین شریفین رسید احسانمند گردانید اگر خواستہ خدا است کہ او تعالیٰ مرا امسال با اماکن مقدسہ خواہد برد۔ شمارا اطلاع خواہم نمود گر معیت ورفاقت فقیر منظور است دریں جا تشریف آرند تا بہ بمبئی وجدہ ملاقی شوند چونکہ ازیں جا قافلہ بسفر خیر روانہ خواہد شد بیک جاے لطف خواہد یافت وجمعیت فقرا حق باعث افزونی اطمینان خواہد بود وہم یک جاے توفیر مصارف است

کے فارغ التحصیل ہیں اور کتب حدیث نبوی انہوں نے مجھ فقیر سے پڑھی اور وہ اپنے حصول مقصد کیواسطے خدمت والا میں حاضر ہوتے ہیں اور فرخندہ یاد حیدر آباد دکن کے شرفاء ومعززین آپکی خدمت کرتے تھے مگر بعض وجوہ کی بنا پر آن کا وظیفہ وہاں سے بند ہوگیا ہے اور صاحب موصوف حد سے زیادہ مقروض ہوگئے ہیں اور ہر طرح سے عوام وخواص کی کرم گستری صاحب موصوف کے ہمراہ ہے۔ عریضہ ہذا کے ساتھ حضور عالی میں آتے ہیں بموجب حدیث۔ اِشْفَعُوْا فَتُوْجَرُوْا وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِهٖ۔ گذارش ہے کہ جو کچھ سلوک ممدوح کیساتھ فرمائیں گے وہ بندہ شرمندۂ احسان ہوگا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو اڑتالیسواں خط

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کا سفر حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین ۔ مولوی سید یوسف صاحب سلمہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ جس میں حرمین شریفین جانے کا استفسار ہے آیا۔ احسان مند کیا اگر خدا نے چاہا تو وہ مجھ کو اس سال انشاء اللہ تعالیٰ وہ اماکن مقدسہ بھی لے جائیگا۔ اطلاع دوں گا۔ اگر جناب میرے ہمراہ چلنا چاہتے ہیں تو یہاں تشریف لے آئیں یا بمبئی وجدہ میں مجھ سے ملاقات کر لیں۔ چونکہ اس مبارک سفر کا قافلہ یہاں سے روانہ ہوگا اور سب کے ہمراہ ہونے میں ایک کیفیت خاص آئیگی اور اللہ والے فقیروں کی جماعت حد سے زیادہ اطمینان کا باعث ہوگی اور

الا ما شاء اللہ دریں قافلہ امرا از قسم زمرہ وجماعت بوریہ نشینان بسیار خواہد بود کہ معیت ناپسند بود مضائقہ نیست کہ اندر دو ماہ آگاہی دہند کہ درجہ ہائے ریلوے بکفایت بدست آید

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہل و نہم

ارادہ سفر بیت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف السلام علیکم واضح باد کہ نامہ نامی بعد انتظار گراں رسید خوش گردانید فقیر طیار و مستعد است زود تشریف آرند احمال انتقال بسفر خیر تیار باید کرد۔ روزی بقدر صدرمق خداوند کریم خواہد گشت صرف کتب ضروری وچند قطعات پارچہ پوشیدنی خود گر ممکن باشد ہمراہ بیارید ورنہ ضرور نیست دریں جا مہیا خواہم کرد کہ از زاد راہ ضرور را ہمیان باید پیچید اگر ناممکن باشد خدا تعالےٰ انتظامش باید ساخت۔ بہرحال در روانگی خود سستی نباید ورزید ورنہ معیت فقیر و صلحار قافلہ غیر ممکن است دریں قافلہ مولوی سید امداد علیخاں و منشی برکت علی و منشی محمد وزیر خاں و نواب اسد اللہ خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی ہمراہ من خواہد بود بسیار از بسیار لطف سفر خدا تعالیٰ خواہد کشید۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہم

دیر نباید نمود

ہمراہی میں اخراجات بھی کم ہونگے۔ قافلہ میں چند دولتمند ہونگے باقی تمام بوریہ نشینوں کی جماعت ہوگی اگر ساتھ چلنا پسند نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ امید ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر جواب دیدیں گے تاکہ ریلوے ٹکٹ بکفایت زرد کرالئے جائیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو انچاسواں خط

سفر بیت اللہ کا ارادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید یوسف صاحب بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ تمہارا خط نہایت انتظار کے بعد پہنچا مجھ کو بہت خوشی ہوئی فقیر تیار ہے جلد تشریف لائیں اسی مبارک سفر میں بڑے بڑے بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں ہے گذارے کے لائق آب و طعام خداوند تعالیٰ ضرور پہنچائیگا صرف چند کتب ضروری اور چند اپنے پہننے کے کپڑے اگر ممکن ہو تو ساتھ لیتے آؤ ورنہ اسکی بھی ضرورت نہیں ہیں یہاں ان کا بھی بندوبست کردونگا البتہ سفر کا خرچہ ضرور ایک اپنی تھیلی میں باندھتے لانا اگر یہ نا ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اسکا بھی کفیل ہے بہرحال اپنے پہنچنے میں تاخیر نکریں ورنہ ہمراہی میں ایسے فقیر اور صلحار کا قافلہ نہ مل سکیگا۔ اس قافلہ میں مولوی سید امداد علیخاں و منشی محمد وزیر خاں و منشی برکت علی و نواب اسد اللہ خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ خدا تعالیٰ حد سے زیادہ لطف اس سفر میں ہم لوگوں عطا فرمائیگا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو پچاسواں خط

توقف نہ کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحیی صاحب دہوی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ دو نامہ نیاز نامہ فرستادہ ام پاسخش نداد ند وجہ توقف چیست مہربانا اگر عزیمت سفر منظور است و معیت فقیر می خواہند دیر نباید فرمود زود تر در ینجا برسند کہ در قافلہ فقرا شامل شوند ورنہ برائے جنوب در بمبئی رسید محلہ ناراگھاٹ [161] قیام فقرا خواہند شد کہ پیش دروازہ باید دید و نام فقیر و قافلہ دہلی باید جست چہ کہ چند نفوس ہمراہ من خواہند بود عجب لطف رفاقت دست خواہد بخشید ہم سبق شما مولوی عبدالعزیز صمدنی تا بمبئی شاید مرا خواہند رساند۔ بالفعل بسفر خیر شرکت فقیر نخواہند نمود۔ امید است کہ مع وابستگان بخیریت خواہند بود بسیار مسرورم کہ در تجارت پنبہ بسیار نفع گرفتند شکر خدا باید نمود و برائے پسماندگان زر ما یحتاج باید گذاشت کہ در غیبت شما دست نگر دیگرے نشوند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و یکم ۱۵۱

زود باید آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحیی صاحب دہلوی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دو خط بھیج چکا ہوں جواب ندارد آخر کیوں توقف ہے مہربان اگر جانیکا ارادہ ہے۔ اور مجھ فقیر کیساتھ چلنا چاہیں تو دیر لگائیں جلد از جلد یہاں پہنچ جائیں تاکہ فقیروں کے قافلہ میں آپ شامل ہو سکیں۔ ورنہ جنوبی راستہ سے آپ بمبئی پہنچیے اور محلہ ناراگھاٹ [161] میں فقیروں کا قیام ہوگا دروازے کے باہر سے مجھ کو دیکھ لیجیے گا اور فقیروں کے قافلہ کا نام دہلی والا کر کے پوچھ لیجیے چونکہ چند دہلی والے بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ رفاقت میں عجیب لطف حاصل ہوگا تمہارے ہم سبق مولوی عبدالعزیز صمدنی شاید بمبئی تک پہنچانے جائیں سردست اس مبارک سفر میں وہ فقیر کے ہمراہ نہیں جائینگے امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہونگے۔ یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی کہ روئی کی تجارت میں آپکو بہت کچھ نفع ہوا ہے خدا کا شکر کرنا چاہیے اور پسماندگان کو ضرورت کے مطابق خرچ دیدینا تاکہ بعد میں دوسرے کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو اکیاونواں خط ۱۵۱

جلد آئیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

---

[161] دہلی والوں میں سے حضرت میاں صاحبؒ کے زیارت حرمین شریفین کے ہم سفر مخلص رفقا ہیں۔ اُن شرفا محترم بزرگوں کے نام نامی اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔ شمس العلما سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی۔ حاجی محمد احمد صاحب مرحوم خلف حاجی عبدالعزیز یعنی پوتے حاجی علیجان صاحب مرحوم دہلوی جناب مولوی لطف حسین صاحب شاگرد حضرت میاں صاحبؒ۔ حاجی شیخ حفیظ اللہ داماد حاجی قطب الدین مرحوم جن کا کٹرہ تاجر پارچہ چاندنی چوک میں مشہور ہے۔ سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں حضرت میاں صاحبؒ مع رفقا حج کو تشریف لے گئے تھے۔

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی سید یار علی صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مع الخیر ہستم در ہفتہ آئندہ روانہ حرمین شریفین خواہم شد انشاء اللہ تعالیٰ مرا بسیار انتظار است زود برسید توقف ہرگز نباید نمود دریں جا ہمہ سامان سفر موجود خواہم کرد مردم ہمراہی ضرور نیست چرا کہ چند کس ازیں قافلہ دہلی خواہند شد واز ہر کسے برادرانہ امید است کہ یکے بادیگرے نوازش خواہد نمود ہاں زاد سفر بحفاظت وہوشیاری باید گرفت۔ ماشاء اللہ متمول ہستند بقدر ضرورت خواہید آورد دریں معاملہ نگارش بے سود است بوالدین خود سلام بندہ فقیر باید رسانید وبرخورداران را دعا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و دوم

باستحسان جواب مبتدعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد احتشام الدین شرح اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین وافاض برہ علی العالمین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بحمد اللہ وتوفیقہ جواب باصواب بروش اولوالالباب بکمال صداقت وحذاقت نوشتند وبنہایت در اظہار حق کوشیدند وداد حق کما حقہ دادند وبدعات دیرینہ را سراپا دور کردند جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

واجر بے پایان از ایزد منان بجناب حسنات مآب سید امداد علی

عاجز محمد نذیر حسین جناب سید یار علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ میں اچھی طرح ہوں آیندہ ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین روانہ ہو جاؤنگا تمہارا انتظار ہے آپ جلدی پہنچیے ہرگز ہرگز دیر نہ کریں یہاں پر ہم نے سارا سامان سفر تیار کرلیا ہے۔ ساتھ چلنے میں زیادہ اور آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ چند دہلی والے ساتھ ہیں اور ہر شخص بھائی کی طرح ہے اور ہر ایک دوسرے کا ہمدرد ہے ہاں زاد سفر حفاظت اور ہوشیاری کے ساتھ ہمراہ لے لینا ماشاء اللہ دولتمند ہو ضرورت کے مطابق خود ہی لاؤگے اسکے متعلق تمکو لکھنا بیکار ہے۔ اور اپنے والدین کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچا دینا۔ اور بچوں کو دعا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو باونواں خط

نہایت عمدہ جواب کتاب مبتدعین کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد احتشام الدین شرح اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین وافاض برہ علی العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ بحمد اللہ وتوفیقہ جواب باصواب صاحبان فضل وکمال کی طرح سچائی اور عقلمندی سے آپنے دیا اظہار حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور حق کی امداد پورے طور پر کی اور پرانی بدعات کا تم نے خوب قلع قمع کیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

دعا ہے کہ خداوند پاک کی جانب سے جناب حسنات مآب سید امداد علی

یعنی امداد علی صاحب اکبرآباد کے مشہور عالم اور مہتمم کتب خانہ تھے ۔ اور مرحوم کا بہترین کتب خانہ تھا جو نواب سرور الملک نے خرید لیا تھا ۱۲

حصنہ اللہ الولی بلطفہ الخفی والجلی بروز جزا موفورہ باد کہ در طبع کنانیدن ان اشاعت سنت و حقانیت حق از شرق تا غرب نمودند کہ حق حقیق شائع و ذائع شد و ہمہ عالم مستفید بداں گردد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و سوم

استفتاء بر آمین بالجہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی وفقہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ الصاحب در حق معتقدین مولانا محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کہ در رفع الیدین وجہر بالتامین میکنند، حکم فاسق و حکم تکفیر بر ایشان می نمایند و می گویند کہ نماز جنازہ بر ایشان نباید خواند آیا این سخن حق است یا دروغ لہذا دو سہ طالب العلم مستور جامع علوم را روانہ میکنم لازم کہ حسب دلخواہ و دعوے خود فرستادگان را از قرآن و حدیث و اجماع امت و قول ائمہ اربعہ تفہیم خواہد ساخت و طریق مولانا مرحوم و مولانا محمد اسحٰق علیہ الرحمۃ ہمیں بود چنانکہ الصاحب در حق رفع یدین و آمین بالجہر کنندگان و لعن و طعن و تفسیق و تکفیر می کنند لازم کہ مطابق آیت کریمہ یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ واعدلوا ھو اقرب للتقوٰے الآیۃ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ

حصنہ اللہ الولی بلطفہ الخفی والجلی کو قیامت کے دن اسکا بے انتہا ثواب مرحمت ہوگا اسلئے کہ موصوف نے اس کتاب کے چھپوانے اور احیاء سنت نبوی و اثبات حق میں خوب کوشش کی اور مشرق سے مغرب تک حقانیت کو ظاہر کردیا اور خدا کرے تمام دنیا اس سے مستفید ہو والسلام خیر الختام

ایکسو ترپنواں خط

آمین بالجہر پر استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی وفقہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ جناب والا حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین کو فاسق بلکہ کافر تک کہتے ہیں (صرف ان کا قصور یہ ہے کہ وہ رفع الیدین و آمین بالجہر کہتے ہیں) جواباً اطلاع دیں کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو تین فارغ التحصیل صاحبان ذی استعداد طالب علموں کو آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں لازم ہے کہ اپنا دعوٰی ان حضرات کو قرآن و حدیث و اجماع امت و اقوال ائمہؒ کی روشنی میں بخوبی سمجھا دیں حالانکہ طریق مولانا مرحوم و حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہی تھا لیکن آپ پر تعجب ہے آپ جیسے شخص رفع یدین آمین بالجہر کرنیوالوں پر لعن طعن کرنے اور ان کو فاسق و کافر کہنا آپکا کہاں تک واجب ہے تاکہ وہ اس آیات ذیل پر کاربند رہتے اس لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ الخ اور تعصب و عناد اور غیظ و غضب کو دور کرکے چاروں دلائل سے ان تینوں

---

[1] جناب قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے ۱۲

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اٰیه مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ کاربند شوند و تعصب و عناد دور کنند و غیظ و غضب برطرف کرده بدلائل اربعه هر سه کس را ارشاد و هدایت فرمایند که شان علما راسخین منفعین همین است و اگر فرستادگان من بدلائل اربعه غالب آیند قبول نمایند غیظ و غضب برایشان را تسلیم نمایند و الا مصداق این بیت خواهند بود ؎

وہن خویش بدشنام

ونیز لازم که بمقتضائے کلام عزیز العلام اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ گفتگو در هر علم که خواهند بکنند و آداب و مناظره را نگاه دارند دلائل بکار است نه شور و تعصب در کار که این جمله بد اطوار است۔

مکتوب یکصد و پنجاه و چهارم ۱۵۴

حالا خیریت است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیه و منبع رشحات شوقیه جامع حسنات و کمالات مصدر خیرات و مبرات مولوی محمد نجم الدین سلمه الله رب العلمین عن آفات الدنیا والدین و شرح صدره بنور الیقین بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح رائے سامی باد که بفضله تعالی بخیریت بوده طالب جاه و جلال آن مخزن فیض و کمال بدرگاه ذو الجلال والاکرام می باشند ؎

وقت هر کار نگاه دار که نافع نبود
نوشدارو که پس از مرگ بسهراب دهی

طالبعلموں کو سمجھاویں کہ کبار علما محققین کی یہی شان ہے اور اگر میرے طالبعلم چاروں دلائل سے وہ آپ پر غالب آجائیں اور آپ ان دلائل کو قبول نہ کریں لیکن آپ براہ خدا غیظ و غصہ ان پر نہ کریں ورنہ اس شعر کے مصداق ہونگے ؎

دہن خویش بدشنام

اور نیز لازم ہے کہ آیت کریمہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کے مطابق جس علم میں آپ کا جی چاہے گفتگو کرلیں۔ اور آداب مناظرہ کا خیال رکھیں۔ اور دلیل پیش کریں نہ کہ شور و غل۔ یہ جہلاء کا طریقہ ہے۔

ایکسو چونواں خط ۱۵۴

یہاں خیریت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین

مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیہ و منبع رشحات شوقیہ جامع حسنات و کمالات مصدر خیرات و مبرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ رب العلمین عن آفات الدنیا والدین و شرح صدرہ بنور الیقین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر و عافیت ہے آپ جیسے مخزن فیض و کمال۔ بارگاہ ذوالجلال والاکرام کا خداوند کریم کی درگاہ میں طالب ہے ؎

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

درین ولا گذارش اینست که سید محمود فرزند ارشد میر محمد امام جامع مسجد شوق حصول مرام (نوکری)، بذریعه آں مرجع آزادگان مجمع افتادگان بخدمت عالی میروند ترصد که حسب ارشاد آنسرور خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِهِ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِهِ حسبة الله شفقة على خلق الله انجاح مرام مولی الیہ (یعنی برکدام خدمت و نوکری) حسب لیاقت شان بدہند و باشفاق مربیانه و اخلاق کریمانه غور و پرداخت مشاراً الیہ خواہند ساخت موجب اجر جزیل نزد رب جلیل خواهد بود ع ۵

بر من منگر بر کرم خویش نگر

زیادہ گاہ گاہ نخل مودت دیرینہ را تر و تازہ می فرمودہ باشند که نصف الملاقات ازاں متصور است

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و پنجم ۱۵۵

فتوائے تقسیم وراثت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ و طریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود

سر دست گذارش ہے کہ سید محمود فرزند ارشد امام جامع مسجد شاہی دہلی جناب سید محمد صاحب بتلاش روزگار آپکی خدمت میں آتا ہے امیدوار ہوں کہ حسب ارشاد انسرور خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِهِ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِهِ بوجه الله خدا کیلئے مخلوق پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موصوف کی کاربرآری (یعنی جو نوکری وملازمت) انکی شان کے لائق ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں اور مہربانی مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے اُن کی غور و پرداخت کریں آپ عنداللہ ماجور ہونگے۔ ع ۵

بر من منگر بر کرم خویش نگر

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی محبت قدیمی کے درخت کو آپ ترو تازہ کرتے رہا کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف ملاقات کے معنے رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام۔

ایکسو پچپنواں خط ۱۵۵

تقسیم وراثت پر فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ طریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح

---

۵ جناب مولوی سید محمود صاحب خلف جناب مولوی سید محمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے فرزند تھے۔ اور حکیم میر شاہجہاں مرحوم کے داماد تھے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ سید محمود صاحب مرحوم سے میر شاہجہاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی منسوب تھیں۔ جن کی اولاد میں حافظ محمد سعید اور ایک صاحبزادی جو جناب فدا اللہ خاں صاحب مولیانی
اور جناب سید محمود صاحب مرحوم مغفور شمس العلماء ہند جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے بھائی تھے۔ جن کو حضرت میاں صاحب کے خاندان سے نہایت خلوص

رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی در حالت عارضۂ تپ بخار رسید کاشف مدعا گردید چنانچہ جواب ہر دو قطعہ استفتاء حسب تحریر سوال جداگانہ روانہ کردہ میشود بنظر والا گذاشتہ موضح مرام خواہد شد و نبیرہ یعنی ابن الابن بہ نسبت برادر عموی عصبۂ قریبہ است و عصبۂ بعیدہ باوجود عصبۂ قریبہ بالاتفاق محروم الارث میشود شرعاً و خواہران عموی حقیقی از جملہ عصبات نیستند بلکہ در زمرہ ذوی الارحام داخل اند بطریق اولیٰ محروم خواہند کذا فی کتب الفقہ والفرایض کما لا یخفی علی العالم الماہر بالشی المفسر ابدا ترصد کہ گاہ گاہ از خیریت مزاج مبارک خود مسرور می فرمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت بودہ باشد و این عاجز گرفتار چند در چند امور عوارض می ماند۔ کہ اظہارش متعذر است انشاء اللہ فقیر در حین بجاآوری امیر انصاحب حتی الوسع دریغ نخواہد نمود ہر آنکہ خواہند نوشت خواہم کرد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و ششم ۱۵۶

بسفارش جناب نواب لطف الرحمن خانصاحب

ھُوَ الْغَنِیُّ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا نواب سید[1] لطیف الرحمن خانصاحب کہ ابا و اجداد

رائے عالی ہو کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی عین بخار کی حالت میں پہونچا۔ کاشف حال ہوا۔ چنانچہ دونوں استفتاء کے جوابات الگ روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ نظر سے گزر کر تسکین کا باعث ہونگے نسب کے اعتبار سے پوتا چچازاد بھائی کی نسبت سے عصبہ قریبہ ہے اور دور کا عصبہ قریب کے عصبہ کی موجودگی کے وقت محروم رہتا ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور چچازاد بہنیں عصبہ ہوتی ہی نہیں تو وہ ذوی الارحام میں ہیں لہذا بطریق اولے محروم ہونگی کَذَا فِیْ کُتُبِ الْفِقْہِ وَالْفَرَائِضِ جیسا کہ علماء امت پر ظاہر ہے امیدوار ہوں کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کرتے رہا کریں کہ اس سے ایک قسم کی امید بندھی رہتی ہے اور یہ عاجز بہت سارے امور میں گھرا ہوا ہے جن کا اظہار مناسب نہیں ہے انشاء اللہ فقیر جناب کے حکم کی تعمیل میں حتی الوسع دریغ نہیں کریگا۔ اور جو کچھ آپ لکھیں گے جواب ضرور دوں گا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھپنواں خط ۱۵۶

نواب لطف الرحمن خانصاحب کے ہاں سفارش

ھُوَ الْغَنِیُّ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ حامل عریضہ ہذا نواب لطیف الرحمن خاں صاحب کہ

---

[1] نواب سید لطیف الرحمن خانصاحب کا مکان مسجد تہور خاں میں تھا۔ یہ جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور کے خسر تھے۔

ایشان بخطاب عمدہ از بادشاہان دہلی ممتاز و سرفراز بودہ اند بورنیو الاحسب اتفاق زمانہ بذریعہ خط نواب علاؤ الدین خان صاحب والی لہارو بخدمت نواب صاحب عالیمراتب میرونہ لازم کہ بمقتضاے ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما کان العبد فی حاجة اخیه کان اللہ فی حاجته بحضور نواب صاحب گزرانیدہ ملاقات کنانندہ خواہند داد عین لطف کرم بر من خواہد بود مشارالیہ از عزیزان من عاجز ہم است۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہفتم

١٥٧

عفو قصور احمد مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبا بحضرت گل عرضہ گیاہ ببر ٭ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صاحب امیر الملک والاجاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان مرجع افتادگان سلمکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال فی الدارین رقاکم بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته واضح رای عالی فیض پیرای باد کہ انچہ از احمد مکی سرزد شدہ باشد بمقتضاے منشور لامع النور اَلْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ عفو فرمایند۔

٭ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭

٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ٭

و ابواب فتوح روح حسبة للہ و شفقة علی خلق اللہ بروے کشایند

٭ چہ باشد کہ غریبے مستمندے ٭ بیاساید دمے در سایہ تو ٭

جنکے بزرگ شاہان دہلی کے دربار میں عمدہ عمدہ خطاب اور اچھے اچھے عہدوں پر سرفراز تھے۔ افسوس گردش لیل ونہار کیوجہ سے نواب علاؤ الدین خانصاحب دام اقبالہ والی ریاست لہارو کے خط کے ذریعہ نواب صاحب عالی مراتب کی خدمت میں وہ حاضر ہونگے لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کیموافق ماکان العبد فی حاجة کان اللہ فی حاجته نواب صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش فرما کر ملاقات انکی کرادیں تاکہ مجھ پر کرم اور مہربانی ہوگی اس لئے کہ حامل ہذا میرے عزیز ہیں زیادہ والسلام خیر الختام۔

ایکسو ستاونواں خط

١٥٧

احمد مکی کا قصور معاف کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبا بحضرت گل عرضہ گیاہ ببر ٭ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صدیق حسن خاں صاحب امیر الملک والاجاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان مرجع افتادگان سلمکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال فی الدارین رقاکم۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته کے بعد واضح رائے عالی فیض پیرائے ہو کہ احمد مکی سے جو خطا سرزد ہوئی ہے وہ خداوند عالم کے حسب فرمان اَلْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ کے بموجب معاف فرمائیں۔

٭ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭

٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ٭

اور لوجہ اللہ وشفقة علی خلق اللہ خوشی ومسرت کے دروازے اس کے لئے کھولدیں۔

بعز و جاہ تو فردوس تا زد ❊ اگر طوبے بود ہمسایہ تو

بہر کیف زیر سایہ عاطفت خود مشار الیہ را بنوازند و بناکامی روگشت خار محرومی سرگردان نسازند [لہ]

زیادہ ایام کامرانی دوجہان مسعود و مبارک باد

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہشتم ۱۵۸

استعذار نیامدن خود در بھوپال عند المیعاد و سفر حجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب امیر الملک والا جاہ مجمع مآثر جلیلہ منبع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر عاطر خدام والا کہ بفضل خدا دلیل و ہادی در ظلمات بحر و وادی از سفر حج فیض اثر باز گشتہ بساحل امن و امان در بمبئی مع الخیر رسیدم خواستم کہ از ملاقات مسرت آیات آں مصدر خیرات و برکات فائز بودہ بغریب خانہ بروم کہ ناگاہ تار طلبی مولوی محمد بشیر صاحب ہم رسید برایں طبق وعدہ آمدن بھوپال بذریعہ تار اطلاع دادم لیکن بسبب لحوق عارضہ تپ بمحمد احمد پسر حاجی عبد العزیز نبیرہ علی جان صاحب کہ ہمراہ من ہمسفر بود معذور شدم چہ مشار الیہ بتپ نہایت بیقرار و بیچین و حرکت گردید و دو سہ طبیب بمبئی گفتند کہ دریں حالت مبادا سرسام شود ازیں عذر مولی اللہ را بسواری ریل بدرجہ دوم افتاں و خیزاں سوار کنانیدہ بدہلی داخل شدم و دریں اثنا مناسب ندانستم کہ زیں را انہا گذاشتہ

اور دونوں جہان کی فتحمندی آپ کو مبارک ہو :-

ایکسو اٹھاونواں خط ۱۵۸

بھوپال نہ پہونچنے کی معذرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صدیق حسن خاں صاحب عالی مراتب امیر الملک والا جاہ مجمع مآثر جلیلہ منبع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ دلیل ہادی کے فضل و کرم سے حج کے سفر فیض اثر سے واپس ہو کر امن و امان کے ساتھ بمبئی پہونچا۔ خیال تھا کہ آنجناب مصدر خیرات و برکات کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہو کر غریب خانہ جاؤنگا آتے ہیں مولوی محمد بشیر صاحب کی دعوت بذریعہ تار موصول ہوئی میں نے فوراً بھوپال پہنچنے کا تار دیدیا لیکن اچانک حاجی علی جان صاحب کے پوتے جناب محمد احمد صاحب ولد حاجی عبد العزیز صاحب جو میرے ہمراہ تھے بخار میں مبتلا ہو گئے لہذا میں ان کی وجہ سے معذور ہو گیا۔ اور چونکہ صاحبزادے موصوف بھی بخار میں اسطرح تپ پڑ گئے کہ بمبئی کے دو تین طبیبوں نے کہدیا کہ ان کو سرسام ہو جانے کا اندیشہ ہے اسوجہ سے سیکنڈ کلاس میں بیٹھ کر جلد از جلد دہلی

[لہ] یہ تحریر حضرت میاں صاحب کے قلم کی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نقل غیر کے قلم کی ہے منہ ۱

قصد الصواب کنم بایں عذر از لقاء خدام والا مفتقر ماندم انشاء اللہ الرحمن الرحیم بعد انقضائے موسم برشگال بزیارت آں عالی منزلت قصد خواہم کرد و سرگذشت واقعی بے کم وکاست بالمشافہ گزارش کنم وانچہ بتدعین مرجفین دریں دیار اخبار کاذبہ بہ نسبت من مشتہر کردند ہمہ خلاف واقع است بالفعل نقل پروانہ پادشاہ مکہ مکرمہ بزبان ترکی است طبع کنانیدہ دراطراف و اکناف فرستادہ شد یک فرد بملاحظہ ملازمان سامی ارسال داشتہ میشود کہ از عنوان آں حال اخبار اکاذیب مرجفین من وجہ ہویدا برائے عالی خواہد بود ۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و نہم ۱۵۹

قرض حسنہ دادنی است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الواہب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ دریں جا خیریت است وخیر وعافیت آں مرجع فقرا و مساکین مطلوب دریں باعث گزارش آنکہ حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین کہ در تجارت بسبب نادہندگی خریداراں ہزارہا روپیہ ضائع ونقصان پذیر شد۔ بارے بفضلہ تعالی بسیار قرض را ادا ساختہ وکمتر باقی ماندہ منجملہ ازاں بدلہ یک ہزار روپیہ سبکدوش میشود لہذا عرض رسانست کہ بموجب حدیث شریف ماکان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ یکہزار

پہونچا اور ایسی حالت میں دل نے گوارا نہ کیا کہ رفیق کو اکیلا چھوڑ کر بھوپال پہنچوں بدیں وجہ خدام والا کی ملاقات سے محروم رہا۔ انشاء اللہ تعالی برسات گزر جانے کے بعد آنجناب کی زیارت کا ارادہ ہے اس وقت تمام سرگذشت اپنی عرض کروں گا ۔

اور میرے بعد جو بدعتی حضرات نے میرے متعلق افواہیں شائع کردی ہیں وہ سراسر غلط ہیں بسر دست سلطان مکہ مکرمہ کے فرمان کی ایک نقل جو ترکی زبان میں ہے چھپوا کر چاروں طرف بھیجدی ہے اسکا ایک نسخہ ملازمان عالی کے ملاحظہ کے لیے بھی ارسال خدمت ہے۔ اس کو پڑھنے سے انکی جھوٹی خبروں کی بھی قلعی کھل جائیگی ۔ زیادہ والسلام خیر الختام

اکیسواں انسٹھواں خط ۱۵۹

قرض بغیر سود دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الواہب روائی چھتاری ضلع بلند شہر السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت آنجناب مرجع فقیر و مساکین مطلوب بسر دست عریضہ نگاری کا یہ سبب ہے کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین صاحب جو کہ تجارت میں خریداروں کی نادہندگی کے باعث ہزاروں روپے کا نقصان اٹھا چکے ہیں۔ پھر بھی خدا کے فضل وکرم سے انہوں نے بہت کچھ قرضہ ادا کر دیا ہے اور تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے ان میں سے بیس ہزار ایسے ہیں کہ اگر ایک ہزار ادا کر دیا جائے تو کل رقم سے وہ سبکدوش ہو سکتے ہیں لہذا عرض پرداز ہوں کہ حدیث

نواب محمود علیخاں صاحب رئیس تعلقہ چھتاری ضلع بلند شہر کے بہت بڑے مخیر متقی پرہیزگار تھے اور میاں صاحب مرحوم کے مدرسہ کی ۱۰۰ ماہانہ کی امداد گراں قدر عطیہ سے بمعرفت جناب مولوی محمد عثمان مدرس اعلیٰ خطیب [illegible]
[illegible]

بطور قرض مشار الیہ بدہند و اگر خواہند اسباب ہزار روپیہ نزد خود دارد بعد ادائے مبالغ آنصاحب اور اواپس خواہند فرمود بموجب اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود امداد و اعانت او از بس ثواب بسیار میدارد و ذات سامی در خیرات و حسنات بغایت مصروف است حاجت روائی او را از دیگر کار بسیار تصور نمودہ اجرا کردہ خواہند داد عین احسان بر من ناتوان خواہد بود ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شصتم

رہن جائز است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط مسرت نمط شما رسید کاشف مدعا گردیدہ۔

مشفقا! رہن داشتن مکان شما بہر حال درست و رواست اگرچہ مرتہن از مکان نفع گیرد درینصورت بر آنصاحب وزر اصلا نیست لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰی چنانکہ کتب فقہ و حدیث مستفاد میشود آیندہ اختیار شما است و برائے نوکری شما در امرتسر بطرف مولوی احمد اللہ صاحب

تشریف کے بموجب ماکان العبد فی اللہ فی حاجتہ صاحب موصوف کو ایکہزار آپ دیدیں۔ اور اگر چاہیں تو ایکہزار روپے کی کو رکھ لیں جب آپکا روپیہ وہ ادا کردیں تو آپ انکی چیز کو واپس کردیں اللہ کے ہاں آپکو اسکا بہت بڑا ثواب ملیگا ان کی امداد و اعانت بہت زیادہ ثواب کی باعث ہے اور جناب کی ذات گرامی ایسے کار خیر میں بہت کچھ حصہ لیتی رہتی ہے انکی کاربرآری کو ضروری خیال فرماکر جلد از جلد پورا کردیں۔ مجھ ضعیف پر آپکا احسان عظیم ہوگا ع بر کریماں کارہا دشوار نیست زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو ساٹھواں خط

ط ۱۶۰

گرو جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آپکا خط مسرت نمط پہنچا کاشف حال ہوا۔

میرے شفیق دوست! مکان کو رہن رکھدینا بہر صورت جائز ہے۔ اگرچہ مرتہن مکان سے نفع حاصل کرے اور اس صورت میں آپ پر کوئی گناہ نہیں لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰی کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آگے تمہاری مرضی ہے۔ تمہاری ملازمت کے لئے امرتسر میں مولوی احمد اللہ صاحب کو لکھدیا ہے۔ مگر حکم خداوندی کے آگے دم

---

[1] جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر میں رئیس الموحدین اور عالم تھے۔ ۱۲

تحریک کردہ شد مگر از مشیت ایزدی چارہ نیست گاہ گاہے از خیریت مزاج خود خوش وقت می کردہ باشند۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۶۱ یکصد و شصت و یکم ؎

باطلاع ارادہ سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ بندہ بسفر مشرق بتاریخ نہم ربیع الآخر روانہ خواہد شد باید کہ بشرط فرصت در الہ آباد یا اسٹیشن کہ چناں من مہجور از دیدار خود مسرور و خوش دل نمایند۔ والسلام۔ از دہلی روز جمعہ وقت عصر

مارنے کی جگہ نہیں ہے کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کیا کریں۔ زیادہ

والسلام خیر الختام۔

ایکسو اکسٹھواں خط

سفر کے ارادہ کی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ بتاریخ ۹ ربیع الآخر فقیر پورب کو روانہ ہو جائیگا تم کو چاہئے کہ بشرط فرصت الہ آباد کے اسٹیشن پر جس طرح ممکن ہو مجھ مہجور کو اپنی ملاقات سے مسرور کرو۔ والسلام۔ از دہلی بروز جمعہ وقت عصر

مکتوب ۱۶۲ یکصد و شصت و دوم (الف)

بشکریہ تقرر یکصد ۱۰۰ روپیہ ماہوار علیہ حضرت نوابہ شاہجہان بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ عاجز محمد نذیر حسین بجنابہ فیضمآبہ عالیہ متعالیہ نوابہ شاہجہان بیگم صاحبہ دام اقبالہا وافضالہا۔ بعد ہدیہ مسنون سلام کے عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کمترین خلائق کیلئے جنابہ عالیہ نے ایک سو روپے اپنی سرکار عالیجاہ سے مقرر فرمائے اور میری سفارش مدرسہ کیلئے قبول ہوئی۔ تشکریہ جنابہ کی اس عنایت عظمیٰ کا مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا اگر سو زبان سے بلکہ ہزار زبان سے بھی کروں ؎

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ❊ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین عوض میں اس عنایت عظمیٰ کے جنابہ موصوفہ کو دنیا میں دنیا کی آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کو واسطے تکمیل و پورا کرنے تفسیر جناب نواب صاحب مغفور و مرحوم کے حکم سرکار دولت مدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو مولوی صاحب موصوف تمام کریں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحب مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں یہ خدمت دوسرے شخص سے بخوبی ادا نہوگی

؎ یہ تحریر حضرت میاں صاحب کی قلمی یا دستخطی نہیں بھیجی گئی ہے بلکہ مہری تھی۔

اور جو دوسرا شخص کرے گا تو اُس کی مثل ایسی ہے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا اور دلچسپ کماحقہ نہوگی حضور پرنور جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو حکم نافذ فرمادیں کہ وہ تفسیر لکھنا شروع کر دیں۔ آئندہ حضور و الا مختار۔ آفتاب دولت و اقبال درخشانی رہے۔

مکتوب یکصد و شصت و دوم (ب) ۱۶۲

درخواست مدرسہ نذیریہ دار العلوم دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ عاجز محمد نذیر حسین۔ بجنابِ فیضمآبِ عالیہ متعالیہ حضرت علیا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا و افضالہا۔ بعد ہدیۂ سلام مسنون کے عرض پرداز ہے۔ کہ اس عاجز کمترین خلائق و طلبار کی علمی ضروریات کو پیش نظر فرماکر براحم خسروانہ و الطاف شاہانہ سرکار عالیجاہ نے فقیر کی درخواست پر مبلغ ایکسو روپیہ خزانہ شاہجہانی وصیغہ مناصب سے منظور فرماکر مدرسہ ——— کو شرف بخشا اس عنایتِ عظمیٰ کا مجھ فقیر سے تاحیات شکر ادا نہیں ہوسکتا جس کے اظہار کے لیے زبان اور قلم قاصر ہے۔

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ❖ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین۔ اس گراں قدر علمی کی سرپرستی و عنایات و احسانات عظیم کے معاوضہ میں سرکار عالیہ دام اقبالہا کو دنیا میں ہر آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی ممدوح کو تکمیل تفسیر کے لئے جناب علامہ نواب صدیق حسن خان صاحب فاضل مرحوم و مغفور کے لیے حکم سرکار دولت مدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو جناب مولوی صاحب موصوف پورا کریں۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح مزاج دان اور طرز تحریر نواب صاحب امیر الاجاہ مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں۔ یہ خدمت دوسرے شخص سے ادا نہ ہو سکیگی اور جو دوسرا شخص اس خدمت کو انجام دیگا تو اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگا دیا گیا خدمت دلچسپ اسکی کماحقہ نہوگی حضور پرنور سرکار عالیہ دام اقبالہا جلد از جلد جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ تاکہ اس تفسیر کو وہ مرتب کرنی شروع کر دیں۔ اور آئندہ سرکار و الا مختار ہیں۔ ہ

❖ آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشان باد ❖

سنہ ۱۲۲۷ یوم خمیس
محمد بشیر عفی عنہ

---

۴۴ جوکہ لائبریری نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خاں دہلی میں موجود ہے وھو ھذا۔ کتبہ محمد بشیر السہسوانی نزیل الدھلوی فی الثامن العشر الرجب المرجب

۵ جناب مولوی محمد بشیر صاحب بہت بڑے محدث اور بہت منکسر المزاج عالم متبحر تھے احاطہ نذیریہ قبرستان قوم پنجابیان باغ شیدی پورہ دہلی میں مدفون ہیں۔

فقیر کو بھی سند سبقاً سبقاً حدیث نبوی کی آپ سے حاصل ہے ۴۵ اور بعد میاں صاحب مرحوم و مغفور کے مسجد حاجی علی جانؒ کوچہ خان چند میں درس حدیث کی خدمت تاحیات انجام دیتے رہے۔ رحمہم اللہم اغفرلہا وارحمہا وادخلہا الجنۃ اور آپ بھی شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ کے شاگرد در حضرت میاں صاحبؒ کے صحیح بخاری میں ہمسبق تھے

نقل المثل نقشہ انتظامیہ عہد صدارت جنابہ نواب علیا سلطانہ جہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا حکم ۱۲ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ

نمبر	نام	ولدیت	قوم	سکونت	عمر	لیاقت	مشاہرہ	تعداد دیگر ذرائع آمدنی	کیفیت سررشتہ مناصب	حکم سرکار حضور دولت مدار	
۱۲۴	مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح	مولوی سید محمد جوّاد علی صاحب	سیّد	[illegible]	۱۰۵	[illegible]	یکصد ۱۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نقل مراسلہ سکریٹری صاحب متفرقات موسومہ مہتمم صاحب وظائف

مضمون نقل نمبر ۸۴ سنہ ۱۹ء عہدہ مناصب سنہ مراسلہ ۵۱۲

مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

مضمون۔ منظوری تقرر پنجاہ روپیہ (۵۰) ماہانہ از صیغہ مناصب بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب دہلی

بملاحظہ عریضہ عالیجناب نواب زادہ لفٹننٹ کرنل افتخار الملک چیف سکریٹری صاحب بہادر بالقابہ مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۲۱ء دربارہ تقرر پنجاہ (۵۰) روپیہ وظیفہ بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب نبیرہ زبدۃ المحدثین قدوۃ ارباب فقہ والتفسیر مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے مبلغ پنجاہ (۵۰) روپیہ بصیغہ مناصب بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب مقرر کیا جانا منظور فرمایا ہے لہذا بغرض کارروائی اجرائے منصب منظور شدہ بنام موصوف الیہ خدمت سامی میں تصدیقہ ہے فقط مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۲۱ء

مصدقہ خادم :- محمود، مہتمم وظائف وغیرہ۔ بسفارش حاجی الحرمین جناب منشی سید محمد منصب علی صاحب سابق فنانشل سکریٹری دام اقبالہم کی وظیفہ اجرا ہوا تھا۔

بھوپال کے بزرگوں میں جناب حکیم محمود خاں صاحب بہت بڑے طبیب اور عالم و فاضل تھے

سکریٹریٹ گورنمنٹ بھوپال

۱۹۳۳ء

مثل عدد ۱۱ مد نمبر ۳۰ صیغہ بجٹ

منجویہ نمبر ۱۶/۷ مضمون مسدودی مناصب ووظائف

مورخہ ۱۰ ر مئی ۱۹۳۳ء

بخدمت مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب ولد مولوی سید محمد حامد علی صاحب مرحوم و مغفور پھاٹک حبش خاں دہلی۔

چونکہ گذشتہ چند سال سے ریاست بھوپال بھی ان عالمگیر مالی اور اقتصادی مشکلات سے مستثنٰی نہیں ہے۔ جن میں اسوقت تقریبًا ہر حصۂ ملک مبتلا ہے اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ حتی المقدور ہر صیغہ میں پوری کفایت شعاری سے کام کیا جائے۔ تاکہ اس عام کساد بازاری اور ارزانی اجناس کیوجہ سے جو دقتیں بالعموم طبقہ کاشتکاران کو پیش آرہی ہیں۔ ان کو کم کیا جا سکے۔ ان وجوہ سے مجبور ہو کر باظہار افسوس اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہم نے آپ کا منصب مقررہ ۴۵ روپیہ ماہانہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے مسدود کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ لہٰذا حسبہ آپکو اطلاع دی جاتی ہے۔ فقط۔

دستخط سکریٹری صیغہ فنانشل

عالی مرتبت جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی انوار الحق صاحب فنانشل سکریٹری یہ حضرت مولانا مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی جو بہت بڑے فاضل اور حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد تھے جناب مفتی صاحب انکے صاحبزادے ہیں اجرائے وظیفہ کے لئے جن جن مخلص و محترم حضرات نے اپنی اپنی سفارشات سے مجھ ناچیز کو مشکور فرمایا انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مولانا عبد الباری صاحبؒ فرنگی محلی لکھنؤ۔ جناب حافظ محمد الیاس خاں صاحب۔ مہتمم وظائف سرکار عالی ریاست بھوپال جناب حافظ عبد الغفار صاحب مرحوم و مغفور سوٹھی حاجی علی جان۔ جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم مغفور۔ جناب حضرت خواجہ حسن نظامی صاحبؒ۔ جناب شمس الحکماء حکیم غلام کبریا خاں صاحب مرحوم مغفور۔ جناب شمس العلماء ہند مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی۔ جناب نواب آنریبل سر مزمل اللہ خاں صاحب بہادر رئیس اعظم کے سی آئی ای بھیکم پور علی گڈھ۔ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت دہلی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ۔ کے۔ سی۔ ای۔ آئی۔ جناب سید سجاد حسین ایم اے خلف شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی مرحوم و مغفور۔ جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی فرنگی محلی لکھنؤ جناب نواب حبیب الرحمن خاں صاحب صدر یار جنگ بہادر رئیس اعظم حبیب گنج ضلع علی گڈھ

باوجود ان سفارشات کے حضرت مفتی صاحب موصوف نے کوئی توجہ نہ فرمائی جس سے نذیریہ پبلک لائبریری[1] اور خصوصًا نذیریہ مسلم گرل اسکول جہاں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں بہت برا اثر پڑا ہے اگر صیغۂ مناصب سے یہ وظیفہ جاری رہتا تو اس صدقہ جاریہ کا ثواب موجودہ فرمانروائے خلد اللہ ملکہ کو نہ ملتا بلکہ حضرت علیا حضرت سلطان بیگم صاحبہ خلد آشیان کو بھی تا قیامت ملتا رہتا۔

م درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رح

[1] جس میں دس ہزار سے زائد کتب مع اخبارات و رسائل سے حضرات شائقین بکثرت روزانہ دارالمطالعہ نذیریہ عام میں ہر قوم و ملت مستفیض ہوتے رہتے ہیں، اور روزانہ طلباء و علماء کا ہجوم رہتا ہے۔

مکتوب یکصد و شصت و سوم

باطلاع استصلاح فروگذاشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ بزبانی بعض شخص معلوم شد کہ آنصاحب نقل خط مولوی محمد بشیر صاحب کہ من - اوشاں نگاشتہ بودم و از راہ سہو آں چنیں تحریر آمدہ بود کہ مولوی محمد سعید صاحب باجازت من رفتند وآنصاحب جملہ آخر مشتہر مے نمایند حال ایں است کہ لفظ باجازت بجائے عدم اجازت از من سہواً نوشتہ شد شما خوب میدانید حلفاً باللہ بگوید کہ شما باتفاق باجازت من روانہ شدہ بودند۔ یا بغیر ملاقات و بے اجازت من از مکان حاجی عبدالعزیز صاحب بریل سوار شدند و من بر سہو خود معترف ام از طبع کنانیدن آں خط چہ فائدہ خواہد داد شمارا خدا تعالیٰ سہو و خطا کہ در تحریر واقع شد معاف فرماید چہ امر واقعی ہمیں است کہ بدون اجازت من رفتند بہر حال آں خط را بطبع نیارند آیندہ اختیار شما است -

١٦٤

مکتوب یکصد و شصت و چہارم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعد نبی نخواہد شد و استفسار جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ بدلائل و حجج وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

ایکسو ترسٹھواں خط

ایک سہو کی ترمیم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کے نام کا خط جو میں نے ان کو لکھا تھا جس میں غلطی سے یہ لکھ دیا گیا تھا کہ مولوی محمد سعید صاحب میری اجازت سے گئے ہیں اور جناب والا نے آخری میرے جملہ کو خوب شہرت دی حالانکہ عدم اجازت کے بجائے لفظ اجازت بھول میں مجھ سے لکھ گیا ہے انہیں تو علم ہے کیا خدا کی قسم کھا کر کہوں کہ تم ملاقات کے واسطے میری اجازت سے روانہ ہوئے تھے یا بغیر ملاقات کے اور بلا اجازت "تم میاں حاجی عبدالعزیز صاحب کے مکان سے ریل پر روانہ ہو گئے تھے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں پھر خط چھپوانے سے کیا فائدہ ؟ جو غلطی یا سہو تحریر میں مجھ سے واقع ہو گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ اسے معاف فرمائیگا کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر گئے ہیں بہر حال اس خط کو آپ طبع نہ کرائیں آیندہ آپکو اختیار ہے۔

١٦٤

ایکسو چونسٹھواں خط

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ مطابق قواعد حنفیہ ہے یا نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

خاں صاحب والامناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ واضح رائے سامی بادکہ نامہ نامی صحیفہ گرامی پرتو ورود افگندہ وکاشف مدعا گردید چنانچہ جوابش نگاشتہ روانہ می سازم بنظر عالی خواہد گزشت وکیست کہ آنصاحب را برا استفسار این مسئلہ باعث ومحرک شدہ حالانکہ ہمہ اہل اسلام از سلف تا خلف بدلیل اخبار آلہی اتفاق می دارند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند وبعدہ نبی نخواہد شد وکسے را دراین اختلاف نیست۔ ترصد کہ ازاں اطلاع بخشند ونیز جواب جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ بلا کراہیت بدلائل شرعیہ خصوصاً مطابق قواعد وضوابط مذہب امام ابوحنیفہ رح از علماء بخارا کہ حنفی المذہب اند از کتب معتبرہ حنفیہ مدلل کنانیدہ عیاں خواہد ساخت کہ موجب ہدایت گردد۔

زیادہ۔ والسلام خیر الختام

خاں صاحب والامناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی وصحیفہ گرامی شرف صدور لایا۔ کاشف حال ہوا جواب ارسال خدمت ہے۔ جو نظر عالی سے گزریگا کون صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ نے یہ مسئلہ مجھ سے پوچھا ہے حالانکہ تمام اہل اسلام اور سلف سے خلف تک خدائے تعالیٰ کے احکام وفرمان پر سب متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور ایک فرد وبشر کو بھی اس میں اختلاف نہیں امید ہے کہ اتنا لکھنا اصلاح عقیدہ کے لئے کافی ہوگا۔ نیز ختم خواجگان اعداد معینہ کے ساتھ شرعاً بلاکراہیت جائز ہے۔ علماء بخارا کہ جو سب کے سب حنفی المذہب تھے انہوں نے دلائل شرعیہ اور بالخصوص مذہب حنفی کے قواعد وضوابط کے مطابق کتب معتبرہ حنفیہ سے اس مسئلہ پر ان حضرت نے پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ ہدایت کے لئے بہت کافی ہے والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۶۵ یکصد و شصت و پنجم

ترغیب اعانت مولوی محمد جوناگڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بجناب نواب فیضمآب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ ادام اللہ تعالیٰ افضالہا واقبالہا۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہویدا رائے عالی ہو کہ حامل عریضہ ہذا مولوی محمد جوناگڑھی جو درس وتدریس قرآن مجید وحدیث شریف کا مدرسہ ان کے ہاں جاری ہے مگر قوت لایموت سے وہ نہایت پریشان ولاچار ہیں سرکار دام اقبالہا سے وظیفہ قوت لایموت کا اگر مقرر

فرمایا جائے تو وہ فارغ البال ہو کر انشاء اللہ تعالے درس و تدریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔ جو موجب ثواب عظیم ہوگا۔ ؎

ع ؎ برکریماں کارہا دشوار نیست ؎

والسلام خیر الختام۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ

مکتوب یکصد و شصت و ششم

بطور تقریظ مثنوی حمید الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عالی جناب منشی اعتماد علی خان صاحب بعد السلام علیکم واضح باد کہ ازیں پیش فرمودہ بودند رسید ہموارہ از مسترشدین و مسلمین گفتہ ام کہ مومنین و مومنات را از لبسہ کفار مشرکین پرہیز باید نمود و در لباس اسلامیہ چہ مضرت و زشتی دیدہ کہ بشوق تمام در پوشاک کافرین دارند ہر کہ از دین محمدیہ و اعمال محمدیہ اعراض دارد و بسوئے غیر مسلم شیفتگی دارد حتی کہ خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار اسلامی خیر باد گفتہ او نہ در زمرہ مسلماں و نہ غیر مسلمان است بلکہ مذبذب است ہرگز ہرگز بریں حرکات سخیفہ مسلم را میلے نباید فرمود چہ کہ حضرۃ ختمی پناہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند ہر کہ از اسلامیاں منحرف است از من منحرف است در آنکہ ازیں انحراف کرد از خدا تعالی و تبارک اعراض کرد و اعراض از خدا تعالی سوئے سقر خواہد برد۔ والسلام

مکتوب یکصد و شصت و ہفتم

با اطلاع و سفارش

ایک سو چھیاسٹھواں خط

حمید الکلام پسند ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ اس قسم کی ایک تحریر اس سے پہلے آئی تھی جو میں نے ہمیشہ ان دین دار مسلمانوں کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مومنین و مومنات کفار مشرکین کا لباس ہرگز نہ پہنیں اسلامی لباس میں کیا خرابی دیکھی جو کافروں کی پوشاک پہننے میں فخر کرنے لگے اور دین محمدی اور اعمال محمدی سے منہ پھیر کر کفار کا طریقہ اختیار کرنے لگے حتی کہ اسلامی خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار کو بالکل ترک کر دیا وہ نہ تو مسلمان ہی رہے اور نہ کافر بلکہ مذبذب یقینی کہلائے جانے لگے۔ ہرگز ہرگز ان بری چیزوں کی طرف مسلمان کو رغبت نہ کرنی چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو احکام خداوندی سے منحرف ہوا وہ مجھ سے منحرف ہوا اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور خدا کو چھوڑنے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ والسلام۔

ایک سو سڑسٹھواں خط

اپنے بھتیجے کی سفارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہویدا و واضح باد کہ حامل نامہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب (کہ مرد شریف و از خاندان معزز چغتائی است) حاضر خدمت می شود پاس و لحاظش فرمودنیست خوب میدانید کہ ایں خاندان عادی ملازمت نیست فلہذا خود و دیگراں تحریک کردہ برفاہ مشار الیہ کوشند ۔

وبنگارند کہ دریں والا چہ مشاغل دارند و تا بکے کلبۂ فقیر را از قدوم خود نوری خواہند داد ۔ والسلام خیر الختام

دیگرے آنکہ چوں ان عزیز سیادات و ہاشمیت رفاہ حاجتمند را ذریعہ سعادت می فہمند پس امیدے دارم کہ معزی الیہ بے نیل مرام واپس نخواہند آمد چونکہ اہالیان دہلی ہموارہ در انجاح مآرب غرباء و معززین کوشیدہ باشند وبطفلان خود دعاہا از جانبم رسانید و عفیفہ جلیلہ خویش را بگویند کہ شام و پگاہ برائے وے نیک سگالید و نیک خواہیہا می خواہم ۔

مکتوب یکصد و شصت و ہشتم ۱۶۸

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد ـــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب (کہ جو نہایت شریف اور خاندانی چغتائی کے ایک رکن ہیں) جناب والا کی خدمت میں آرہے ہیں اور کوئی لحاظ کی بات نہیں البتہ آپ خوب جان لیں کہ یہ خاندان ملازمت کا عادی نہیں ہے لہٰذا تم خود موصوف کی کار آوری کی کوشش میں اور دوسروں کے پاس سفارش و تحریک کروگے ۔

اور لکھیں کہ آجکل وہ کیا کر رہے ہیں اور کبتک غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماکر مجھکو منور کریں گے ۔ والسلام خیر الختام

دیگر آنکہ جناب والا خاندان سادات ہاشمیت سے تعلق رکھتے ہیں جو حاجتمند کی حاجت روائی کو نجات کا ذریعہ سمجھتے رہیں تو امید ہے کہ موصوف ناکام واپس نہ ہونگے اہل دہلی ہمیشہ سے باعزت و غرباء کی مقاصد برآری میں وہ ضرور کوشاں رہتے ہیں بچوں کو دعا اور اپنے گھر میں کہدیں کہ میں صبح و شام ان کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں ۔ فقط والسلام ۔

ایکسو اڑسٹھواں خط ۱۶۸

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ـــ

چہ دلپسند مقولہ است کہ بمضمون راستی مشحونش ہے پر دردمندانہ اخلاص را افزایش بیشود و عرق ہمدردی بجوش مے آید کسیکہ باوجود وسعت بدستگیری حاجتمند افسرد آمادہ نشود - وے از ہمہ سوختنی بدتر است ہیزم بسوختن می آید ہم چنیں بخیل بکارے نیاید در صحیح بخاری شریف از ابن ادریس رضؓ منقول است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمودہ است ہر کسیکہ بر حاجتمند رحمے نیارد خدا تعالی بر او توجہ نخواہد فرمود و اینہم مرویست کہ بخیل آنست کہ بقلیلے وقدمے درمے مدد طالب نکند و طعام بکسے نرساند پس از دست و پا و زبان امداد مستمنداں لازم است ۔ شنیدہ ام کہ ایشاں بر فقرا و مساکین عند السوال استہزا و خندہ می زہند (نعوذ باللہ) از ہمچنیں حرکات سخیفہ و افعال ذمیمہ توبہ باید نمود و بامداد مستمنداں تا وسع خود دریغ ہمت کردن کار بزدلاں بخیل است ۔

والسلام از دہلی

مکتوب ۱۶۹ یکصد و شصت و نہم

باطلاع بیماری و نصائح آخری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ ۔ بخدمت سرامد درویشاں دنیادار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم ربکم واضح باد شنیدہ ام کہ مثل عطاراں یا دوا فروشاں دوکان پیری و مریدی چیدہ اند او کہ طریقہ محمدیہ را مثل سالوساں روزگار شمردہ اند

کتنا عجیب مقولہ ہے کہ جو سارا سچائی سے بھرا ہوا ہے وہ دردمندوں کی امداد و اخلاص کو زیادہ کر دیتی ہے اور اسکی رگ حمیت و ہمدردی جوش میں آجاتی ہے کہ جو شخص باوجود وسعت رکھنے کے حاجتمند کی طرف توجہ نہ کرے وہ جلانیکی لکڑی سے بھی بدتر ہے لکڑی کم از کم جلانے کے کام تو آتی ہے اور بخیل تو کسی کے بھی کام نہیں آتا صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن آدریس رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جو غریب محتاج پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالی اُسپر روز محشر توجہ نہیں کریگا" اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بخیل وہ ہے جو قلیلے - قدمے - درمے سائل کی کبھی مدد نہ کرے اور نہ کبھی کھانا کھلائے لہذا ہاتھ پاؤں اور مال سے غریبوں کی ہر طرح امداد کرنی ضروری ہے - میں نے سنا ہے کہ آپ فقیروں اور مسکینوں پر ہنسی اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ اس قسم کی نازیبا حرکات اور ذلیل افعال سے توبہ کرو اور حتی المقدور کبھی غریبوں کی امداد نہ کرنی بزدل اور بخیلوں کا خاصہ ہے والسلام - از دہلی

ایکسو ۱۶۹ انہترواں خط

ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت سرا درویشان دنیا دار مولوی عبد الجبار بدایونی سلمکم ربکم کے واضح ہو کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے عطاروں اور دوا فروشوں کی طرح پیری و مریدی کی بھی دوکان کھول رکھی ہے افسوس

میدانید کہ بیعت و توبہ و انابت مسنون است نہ کہ مبلغ دو روپیہ ہر کہ آورد دست بر دست ایشاں گذاشتہ نقشبندیہ مجددیہ سلک نمودند و ہر کہ چیزے پیش نکردہ بجانبش توجہ نمی کنند معلوم نیست کہ ایں طریقہ و اطوار از کہ آموختہ اند اگرچہ ہر انسان را ازیں زخارف گریزے نیست فاما طریقہ را فروختن سنت از کسے یافتہ اند بدہلی بارہا دیدہ اند کہ من از ہیچ طرز کار بودہ ام ورنہ مرا از پیری مریدی فرصتے نشدے باید کہ طریق مسنون را بکار برند و از ہر خرافات دامن برکشند۔ والسلام

مکتوب یکصد و ہفتادم

بطور تقریظ حمید الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مثنوی حمید الکلام بامعان نظر دیدم سبحان اللہ کہ رنگے دیگر پذیرفتند (عمرت دراز باد) در شریعت و طریقت انسان را تنہا ہی فرمودن انسانیت آں کو راست ہر کہ در شرع و فقر حد فاصل داند ہاں چشمے باید الحمد للہ کہ بصرۃ یافتہ اند بزمرہ من بوریا نشین ہر کہ دریں راہ دشوار گذار گام زد و بمنزل مقصود رسید عبد العزیز ست (دام فیضہ) تصوف بازیچہ کودکاں نیست کہ بلہو و لعب گزرانیدہ اید اگرچہ از مسترشدین من مولانا محمد اعظم

کہ طریقہ محمدیہ کو زمانے کے دنیا سازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جاننا چاہیئے کہ بیعت توبہ و انابت ضرور مسنون ہے نہ کہ مبلغ عمار دو روپیہ جو شخص نذرانہ لایا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر خاندان نقشبندیہ و مجددیہ میں اسکو داخل کر لیا اور جس نے نہ دیا اسکی طرف توجہ نہ کی۔ خبر نہیں کہ یہ طریقہ کس سے تم نے سیکھا ہے اگرچہ

دین فروشی کہاں سے سیکھی ہے۔ اور دہلی میں تم نے دیکھا ہوگا کہ میں اس سے کتنا بچتا ہوں ورنہ مجھے پیری مریدی سے فرصت بھی نہ ملتی لہذا تمہیں لازم ہے کہ سنت نبوی پر عمل کرو اور اپنے دامن کو اس بدنامی اور بیہودگی سے بچاؤ۔ والسلام

ایکسترواں خط

حمید الکلام پسند ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ جامع الحسنات و الکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ مثنوی حمید الکلام میں نے غور سے دیکھی سبحان اللہ اور تمہاری عمر بڑی ہو طریقت و شریعت میں کوشش کرنا انسانیت ہے جو شخص طریقت و شریعت میں فرق کرتا ہو وہ اندھا ہے۔ ہاں آنکھ درکار ہے۔ الحمد للہ آپ تو بصیرۃ رکھتے ہیں فقیر بوریا نشین کے زمرے میں جو شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو طے کرکے منزل مقصود کو پہنچا وہ عبد العزیز (دام فیضہ) ہے ورنہ تصوف بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ یونہی ہنستے کھیلتے آجائے اگرچہ میرے

(الشہیر مولوی عبداللہ الغزنوی ثم امرتسری) رحمۃ اللہ علیہ ہمیں مسلک داشتند الا بعزلت نشستہ بودند۔

دوست بکار را مصداق شدند اگر در

دو لیں توجہ نمایند   راکہ سپردہ ام

باید نمود   اگرچہ   گفتن

آئین سلوک نیست   ؎

خوب میدانید کہ نعمت را   خوانده اند

و   ہمین است تحریر مستانہ ایشاں

قلب ایں پیر ضعیف روحے دمیدہ است بیگمان تصنّع را از جوش حقیقی نسبت نیست می نازم کہ گل گلستانم۔ بمشام خدا جویاں نکہتے جانفزا میرساند از گل مراد عبدالعزیز واز نکہت جانفزا طرز عمل وے عبارت است

والسلام۔

بندۂ فقیر مدوّن بجواب مفاوضۂ ہذا التماس کردہ

اے خوشا طالع کہ شیخ مرشدم   مقتدایم پیشوایم، سیّدم
بندۂ خود را بہ زیّ خود شمرد   گنجہائے مستتر با وے سپرد
اے خوشا بختم کہ شیخم از کرم   کرد مستغنی ز دینار و درم
شد عنایت کنز اسرار ولا   آنکہ اعلیٰ ہست از سیم و طلا
اے خوشا وقتے ز رفتار کرم   بہرہا از خوان مرشد می برم
شد مشامم عطر آگین و لطیف   از گل بستان اسرار لطیف
مرشد من مثنویم را ستود   باب بر و امتنان بر من کشود
رتبہ ام بر ذروۂ علیا رسید   روح تازہ در تن بیجاں دمید

کفش دوز۔ — خادم ابوحمید عزیز۔ کان اللہ لہٗ

مریدین میں مولنا سید محمد اعظم (ملقب بہ مولوی عبداللہ غزنوی ثم امرتسری) ایسے مسلک کے سالک تھے مگر انہوں نے اب گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ میں

اگرچہ صاف بیان کردینا اہل سلوک کا طریقہ نہیں ہے ؎

دربردہ خوب غور کرلیں اور یہ خوب جان لیں کہ خیر خواہی کو دین بتایا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تمہاری مستانہ تحریر نے (

اس پیر ضعیف کے جسم میں ایک روح پھونک دی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بناوٹ اور اصلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے مجھے فخر ہے کہ میرے باغ کے ایک پھول نے عبدالعزیز کے گل مراد سے طالبان حق کو ایک جانفزا مہک سنگھادی نکہت جانفزا سے مراد میاں عبدالعزیز کا طرز

بندۂ فقیر جامع مکاتیب نے جواب میں اُن کے عرض کیا

کیا خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ میرے مرشد   میرے مقتدا میرے پیشوا میرے سردار نے
اپنے غلام کو اپنے لباس میں پسند فرمایا   وافر خزانہ مخفی اسے عطا فرمایا
کیا اچھا میرا بخت ہو کہ میرے شیخ نے کمال لطف سے   کردیا غنی دینار و درم سے
اسرار محبت کا خزانہ مرحمت کر دیا   جو کہ اعلیٰ وارفع ہے چاندی اور سونے سے
کیا پر لطف نثار کرم کا وہ وقت ہے   حصہ وافر خوانچہ مرشد سے لیتا ہوں
میرا دماغ پاکیزہ و معطر ہوگیا   باغ اسرار لطیف کے پھول سے
میرے مرشد نے میری مثنوی کو سنا   دروازہ نیکی و احسان کا مجھ پر کھولا
میرا مرتبہ انتہا بلندی پر پہونچا   تازی روح تن بیجان میں پھونکی

خادم کفش بردار ابوحمید عزیز کان اللہ لہٗ

١٧١

مکتوب یکصد و ہفتاد و یکم

تشریف باید آورد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہویدا باد کہ از دو اسبوع انتظار می کشتم کتاب مطبوعہ بمن رسانیدند ورنہ خود تشریف فرما شدند شاید کہ مانع ومزاحم خدمت لاحقہ شد تاہم باید نگاشت کہ چرا دریں جا رسیدن ممکن نشد از حال جناب نواب صاحب غفران مکان۔ وبیگم صاحب عالیہ خلد مکان ہم چیزے تحریر باید فرمود وقتیکہ بجانب وطن تشریف برند مراہم از خیریت خود مع وابستگان بیاگاہند واگر ممکن باشد ازیں راہ برائے یکشب بگزارند مگر طوالت راہ وکثرت زر محصول ریل ضرور است خیر اگر خواستہ خدا است بضرور گاہے یکجائی نصیب طرفین خواہد شد۔ والسلام خیر الختام

١٧٢

مکتوب یکصد و ہفتاد و دوم

سفارش مولوی عبدالحفیظ صاحب برادرزادہ خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار

١٧١

ایکسو اکھتروان خط

تشریف لائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دو ہفتے انتظار کرتے کرتے گذر گئے لیکن کتابیں ابتک نہیں پہونچیں اور نہ خود ہی تشریف لائے کوئی امر مانع ہوگیا ہوگا۔ تاہم نہ آنیکی وجہ سے خبر کرنی تھی۔ نواب صاحب غفران مکان۔ وبیگم صاحبہ عالیہ خلد مکان کا حال بھی تحریر فرمائیں جب آپ وطن تشریف لے جائیں تو اپنی اور بال بچوں کی خیریت سے مطلع فرمائیں اگر ہوسکے تو ایک رات کیلئے اس راہ سے ہوتے ہوئے تشریف لیجائیں گو اس میں کسی قدر سفر بیجا ہو جائیگا اور محصول وغیرہ میں بھی اضافہ ہوجائیگا خیر انشاء اللہ تعالیٰ ایک نہ ایک دن ضرور ملاقات ہوگی

والسلام خیر الختام

١٧٢

ایکسو بہتروان خط

اپنے بھتیجے کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار سید محمد عبد الحفیظ

سید محمد عبد الحفیظ (برادرزادہ بندہ) بعد فارغ شدن از کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول و ہدایہ از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین تمام و بیضاوی از سورہ فاتحہ تا تمام سورۂ نصر و شرح نخبۃ الفکر قدرے قدرے، مقصد حاصل کردن از کتب درسیہ مروج بشوق تمام بخدمت سامی می رود لازم کہ حسبۃ للہ و شفقۃ علی خلق اللہ از انچہ بقدر ضروری در حق او مفید مطلب باشد زود تر زود تعلیم خواہد ساخت عین لطف و کرم خواہد بود و برائے پخت طعام او نوکری با سلیقہ مقرر کنانیدہ خواہید داد کہ اجرت آنرا برخوردار مذکور خواہد داد ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام ۔ و حال من اینست کہ با ستیلائے ضعف پیری و لحوق چند امراض مزمنہ نشست و برخاست از مسجد تا بخانہ خود و از خانہ تا مسجد آمدن دشوار میشود بلکہ چشم و گوش چیزے کار نمی دہد آمد و رفت بسیار دشوار بلکہ حرکت مذبوحی دارد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ دیگرے آنکہ بخوبی جائے اقامت تجویز کردہ خواہند داد و در انجاح مرام او و در فن دانشمندی حتی الوسع دریغ نخواہند نمود و عین لطف و کرم باشد ۔

والسلام خیر الختام

۱۷۳

مکتوب یکصد و ہفتاد و سوم

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت ہذا خصوصاً بہ برادر مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

(میرا بھتیجا ہے)، اور کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول و ہدایہ از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین و بیضاوی سورۂ فاتحہ سے سورۂ نصر اور تھوڑا سا شرح نخبۃ الفکر پڑھنے کے بعد کتب مروجہ کی تحصیل کے شوق میں آپکی خدمت مبارک میں حاضر ہو رہا ہے ۔

جلد از جلد پڑھا دیں ۔ جتنی تعلیم ان کے حق میں مفید ہو اسکو جلد از جلد پڑھا دیں مجھ پر عین احسان ہو گا ۔ کھانا پکانے کے واسطے ایک سلیقہ مند ملازم مقرر فرما دیں تاکہ اسکا مشاہرہ صاحبزادہ موصوف خود دیدیں گے ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

میری حالت یہ ہے کہ بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے چند امراض لاحق ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا اور مسجد تک آنا دشوار ہو گیا ہے ۔ حتی کہ آنکھ، کان خود جواب دے چکے ہیں چلنا پھرنا بہت دشوار ہے ۔ بلکہ حرکات نیمجاں کی طرح ہیں، الحمد للہ علی کل حال ۔ دوسری بات یہ ہے کہ برخوردار کے واسطے ایک معقول جگہ رہائش کی تجویز فرمادیں اور انکی ضروریات کو حتی المقدور پورا فرماتے رہیں گے جو عین لطف و کرم ہوگا ۔

والسلام خیر الختام

۱۷۳

ایکسو تہترواں خط

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل کی نصیحتیں خصوصاً بھائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

وعموماً به برادران دینی واضح باد که حسب ارشاد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللهِ وَخَیْرُ الْهُدٰی هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ در تلاوت قرآن مجید وحدیث شریف بتدبر و تفکر حسب مقدور شب و روز سرگرم باشید و بکلام زید و بکر گرفتار نشوند چه بتدبر قرآن از تہ دل قلب منور و متخشع و متصدع شود - چنانچه آیه کریمه تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ شاهد عدل است

تیغ بگرفت بکف گفت که نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم که نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ الآیه همین تفکر سرمایهٔ ذخیرهٔ عقبیٰ ؎

عاشقی چیست بگو بندهٔ جاناں بودن
دل بدست دگراں دادن و حیراں بودن

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ - نعم ما قیل

تصور آ رہا جب اُس صنم کا ٭ لگا ٹپکا ٹپکنے چشم نم کا

نہ کہہ آلودہ دامن عاصی گریاں کو اے واعظ
ٹپکتا آنسوؤں کا داغ عصیاں تر پڑا ہے

اول و آخر قرآن که با آمد و سین - ره دین ره بر دین جز تو قرآن بس و باقی ہوس و سنت نبوی بران پیش نظر ملحوظ باشد که رہنمائے دارین است - مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ (کَمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) ؎

محال ست سعدی که راه صفا
تواں یافت جز در پے مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم

کیواسطے اور عموماً ان کے بھائیوں کے لئے ہیں واضح ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللهِ وَخَیْرُ الْهُدٰی هَدْیُ مُحَمَّدٍ صلی الله عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت و حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر غور و فکر کرنے میں رات دن مصروف رہو اور زید و بکر کے قصّوں میں نہ پڑو - اس لئے کہ قرآن پر غور کرنے سے قلب میں نور اور سُرور پیدا ہوتا ہے چنانچہ آیۂ کریمہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ اسکی گواہ ہے ؎

تیغ بگرفت بکف گفت که نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم که نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ الآیہ یہی فکر تدبر آخرت کا ذخیرہ اور توشہ ہوگا ؎

عاشقی کیا ہے؟ معشوق حقیقی یعنی خدا کا غلام ہو جانا اور اسکو دل دیکر حیران ہو جانا - اور ایمان والے اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں الآیۃ اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ کہ معشوق حقیقی یعنی خدا کا خیال آیا اور تر آنکھ ٹپکنے لگی۔ ؎ جناب واعظ صاحب! روتے ہوئے گنہگار کو گنہگار نہ کہئے کیونکہ اسکے آنسوؤں سے ہی اُسکے گناہوں کا دامن دھلجائیگا

اور ترمذی کی روایت میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اسنے مجکو محبوب رکھا اور وہ میرے ساتھ جنت میں جائیگا ؎ اے سعدیؔ مشکل ہے بغیر اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ صفا کا پانا

لے متوطن بادن درہ اودھ - ہیڈ مولوی مشن اسکول ضلع بن پوری ۱۲ عنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و چہارم

باطلاع بیماری و نصائح آخری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مسرت نامہ آیا۔ آپ کے چلے جانے کے بعد رات ہی میں میری طبیعت خراب ہو گئی کچھ مفرح کھانے سے میری طبیعت ٹھیری اور اس ٹھہر جانے سے اب تو چلا جانا ہی اچھا ہے خوب پڑھا لیا۔ اور کتاب اللہ و سنت نبوی کی خدمت کر لی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بخوبی تبلیغ کی اور اب کوئی تمنا اس دنیائے فانی میں باقی نہیں رہی ہے ہاں البتہ اللہ جل شانہ کے دربار حق جانے کے لئے فقیر تیار ہے۔ اور وہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ میری آرزو پوری کرے گا۔ تم سب لوگ ہمیشہ زندہ و کامراں رہو اور میرا ضعف دماغ اور میرا موجودہ حال مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آپ لوگ آئندہ شاید مجھے نہ دیکھ سکیں گے۔ خیر خوش رہو تیری عمر باد تاکہ اشاعت کلمۃ الحق میں مصروف رہو اور اب خدا کے سپرد تم کو کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہے۔ اور میرے لئے ہر وقت و ہمیشہ ہمیشہ میری مغفرت کے لئے اپنی اپنی دعاؤں سے یاد کرتے رہنا۔ اب تو لے جواب دیجئے۔ آئندہ شاید تمکو کسی خط کا بھی مجھ سے نہ ملسکے گا۔ فقط

والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہفتاد و پنجم

درباب ورود دردہلی سید محمد عبد الحفیظ صاحب و آغاز درس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم واضح باد کہ برخوردار عبد الحفیظ درینجا آمدہ شرح ملا جامی از آخر آغاز کرد و در تحصیل علم بدل مصروف شد تردد و تفکر نمایند و از والدہ او خاطر جمعی کردہ دہند باقی خیریت است زیادہ والسلام خیر الختام ہمہ خورد و کلاں سلام

ایکسو پچھترواں خط

سید محمد عبد الحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادرم میر توسل حسین[2] صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ برخوردار سید محمد عبد الحفیظ یہاں آگئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے شرح ملا جامی کو اخیر سے شروع کر دیا ہے اور وہ خوب جی لگا کر ماشاء اللہ پڑھ رہے ہیں۔ اور تم مطلق فکر و اندیشہ انکی طرف سے نہ کرنا اور انکی

---

[1] حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے دیگر برادر حقیقی حافظ سید محمد سجاد حسین صاحب تھا حضرت میاں صاحب کے مشابہ تھے

[2] حضرت میاں صاحب کے شفیق مجھلے بھائی اور انکے تین صاحبزادے میر سید عبد الرزاق مرحوم مغفور اور سید محمد عبد الحفیظ صاحب اور جناب سید محمد عبد الحکیم مرحوم مغفور ساکن موضع مولانگر ضلع مونگیر (بہار)

دنوٹ، یہ حضور عالی میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا آخری فرمان ہے جو اس کفش بردار بدون سفارشات کے تمام مرض الموت میں مولانا حافظ سید محمد عبد السلام

لکھوا کے [illegible] اللّٰہم اغفر لہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ تاریخ وفات

سلام ما موصول باد۔

محررہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۱ھ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ششم

باطلاع روانگی رحیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ بتاریخ دہم شعبان از اینجا روانہ رحیم آباد خواہم شد اطلاعاً گذارش نمودہ شد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

۳ شعبان سنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

درباب وصولی زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از خاکسار محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ بعد ہدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود رائے بیضا ضیائے باد کہ مبلغ چہل و نہ ۴۹ روپیہ مرسلہ ملازمان عالی معرفت مولوی عبد الحق قادری صاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفورا ولقاکم نضرۃ وسرورا وکان سعیکم مشکورا ۱ ۵ ھ

والدہ صاحبہ کو بھی اطمینان دلاتے رہنا۔ باقی خیریت ہے زیادہ والسلام خیر الختام اور چھوٹے بڑوں کو میرا سلام پہنچے ۱۷ ربیع الاو

ایکسو چھہترواں خط

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ بتاریخ ۱۰ شعبان کو ان شاء اللہ تعالیٰ العظیم یہاں سے رحیم آباد چلا جاؤں گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ ۳ شعبان سنہ

ایکسو ستترواں خط

رسید منی آرڈر کے وصول ہونیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد ہدیہ سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ انچاس ۴۹ روپے ہدیہ ملازمان عالی معرفت جناب مولوی عبد الحق صاحب قادری بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ جزاءً موفورا ولقاکم نضرۃ وسرورا وکان سعیکم مشکورا ۴ ۵ ھ

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

از دہلی

مکتوب یکصد ہفتاد و ہشتم

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح باد کہ از خط سید محمد ایوب و ہم از خط شما خبر وحشت اثر حادثہ جانکاہ ہوشربا انتقال برخورداری مغفورہ مرحومہ موجب رنج و غم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ بس کافی است بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ مختتم بازل شد كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ دریں صورت بندہ سر افگندہ را از تقدیر قادر قدیر جائے ستیز و نہ پائے گریز اے عزیز بتو سمع وقیع وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ط وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۝ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ غور بدل باید جزع و فزع نشاید ابواب رحمت الٰہی چوں مفتوح گردد مرحوماں را نعمت

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

از دہلی

ایکسو اٹھترواں خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ محمد ایوب کے خط اور تمہارے خط سے خبر وحشت اثر دل ہلا دینے والے واقعہ انتقال پر ملال برخورداری مغفورہ مرحومہ کا خط پڑھ کر اتنا صدمہ ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے (بیشک ہم اللہ ہی کیواسطے ہیں اور اللہ ہی کیطرف پھرنیوالے ہیں) الآیہ بہت کچھ ثواب آخرت کیلئے کافی ہے اسلئے کہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ (ہر موجود کو ذائقہ موت کا چکھنا ہے) الآیہ کی مہر ازل میں لگ چکی ہے اس صورت میں بندہ ناچیز حکم قضا و قدر سے نہ لڑ سکتا ہے اور نہ کہیں بھاگ کر جا سکتا ہے اے عزیز خداوند قدوس کے قرآن (و البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کسی شے کے ساتھ خوف سے، بھوک سے، مال اور جان اور پھل یعنی اولاد وغیرہ کے گھٹانے سے بھی، اور اے حبیبؐ! خوشخبری دیدیجئے ایسے صابروں کو کہ جس وقت اُن پر کوئی مصیبت پہونچتی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کیواسطے ہیں۔ اور اللہ ہی کیطرف ہم کو پھر جانا ہے) الآیہ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کا صلوٰۃ وسلام

ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب آفت یزدانی و عنایت سبحانی چو متقاضی شود بجرعہ زہر حوادث از مشرب واویلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند و لے
دولت آں بود کہ تشریف بلا یافتہ است ۔

بہر کیف ہمہ خورد و کلاں را تسلی و تسکین بدہند و بدعائے مغفرت او مشغول باشند ؎

گشت آں دستہ گل رونق بازار دگر
بوئے گل رفت ہمیں روز بگلزار دگر

وانچہ صدمہ دریں حادثہ جانگزا رسید چہ کنم ؎

؞ گر نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ؞
؞ میرسد آں روز کہ باہم رویم ؞

مکتوب یکصد ہفتاد و نہم ۱۷۹

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام واضح باد کہ از چارہ بیچارہ بندہ بحوادث پابندہ تقدیر ازلی فرسنگہا دور است ہرچہ تقدیر خدا بود ہر آں قانع ام نہ چنیں راہ فنا را بکسے مانع ام بشارۃ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؁ بدعائے مغفرت آں نور چشمی ہموارہ مشغول باشند و مسئلہ توریث می رسد بر آں عمل نمایند چنانکہ خدا تعالیٰ می فرماید فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ الخ حق بحقدار شرعی

اور رحمت ہے ۔ اور یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہیں) آلآیہ پر خوب غور و فکر کرنا چاہئے واویلا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں (قاعدہ ہے) کہ جب رحمت الٰہی کے دروازے کسی پر کھلتے ہیں تو پہلے کسی بلا میں مبتلا کرکے امتحان لیا جاتا ہے اور جب کرم خداوندی و توجہ باری کسی کی معاون ہوتی ہے تو پہلے حوادث کے زہر کا گھونٹ پلایا جاتا ہے ؎ (ترجمہ)

خلعت و نعمت خدا سے سب مانگتے ہیں مگر دولت ملتی ہے اسکو جسکو خدا بڑی بلامیں مبتلا کرے ؞ بہرحال سب چھوٹوں بڑوں کو مطمئن کریں اور مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرائیں ؎ (ترجمہ) وہ گلدستہ دوسرے بازار کی رونق ہوگیا ۔ اس پھول کی خوشبو نے آج دوسرے باغ مہکا دیا ؞ اس واقعہ پر جو کچھ رنج و قلق ہوا اسکا کوئی علاج نہیں ؎ حکم خدا نہ تھا کہ ہم جاتے ؞ وہ دن عنقریب آنیوالا ہے کہ ہم بھی جائینگے

ایکسو اناسیواں خط ۱۷۹

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین صاحب و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام کے واضح ہو کہ بندہ عاجز حادثات میں گھرا ہوا ہے ۔ حکم و قدر کوسوں دور ہے جو کچھ خدا نے قسمت میں لکھ دیا ہے میں اس پر شاکر ہوں اور نہ اس راہ فنا سے کسی کو روک سکتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؁ الآیہ (میں صابروں کیساتھ ہوں) کی خوشخبری دی ہے ۔ نور چشمی مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کیا کریں ۔ وراثت کا مسئلہ بھیج رہا ہوں ۔ اسپر عمل کریں خدا تعالیٰ نے

برسد برایں کاربند شوند ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

مکتوب ١٨٠ یکصد وہشتادم

دربارۂ سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ خط شما در سفارش آمد کاشف مدعا شد چنانچہ خط بنام مولوی ابراہیم صاحب روانہ کردہ شد ودریں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند ومن بعارضہ دوران درد سر وضعف بصر مبتلا ام باقی خیریت زیادہ والسلام خیر الختام بخدمت شریف شاہ آل احمد صاحب سلام ونیاز من برسانند وبہمہ کساں نیز موصول باد

مکتوب یکصد وہشتاد و یکم

بابت تقسیم ترکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً ۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، مشہود باد کہ بفضلہ تعالیٰ مع صغار وکبار مقرون خیریت بودہ خیر وعافیت آں صاحبان مستدعی می باشند ودریں ولا نامہ نامی شما

فرماتا ہے فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ لہٰذا حقدار کو حق پہنچ جائے اسپر عمل در آمد کرو ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام ۔

ایکسواسی ١٨٠ واں خط

سفارش کرنیکی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا سفارشی خط ملا کاشف مدعا ہوا چنانچہ ایک خط مولوی ابراہیم صاحب کے نام بھیج دیا گیا ۔ اس جگہ سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں میں درد سر اور ضعف بصر میں مبتلا ہوں ۔ باقی خیریت ہے ۔ زیادہ والسلام خیر الختام ۔ شاہ آل احمد صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہونچا دیں اور جملہ پرسان حال کو بھی ۔

ایکسوایکاسی واں خط

تقسیم میراث کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً ۔ عاجز محمد نذیر حسین ۔ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ مطالعہ گرامی کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے واضح ہو کہ بفضلہ تعالیٰ مع چھوٹے بڑے متعلقین کے اچھی طرح ہوں اور آپ صاحبان کی خیر وعافیت کا طلبگار ۔ حال میں ایک والا نامہ مع استفتا

مع بند استفتا رسیدہ موجب فرحت تازہ و مسرت بے اندازہ گردید برادر روز بروز ضعف غالب و ہوش وحواس باختہ باوجود این ہجوم طلبہ حدیث ازبس مرا مضطر گردانیدہ بہرحال شکر ایزد منان شامل حال من شکستہ بال است و فتوی مطلوبہ تحریر کنانیدہ فرستادہ می شود و بر ظاہر است نزد علماء دین کہ مستحق نصف ترکہ مسماۃ امیرن دختر اوست و نصفے آن برادر شفاعت حسین است وہر دو برادر زادگان محروم اند چہ این ہر دو عصبہ بعید و برادر عصبہ قریب است کہ مقدم میشود بر عصبہ بعید چنانکہ در کتب فقہ و فرائض مذکور است ترصد کہ از خیریت مزاج خود مع خیریت وابستگاں نمودہ باشند و بسید قاضی محمد اکبر غازی صاحب بعد سلام خواہند گفت کہ خط مرسلہ رسید و حال بوضوح پیوست۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و دوم ۱۸۲

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی قاضی فدا حسین صاحب و مظہر حسین صاحب و میر عنایت حسین صاحب و میر اصغر حسین صاحب و شاہ صاحب مولانگر و میر حاجی محمد حسن صاحب و میر مظہر الحق صاحب و میر معونت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب و میر دلاور حسین صاحب و برخورداران میر محمد ہارون صاحب و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

پہنچکر موجب فرحت تازہ و مسرت

دن بدن کمزوری کا غلبہ ہے۔ ہوش وحوا

اسکے باوجود طالبان حدیث کی کثرت مجھ و حد سے زیادہ پریشان کرتی ہے بہرحال خدا کا فضل مجھ ناچیز کے شامل حال ہے۔ فتوے کا جواب لکھ کر بھیجا جاتا ہے۔ علماء دین کے نزدیک آدھے مال کی وارث اسکی بیٹی امیرن اور آدھے مال کا وارث اس کا بیٹا شفاعت حسین ہے اور دونوں بھتیجے محروم ہیں چونکہ یہ دونوں عصبہ بعید ہیں اور بھائی عصبہ قریب ہے جو عصبہ بعید پر مقدم ہے کتب فرائض فقہ میں اسی طرح موجود ہے۔ امید ہے کہ اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر و عافیت مزاج سے اطلاع دیں گے۔ اور سید قاضی محمد اکبر صاحب کو سلام فرما دیں گے کہ تمہارا خط پہنچ گیا ہے۔ کما حقہ حال معلوم ہوا۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

اکیسو بیاسی واں خط ۱۸۲

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی فدا حسین صاحب و میر مظہر حسین صاحب و میر عنایت حسین صاحب و میر اصغر حسین صاحب و شاہ صاحب مولانگر و میر حاجی محمد حسین صاحب و میر مظہر الحق صاحب و میر معونت حسین صاحب و میر عشرت حسین صاحب و میر دلاور حسین صاحب و برخورداران میر محمد ہارون صاحب و میر محمد ایوب صاحب و میر عبد الرزاق صاحب

وغیرہم من الاحباب تحفہ سلام و دعا من برسانند و نیز از برخوردار شریف و طفلان او آداب تسلیم و نیاز واصل باد۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و سوم ۱۸۳

درباره سفر پورب و مراجعت از کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا مصلیًا مسلمًا۔ برادر مہر پرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر رافت پذیر باد۔ الحمد للہ کہ حالم و تبعہ بخیریت است و مژدہ خیر و عافیت مزاج مبارک آں والاگہر مدام مستدعی می باشد مشفقا ایں خاکسار بتاریخ بست و ششم ماہ صفر ازینجا روانہ آں سمت شدہ بود و در ہر منزل دو دو سہ مقام افتادہ تاکہ قریب کانپور رسیدم کہ از چند اہلکاران انگریزی ملاقات شدہ عند التذکرہ گفتند کہ جناب گورنر بہادر عنقریب در دہلی نزاہت افزا خواہند بود و نیم از شہر مذکور مسمار برائے اقامت و بود و باش افواج کردہ شود پس ایں عاجز بریں معنی ازاں مقام بازگشتہ مراجعت دہلی نمود چہ اتصال شہر بکشمیری دروازہ کہ نزدیک آن بود و باش ماست اغلب کہ منہدم شود کہ در کشمیری دروازہ و حوالی آں اقامت افواج الحال ہم است شاید زیادہ تر میدان وسیع و فراخ ہماں جا قرار یابد

وغیرہ احباب کی خدمت میں تحفہ سلام و دعا پہنچے نیز برخوردار شریف حسین اور اسکے بچوں کی طرف سے آداب تسلیم و نیاز قبول ہو۔

ایکسو تراسی واں خط ۱۸۳

حال روانہ ہونیمیں پورب کے اور راستہ سے واپس ہونیمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا مصلیًا مسلمًا برادر مہر پرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ ربہ اللہ تعالیٰ۔ عاجز محمد نذیر حسین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو۔ الحمد للہ مع متعلقین میں اچھی طرح ہوں اور آں والا گوہر کی خیر و عافیت مزاج مبارک کی خوشخبری کا ہمیشہ اُمیدوار۔ مشفق! یہ خاکسار بتاریخ ۲۶ صفر یہاں سے اسطرف روانہ ہوگیا تھا اور ہر منزل میں دو دو تین تین جگہ ٹھیرنا پڑا یہانتک کہ کانپور کے قریب پہنچ گیا کہ چند انگریزی اہلکاروں سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب گورنر بہادر عنقریب ہی رونق افروز ہونگے اور چھاونی کے واسطے آدھی دہلی کے مسمار کرنے کا حکم دینگے پس یہ عاجز اس بات کو سن کر وہاں سے واپس دہلی کو آگیا۔ آدھا شہر کشمیری دروازے کے متصل ہے اور وہیں میں رہتا ہوں غالبًا یہی حصہ گرایا جائے اس لئے کشمیری دروازے اور اسکے اردگرد فوجیں ٹھیری ہوئی ہیں شاید کہ اس جگہ کو وسیع و فراخ کرنے کا حکم ہوجائے تو اس میں محلہ سارا کا سارا مسمار

جناب حافظ سید محمد سجاد حسین صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے برادر خورد اور بہت دیندار اور متقی اور مشابہ حضرت میاں صاحبؒ کے

دریں محلہ پنجابی کٹرہ[1] در انہدام خواہد آمد لہذا قصد کردہ رجوع و معاودت نمودم کہ اگر ایں چنیں اتفاق افتادہ از سر نو ویرانی و پریشانی اہل و عیال خواہد بود باید دید کہ بعد آمدن حاکم کلاں کہ تا بستم خبر ورود اینجا مشہور است حال مسمار شدن کدام مقرر و متعین میشود و نیز سبب باز گشتن تا حادثہ عظیم جانکاہ شد یعنی دختر کلاں مسماۃ ام الکرام کہ نہ دہ سالہ است بتاریخ نہم دہم ماہ ربیع الاول از بالائے بام زیر افتاد کہ تمام سر کوفتہ شد کہ سہ چہار ثار خون از مغز و دماغش رفت و استخوان سر و دست شکستہ شد و تا دہ روز ہوش و حواس نبود و پاس زیست کسے را نبود و دو روز متواتر بر سرش آب چکانیدہ شد بعد ہفتہ عشرہ من وجہ ہوش آمد و ہوشیار شد بعدہ بتدبیر بندش استخوان شکستہ کردہ شد امروز کہ تاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول است یک پنجاہ روز برو بگذشت و ڈاکٹر سرکاری در ہر ہفتہ می آید و معالجہ آں میکند و می گوید کہ انشاء اللہ تعالی استخوان صحیح مندمج خواہد بود خاطر جمع دارند لیکن تا وقتیکہ ایستادہ نہ شود و نہ نشیند نکند حالش معلوم نگردد پس ما دریں حادثہ شب و روز سرگردان و پریشان می مانیم و زخم سر ہم دو باندمال نیاوردہ از آں زخم ریم و خون می بر آید باید دید تا کے ازیں بلائے ناگہانی نجات می یابیم انشاء اللہ تعالی بعد فراغت و صحت برخورداری در عرصہ یک دو ماہ تا پھاگن از اینجا روانہ آں سمت خواہم شد دعا فرمایند کہ زود تر او را شفا حاصل شود کہ دل را طمانینت گردد و باقی احوال پر اختلال بروقت ملاقات بتقریر آید و از حیطہ تحریر

ہوجائیگا۔ اس بنا پر میں نے وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا کہ اگر ایسا ہوا تو نئے سرے سے اہل و عیال کی پریشانی لاحق ہوجائیگی۔ دیکھنا چاہیے بڑے صاحب کے آنے کے بعد کہ ۲۰ تک آنیکی خبر ہے کٹرہ کا کونسا رخ مسمار کرنیکا حکم ہوتا ہے اور نیز واپسی کا دوسرا سبب ایک زبردست حادثہ جانکاہ ہوا یعنی بڑی لڑکی ام الکرام جو نو دس برس کی ہے ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کو کوٹھے سے گر پڑی سر پاش پاش ہوگیا اس سے تین چار سیر خون نکلا سر کی اور ہاتھوں کی کھال ہڈیاں پارہ پارہ ہوگئیں۔ دس روز تک بیہوش رہی۔ زندگی کی آس ٹوٹ گئی تھی۔ دو روز تو متواتر اسکے سر پر پانی ٹپکایا ہفتہ عشرہ کے بعد ذرا سا ہوش آیا اور ہوشیار ہوئی تب مرہم پٹی کی گئی۔ آج ۷ جمادی الاول کو پورے اکیاون دن ہوگئے ہیں سرکاری ڈاکٹر ہر ہفتہ آتا ہے اور علاج کر رہا ہے اسکا قول ہے کہ انشاء اللہ ہڈیاں جڑ جائیں گی خاطر جمع رکھیں لیکن جب تک کھڑی نہ ہوجائے چلنے پھرنے نہ لگے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

پس میں اس ہولناک واقعہ کی وجہ سے رات دن چکر میں ہوں سر کے زخم ابھی تک مندمل ہونے شروع نہیں ہوئے ان سے پیپ و خون جاری ہے۔ دیکھئے کب تک ہم لوگ اس بلائے ناگہانی سے نجات پاتے ہیں انشاء اللہ تعالی برخورداری کی صحت و فراغت کے بعد ایک دو مہینے میں پھاگن تک ادھر روانہ ہوں گا۔ دعا کریں خدا تعالی جلد از جلد اس کو شفاء عطا فرمائے تاکہ اطمینان حاصل ہو باقی احوال پر اختلال ملاقات کے وقت کہوں گا۔ تحریر میں نہیں آسکتے۔

---

[1] پنجابی کٹرہ ایک محلہ ہے [illegible] اکثر پنجابی حضرات رہتے تھے اور باہر سے بھی آکر ٹھیرتے تھے اسی سبب سے پنجابی کٹرہ مشہور تھا اس محلہ میں ایک مسجد سنگ سرخ کی تھی جو کہ نواب اورنگ آبادی بیگم صاحبہ نے تعمیر فرمائی تھی اور حضرت جناب مولوی عبدالخالق صاحب خسر حضرت میاں صاحبؒ شاگرد رشید حضرت مولانا شاہ اسحاق صاحب محدثؒ [illegible] ... کا ذکر رہتا تھا۔ آثار الصنادید مصنفہ سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور صفحہ ۷۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔ دارالمطالعہ نذیر عامہ پھاٹک حبش خاں دہلی

فارج است و عقد نکاح برخوردار کامگار مبارک و میمون باد و از ہمہ خورد و کلان درجہ بدرجہ تسلیم و سلام برسانند از برخوردار شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و والدہ ایشان بآں صاحبان تسلیم و سلام مستجاب باد زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام ۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و چہارم ۱۸۴

درباب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت آں برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوستہ ازایں جہت تردد و تفکر لاحق حال پر ملال است لازم کہ خوشنودی مزاج خود و از مژدہ خبر خیر دیگر وابستگان مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود حال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی و دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور ہر چہ حسبی الوسع سر انجام می دہم عافیت ما و شما بخیر باد برب العباد و ہمہ خورد و کلاں در ینجا بخیریت اند و ہدیہ تسلیم و سلام می رسانند مقبول باد و از ما و از دیگر خورد و کلاں انجا را دعا و سلام برسانند زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و پنجم ۱۸۵

درباب ادائے فدیہ عوض قضائے نماز ثابت نشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برخوردار کامگار کا عقد نکاح مبارک ہو۔ سب چھوٹے بڑوں کیطرف سے درجہ بدرجہ تسلیم و سلام پہونچے برخوردار شریف حسین اور ام الکرام و سیدۃ النساء اور ان کی والدہ کی طرف سے آپ صاحبان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام ۔

ایکسو چوراسی واں خط ۱۸۴

دریافت خیر و عافیت کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ عرصہ سے آپکی مع متعلقین خیریت معلوم نہیں ہوئی اور خیر خبر کی خوشخبری سے مسرور نہیں ہوا کہ کسیقدر اطمینان ہوتا۔ اپنا حال کیا لکھوں کمزوری و نقاہت اور درد سر کا غلبہ ہے۔ تاہم جن امور کے متعلق لکھا ہے ان کو پورا کر دوں گا۔ خدا ہمارا تمہارا انجام بخیر کرے۔ تمام خورد و کلاں یہاں اچھی طرح ہیں ہدیہ تسلیم و سلام عرض کرتے ہیں قبول ہو۔

ہماری طرف سے خورد و کلاں کو دعا و سلام پہنچے۔

والسلام خیر الختام ۔

ایکسو پچاسی واں خط ۱۸۵

قضا نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت میاں صاحبؒ کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو نہایت عابدہ اور غربا پرور دیندار تھیں اور آپکا مکان اب تک عقب کتبخانہ نذیریہ عامر موجود ہے [illegible] والدہ محمد کے [illegible]
اور نہایت متواضع اور مہمان نواز ہیں۔ اور جناب مولوی حکیم سید محمد عبدالحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں ۔ اور ان کا نام صاحبزادی [illegible]

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گردید برادرا عوض نماز قضائی نماز دو سیر گندم دادن از قرآن وحدیث ثابت نمی شود۔ این از اجتہاد فقہائے حنفیہ است بفہم قاصر من موجب ثواب دائمی این است کہ سہ چہار قرآن مجید ترجمہ خرید کردہ بہر شخص لائق کہ قرآن مجید خوب خواندہ باشد وقف کردہ دہند کہ در تلاوت او مدام باشد کہ بدین ذریعہ تا بقائے آن ثوابش بمرحومہ برسد یا یک نسخہ صحیح بخاری شریف خریدہ وقف کردہ دہند کہ مدت مدید ثواب باو جاری ماند و این امر احسن واولی است مطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منجملہ خیرات جاری شمردہ شود آئندہ ہرچہ مناسب دانند بعمل آرند ودرینجا ہمہ خورد وکلاں بخیریت اند وخیر وعافیت شما مع وابستگان خواستہ می باشد وہمہ کس سلام ودعا رسن برسانند از برخوردار شریف حسین ومیر شاہجہاں ودیگر طفلان تسلیم وسلام موصول باد ترصد کہ از خیریت نامجات مسرور الوقت می نمودہ باشند زیادہ

السلام مرقومہ ۲۸ شہر صفر سنہ ۱۳۰۲ھ

۱۸۶ مکتوب یکصد وہشتاد وششم

درباب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح

عاجز محمد نذیر حسین ۔ میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر کے مطالعہ گرامی السلام علیکم کے واضح ہو کہ والا نامہ موصول ہو کر کاشف مدعا ہوا۔ بھائی قضا نماز کے واسطے فی نماز دو سیر گیہوں خیرات کرنے قرآن وحدیث سے ثابت نہیں یہ صرف فقہائے حنفیہ کا اجتہاد ہے میری عقل ناقص میں ہمیشہ ثواب کی صورت یہ ہے کہ تین چار قرآن شریف مترجم خرید کر ہر اس شخص کو جو قرآن مجید بخوبی پڑھ سکتا ہو عطا کر دیں تاکہ وہ اسی میں تلاوت کیا کرے اس ذریعہ سے جبتک قرآن شریف موجود رہیگا مرحومہ کو ثواب ملتا رہیگا۔ یا ایک نسخہ بخاری شریف کا خرید کر وقف کر دیں تاکہ عرصہ دراز تک ثواب ملتا رہے اور یہ امر احسن واولی ہے اور فرمان مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بموجب یہ صدقہ جاریہ ہو جائیگا۔ آگے جو مناسب جانیں کریں یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور تمہاری مع متعلقین خیر وعافیت کے خواستگار ہوں میری طرف سے تمام آدمیوں کو سلام پہنچا دیں۔ برخوردار شریف حسین ومیر شاہجہاں اور بچوں کی طرف سے تسلیم وسلام پہنچے مجھے امید ہے کہ خیریت کے خطوط آپ بھیجتے رہا کریں گے زیادہ والسلام مرقومہ ۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۳۰۲ھ

۱۸۶ ایکسو چھیاسیواں خط

دریافت خیریت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے

باد کہ عرصہ دراز گذشت کہ از خیر و عافیت مزاج خود یاد شاد نکردند لہذا خاطر فاتر متردد و متفکر می ماند لازم کہ از صحت و تندرستی مزاج مع متعلقان مسرور و کامگار سازند کہ طمانیت حاصل شود و اکثر در اعضا شکنی و دوران سر مبتلا می ماند طوعا و کرہا سبق طلبہ و اجراء فتوی نویسی حسب مقدور کردہ می شود حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی بتقریب شادی پسر محمد یاسین چہار قطعہ بہزار منت و سماجت نوشتند لاچار تکلیف برخود گوارا کردہ آمدن اینجا قبول کردم ہرگاہ تاریخ شادی خواہ در ماہ رجب یا شعبان مقرر خواہد شد افتاں و خیزاں خواہم آمد اطلاعاً گذارش کردہ شد و چگونگی مزاج برخوردار عبد الرزاق ہم اطلاع دہند کہ بہ نسبت سابق تخفیف تندرستی است یا نہ و دریں جا ہمہ بخیریت ہستند از خورد و کلاں ہدیہ سلام قبول باد زیادہ السلام خیر الختام و بشاہ صاحب نیز سلام من خواہند گفت

مکتوب ۱۸۷ یکصد و ہشتاد و ہفتم

دربارہ علالت خویش و رحلت مولوی عبد الرب صاحب وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گردید از ماہ ذی الحجہ کثرت تپ و لرزہ از بس است کہ در خانہ تندرست باشد یا شد و ہیضہ نیز دامن چنانچہ دیروز کہ روز جمعہ بود مولوی عبد الرب انتقال کردند

واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی آپ نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کر کے شاد نہیں کیا بدیں وجہ دل کو بیکلی ہے تم کو چاہئے کہ صحت و تندرستی اپنی مع متعلقین کے لکھو۔ تاکہ تسکین ہو۔

اکثر اعضاء شکنی اور دوران سر رہنے لگا ہے۔ مجبور ہو کر طلباء کا سبق اور فتویٰ نویسی جتنی طاقت ہے کرتا رہتا ہوں حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی نے اپنے صاحبزادے محمد یسین کی شادی میں شرکت کیواسطے مجھ کو مجبور کر دیا ہے ہزار طرح کی منت و عاجزی کے چار خط بھیجے آخر میں نے دعوت قبول کر لی رجب یا شعبان جب بھی تاریخ مقرر ہوگی جس طرح بنے گا پہونچوں گا۔ اطلاعاً لکھدیا ہے برخوردار عبد الرزاق کا مزاج کس طرح ہے۔ لکھیں پہلے کی نسبت اب طبیعت کیسی ہے اچھی طرح ہیں یا نہیں یہاں سب طرح خیریت ہے خورد و کلاں کی طرف سے ہدیہ سلام قبول ہو زیادہ والسلام خیر الختام۔ شاہ صاحب کو سلام کہدیں۔

۱۸۷ ایکسو ستاسی واں خط

اپنی علالت کا حال و مولوی عبد الرب و مولوی عبد القادر صاحب کے انتقال کی خبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نامہ نامی پہنچا کاشف مدعا ہوا بقرعید کے مہینے سے تپ و لرزہ پھیلا ہوا ہے۔ کسی گھر میں کوئی ایک تندرست ہو تو ہو۔ ہیضے کی بھی یہی کیفیت ہے کل بروز جمعہ مولوی عبد الرب کا انتقال ہو گیا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ درعرصه پنج و شش ماه گذشته که مولوی عبد القادر رحلت گزین دار البقا شدند اراده مصمم بود که در آخر سفر عقد نکاح هردو برخوردار کرده دهم و بروقت قریب شما را طلب کنم لیکن ملتوی ماند وهرگاه صورت نقش پذیر خواهد بود اطلاع خواهم داد حالا از بخار فرصت نیست شادی کجا ومرا دوران سر پامال کرده است و هجوم طلبا ر زیاده تر گران یار و برخوردار عبد السلام از ده روز در تپ مبتلی و دیگر طفلان هم درین بلا گرفتار و عبد الحکیم را هرچند مانع شدم مگر نماند و عرصه پانزده روز میگذرد که مولوی محمد حسین بٹالوی برائے ملاقات من آمده بودند وقت صباح رسیدند و بوقت شام بعد مغرب واپس رفتند و محمد حسین دیگر است که اراده اجرائے مدرسه می دارد و باقی خیریت و خیر و عافیت شما مطلوب زیاده السلام علیکم خیر الختام و بهمه خورد و کلان سلام و دعا موصول باد

مکتوب ۱۸۸ یکصد و هشتاد و هشتم

درباره ادراک حال سید محمد عبد الحفیظ صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمه اللّٰه تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمة اللّٰه و برکاته واضح باد که نامه نامی در استفسار حال برخوردار عبد الحفیظ رسیده کاشف مدعا گوید برادر برخوردار مذکور در اینجا نیامده شاید بطرف ترہٹ رفته باشد و ما بهمه متعلقان بخیریت ایم و بهمه صاحبان انجا سلام و دعا برسانند و گاه گاهے از خیریت مزاج خود مع وابستگان مسرور می نموده باشند

پانچ چھ مہینے ہوئے کہ مولوی عبد القادر کا انتقال ہو چکا ہے پختہ ارادہ تھا کہ صفر کے اخیری ایام میں دونوں لڑکوں[۱] کا نکاح کر دوں گا اور عین وقت پر تم کو بلا لوں گا مگر وہ ملتوی ہو گیا اب جب تاریخ مقرر ہوگی اطلاع دوں گا اس وقت تو بخار ہی سے فرصت نہیں شادی کہاں ؟ سر کے چکروں نے مجھ کو بد حواس کر رکھا ہے ۔ اور ہجوم طلبا ، مزید براں برخوردار دس روز سے بخار میں مبتلا ہے اور بچے بھی اس مرض میں گرفتار ہیں اور عبد الحکیم کو بہتیر سمجھایا نہ مانا

پندرہ روز ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی مجھ سے ملنے آئے تھے صبح کو تشریف لائے شام کو واپس تشریف لے گئے ۔ جس محمد حسین نے دوسرا مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی اور شخص ہے ۔ باقی خیریت اور تمہاری خیر و عافیت مطلوب زیادہ السلام خیر الختام ۔ سب چھوٹے بڑوں کو سلام و دعا پہنچے ۔

۱۸۸ ایک سو اٹھاسیواں خط

سید محمد عبد الحفیظ کے حال سے استفسار ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی برخوردار عبد الحفیظ کے دریافت حال کا پہونچا ۔ کاشف مدعا ہو ۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

بھائی برخوردار موصوف یہاں نہیں آئے غالباً ترہٹ چلے گئے ہونگے اور ہم مع متعلقین اچھی طرح ہیں وہاں کے

---

[۱] جناب سید محمد ابوالحسن صاحب ابن مولوی سید محمد شریف حسین صاحب (مرحوم) لڑکوں سے مراد ہیں

کہ موجب طمانیت گردد زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و نہم ۱۸۹

بابت نوکری محمد انیس الحق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالی۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط والدہ انیس الحق دربارہ نوکری برخوردار مذکور آمدہ بود کہ دراں اظہار تکلیف خرچ روز و شب ہم بود لیکن نوکری بر لیاقت موقوف است و لیاقت ندارد پس چگونہ نوکر شود چنانچہ پرچہ ملفوف ہذا است و نوٹ دہ روپیہ دریں خط فرستادہ می شود آں را بوالدہ انیس الحق خواہند داد و شما ہم چیزے بچیزے سلوک می کردہ باشند کہ بجز شما۔

مکتوب یکصد و نودم ۱۰۹

دربارہ فروخت زیور و خرید کتب دینی جہت وقف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آں عزیز رسیدہ کاشف مدعا گردید فی الواقع بدہی نقرہ ہمدست ظہور الدین کہ فرستادہ بودند بمن رسانید

جمیع صاحبان کی خدمت میں سلام و دعا پہنچے کبھی کبھی اور جملہ متعلقین کی خیریت سے خبر دیکر خوش کردیا کریں مزید اطمینان کا باعث ہوگا زیادہ والسلام خیر الختام

ایک سو نواسی واں خط ۱۸۹

میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی . . . میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالی . . . . . . بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ انیس الحق کی والدہ کا خط انیس الحق کی نوکری کیلئے آیا تھا اور اس میں کھانے پینے کی تنگی کا حال بھی لکھا تھا لیکن نوکری لیاقت پر موقوف ہے اور صاحبزادہ لیاقت رکھتے نہیں لہذا وہ نوکر کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی مطلب کا ایک پرچہ ملفوف ہے نیز دس روپے کا نوٹ بھیج رہا ہوں وہ انیس کی والدہ کو دیدو اور تم بھی تھوڑی بہت امداد کرتے رہا کرو۔

ایک سو نوے واں خط ۱۰۹

زیور فروخت کرکے کتابیں دینیات خرید کے وقف کیگئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز نذیر حسین . . بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا خط پہونچا کاشف مدعا ہوا۔ چاندی بدھی جو آپ نے ظہور الدین کے ہاتھ بھیجی تھی مجھ کو مل گئی بھائی ! بڑی مشکل سے

عہ میاں انیس الحق صاحب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے تھے [illegible]

برادرا بهزار خرابی بمقابله مبلغ سی و چار روپیه هشت آنه فروخت شد و چند صرافان و زرگران سی روپیه می دادند که دریں آمیزش بسیار است بعد گداختن اراده خرید می داشتند آخر الامر یک صراف گفت که اگر بقیمت سی و چهار روپیه منظور باشد بغیر گداختن می گیریم لهذا بدست او بهمان قیمت مذکور داده شد ازیں مبالغ دو کتاب یکے صحیح بخاری دوم نسائی و یکے سه ترجمه قرآن مجید گرفته شد به نیت وقف او خداوند کریم قبول فرماید و ثوابش بآں برخورداری مرحومه مدام تا بقائے آں برسد باقی خیریت است و ضعف غالب وطاقت مسلوب و کثرت طلبه هر روز ارسال خط عزم میداشتم اتفاق نمی شد امروز روز جمعه توفیق الٰہی رفیق شد که جواب خط شما بسبت ارسال گردید بهمه خورد و کلاں سلام و دعا برسانند خصوصاً بشاه صاحب و از برخوردار شریف حسین و دیگر طفلان بآں صاحبان تسلیم و سلام موصول باد زیاده السلام خیر الختام۔ ۱۵ شهر شعبان المعظم ۱۳۰۲ھ

مکتوب یکصد و نود و دوم

درباره وصولی نوٹ و التوائے عقد نور چشمیان مع دیگر حال

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی میر سجاد حسین صاحب ﻪ سلمه الله تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته مشهود رائے سامی باد که ایں نواحی بفضل الٰہی خیریت است و خیر و عافیت

چونتیس روپے آٹھ آنے کی وہ بکی ہے چند صرافوں اور سناروں نے تیس روپے لگادئے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں کھوٹ زیادہ ہے لہذا پگھلانے کے بعد خریدیں گے آخیر میں ایک صراف نے کہا کہ اگر چونتیس ۳۴ روپے منظور ہوں تو بغیر پگھلائے میں لے سکتا ہوں۔ لہذا اسکے ہاتھ بیچ دی اور اس رقم سے ایک صحیح بخاری ایک مسلم اور تین قرآن شریف مترجم خرید کر وقف کردئے ہیں خدا قبول کرے اور اُن کا ثواب مرحومہ کو عطا فرمائے باقی خیریت ہے۔ ضعف کا غلبہ ہے ناطاقتی حد سے زیادہ ہے طلبا بڑھتے جاتے ہیں۔ برادر! خط لکھنے کا ارادہ روز کرتا تھا ممکن نہ ہوسکا آج جمعہ تھا فضل آلہی شامل حال ہوا جواب خط تم کو ہفتہ کے دن لکھ بھیجا تھا سب چھوٹوں بڑوں کو دعا و سلام پہنچا دیں۔ خصوصاً شاہ صاحب کی خدمت میں۔

برخوردار شریف حسین و دیگر بچوں کی طرف سے جملہ صاحبان کی خدمت میں تسلیم و سلام پہونچے

زیادہ السلام خیر الختام

ایکسو اکیانوے واں خط

وصولی نوٹ کے بارے میں اور حال تراخی عقدین نور چشموں کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ ان اطراف میں خدا کے فضل سے خیریت ہے اور آنجناب کی خیر و عافیت مطلوب

ﻪ حضرت میاں صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۲

آں صاحب مطلوب نامہ نامی صحیفہ گرامی مع قطعہ نوٹ پنجاہ ۵۰ روپیہ میر توسل حسین صاحب بتاریخ ۲۸ بست و ہشتم ماہ ذیقعدہ رسیدہ کاشف مدعا گردید و بمعرض وصول درآمد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین برادرا بیشتر قطعہ نوٹ پنجاہ ۵۰ روپیہ آنصاحب فرستادہ بودند کافی بود درایں مرتبہ فرستادن ایشاں مناسب نبود چراکہ تکلیف مالا یطاق قابل تحمل نمی شود و خرج و اخراجات آنجا ہم از اہم المہمات است خیر ہر چہ ساقی ما ریخت عین الطاف است و الارادہ جازمہ میداشتم کہ بتاریخ چہاردہم پانزدہم ذی الحجہ عقد ہر دو برخورداری کردہ دہم ولیکن درحادثہ چیچک دختر ام الکرام و سلمیٰ سلمہا دختر خورد برخوردار شریف حسین از بس مبتلا شدند ہنوز رو بہ تنزل نیاوردہ است و بے نہایت نمودار گشتہ کہ صورت مجروح گردیدہ است او شافی مطلق زودتر شفا بخشد و از ایں بلا نجات دہد بشرط خیریت تا ۲۰ بستم یا ۲۵ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ انصرام پذیرد و آئندہ ارادۃ اللہ غالب است معلوم نیست کہ کسے سرانجام یابد دعا فرمایند کہ بخیریت تمام ازیں بارگران سبکدوش شوم و حال مرض اہلیہ چہ بیان سازم الآن کما کان است الغرض چند در چند گرفتار ام و غم والم از فرقت برخورداری سیدۃ النساء مرحومہ مارا پامال کردہ است و ایں شہر آمد کار برآید ما اضطراریست نہ اختیاری دیدن از قہقہہ کبک خرامان حافظ کہ از سر پنجہ شاہین قضا غافل بود الرحیم الرحمن صبر عطا فرماید کہ کار ہر دو جہاں برآید ترصد کہ بر آئندہ از خیریت نامجات خود طمانیت بخشند زیادہ السلام مع الاکرام خیر الختام۔

بمطالعہ گرامی مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درین جا خیریت و خیر و عافیت آں

عنایت نامہ پہنچا حال کھلا اور میر توسل حسین صاحب کے مبلغ پچاس ۵۰ روپے ۲۸ ذیقعدہ کو وصول ہوئے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اے بھائی اس سے پہلے بھی انہوں نے پچاس ۵۰ روپے بھیجے جو کافی تھے اب بھیجنے مناسب نہ تھے اسلئے کہ حد سے زیادہ تکلیف طاقت سے باہر ہوا کرتی ہے اور خود اُن کے اخراجات بھی بہت کچھ اہم ہیں خیر ہم کو ہمارا محسن جو کچھ دے سر آنکھوں پر بقرہ عید کی چودہویں ۱۵ پندرہویں تاریخ دونوں بچیوں کے نکاح کا پختہ ارادہ تھا مگر ام الکرام اور برخوردار شریف حسین کی چھوٹی لڑکی عـــه سلمیٰ بیگم مرض چیچک میں بری طرح مبتلا ہوئی ہیں ابھی دبنا تو کہاں وہ تو اتنی بڑھی ہے کہ زخم ہو گئے ہیں۔ شافی مطلق جلد تر شفا بخشے اور اس بلا سے نجات دے۔ بشرط صحت انشاء اللہ تعالیٰ ذی الحجہ کی ۲۰ بیسویں یا ۲۵ پچیسویں کو یہ مبارک کام انجام پائے گا۔ پھر بھی مشیت الٰہی غالب ہے۔ معلوم نہیں کہ کب پورا ہو دعا کریں کہ میں بخیریت اس بارگراں سے سبکدوش ہو جاؤں گھر کی بیماری کا حال کیا لکھوں بس جو پہلے تھا وہ ہی اب بھی ہے۔

الغرض چند در چند مصائب کا شکار ہوں اور برخورداری عـــه سیدۃ النساء مرحومہ کی جدائی کے صدمے نے تو میرا کچلا کر دیا ہے عـــه حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں جنہوں نے کمسنی میں وصال فرمایا۔

امید ہے کہ آئندہ اپنی خیر و عافیت کے خطوط سے محظوظ کرتے رہا کریں گے زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی جانعلی صاحب! سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیر و عافیت آنجناب

عـــه صاحبزادی سیدہ سلمیٰ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ جو نہایت فہمیدہ تھیں زوجہ محترمہ جناب شاہ احمد عمر صاحب مرحوم مغفور برادر حقیقی

آنصاحب مسئول وازہمہ طفلان وشریف حسین تسلیم و سلام موصول باد

مکتوب یکصد ونود ودوم ۱۹۲

حالت علالت خویش و انتشار بخار وبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین ۔ بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ بفضلہ تعالی دریںجا خیریت است وخیر وعافیت آنصاحب مع متعلقان مطلوب دو قطعہ خط آنصاحب متواتر رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ بود لیکن از دو ماہ بلکہ آخر شعبان بیماری و باری بخار بحدے منتشر وواقع شد کہ ہزارہا مردم مردند وکفار اکثر ومسلمان کمتر وہیچکس ازیں حادثہ باقی نماندہ درہر خانہ مردمان در تپ ولرزہ بودند وتا ہنوز باقی است وماہم دریں حادثہ گرفتار بودیم بفضل تعالی شفا یافتیم وبخیریت ایم در کشاکشی ایں مرض پریشان بودیم وہوش وحواس برجا نبود حالا ہمہ را افاقہ است حالا جواب مسئلہ فرستادہ میشود خواہد رسید وزرگریکہ ساخت زیورات ازو متعلق است از دو ماہ بنجار از بس بیمار است ہرج زرنگاشتہ شد الغرض ہرحرفہ معطل وبیکار چوں چیزے کار برآری میشود ترصد کہ از خیریت مزاج ہمہ خورد وکلاں و خواہند نوشت کہ من وجہ طمانیت بودہ باشد فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

کی مطلوب ۔ تمام بچوں اور شریف حسین کی جانب سے تسلیم و سلام قبول ہو۔

ایکسو بانوےواں خط ۱۹۲

حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہٗ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ واضح ہو کہ خدا کے فضل وکرم سے یہاں پر خیریت ہے اور آں جناب کی مع متعلقین خیر وعافیت مطلوب آنجناب کے دو خط آگے پیچھے ملے۔ کاشف مدعا ہوئے لیکن دو مہینے سے بلکہ اخیر شعبان سے بیماری اور ملیریا کا بخار اس قدر زور پر ہے کہ ہزاروں آدمی مرچکے ہیں جن میں کفار زیادہ تعداد میں مرے مسلمان تھوڑے سے اور اس حادثہ سے شاید ہی کوئی بچا ہو۔ گھر گھر آدمی تپ ولرزہ میں مبتلا ہیں اور اسکا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ہم بھی اس میں مبتلا ہوگئے تھے اللہ کے فضل سے تندرست ہوگئے اور اب اچھی طرح ہیں۔ اس مرض کی کشمکش میں سخت پریشان تھے ہوش وحواس پراں تھے اب ہرجگہ افاقہ ہے سردست مسئلہ کا جواب بھیجا جاتا ہے پہونچ جائیگا اور جس سنار کو زیورات بنانے کے واسطے دے رکھے ہیں وہ بھی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اس لئے بھی ہرج واقع ہوا غرض یہ ہے کہ ہر حرفہ والا بیکار ہے پھر بھلا کام کس طرح انجام پائے امید ہے کہ بال بچے خیریت سے ہونگے۔ جاڑوں کی فصل کیسی رہی لکھیں تاکہ اطمینان ہو فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۹۳ یکصد و نود و سوم

در تعزیت مولوی جان علی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت است وخیر وعافیت شما مع متعلقان خواستہ می باشم مشفقا! از حادثہ جانکاہ انتقال مولوی جان علی مرحوم خاطر افسردہ روح مردہ شد إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ٭ میرسد آن روز کہ ما ہم رویم

از خالق برحق آں برادر والا گہر را از آفات زمانہ محفوظ داشتہ سلامات باکرامت بعمر طبعی رسانا د کہ خبرگیری وغمگساری وصلہ رحمی اقربائی نمایند کہ حصول ایں نعمت عظمی وسعادت ہر کسے را میسر نیست در دیوان غم او بصحرا رفت ودر کوچہا رسوائے شدہ دیگر امر اہم از روئے شرع اینست کہ تدبیر نکاح نور چشمی ضرور کردہ شود کہ رفاہیت دنیا ودین دریں متصور است ونکاح پسر میر ولایت حسین صاحب شد یا ہنوز ملتوی است کہ در انجا شود کہ بہمہ وجوہ خوشنودی خدا ورسول در نکاح دوم از قرآن وحدیث ثابت است لازم کہ ایں امر را بسر انجام برسانند کہ ثواب عظیم دریں حاصل است ودلجوئی وخاطرداری انیس الحق ومادرش بہر کیف خواہند کرد کہ موجب زیادت وفراغت روزی دریں منوط است عند اللہ تعالیٰ ومتواترات ورود فتوا! وہجوم طلبا حدیث ما را بدحواس کردہ ومولوی شمس الحق واشرف الحق موضع ڈیانواں

ایک سو ترانوے واں خط

عذر خواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے اور آپ کی مع جملہ متعلقین کے خیریت نیک چاہتا ہوں۔ عزیز من! مولوی جان علی مرحوم کے انتقال سے دل پژمردہ اور روح مردہ ہوگئی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

حکم نہیں ہوا کہ ہم جاتے ٭ وہ دن آنے والا ہے کہ ہم بھی جائیں گے

خداوند برحق نے آں برادر والا گہر کو حوادث وآفات زمانہ سے محفوظ اور سلامت باکرامت رکھ کر عمر طبعی عطا فرمائی چونکہ وہ صلہ رحمی اقربا۔ اور غریبوں کی دیکھ بھال اور ہمدردی کرتے رہتے تھے اور یہ ایسی بڑی نعمت ہے اور اس سے سرفراز ہونا ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا مرحوم کے غم ورنج سے دیوانہ ہو کر جنگل جنگل مارا مارا پھرا اور گلی کوچوں میں رسوا ہوگیا عند الشرع دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ بیوہ کا نکاح کر دیا جائے دین ودنیا کی فلاح وبہبودی کا باعث ہوگا صاحبزادے میر ولایت حسین کا نکاح ہوگیا یا ابھی ملتوی ہے جو وہاں ہو جائے تو بہتر ہے چونکہ اس میں ہر طرح خدا ورسولؐ کی خوشنودی ہے دوسرے قرآن وحدیث سے ثابت ہے لہذا اس کام کو پورا کرنا ضروری ہے بیش از بیش ثواب ہوگا انیس الحق اور اسکی ماں کی دلجوئی وخاطرداری بہر صورت کرنی چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ روزی میں

از قریب یکسال دریں جا حدیث می خوانند واز صبح تا قیام طلبہ می مانم مترصد کہ از حالات فرحت آیات انجا خوشوقت می نمودہ باشند زیادہ السلام خیر الختام۔

بخدمت شاہ صاحب و دیگر خوردان و عزیزان وہدیہ سلام و نیاز موصول باد از طرف من عاجز بوالدہ انیس الحق سلام و دعا برسانند صبر باید و نماز قضا نکنند از تقدیر الٰہی چارہ نیست بحضرت حق مشغول شوند كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ خواہد چشید باقی خیریت شما می خواہم زیادہ السلام

از شریف حسین و دیگر خورد و کلاں تسلیم و سلام برسد

مکتوب یکصد و نود و چہارم ١٩٤

نامہ گرامی شمس العلما حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بنام شاہ سلیمان قادری چشتی پھلواروی مدظلہ مطبوعہ مورخہ ١٣ جنوری سنہ ١٩٣٣ء اخبار اہلحدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے عزیز از محاسبہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ۔ اندیشہ کن و مثل اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بحظوظ نفسانی مباش و سر در مراقبہ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ فرو بر دیدہ دل در مشاہدہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ بکشائے و نظارہ کن و سکہ طلب استقامت خود در بوتہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا بہ و آتش يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ بگداز و خالص کن تا شایان مہر لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا گردد و در بازار اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ اورا ثمنے باشد و بداں سرمایہ توانی کہ

برکت دیتا ہے مسلسل فتویٰ نویسی اور ہجوم طلباء حدیث نے ناک میں دم کر دیا ہے تقریباً ایک سال سے مولوی شمس الحق اور اشرف الحق ڈیانوی یہاں ایک سال سے درس حدیث شریف میں شریک ہیں۔ اُمیدوار ہوں کہ آپکے حالات خوشگوار ہوں گے۔ زیادہ والسلام خیر الختام

شاہ صاحب و دیگر چھوٹے اور عزیزوں کو سلام و دعا پہنچا دیں صبر کرنا چاہیے اور نماز قضا نہ کرنی چاہیے وہ حکم قضا و قدر سے چارہ نہیں ہے حق کی طرف متوجہ رہو کیونکہ :۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھیگا باقی تمہاری خیریت درکار ہے۔ زیادہ السلام۔ شریف حسین کی جانب سے اور دیگر چھوٹے بڑوں کی جانب سے تسلیم و سلام پہنچے۔

ایکسو چورانوے واں خط ١٩٤

ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میاں صاحب رح از اخبار اہلحدیث امرتسر ١٢ جنوری سنہ ١٩٣٣ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وہی مولا صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنیوالا ہے اے عزیز! فرمان الٰہی کے اس محاسبہ سے ڈرتا رہ وان تبدوا الخ اور اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو اللہ اسکا محاسبہ کرنیوالا ہے، اور مانند اولئک کالانعام (اور وہی ہیں مانند چوپایوں کے) اپنے نفس کی خواہش پر مبتلا شدہ (اور فاذکرونی اذکرکم (تم ہمیں یاد کرو ہم تمہیں یاد کریں گے) کے مراقبہ میں غور کر اور دل کی آنکھ بمصداق وُجُوْهٌ الخ مشاہدہ الٰہی کے نظارہ میں لگا دے اور اسکا نظارہ کر اور فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ الخ موافق حکم الٰہی مستقیم ہو اور راہ حق میں جہاد کر کے بوتہ میں استقامت و طلب صادق کے زر و جواہر کو رکھ اور آگ میں و یحذرکم اللہ نفسہ (اور خدا سے اپنے نفسوں کو بچاؤ) کے اس طلب صادق کے زر کو پگھلا کر خالص کر تاکہ شایان مہر ہدایت لنہدینہم سبلنا (ہم انکو اپنی راہوں کی طرف ہدایت کر دینگے) ہو جائے تاکہ وہ ان اللہ اشتری الخ (اس نے مومنین کی جانیں اور انکے اموال جنت کے عوض خرید لئے ہیں) کے بازار میں کسی قیمت کے قابل ٹھہرے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص کی پونجی بمصداق اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (ہوشیار کہ خدا ہی کے لئے دین خالص ہے) حاصل کر سکے .. شاید اس طرح کی کوشش سے کوئی بھید اسرار الٰہیات سے تجھ پر کھل جائے

بضاعت دین خالص اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ حاصل کنی۔ شاید رمزے از اسرار وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ بر تو کشاید و از لوامع انوار فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ شعاعے بر تو تابد تا از حضیض قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ پائے ہمت نہی۔ و بر اوج وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی عبور کنی و مبشر اقبال ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ بشارت چنیں وا رساند اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ و رِضْوَانِ جَنَّاتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ندا در دہد كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ زیادہ السلام خیر الختام الراقم العاجز محمد نذیر حسین

مکتوب یکصد و نود و پنجم

درباره اطلاع خیریت مولوی عبد الرزاق و محمد ایوب صاحبان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود رائے سامی باد کہ دریں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند نوعے اندیشہ و تردد نخواہند نمود خصوصاً ہر دو برخورداران عبد الرزاق و محمد ایوب بخیر و عافیت می خوانند و روزہ رمضان می دارند و ایں عاجز یازدہم ماہ مذکور مع الخیر در ینجا رسید و از رنج سفر آسودہ شد و خطے بنام شاہ صاحب روانہ می کنم آنرا ملاحظہ نمودہ بمشارالیہ رسانیدہ خواہند داد تفہیم قاصر ہر چہ مناسب

کیونکہ وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِیْمٍ (مخلص بڑے خطروں میں ہیں) اور اَفَمَنْ شَرَحَ الخ (کیا ایسا نہیں کہ جس کا سینہ اللہ کی جانب سے اسلام کیلئے کھل چکا ہے، پس وہ اپنے رب کیطرف سے نور میں ہے) کے انوار سے کوئی شعاع تیرے اوپر چمکنے لگے تاکہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ (فرما دیجئے کہ دنیا کی پونجی ہیچ ہے) کی پستی سے نکل کر تو اپنی ہمت کا پیر باہر رکھ سکے اور وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے) کی بلندی پر تو چڑھ جائے اور ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ الخ (یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہے) کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی یوں بشارت دے کہ اَلَّا تَخَافُوْا الخ (خبردار نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش ہو اس جنت سے تم کو وعدہ دیا گیا ہے) اور جنت النعیم کے دربان اللہ ان سے راضی ہو) ندا کریں کہ كُلُوْا الخ (کہ جی بھر کر کھاؤ اور پیو بدلے اس کے جو تم کرتے تھے)۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

ایکسو پچانوے واں خط

لڑکوں کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو کہ یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں کسی قسم کا فکر نہ کریں خصوصاً دونوں صاحبزادے عبد الرزاق و محمد ایوب اچھی طرح ہیں اور پڑھ رہے ہیں رمضان کے روزے بھی رکھ رہے ہیں۔ اور یہ عاجز ماہ رمضان کی گیارہ تاریخ بخیر و عافیت دہلی پہونچا راہ کی تکان سے آرام پایا۔ ایک خط شاہ صاحب کے نام روانہ کرتا ہوں اسکو پڑھ کر انہیں پہونچا دیں میری عقل

دانستم نگاشتم آینده آنصاحب مختار اند بہر حال استدعائے ظاہری کردہ قبول خواہند نمود انشاء اللہ الرحمٰن موافق شرع شریف انجامے شود خاطر جمع دارند و جواب ان از شاہ صاحب طلبیدہ ارسال دارند و بہر یک از خورد و کلاں تام بنام دعا و سلام بصد آرزو برسانند تفصیلش درین وقت متعذر است برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب از حال من اطلاع خواہند داد کہ بنا بر ضرورت شدید از ملاقات ایشاں محروم ماند۔ او جامع المتفرقین سببے سازد کہ باز چشم دوچار شود آمین رب العالمین۔ زیادہ سلام خیر الختام

از محمد حسین السلام علیکم و باقی کیفیت حال از خطیکہ عنقریب فرستادہ شود بوضوح خواہد پیوست ۔

مکتوب ۱۹۶ یکصد و نود و ششم

در تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ ناگاہ رقیمہ سامی رسیدہ درباره رحلت برخوردار مرحوم غم و الم وکوفت جاں سوز اتم انداخت و ہر گونہ افسوس صد افسوس بر دل شکستہ منزل پرداخت لیکن از مشیت ایزد تعالیٰ بجز صبر و شکیبائی دم زدنی نیست و محل شکوہ و شکایت ندارد مالک الملک است ہر چہ خواہد کند در ممالک محروسہ خود دریں حال از طرف من عاجز والدین مغفور و مرحوم را تسلی و تشفی بدہند کہ صبر و استقامت و استرجاع بحضرت او خالق کائنات بخوشی تمام اختیار نمایند کہ بندہ را چون و چرا

ناقص ہیں جو کچھ آیا لکھ دیا آیندہ وہ مختار ہیں بہر صورت ظاہری طور پر استدعا کردی ہے قبول فرمائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ موافق شرع انجام ہو جائیگا خاطر جمع رکھیں اور شاہ صاحب سے اس کا جواب لیکر مجھ کو لکھیں اور ہر چھوٹے بڑے کو نام بنام سلام شوق پہنچا دیں زیادہ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب نے میرے حال کی خبر کی ہوگی کہ ایک زبردست ضرورت کی وجہ سے اُن سے ملاقات نہ کر سکا محروم رہا جامع المتفرقین کوئی سبب ایسا پیدا کردے کہ پھر ملاقات ہو آمین رب العالمین زیادہ السلام خیر الختام

محمد حسین کی طرف سے السلام علیکم باقی کیفیت بعد کے خط سے جو عنقریب بھیجا جائیگا ظاہر ہوگی۔

ایکسو چھیانوے واں خط ۱۹۶

تعزیت یعنی عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ اچانک رقیمہ گرامی برخوردار مرحوم کی رحلت کا پہونچا۔ گویا غم و الم کا پہاڑ آپڑا بیحد افسوس دل شکستہ منزل کو ہوا لیکن حکم خدا کے آگے دم مارنیکی مجال نہیں اور شکوہ شکایت کا موقعہ محل نہیں وہ مالک الملک ہے اپنی حکومت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی صورت میں میری طرف سے مرحوم و مغفور کے والدین کو تسکین خاطر کردیں کہ صبر و استقامت اختیار کریں اور خالق کائنات کی درگاہ میں بخلوص دل توجہ کریں کہ بندہ کو چون و چرا زیب نہیں

نمی رسید و ہم چنیں بخدمت شریف شاہ صاحب خواہند گفت قطعہ خط بنام شاہ صاحب ہم می رود بہر از تشفی و تعزیت خواہند فرمود چہ عالم مجبوری است مخلوق را سوائے صبر و سکوت چارہ نیست ذائقۃ الموت جز ہمہ لاحق و آنصاحب نیز بصبر و شکر گرایند و دعائے مغفرت برائے او فرمایند۔ در ینجا ہمہ خورد و کلاں بخیریت اند و از من بہمہ خورد و کلاں دلاسا و تسکین خواہند داد

زیادہ السلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و نود و ہفتم ۱۹۷

در باب تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مشعر بخبر وحشت اثر انتقال برخوردار بشیر الحق مرحوم رسیدہ کاشف مدعا گردید و انچہ رنج و الم بر دل من از غم ازیں مستولی گشت خداوند کریم علیم است لیکن از قضا و قدر ایزد مقتدر چارہ نیست دیگر وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ دم زدنی نہ ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ؛ میرسد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مدعمرہ را لازم صبر و شکر را از تہ دل بجا آرد و او ارحم الراحمین نعم البدل عطا فرماید ؎

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست
برگ عیش این چمن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

دیتی اور اسی طرح شاہ صاحب کی خدمت شریف میں کہئے گا۔ ایک خط شاہ صاحب کے نام جا رہا ہے ہر ممکن طریقے سے انکی تعزیت تشفی کر دیجئے گا کیونکہ بے بسی کا عالم ہے مخلوق کو صبر و سکون کے سوا چارہ نہیں ہے۔ موت کا مزہ سب کو چکھنا ہوگا۔ آپ بھی صبر و شکر سے کام لیں اور اسکے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔ یہاں پر سب طرح خیر و عافیت ہے بال بچے اچھی طرح ہیں میری طرف سے سب کو دلاسا و تسکین دید یجئے گا۔ زیادہ السلام خیر الختام۔

ایک سو ستانوے واں خط ۱۹۷

عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین کے مطالعہ گرامی میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط خبر وحشت اثر لایا۔ انتقال پر ملال برخوردار بشیر الحق کا معلوم ہوا اس کا صدمہ جو کچھ میرے دل پر گزرا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے لیکن حکم الٰہی کے آگے سوائے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے دم مارنے کی جگہ نہیں ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ؛ میرسد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مدعمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند قدوس نعم البدل عطا فرمائیگا ؎

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست
برگ عیش این چمن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندہ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

؎ دربہاراں نالۂ مرغ چمن بیہودہ نیست ؎

دریں جا ہمہ بخیریت اند و خیر و عافیت شما می خواہند و ہمہ خورد و کلاں دعا و سلام ما برسانند ؎ دعا از من اجابت از خدا باد ؎ ترصد کہ گاہ گاہے از خیر خیر از بار کامگاری نمودہ باشند۔ زیادہ السلام خیر الختام۔

؎ دربہاراں نالۂ مرغ چمن بیہودہ نیست ؎

اس جگہ سب طرح خیریت ہے اور آپ کی خیر و عافیت چاہتے ہیں سب چھوٹے بڑوں کو میرا سلام و دعا پہنچا دینا۔ دعا کرنا میرا کام ہے قبول کرنا خدا کا امید ہے کبھی کبھی اپنی خیر خیر سے کامگار کرتے رہا کریں گے فقط زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو اٹھانوے[۱۹۸] واں خط

مولوی میر شاہجہاں کی طرف سے حضرت مجددؒ کی علالت سخت کا ذکر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ برادر گرامی منش والا قدر مولوی شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از عاجز میر شاہجہاں بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح رائے محبت پیرائے ہو کہ آپ کا خط جناب میاں صاحب قبلہ مدظلہ کی خدمت میں آیا جناب ممدوح نے مجھے حکم دیا کہ جواب لکھ دو (عرض کرتا ہوں) ہمارا تو دل آپ کے واسطے بہت بیقرار ہو گیا ہے اور کئی بار دل میں بھی جوش آیا اور اٹھا کہ چلے چلیں پھر ہم نے اپنی حالت کو دیکھا تو یہ امر محال معلوم ہوا کیونکہ پیشاب کی ہم کو بار بار تکلیف ہوتی ہے اور ہر جگہ آنا نہیں اور اٹھنے بیٹھنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے اعضا کی قوت سلب ہو گئی حواس میں اس قدر کمی ہو گئی کہ کبھی سالم اور کبھی غیر سالم ہوتے ہیں ایک آنکھ سے روشنی بالکل جاتی رہی ہے دوسری میں نقصان کے ساتھ ہے سماعت بالکل بند ہے ہم کو اب حضر میں اور ہی گھر ہے صد ہا تکلیفیں ہیں پھر اتنا لمبا سفر ہم سے کیونکر ہو سکے۔ تم نے اپنی سعادت مندی سے سب آسانیاں کر دیں اور اعلیٰ درجہ کی گاڑی کے واسطے بھی لکھ دیا مگر ہم کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا کریں کہ ہم کو کسی طرح یہ کام چلتا ہوا معلوم نہ ہوا۔ ناچار انکار لکھا۔ اللہ تم کو شادی مبارک کرے اور خرمی و خرسندی دے اور انجام بھی بخیر کرے ہم تمہارے معاملہ کیلئے یہیں بیٹھے بیٹھے دعا کرتے ہیں تم اور ہم کو دل خیال و شوق سے دئیں سمجھو اور مجبوری کے سبب معذور رکھو۔

میاں صاحب قبلہ مدظلہ کی بہت سے بیان کا تھوڑا خلاصہ ہے جو میں نے لکھا برادر محبت گستر میں کیا بیان کروں کہ میاں صاحب نے کس شوق اور حسرت سے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی ہم کیا کریں ہمارا تو اب یہ حال ہے اور ہمارا تو دل آپ کی محبت میں تڑپ رہا ہے۔ مگر اب ہم گھر سے مسجد تک کبھی ڈولی میں اور کبھی پیدل آتے ہیں تو تھک جاتے ہیں کیا کریں۔

مجھے کبھی کے اپنے لکھے ہوئے شعر یاد آئے کہ ایک خط ہی کے جواب میں میں نے لکھ دئے تھے ؎

بلبل ما راست چمن آرزو ؎ ہائے مگر طاقت پرواز کو ؎ چند پنداشت بہ بندش گسیخت ؎ کشمکش دام پر و بال ریخت
بلبلے واماندہ ام اندر قفس ؎ نالہ ام اینست کہ اللہ بس ؎

اور نوٹ کی رسید کی بابت فرمایا کہ خاطر جمع رکھو یہ پہنچ گئی ہم کو یاد پڑتا ہے۔ کہ غالباً ہم نے بعد میں دستخط کر دے تھے اب لکھا نہیں جاتا اکثر خطوط اوروں سے لکھوانے پڑتے ہیں۔

برادر! ہم تو میاں صاحب مدظلہ کی نہایت ضعف و ناتوانی سے ہر وقت اندیشہ اور خطرہ میں رہتے ہیں اور ایک ایک سانس ان کا نسیم جنت کا جھونکا اپنے حق میں جانتے ہیں اور ایک ایک اُن کے دم کو تخت سلطنت سمجھتے ہیں اللہ تعالے ان کی عمر میں برکت اور زیادہ دے اور اعضاء کی قوت کا عود کرنا تو ناممکن اور محال نہیں اللہ اپنے فضل سے ان میں قوت بخشے۔ سبب یہ ہی کہ اب ضعف پیری غایت الغایات کو پہنچ گیا ہے میری طرف سے آپ کو اور آپکے عزیزوں کو سلام علیک اور مبارکباد پہنچے کبھی برس دو برس میں مجھے بھی خط خیریت لکھدیا کریں تو محبت قدیمانہ سے بعید نہیں۔

ازطرف عاجز لا من ہدیہ سلام برسد۔ راقم۔ **محمد نذیر حسین**

ایکسو ننانوے واں خط

وصولی منی آرڈر کا حال و شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت فیض درجت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مبلغ پچیس ۲۵ عہ روپے بذریعہ منی آرڈر مرسلہ آنجناب وصول پاکر کاشف مرام ہوا۔ جزاکم اللہ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً ۔ ہم بسبب ناتوانی وضعف بصر کے نوشت و خواند سے معذور ہیں۔ زیادہ السلام خیر الختام

از عاجز سید عبد السلام بعالی خدمت فیض درجت جناب مولوی صاحب مدمجدہٗ ۔ بعد السلام علیکم و شوق ملاقات مسرت کے واضح ہو کہ جناب میاں صاحب مدظلہ العالی بہت ضعیف ہوگئے ہیں اور ایک آنکھ نے تو بالکل جواب دیدیا ہے ایک میں کچھ روشنی باقی رہ گئی ہے ہر دم غنیمت ہے اللہ تعالی انکی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین آمین۔ زیادہ والسلام۔ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ

مکتوب ۲۰۰ دو صدم دوسواں خط

حضور مجدد رضؓ کی علالت کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فقیر سید عبد السلام بعالی خدمت مولنا مکرمنا معظمنا حضرت مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدانی زاد مجدہٗ ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو میں نے جناب کا والانامہ سنادیا جو ارشاد ہوا بجنسہ وبعینہ الفاظ میں لکھتا ہوں اور ان کو سنا بھی دیا گیا "تم نے میری خبر لی خدا خوش رکھے تمہارے بال بچے زندہ رہیں تمہاری عمر بڑی ہو تمہارے احباب بھی خوش رہیں تمہاری خیریت سنکر خوش ہوجاتا ہوں میں پابرکاب ہوں سفر عقبےٰ درپیش ہے میرے چلے جانے کی خبر سن کر دعائے مغفرت کرنا تم میری نظر اور تجربہ میں جوان صالح اور باخیر لڑکے ہو۔ تمہاری یاد جب مجھے آتی ہے تو دعا دیتا ہوں تمہاری عاقبت بخیر ہو۔ درجہ دنیا و دین میں بڑھے۔ اطمینان رکھو جیسا اسی نے تمہارے میرے ہاتھ میں کرنسی نوٹ

پچاس روپے کا دیا میری دوا میں کیا ایسا خرچ ہوگا۔ میری دوا دارو کی کیا ضرورت ہے میری روانگی کے بعد ہرگز رونا اسکے بدلہ میں بخشش کی دعا کرتے رہنا اور یاد رکھنا کہ شرک و بدعت نہ کرنا مجھ سے تم کو جو ملا ہے اسکو ضائع نہ کرنا

تمہاری ذہانت وجودت کو میں نے پایا ہے جو درجات عنایت ہوئے ہیں انکو ہاتھ سے نہ دینا ہرگز نہ دینا۔ اب مجھے نہ دوا درکار ہے اور نہ غذا جو میری غذا ہے اور تھی وہ اب بھی قائم ہے یعنی اذکار و اشغال مسنونہ بھولا نہیں ہوں اگرچہ قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہوں۔ والسلام۔

جناب مولانا صاحب! یہ عبارت جو ارشاد ہوتا گیا تیزی سے میں لکھتا گیا ہوں آپکو حضرت بہت یاد کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ کو مولوی تلطف حسین صاحب نے آگاہ نہیں کیا ہے۔ اب خدا اس دم کو قائم رکھے جس سے آپکی اور میری عزت ہے ورنہ آگے اللہ اللہ خیر صلاح۔

۲۰۱

مکتوب دوصد و یکم

در باب ادراک کوائف غدر وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مبدعے کہ سبعہ معلقہ ذَاتَ الْبُرُوْجِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ انموذجے از بدائع انشا و لطائف ابداع اوست و سبعہ مسطحہ بوقلموں وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ نقطہ امتحان خامہ اختراع او ؎

ازل تا ابد مدے از دفترش
زمیں تا زماں گوشۂ کشورش

زخرد بیخرد کہ خبر از انشا ندارد انشا حمدش حسب منشور لامع النور وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ آہ منشا ناسپاسی است ؎

گر خرد در رقم حمد و ثنا آں آید
خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

و امضار شکر نعمائش اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا و

۲۰۱

دوسوایکواں خط

جواب میں کسی ناظم و ناثر کے جو بدرک احوال غدر وغیرہ ہوئے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ایسا موجد کہ سات طبق آسمان تہ بتہ بدون ستون کے (کہ تم دیکھتے ہو اور نہیں ہے اُن میں کوئی سوراخ ، نمونۂ نادر آفرینش و پاکیزگی ایجاد سے اسکے ہے اور سات فرش ہموار رنگ برنگ (اور زمین کو بڑی خوبی کا فرش بنایا ہم نے ، اسکے اختراع کا نقطہ ہے۔ نظم ازل سے ابد تک ایک مد ہے اسکے دفتر کا ؛ زمین اور زمانہ اسکے ملک کا کونہ ہے ؛ عقل بیوقوف کہ علم انشاپردازی کی نہیں رکھتی ہے۔ اسکی تعریف کی انشا بموجب فرمان تاباں کے (اور اگر روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور دریا سیاہی ہو بعد ازاں سات دریا اضافہ کئے جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات صفت تمام نہیں ہونگے ، منشا عدم ستائش کا ہے نظم اگر اسکی حمد و ثنا کرنے پر عقل آمادہ ہو ؛ خون دل سے آہ لب سے آنسو پلک سے خارج ہو ؛ بجالانا اسکی نعمتوں کا شکر اگر شما۔

اطلاس ستایش آلائش وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً حق ناشناسی ؎

اے حیرت صفات تو بند زبان ما
انگشت حیرت است زبان در دہان ما

چہ حمد جہان آرائے چار چمن گیتی را کہ نے شکرفشان و طوطی شیرین زبان قلم را کہ نخستین نبات بوستان قدم است بر کنار جویبار چشمہ سار عقل اول کہ منبع زلال فطرت است نشو و نما داد و بوساطت آں خامہ بدائع نگار معجز آثار با صابع تقدیر و انامل تدبیر دلپذیر رقوم عموم انام ایام و نقوش و نصوص خواص و عوام بر لوح تکوین و صفحہ ایجاد طرفہ رقم نہاد و قلم چابک رقم مشیتش نقش و نگار موجودات لاسیما صور زیبا منظر انسان را کہ مظہر قدرت برتر رحمان باشد بجلک فیض سلک بِأَحْسَنِ تَقْوِيمٍ در کارگاہ صور خوبتر وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ حسن پردازیش بالا نہاد کہ صد آفرین فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ در معرض تحسین افتاد ؎

سبحان خالقے کہ بیاراست از دو حرف
ایں ہفت قبہ را کہ بشش روز بر کشید
حکمش فگند بر سر شام اطلس شفق
واکسوں لیل را ز سر صبح در کشید

کجا اندازہ ہر کام و زبان و چہ یارائے ہر نطق و بیان ؎

گرچہ الفاظ ہمہ پاک و معانی صاف است
ہر کہ اندیشہ کند وصف او بی انصاف است

چہ ہر گاہ ایں گل ثنا از شاخسار گلبن زبان معجز تبیان لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ سیراب نم جویبار اوست شگفتن گیرد پس سزا است کہ حواس کوتہ اساس من دریں بیدائے ناپیدا دست تحیر گزیدہ تشنہ لب بمیرد ؎

من کجا حوصلہ در خور حمدش ز کجا

کرو اللہ تعالی کی نعمتوں کو تو نہیں احاطہ کر سکتے ، اور اسکی نعمت کے وصف لکھنے (اپنی نعمتیں ظاہر و باطن سے تمکو بھرپور کر دیا) نفس الامر میں جہالت ہے ؎ نظم حیرت ہے کہ تیری توصیف میری زبان کو بند کر دیتی ہے - افسوس کہ باوجود منہ میں زبان ہونیکے قدرت بیان کی نہیں کیا عمدہ تعریف جہاں آراستہ کرنیوالے کی ہے کہ شکر بنانیوالا و طوطی شیریں زبان یعنی قلم کو کہ اولیں گھانس باغ ازل کا ہے کنارہ پر ندی عقل اول کے کہ کان پانی شیریں فطرت کا ہے سرسبز کیا اور بذریعہ اُس قلم نادرات لکھنے والے معجزہ ظاہر کرنیوالے کی مدد سے انگلی تقدیر و انگشت تدبیر موزوں کے خط تقدیر کو تمامی خلق اللہ کے اوپر تختہ ایجاد و پیدایش کے لکھدیا اور اپنی مشیت کے قلم زود رقم سے موجودات کے نقش و نگار کو خاص کر صورت خوش منظر انسان کو کہ اسکی قدرت بلند کا مظہر ہے قلم فیض سے ساتھ اچھی صورت اور بہترین سانچے صورت کے (اللہ نے تمہاری صورت بنائی اور اچھی صورت عطا کی) ڈھالا اور بنایا - کہ لائق صد آفریں ہے - فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ محل تعریف میں اسکے واقع ہوا ؎ نظم : پاکی ہے ایسے خالق کی کہ دو حرف سے آراستہ کیا ؛ اس سات طبق آسمان کو چھ روز میں درست فرمایا ؛ اپنا حکم جاری کیا شفق پر ؛ اور رات کی چادر کو صبح کے سر سے اتارا ؛ ہر تالو اور زبان میں کہاں قدرت ہر گویائی و بیان میں کہاں قوت ؎ نظم : اگرچہ سارے الفاظ پاکیزہ اور معانی واضح ہیں ؛ لیکن جو کوئی اسکے وصف میں فکر کرے وہ بے انصاف ہے - کیونکہ جسوقت یہ پھول تعریف شاخ گلاب زبان عاجز بیان لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ سے کہ سیراب تری ندی سے اسکے ہے کھلنے لگے تو لائق ہے کہ حواس کوتاہ میرے اس میدان بے انتہا میں ہاتھ حیرت سے کاٹ کر یہاں سے مرے ؎ نظم : مجھ حقیر میں اُس کی ثنا کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے ؛ یہاں پر فہم

دانش اینجا متحیر خرد اینجا لال است

لاجرم درین مقام دراز نفسی تمام بوالهوسی لیکن چه‌ها امکن جان سپاری در حق ثنا گزاری او باید تا بسایه ثنایان عنایت باری کان شکر نیتم لَاَزِیْدَنَّکُمْ درآید زیرا که مفتاح فوز وکامگاری حمد بارگاهش تواند بود قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ساحت ملکش از سمت زوال مصئون است و سریر درگاهش از وسمه انتقال مامون است تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ نعت جلال احدیت اوست وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وصف کمال صمدیت اوست

آن جهانداریکه هرکه ز طاعتش سر برکشید
روزگارش خط خذلان تا ابد بر سر کشید

وتحفه صلوٰة وسلام که صدر صحیفه آن بطغرای اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ مرشح ومحل تنافس باهم نشینان سبع ارائک ومورد تجاذب کروبیان وملائک بوده

نوازش از مشعله پرتو قدس ملکوت
فیضش از قائمه عرش جلال جبروت

نثار ذات بابرکات مجموعه کائنات فهرست جرید و مکنونات وسیله خلقت آدم واسطه ایجاد عالم اکمل نوع بشر ممدوح خالق اکبر شمسه ایوان جلالت ماه آسمان رسالت فاتحه مصحف وجود خاتمه کتاب جود مطلع قصیدهٔ سروری مقطع غزل پیغمبری قدوهٔ مصطفین اخیار قدوه مقربین ذوی الاخطار که اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ در شانش آشکار و بخطاب افتخار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مختار ومختار لیل ونهار بادکه از میامن کمالات ذاتش توقیع وقیع اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ برمنشور دین

حیران اور عقل گونگی ہے فی الحقیقت اس مقام میں زبان درازی بالکل فضول ہے ہاں حسب مقدور کوشش کرنی اسکے حق مدح کی ادائی میں چاہیئے تاکہ بہترین سایہ باری میں اگر شکرگزاری کروگے تم (البتہ زیادہ دیں گے تم کو) داخل ہو کیونکہ حصول مراد کی کنجی اس کے درگاہ کی تعریف ہوسکتی ہے کہ اے مالک الملک تیرا فراخ ملک تباہی زوال سے مامون ہے اور تیری درگاہ کا تخت داغ انتقال سے محفوظ ہے (يُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ) تعریف بزرگ وحدانیت کی اسکی ہے (تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ) صفت کمال استغنائے کلی اسکی ہے **نظم**:- اس بادشاہ کی بندگی سے جس نے روگردانی کی ٭ ہمیشہ کے لئے رسوائی کا داغ پیشانی پر اسکے ثابت رہا- اور ہدیہ درود وسلام اس ذات پاک پر خط طغرا شروع صحیفہ کا انکے (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) زیور فضائل سے آراستہ ومقام رغبت ساکنان ساتوں آسمان ومحل نزول کا فرشتگان کے ہورہا ہے **نظم**:- سرفرازی روشنی مشعل سے مالک الملک کے ٭ بخشش پایہ عرش بزرگ خداوندی سے- تصدق برکت والی ذات پر ہو جو باعث مجمع موجودات کے بیان کرنے والے موتی مخفی کے سبب پیدایش آدم علیہ السلام کے ذریعہ وجود دنیا کے کامل ترین نوع انسان کی تعریف کئے ہوئے اللہ تعالے کی بلندی محل بزرگی کے چاند آسمان نبوت کے شروع رسالہ وجود کے خاتمہ کتاب بخشش کے مطلع قصیدہ سروری کے مقطع غزل پیغمبری کے پیشوا ٭ برگزیدہ لوگوں کے پیشوا بندگان مقرب صاحب عظمت کے- کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ آپکی شان میں واضح اور ساتھ معزز خطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پسندیدہ حق سبحانہ ومقبول رات دن کے کہ مبارک کمالات ذاتی سے آپکے فرمان بلند مرتبہ والا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

توہم گشتند واز ماسعی مشکورش رقم فیض شمیم وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا بر صفحۂ سجل سحر زہرا نہادند ؎

مقصود آفرینش این طاق نیلگوں
فر ہمائے دولت بے نتہائے اوست

گل تازہ بوستان رسالت کہ جبریلؑ ہنگام وحی بلبل دلبستان سرائے اوست صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد واصحابہ ذوی الارشاد۔

اما بعد ؎

صبا بحضرت گل عرضۂ گیاہ ببر
پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

این بلبل پلاس انداختہ نشان شورا بہ تپیب وشیب زہر آسیب چسپان از داب معاصی عرق فشان در وقت واہیہ خروشان شیفتۂ آز وہوا ہمچوں بلبل خوش الحان صبح ومسا بمصاحبت گل زیبا در انتقاش واہنر از طوطی شیرین زبان ہر شام وپگاہ بہمنشینی سرو رعنا سرگرم وتیز پرواز وصدف سربستۂ قلزم محبت بمطرات قطرات نیسان در انتظار ولولوئے ناسفتہ ایحار مودت بہ جستجوئے راس شتابان در اضطرار اگرچہ عرفاً ومجازاً در ہر ذی روحے آفتاب عالمتاب محبت پرتو انداختہ لاسیما علی معاشر انسانات کہ اشرف مخلوقات حضرت ودود منعام جلشانہ بفحوائے آیۂ کریمہ فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا است لمعہ افروز گردیدہ کہ طالب بہ محبت غالب ومطلوب مغلوب لیکن از چشم بصیر وقلب منیر خیال فرمایند کہ در استیلائے محبت مطلوب غالب وطالب مغلوب وچوں تشریح این امر دقیق وفکر عمیق کاریست کہ اگر اشجار ابہار لیل ونہار زہر برگی زبانی نماید یکے از ہزار مودی نسازد نباہم اشہب تند خرام اقلام ازیں جولانگاہ مقام بیروں می تازد کہ انتباق مالایطاق جسمانی بحدے مستوفی گردیدہ کہ از وسائل رسل ورسائل

پایہ دین مستقیم کا مستحکم ہوا اور سعی مقبول سے آپ کے فرمان فیض بھرا ہوا وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ دین سہل روشن طریق پر قائم پایا۔ **نظم**:۔ غرض اس دنیا کے پیدا کرنیکی ؞ اظہار دبدبہ دولت بے انتہا اسکی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام باغ رسالت کے دربار میں وقت وحی کے بلبل احکام رساں تھے رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل ہو ان پر اور اولاد بزرگ واصحابؓ رہنمائے خلائق پر۔ اما بعد **نظم**:۔ صبا دربار میں پھول کے عرضی گھاس کی لیجا ؞ شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا ؞ یہ مضطر گدڑی پوش مانند پانی شور کے پریشان زہر دکھ کا چکھنے والا عادت بدگناہ سے شرمندہ مصیبت کے وقت واویلا کرنیوالا فریفتہ حرص وہوس کا بلبل خوش آواز کے مانند صبح و شام مصاحبت میں بہترین پھول یعنی معشوق کے مسرت کرنیوالا ومثل طوطی شیریں زبان کے ہر شام وصبح ہمنشینی میں سرو زیبا کے سرگرم وتیز چلنے والا ومثل سیپی منہ بند دریائے محبت کی واسطے بوند پڑنے ابر نیساں کے انتظار میں ومثل موتی غیر بندھے دریائے دوستی کی تلاش میں صاحب اہلیت کے بیقرار اگرچہ آفتاب دنیا کا روشن کرنیوالا اثر محبت کا ہر ذی روح پر ڈالتا ہے خاص کر جماعت انسان پر کیونکہ افضل ترین مخلوقات حق تعالیٰ کی ہے بموجب آیۂ کریمہ کے فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَاهُمْ یہ بات محقق ہے کہ طالب کا مرتبہ محبت میں غالب ہوتا ہے اور مطلوب کا مغلوب لیکن اہل بصیرت وروشن ضمیر پر واضح ہے کہ غلبہ محبت میں مطلوب غالب رہتا ہے اور طالب عاجز۔ چونکہ بیان کرنا اس امر باریک فکر غائر کا ایک ایسا کام مشکل کا ہے کہ اگر ہر پھول وپتہ درختان موسم بہار کا زبان بن جائے اور شب وروز ثنا خواں رہے جب بھی ایک وصف اسکے ہزاروں اوصاف سے بیان نہ کر سکے اسلیے گھوڑا قلم تیز رفتار اس میدان سے رخ باہر کرتا ہے کیونکہ شوق مواصلت

که خلاف رائے معنی پرستان حقیقت گزین وتقلید تیره دوران صورت بین است روی که نه هدیل از استیلائے گرمیٔ سینه محبت گنجینه چون آتش هوا زده مشتعل گردد و از زیاده شوق دیدار بهر سه ؎

هفت دریا گر بنوشم تا نیاسم سیر نیز
شربت دیدار باید تشنه دیدار را

ناگزیر بمضمون دلپذیر اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ لطیف خیال روحانی آن مخزن فیضان ربانی بزانوے خاموشی دل خسته نشسته بود و تا گل بطلب گاری ادب نکشاید تن سوده دل فرسوده پرنوا دست بسته ؎

نشسته بر سر راہست گریه و آهم
بیا که گوش بر آواز و چشم بر راهم

که ناگاه صروح روح مرهم دل مجروح یعنی رشحات نامه روح پرور نفحات شمامه مرهم گستر در ایام خجسته فرجام نگاریده خامه بدائع ارقام ورقم زده کلک مشکیں فام خدام کرام آن فائز شمان الحکم وجائز المکارم بالزم والسطم صاحب القریحة الوقادة والطبیعة النقاده ذو الخلم و البله وسلاله جله واجله سحبان منابر کمال صحصوح دقائق وعضال حارس بنیان محبت وصداقت فارس میدان حذاقت که بود در اطیب اوقات وروحة النفحات رسیده شربت سلام زلال پیام آن مستسقیان بستر هجران وبرشته دلان زاویه حرمان را سیراب گردانید و بر مشارب حلاوت زندگانی۔ هم آغوش کامرانی و همدوش شادمانی رسانید از ریاض تحریرش روائح اخلاص رائح و از حدائق تقریرش فوائح اختصاص فائح ؎

مکتوب دلنواز تو آمد بسوے من
گفتم مگر نسیم صبا از چمن رسید
یا آسمان مجمر خورشید عود ساخت
یا کاروان مشک زراه ختن رسید

ناقابل برداشت اس درجہ غالب ہوا ہے کہ خط وکتابت کے ذریعہ کہ یہ سب اسباب ظاہری ہے کسی طرح کم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ غلبہ گرمی سے اسکے سینہ محبت کا دفینہ مثل آگ ہوا لگی ہوئی کے مشتعل ہوتا ہے اور لیک دیدار تک رہائی نپاتا ہے نظم:۔ سات دریا اگر پی جاؤں جب بھی آسودہ نہوں۔ شربت دیدار چاہئے دیدار کے پیاسے کو۔ مجبوراً بموجب مضمون پسندیدہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے تصور میں آپکی مودب خاموشی سے مجروح دل بیٹھا ہوا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ جب تک پھول اسکی طلبگاری میں لب نہ کھولے اس عاجز فرسودہ دل کا حال مصداق شعر کے ہے ؎ نظم:۔ گریہ وآہ کیساتھ سر راہ پر بیٹھا ہوا ہے ؛ آکہ کان آواز پر اور آنکھ میری راستہ پر لگی ہوئی ہے ؛ کہ اچانک راحت رساں روح و مرہم دل مجروح کا یعنی خط قوت بخش روح خوشبو سے معطر پھایہ مرہم کا مبارک زمانہ میں۔ لکھا ہوا قلم اعجاز رقم اور تحریر کیا ہوا قلم مشکیں فام ملازمان بزرگ کا اُس بامراد سورج حکمت کے جامع کمالات بزرگی کے ماہر کھرے کھوٹے کے صاحب دوستی اور محبت کے خلاصہ بزرگان زمانہ کے منبر کمال کے سحبان ماہر مضامین مشکلہ ودقیق کے نگہبان بنیاد دوستی او محبت کے سوار میدان تجربہ ودانائی کے ؛ تہا بہترین وقت وتازہ خوشبوؤں کے ساتھ پہونچکر شربت سلام وآب شیریں پیام آپکا اس مریض بستر جدائی و جھناول گوشہ بدنصیبی کو سیراب کیا۔ اور شیریں زندگانی کے گھاٹ پر پہونچا کر بامراد وشادمان کیا۔ باغ تحریر سے آپکی اخلاص کی خوشبو ظاہر اور گلستان تقریر سے آپکی خصوصیت کی بو واضح نظم:۔ خط راحت بخش دل آپ کا وصول ہوا ؛ میں کہا شاید نسیم صبا چمن سے آئی۔ یا آسمان نے خورشید کی انگیٹھی عود کی بنائی ؛ یا سوداگران مشک کا قافلہ ختن سے آیا ؛ اس کی سطروں نے خوشی اور نور تاریکی ہجران دیکھے ہوئے کو دیا۔ اور سفیدی بین السطور کی اسکے کا نوری

سطور فائض السرورش که از سواد هجران دیده داده و بیاض بین السطورش که مرهم کافوری بر جراحت دلهای غم رسیده نهاد کتابی مشتمل بر عنایت موفور و خطابی محتوی بر مرحمت غیر محصور که بیاض آن از روی صورت معارض عارض حور و مشاکل لمعهٔ نور و سواد مسطورش من حیث اللفظ والمعنی مصداق آیهٔ کریمه نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ که کلبهٔ اخلاص درویشان دعاگو و زاویهٔ اختصاص مخلصان رضاجو از پرتو آن نمونهٔ نُوْرُهٗ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ منور گردیده زهی مجموعهٔ نگارین و خهی سفینهٔ دلنشین که هر صفحه اش عروسی است زیبا و شاهدی رعنا و دوشیزگان الفاظش مریم آسا بعیسی نفسان معانی آبستن و مخدرات معانیش در انجمن صفحه مانند جواهر منظوم همه دست در گردن شاهدان عبارات رنگین تمام سایه پرورد و نازنین پیراهن حریر کاغذ در بر کرده و مروحه صفحه بکف گرفته از لب جویبار مسطر قدمی بر نمیدارند و سایهٔ شمشاد خامه وهمی نمی گذارند این مجمع معانی مجموعهٔ نکات مجموعه نیست بل مخزن یاقوت و گوهر است بزم است گلشن است و ندیم است و بذله سنج شمع است و شاهد است و شراب است و ساغر است زهی گلستانی است که پرورش یافته زلال معانی که راسته خیابان مسطر کشیده اش از تار طرهٔ حور طناب زده اند و چار چمن حاشیه اش را از طلعت گلرخان گشاده پیشانی نسخه بر داشته کاغذ حریر اوراق حله حجله نشینان مقامات حریری سیمای آئینه کردار صفحاتش منظر نظر بازیهاست نظیری ؎

بروی صفحه مانند کافور
زهر فقره هویدا طرهٔ حور

هر صفحه اش بود باغی پر از گل صفیر خامه در وی صوت بلبل حبذا گرامی نامه ربطانهٔ جلیل الرشاقه که اگر بالفرض رشاقت اسلوب

مرہم دل غم زدہ پر رکھا۔ کیا خوب خط کہ مہربانی وافر پر شامل اور کیا ہی عمدہ خطاب کہ شفقت بے انتہا پر محیط سفیدی اسکی ظاہر میں مقابلہ کرنیوالی رخسارہ حور کی اور ہمشکل درخشاں نور کے اور سیاہی اسکی سطروں کی باعتبار ظاہر و باطن کے مصداق آیہ کریمہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ، کہ گھر اس مخلص دعاگو کا و گوشہ اس محب رضا خواہ کا اسکے عکس سے مثل (نُوْرُهٗ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ روشن ہوا۔ کیا خوب مجموعہ منقش اور کیا بہتر بیاض پسندیدہ کہ ہر صفحہ اس کا ایک دولہن حسین و معشوق زیبا قد ہے کواریاں اسکے الفاظ مثل حضرت مریمؑ کے عیسی معانی سے حاملہ اور پردہ نشینان اسکی معانی محفل صفحہ پر مثل جواہرات ترتیب دادہ کے باہم ہاتھ گردن میں معشوقان عبارت رنگین کے ڈالے ہوئے و حریر کاغذ کا باریک پیراہن گلے میں پہنے ہوئے اور پنکھیہ صفحہ کو ہتھیلی سے پکڑ کر قدم باہر کنارہ حوض سطر سے نہیں نکالتی ہے اور سایہ صنوبر قلم سے نہیں تجاوز کرتی ہے یہ مجموعہ معانی نکتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ کھان یاقوت و جواہر کی ہے محفل باغ پر بہار ہے عمدہ ہمنشین ہے لطیفہ گو ہے معشوق ہے۔ شراب ہے۔ جام جم ہے کیا خوب باغ ہے کہ سیرابی اسکی آب شیریں معانی سے کی گئی ہے کیونکہ راہ کیاری رول کشیدہ کی اسکے ڈوری طرۂ حور کی تار سے بنا کر ہموار کئے ہیں اور چار باغ حاشیہ گلرخان وسیع پیشانی کے دیدار سے نقل کئے ہیں اسکے اوراق ریشمی کاغذ لباس پردہ نشینان مقامات حریری ہے پیشانی مانند آئینہ روشن کیسے دلفریب نظیری ہوے نظم ہر صفحہ کا سطح مثل کافور طرۂ حور کا اسکے ہر فقرے سے ظاہر، اسکا ہر صفحہ ایک باغ پھول کا بھرا تھا، اس میں قلم کی آواز مانند آواز بلبل کے کیا خوب بلند پایہ کا رقعہ نادر عزیز الوجود کہ اگر بالفرض نیک سیرت

امرأ القیس دو ثاقت طرز متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت حسان و مراسلات عبد العمید و مکاتبات عبد الحمید و بذلہای ابی دلامہ و صنائع تاریخ وصاف و ہرچہ برین نمط و طرز باشد مجسم گردد و صورت ہیولانی ورزد و ہیکل جسمانی پذیرد کہ بمشابہ ہمین وسیلہ لطائف برآید و بصورت ان ادراک مصور گراید درینصورت قلم انداختن و دوات شکستن بصواب اقرب و بعقل دور اندیش انسب کہ کنہش از دریافت بیرون و شناختش از اندیشہ فکر پیشہ افزون سخنوران زمان اگر در تعریفش عاجز آیند حق شان بطرف و عذر ایشان مقبول چہ بلیغان جاحظ منشان و اصمعی دوران لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ط شرح خوبی و وصف مرغوبی آن بزبان راست نیاید و عندلیب بیان را چہ یارا کہ بر شاخسار مدحش سراید درین حال اگر مہر بر دہان دوات نہم تقصیرے نے و اگر بند بر زبان خامہ گذارم دور سے نے ہرچہ نویسم بیش ازان و ہرچہ گویم زیادہ بران است اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ اَمْرًا فَدَعْهُ وَجَاوِزْهُ اِلٰى مَا تَسْتَطِيْعُ پس ازین رہ گذر عنان قلم شادگام را منعطف ساختہ می آرم و مرام بے سرانجام خود مے نگارم ؎

تا کے از سخن سخن زاییم
ہم بسر مطلب خود آییم

کہ وقوع حادثہ خونبار این اقطار فَجَاسُوْا خِلَالَ الدِّيَارِ وَاَخَذُوْا مَا وَجَدُوْا وَاَخْلَى الدِّيَارَ وَالشِّعَارَ وَدَمَّرُوْا كُلَّ دَمَارٍ وَدِيَارٍ وَجَمًّا غَفِيْرًا قَتَلُوْا فِي الدَّارِ وَكَثِيْرًا صَلَبُوْا فِي الْاَمْصَارِ وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً وَتَرَكُوْهُمْ فِيْ هَوَانٍ وَصَغَارٍ ہست ازان مقولہ

امرأ القیس و سخت خصلت متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت حسان و مکتوبات عبد العمید و خطوط عبد الحمید و لطیفے ابو دلامہ و تاریخ وصاف کی اور جو کچھ اس طرز پر ہو مجسم ہو و شکل مادی اختیار کرے و صورت جسمانی قبول کرے اور مانند اس خط پاکیزہ کے ظاہر ہو اور صورت معہودہ اختیار کرے ایسے حال میں قلم ڈال دینی اور دوات توڑ دینی مقرون صواب اور عقل دور اندیش کے مناسب کیونکہ معرفت اسکی باریکی کا عقلا کے غور و فکر سے باہر ہے زمانہ کے صاحب سخن اگر مدح سے اسکے عاجز ہوں تو فی الحقیقت صحیح و عذر قابل قبول ہے کیونکہ بلیغان جاحظ روش و اصمعی زمانہ اسکے مثل نہیں لا سکتے اگرچہ باہم ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں) بیان خوبی و تعریف قبولیت کی اس کی زبان سے ادا نہیں ہوسکتا و بلبل بیان کو کیا طاقت کہ شاخ مدح پر اس کے بیٹھ کر مدح سرائی کرے اس حال میں اگر مونہہ دوات کے مہر لگا دوں تو کوئی قصور نہیں اور اگر زبان قلم کو مقفل کر دوں تو کوئی بعید نہیں۔ جو کچھ تحریر کروں اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ کہوں اس سے بالاتر ہے (جس وقت کسی کام پر قادر نہو تو اسکو چھوڑ دو اور مائل ہو اسکی طرف جو تمہاری قدرت میں ہے) پس اس راہ سے باگ قلم خوش رفتار کی موڑ کر مدعا بے سر و سامانی کا اپنی لکھتا ہوں ؎ نظم۔ کب تک فضول باتوں میں تضییع اوقات کروں لازم ہے کہ اصل مقصد پر اپنے آؤں۔ واقعہ خونبار اس اطراف کا بیان کے قابل نہیں باغی لوگ شہر میں گھس آئے اور جو کچھ مال متاع پایا سب لوٹ لیا یہاں تک کہ کپڑا ملبوسی بھی نہ چھوڑا اور سارے شہر و قریہ کو تہس نہس کر دیا بے شمار لوگوں کو گھر کے اندر قتل کیا اور ایک بڑی تعداد کو سولی پر چڑھایا اور معززین لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا اور حالت ذلت و رسوائی میں چھوڑا اس حادثہ کے بیان

کہ بیاوری خامہ و زبان بقالب بیان آید اگرچہ دبیر دوران در انشاء آن گراید۔ چنانکہ بر ہمگنان ناوک نشان است پس ازیں سبب دیدہ ایست پر قطرات حیرت و سینہ ایست پر شعلات حسرت کہ نوبت رثاثت حال و قلت مال و کسر جاہ و انتہاک شعائر اللہ دریں نواح رسید و اموال و دمار مستضلع و مستباح گردید الحمد للہ حالتے دارم کہ شومی اعمال من اساس طربے کہ نہادہ بود بدست اندوہ و نامرادی بر انداختہ و بخت ناساز گار مشرب مسرت و اطمینان را بشوائب شتات و اقتدار ناکامی مکدر ساختہ کہ از وصول بمقصد و مطلوب محروم است و از ادراک امانی و مرغوب بنومیدی ہموم ہمدوش دریں عہد شوریدہ و زبوں گردوں یار بہر خسیس و دوں و زنان ناہنجار مددگار ہر مسخرہ و مجنون فی الحقیقت راحت و فراغ بالی ایام و لیالی از اہل اسلام ایں حوالی در حیز عالم چوں خلا بیروں عالم و حصول امانی ہر اعالی و ادانی مانند جزء لایتجزی بالفعل غیر موجود

جرعۂ زہر حوادث چو شکر می نوشم
از کف ساقی گردون فلک مینائی

فی الواقع ازیں زہر آشامی و چشیدن درد ناکامی چارہ نداریم کہ بحکم فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اگر عطائے بہ بندہ واصل شود از خزائن ارادت الٰہی است و اگر بفحوائے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ بلائے نازل گردد از کارخانہ مشیت بادشاہی دریں مرحلہ جاں فرسا جز بمدد توفیق رضا راہ بمنزل مقصود نتواں برد و سوائے اعانت وکیل تسلیم بفوز مراد و سود نمی تواں شمرد

چوں چنیں واقعہ گشتہ است ز تاثیر قضا
چارہ کار رَضِینَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ است

لیکن از مہب نسیم عنایت حضرت باری وَلَا تَیْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ

کے واسطے کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ مدد سے قلم و زبان کے احاطہ تحریر میں آئے اگرچہ سارے زمانہ کے منشی اسکے انشاء میں مصروف ہوں چنانچہ سب فرد و بشر پر تیر کے نشان ہیں اسلئے آنکھیں سب کی حیرت کے قطرہ سے پر ہیں اور جامہ سینے حسرت کے شعلے سے مشتعل ہیں کیونکہ نوبت تباہ حالی و نقصان مال و آبرو ریزی و بے حرمتی اللہ کے دین کی اس گرد و نواح میں بحید ہوئی اور تمامی مال و جان ضائع و تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نادر حالت رکھتا ہوں درخت خوشی لگائے ہوئے کو بد اعمالیوں نے میرے غم و نامرادی کے ہاتھ سے برباد کر دیا و کمال بدبختی نے نشاط و دلجمعی کو ہزاروں ناکامی سے مبدل کر دیا کہ حصول مقصود سے محروم و درک امید مرغوب سے کوسوں دور ایسا ہی وقت برے و خراب میں زمانہ موافقت کرنیوالا ہر ذلیل و کمینہ کا اور عورتیں آوارہ جاں نثار ہر مسخرے و دیوانہ کی حق بات یہ ہے کہ آرام و فارغ البالی اس اطراف و جوانب کے مسلمانوں سے مانند براز کے خارج ہوگی و حصول مراد ہر اعلیٰ و ادنیٰ کا مثل جُزْءٌ لَا يَتَجَزّٰى کے مفقود ہوا

نظم:۔ شکر کی طرح گھونٹ زہر حوادث کا پی رہا ہوں حوادث ایام کا ساقیٔ فلک مینائی کے ہاتھ سے۔ واقع میں زہر نوشی و بادہ ناکامی چکھنے سے کوئی مفر نہیں ہے بحکم (نہیں روکنے والا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کو) اگر بندہ بخشش پروردگار سے سرفراز ہو تو یہ عطیہ خزانہ عامرہ الٰہی سے ہے اور اگر بموجب آیۃ کے (وہی اللہ تعالیٰ بندہ پر قہر کرنیوالا ہے) کوئی بلا نازل ہوا سکے انتظام سلطنت سے ہے اس منزل جاں فرسا میں سوائے مدد توفیق الٰہی کے راہ منزل مقصود کی طے کرنی مشکل اور بجز اعانت اللہ تعالیٰ کے وصول مراد پر دشوار ہے

نظم:۔ جبکہ اس قسم کا حادثہ مشیت الٰہی سے ظہور پذیر ہوا ؛ تو رضائے مولیٰ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں ؛ لیکن نسیم مہربانی ایزدی کے چلنے سے بموجب مقولہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو) بھروسہ حصول امید کا رکھنا چاہئے اور

استنشاق روائح امیدواری باید کرد از ریاض رحمت پروردگاری کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ استشمام کامگاری باید جست ؎

خوش باش گرچہ روز تو شب شد
بناخوشی آخر نہ روز را سحرے ہست

درعقب وپیش ازیں نطاق نطق برمیان ناطقہ تنگ است واشہب گیر درفضائے تحریراں پر لنگ - وآنچہ در اجراء مطابع استفسار واستشارہ شدہ بود پس نزد ایں بیچارہ دریں روزگار صورت منافع دراں نیست چہ دریں زمان ناقدردانی زہرہ جبیناں مقاصد در زیر سیہ گلیم مفاسد نہفتہ بنابراں لیلائے سود وسلمائے بہبود وعذرائے منافع عشقبازی درکساد بازاری ندارند کہ خریداراں مجنوں وشاں درکوہ ناداری متواری ہستند ونازنیناں نگاریں طبع موزوناں بعدم دلدادگان مشتریان خستہ دلاں درکوہسار زیرباری نجباں سپاری نشستند زیراکہ لیلی را بچشم مجنوں باید دید ؎

کجا است مجنوں تا عرض دادہ دریابد
نگارخانہ حسن وجمال لیلے را

دریں صورت بفہم قاصر من درپے ساز بنیاد مطبع نشوند ودرپے اجراء آں ہرگز نروند کہ آخر کار دریں گلزار بجز خلیدن خار خسران امید بہاری نیست ؎ نہ گل نے لالہ نے سرو چماں است
بہار گلشنش آخر زماں است

پس انچنیں بمقتضائے المستشار موتمن بمعرض عرض آمد آئندہ اختیار بدست مختار ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند۔ ترصد کہ گاہ گاہے از نسیم ریاض محبت شمیم گلستان مودت بلبل نغمہ سرائے گلبن یگانگی واتحاد وطوطی خوش نوائے گلزار یکرنگی ووداد یعنی از نامہ تودد ختامہ مشام آرزوئے فقیر را بفضوح نصوح مراد وکامگاری معطر ومطرا می فرمودہ باشند زیادہ ظلال فصاحت وبلاغت برمفارق مرتقبان ارادت مبسوط وممدود باد

[illegible]

باغ رحمت پروردگار سے ۔ اور نہیں ناامید ہو رحمت پروردگار سے خواستگار مراد رہنا چاہیے ؎ نظم: خوش رہ اگرچہ تیرا دن رات سے بدل گیا ؛ کیا رات کے واسطے سحر نہیں ہے گویائی کا کمربند کمر گویائی پر آگے پیچھے سے تنگ ہے اور اسپ سرن چرنیوالا میدان تحریر میں لنگڑا - افتتاح مطبع کے بارے میں جو کچھ استفسار ومشورہ طلب فرمایا تھا اس عاجز کے نزدیک فی زمانہ صورت فائدہ کی نہیں ہے کیونکہ ناقدردانی کی زمانہ میں حسینان مقاصد کمبل سیاہ مفاسد میں مخفی نہیں اسلئے کہ منفعت کی لیلا اور بہبود کی سلما اور منافع کی کواریاں قابل عشق بازی کے نہیں ہیں کیونکہ خریدار لوگ مثل مجنوں کے پہاڑ ناداری میں پوشیدہ ہیں اور نازنینان خوش وضع موزوں طبع خریداراں خستہ دلاں کی عدم توجہی سے پہاڑ زیرباری کے نیچے قریب المرگ ہیں کیونکہ لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے ؎ نظم: کہاں ہے مجنوں تاکہ حسن خدا داد کو دیکھے ؛ تصویر خانہ حسن وجمال لیلے کو ؛ ایسے حال میں میری فہم ناقص کی اجراء مطبع کے خیال میں نہ ہیں کیونکہ انجام کار اس گلزار میں سوائے کانٹا خسارہ چبھنے کے امید بہار کی نہیں ہے ؎ نظم: نہ گل ہے نہ لالہ ہے نہ سرو چمن ہے ؛ زمانہ بہار کا باغ کی آخر ہے ؛ پس یہ باتیں موافق مضمون اَلْمُسْتَشَارُ مُوْتَمَنٌ محل بیان میں آئیں آئندہ اختیار ہاتھ میں صاحب اختیار کے ہے ہر آدمی اپنی مصلحت کو بہتر جانتا ہے۔ امید کہ وقتاً فوقتاً نسیم باغ محبت کی خوش بو وگلستان مودت کی تراوت وبلبل نغمہ سرائے گلبن دوستی واتحاد کی چہک وطوطی یکرنگی ودوستی کی خوش آوازی سے یعنی نامہ مشعر مہر ودوستی سے دماغ تمنا فقیر حیر کنے خالص مراد ومقصد کے معطر وتروتازہ فرماتے رہیں گے زیادہ سایہ فصاحت وبلاغت کا سر امیدواراں فیض کے پھیلا ہو اور دراز ہو مدد سے اللہ تعالی کے

؎ حضرت میاں صاحبؒ نے اس خط میں غدر کے واقعات قلمبند ہیں - ۱۲

طرزِ تحریر القاب و آداب

خط کا سرنامہ اکثر اس طرح شروع کرتے کہ پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" لکھ کر دوسری سطر میں لکھتے " از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی"، بخدمت شریف جامع حسنات و کمالات عزیزی فلاں، بخدمت بابرکت مولوی فلاں، بخدمت شریف مرجع آزادگاں مجمع افتادگاں وغیرہ وغیرہ القاب فراخور حال و مناسب شان مکتوب الیہ۔

پھر بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" بعد سلام مسنون واضح باد" کے نفس مضمون شروع کرتے۔ اور کبھی سرنامہ یوں بھی شروع کرتے۔ " برادر دینی وفقکم اللہ بالخیر والطاعۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خاتمہ پر الراقم العاجز طالب الحسنین سید محمد نذیر حسین۔ جس خط میں اپنا نام سرنامہ پر نہیں لکھتے تو خاتمہ پر ضرور لکھتے کبھی (از دہلی)، روانہ از مقام فلاں، اور تاریخ بھی لکھ دیتے کبھی تاریخ نہ لکھتے۔ زیادہ تر خطوط فارسی میں تحریر فرماتے اور گاہ گاہ اردو میں بھی اکثر خاتمہ پر خطوط کے لکھ دیتے " زیادہ السلام خیر الختام"۔

کام کرنے کی ہدایت

مولوی علیم الدین حسین صاحب مرحوم نگرنہسوی کو لکھتے ہیں " الحمد للہ کہ بہ تحریر ایں عاجز نظر کردہ کاربند شدند اللہ جل شانہ سعی عزیز را مشکور گرداند آئندہ ہم ہمیں خواہم کہ بموجب مصرعہ ؎ آغاز کردۂ برسانش بانتہا ٭ جمیع مراتب طے کردہ خود را و ایں عاجز را ماجور و مشکور تام گردانند۔ مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں " او موفق حقیقی توفیق انیق عطا فرماید کہ شرح ابو داؤد کہ بطرز سہل و حل مطلب آغاز شد اتمامش نیز بہ احسن وجوہ مبارک باد ؎ دعا از من اجابت از خدا باد ٭ ایک اور خط میں مولوی شمس الحق صاحب کو ان کے بھائی مولوی اشرف الحق صاحب کی نسبت لکھتے ہیں۔

مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شدہ یا نہ و بچہ شغل مصروف مے باشند و شوق وا کردہ باختتام خواہند رسانید یا معطل گزرانید ؎ وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود ٭ نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی ٭ آئندہ توفیق الٰہی انیق باد۔

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں:-

علوم دین را کہ بمشقت حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بہ طالباں دادن بسیار مناسب است ایں ہم نہ باشد کتب بینی و شغل تالیف بسا مستحسن و پر خیر است۔

شکریہ

مولوی شمس الحق صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں:- " آنچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب شدہ موجب نصیب پر حضیب گشت جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا ٥

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو ایک خط میں لکھتے ہیں:- "میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے۔ خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی اور سب کچھ حساب بھی بتلنے کا طے کر دیا اللہ تم کو اور تمہارے بچے حمید کو زندہ اور تابع شریعت کا رکھے"

طلبہ کے حال سے اُن کے مربّیوں کو خبر دینا

مولوی شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں:- "مولوی محمد ادریس صحیح بخاری وھدایہ شروع کردند الحمد للہ طبیعت شاں سلیم است بارک اللہ فی علمہ" ترجمہ مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری وہدایہ شروع کی ہے طبیعت ذہین اور فہیم ہے اللہ انکے علم میں برکت عطا فرمائے۔

طلبائے عازمین کیلئے مشورہ

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں:- "پیش فقیر آمدن سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گرم باید داشت بعدہٗ دریں جا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس می گیرند۔ دریں جا زیادت تپ دلرزہ است وقتیکہ سرمائے خفیف شروع شود دریں جا رسند۔ بالفعل قیام ملتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح آمدن مناسب است نمی دانم کہ انکار از نکاح مستفاد از کدام حدیث کردند۔ تجرد و رہبانیت خلاف اسلام است ماورائے ایں از نکاح شغل درس و تدریس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ علیہم و ائمہ سنت ایں سنت سنیہ را بجا آوردند از نکاح تزاید و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمدند ثواب از خدا خواہد رسید جناب قاضی صاحب و والد ایشان را شوق مناکحت شما بسیار است و ماشاء اللہ نقص شرافت و سقم نسب درمیان نیست محض بحیلہ طلب علم انکار خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فراغ کتب شما ہمیشہ مستعد و موجود است پدر بزرگوار شما استفتائیکہ بذریعہ ڈپٹی شیخ کریم بخش رسانیدند جوابش دادم برائے استفادہ ایشاں نقلش فرستادہ میشود اگر در صحت روایات کلامے باشد بے تامل نویسند چرا کہ نگاہے غائر و ذہن بلیغ بفضلہ دارند من کہ فرسودہ زمانہ شدم مباحث جوانانہ از کجا آرم ہر گاہ کہ از طالبان حل غوامض نتواں شد تجربہ پیراں نود سالہ در کار است قاضی صاحب مہماں نواز مزاج دارند ہنگام سفر بندہ از الہ آباد و دہلی ہنگام قیام فقیر نوازشہا کہ نمودند ہمہ یاد دارم خوش قسمتی ایشاں است کہ ایں چنیں کریم النفس شفیق یافتند از شما غم جانانہ مرگ دختر مرحومہ خویش غلط می نمایند"

سفارش

ایک خط میں مولوی نور احمد صاحب مرحوم حافظ علی اکبر صاحب مرحوم و حافظ علی اصغر صاحب مرحوم و مولوی شمس الحق صاحب سلمہ و مولوی محمد اشرف صاحب سلمہ کو لکھتے ہیں:- "بروفق اظہار و بیان مولوی محمد عرفان صاحب کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی

حضرت مولانا مولوی شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سعید اور لائق طبیب اور ہونہار عالم ہیں۔ خدا انکی عمر میں برکت اور عمل صالح کی ترقی اور افزونی عطا فرمائے۔ سید محمد عبد الرؤف ناظم دار المطالعہ لائبریری نذیریہ عالیہ پھاٹک حبش خاں دہلی

لہ مکتوب ۱۳۸ میں مکتوب ہذا کا ترجمہ مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب فرما چکے ہیں

محمد اشرف صاحب از حالات برکت سمات شان خوب واقف اند اعانت و رفاقت در ادائے قرض مغری الیہ بوجہے کہ نوشتہ اند بظہور آید زہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود زیراکہ ایں خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم و از عمدہ صفات حضرت نبوت است کہ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط لہذا در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ و در مشکوٰۃ و طبرانی وغیرہ مروی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلمانان را می باید کہ در شفقت و حسن سلوک باہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن درد مند شود تمام تن برفاقت او بے خواب ماند ازینجا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ در گلستان افادہ فرمودہ ؎ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ؛ و برآں صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض دادن مخفی نیست کہ تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرض نہ کند مقرض را ہماں قدر ثواب قرض دادہ مثل ثواب صدقہ برائے او نوشتہ مے شود و ثواب صدقہ دہ گونہ و ثواب قرض دادن ہیجدہ گونہ می شود چنانچہ برآں صاحبان پوشیدہ نے دریں صورت آں صاحبان حسبۃً للہ و شفقۃً علی خلق اللہ عاجز نامبردہ مضطر را مدد فرمایند و اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرۂ عاقبت بشمارند ع ؎ بر من منگر و بر کرم خویش نگر ؛ و نیز بشکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ذاکر فرما شوند و از جواب باصواب زود تر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بار گراں رہا نمایند "

تعزیت

تعزیت کے خطوط میں مکتوب الیہ کے مذاق کی رعایت کرتے۔ مولانا عبد اللہ قدس سرہٗ غزنوی چونکہ متشرع صوفی تھے ان کی تعزیت میں جو خط ان کے بیٹوں کو لکھا وہ یہ ہے :- " از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد اللہ و مولوی عبد الجبار سلمہم اللہ تعالیٰ بالخیر۔ بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ واضح باد کہ از خبر انتقال جامع خیر و برکات موجب تاسف و الم کمال روداد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ ؎

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد — از جناب باریش تسلیم باد
چشمۂ فیض کرامت شان او — رونق افزا چشمۂ تکریم باد

ارحم الراحمین آں صاحبان را بر جادۂ شریعت بمیراث پدری فائز کناد و ایں عاجز بدعا و عافیت دارین شما بدرگاہ کبریا مستدعی می باشد قبول فرمایند۔ زیادہ سلام خیر الختام "

مولوی شمس الحق صاحب جو کہ سادہ وضع اور سادہ طبیعت آدمی ہیں ان کو لکھتے ہیں :- " از حادثہ جانکاہ انتقال اہلیہ مرحومہ شما نہایت تاسف روداد مارا بجز اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چارہ نیست بہر حال بہ صبر و شکیبائی گرایند و بشکر رب العلمین در آیند "

دوسرے خط میں انہی کو ان کے ماموں کے انتقال پر لکھتے ہیں :- " از استماع خبر جانکاہ ہوش ربا یعنی انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم موجب تاسف و رنج و الم از حد گردیدہ کہ از احاطہ تقریر و تحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط برخواندم

ودعائے مغفرت ورحمت برائے آں محمود العاقبت کردم وخواہم کرد ونماز جنازہ ادا نمودم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَ اَدْخِلْهُ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ فِيْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝"

مولوی محمد علیم الدین حسین مرحوم نگر نہسوی جو کہ نہایت رنگین مزاج آدمی تھے ان کو لکھتے ہیں :- ؎

لشکر غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل ∴ مورچہ ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت بابرکت مولوی سید علیم الدین حسین سلمہ عن الرین والشین :- بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مشہود خاطر باد کہ قدر ومنزلت نفس مطمئنہ ؎

آن کہ نفس کلام حق گویا است ∴ کہ جہاں را برائے او آراست
وان کہ تن جامہ خلافت حق ∴ جز بہ بالائے او نیامد راست

ازاں برتر وبلند تر است کہ محل تصرف وترفع ومنزل آسایش وتمتع او ہمیں سرائے فانی وتنگنائے عالم جسمانی باشد ؎

بہ خاکدان جہاں دل منہ کہ جائے دگر ∴ برائے مسکن تو برکشیدہ اند قصور

کہ اِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ؕ ازان است وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ التمغائے دوامی اشارت بدان است پس روئے التفات از جانب جسم وجسمانیات گردانیدہ پس روئے التفات از جانب جسم وجسمانیات گردانیدہ پس پشت انداز وبخطاب الطاف مآب يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ سرفراز وبدیدہ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ بنظارہ عالم ملکوت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سرمایہ کامرانی پرداز وجاوداں فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بلذت انس ونعم وصال محبوب بمصنہ شادمانی ناز وازاں کہ دریں کون وفساد ایں سواد بے بنیاد حادثہ جانکاہ کہ موجب صد نالہ وآہ بر انتقال اہلیہ مرحومہ شما کہ از دار ناپائیدار بہ دار القرار بہ فردوس بریں جانشیں شد وبہ جنت الماوی اقامت گزیں ؎

گر قلم بر سر غم نامہ دوراں آید ∴ خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

وبہ توقیع وقیع وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ صبر جمیل باید وبہ منطوق لازم الوثوق كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ سر عبرت برضائے مولا فرو بردہ دل کشا اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ جزع فزع نشاید ؎

ہرچند آہ جگر دوز چہ امکاں دارد ∴ سر زند نالہ جاں سوز چہ امکاں دارد

ابواب مرحمت الٰہی چو مفتوح گردد منظوران را خلعت ابتلا بلباس بلا پوشانند واسباب قرب وعنایت سبحانی چوں متعاضد شود جرعہ زہر حوادث از مشرب واویلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند و لے ٭ دولت آں بردہ کہ تشریف بلا یافتہ است

پس ازیں رہگزر بہ صبر و شکیبائی بہ خوش ادائی و بشکر گذاری جناب باری مستبشر باشند کہ نعم البدل عطا فرماید و جزائے جزیل بہ صبر جمیل افزاید آمین رب العالمین ثم آمین ؎

اپنی ہستی کو سمجھتا رہے برباد انساں ٭ چاغ صرنہیں جھونکا ہے یہ پروائی کا

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے

مولوی نور محمد بہاری نے ایک خط اپنے والد حکیم محمد عبد الرزاق صاحب کو اپنی طرف سے لکھوایا اور میاں صاحب نے خاکسار ہی کے ہاتھ میں دیا کہ اسکی نقل کرکے مولوی محمد نور کو دیدو۔ میں نے دو نقل اس خط کی کیں ایک ان کو دی ایک اپنے پاس رکھ لی اس خط سے میاں صاحب کی پرانی انشاء پردازی پر روشنی پڑتی ہے اور اس خط کو اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب تھا مگر چونکہ اس سے آپکے اخلاق جمیلہ کو بھی گہرا تعلق ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ طالب علم کے کہنے سے ایسا چھوٹا چھوٹا کام بھی کیا کرتے تھے اسلئے یہیں درج کرتا ہوں وَھُوَ ھٰذَا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صبا بہ حضرت گل عرضۂ گیاہ ببر

اے صبا پھول کے دربار میں عرضی گھانس کی لیجا

قبلۂ لمعات لطائف قدسیہ کعبۂ متحات طرائف انسیہ مجدد شرع متین ممہد حق المبین مجمع مفاخر جلیلہ منبع مآثر علیہ ادام اللہ دولتہٗ ممدودۃ الرواق وصولتہٗ مشدودۃ النطاق ؎

سبق اشک رواں از ورق گل دارم

اشک رواں کا سبق ورق گل سے لیتا ہوں

مروح روح و مرہم دل مجروح یعنی نفحات نامہ روح پرور و نفحات مراسلہ مرہم گستر کہ دریں ایام خجستہ فرجام نگاشتہ خامہ بدائع رقم ورقم زدہ کلک مشکیں قام خدام کرام والا مقام حبیب جانہائے پاک ۔طبیب دلہائے غمناک در اطیب اوقات و روبتہ النفحات گذشتہ

پیام شام بہ درگاہ صبح گاہ ببر

شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا

نورانی لطائف قدسیہ کے قبلہ پاکیزہ و بزرگ انسان کے کعبہ تجدید کرنیوالے شریعت مستحکم کے درست کرنیوالے صریح حق کے مجمع بزرگی اور عظمت کے کان بزرگی و عظمت کے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ دبدبہ دولت کو آپ کے بقائے زمین و آسمان تک

نامہ پاک تر از دیدۂ بلبل دارم

نامہ صاف و پاکیزہ زیادہ آنکھ بلبل سے ارسال کرتا ہوں

راحت دینے والا روح کا مرہم دل زخمی کا یعنی خط روح افزا و نامہ مرہم دل خستہ کا زمانہ مبارک میں لکھا ہوا قلم نادر رقم و تحریر کیا ہوا قلم مشکیں خادمان والا کا محبوب دل پاکاں و طبیب دل غمزدگاں کا بہترین زمانہ میں خوشبوئے گلاب کی مانند ورود پاکر تربت دعا و سلام و پانی شیریں پیام برکت بھرے

شربت تحیہ وسلام وزلال پیام برکت التیام آں مستسقیان بستر ہجران وخستہ دلان روایہ حرماں راسیراب گردانیدوا شتعال حرارت غریبہ مہاجرت کہ خلاف مقتضاے طبیعت بشری ومورث انواع اعراض وکدورت سپری بود تسکین پذیر گردیدہ سطور فائز السرورش کہ نور بسواد دیدہ ہجراں دیدہ داد و وبیاض بین السطورش کہ مرہم کافوری بر جراحت دلہاے غم رسیدہ نہاد ؎

ہزار شکر کہ فرخ رخے مسیح دمے
ہزار شکر کہ مبارک صورت مسیح دم
مصور از قلم صنع صد خجستہ رقمے
مصور قلم صناعت سے اگرچہ تو تصویر بہتر
ہزار داغ بدل داشتم زدست غمش
غم کے ہاتھ سے ہزار داغ دل میں رکھتا تھا
بہ کنج ظلمت غم تنگ دل ہمے مردم
گوشہ تاریک غم میں تنگ دل ہو کر مرتا

الحمد للہ والمنۃ للہ ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
دوست نے میری گردن میں ڈوری ڈالی ہے

ناگاہ ایں مذنب اواہ در بزم گاہ درس صحاح ستہ کہ از کلمات طیبات مبارکات آں سرور مفخر موجودات کہ محل تنافس تخت نشینان سبع ارائک ومورد تجاذب کروبیان ملائک است کمر ہمت بستہ بتحصیل آں نشستہ ہزار رحمت جاں آفریں بر جان پاکش کہ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

ہو ئے ہے اس مستسقی بستر جدائی وزخمی دل گوشہ بد نصیبی کو سیراب کیا اور شعلہ دل حرارت غریبہ جدائی کو کہ مخالف طبع انسانی کے ہے اور پیدا کرنے والا اقسام عوارض وکدورت کے تھا تسکین وطمانیت بخش ہوا اسکی سطریں بھری سرور کی نور بخش دیدہ جدائی کی اُس کی بین السطور کی سفیدی مرہم کافوری زخمی دل غمزدہ کی ہوئی ؎

* * *

حیات بخش دلم شد برشحۂ قلمے
اپنی ترشح قلم سے حیات بخش میرے دل کا ہوا
کشید و لے نہ کشید زیں خجستہ تر رقمے
کھینچے ولیکن نہ کھینچے اس تصویر سے اعلیٰ تصویر
کنوں نماند بجز داغ فرقتش المے
اب کوئی نہ رہا سوائے داغ فرقت غم کے
اگر ز آب حیاتم نمے رسید نمے
اگر پانی حیات سے نمی نہیں پہنچتی مجھے

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے ؎

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
لیجاتا ہے جہاں اس کی مرضی ہے

جناباً یہ بندہ گنہگار مجلس درس صحاح ستہ میں کہ کلمات مبارک سردار موجودات کے ہیں جس کی رغبت وحرص ملائک ہر طبقہ آسمان کے کیا کرتے ہیں کمر ہمت کی باندھ کر حصول میں اُس کے مشغول ہوا۔ ہزار رحمت اللہ تعالیٰ کی اُس جان پاک پر ہو کہ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہزرماں نثار روضۂ منورہ وضریح مقدس خواجہ کائنات خلاصہ موجودات۔ باد ؎

محمدؐ کافرینش ہست خاکش

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی پیدائش سے ہے

آں مبارک قدمے کہ بہ میامن انوار ہدایتش دیجور غوایت منقشع گشت وازدلالت رسالتش جادۂ عمیا ضلالت بطریق مستقیم ہدایت مبدل شد وازیمن کمالات ذاتش طغرائے الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ برمنشور دین قویم کشیدند وازآثار سعی مشکورش رقم وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا برصفحہ ملت بیضا نہاد وسابقۂ رحمت الٰہی کہ ہر معجزے را زمانے مقرر وملتے را مدتے مقدر گردانید بر چہرۂ ہر زمانے تابندہ وآثار ملت اورا بر روئے ہر مکانے پائندہ داشت ومعجزات باہرۂ اورا تا دامن آخر الزمان بطراز بقا مطرز وشعار شریعت طاہرش را تا نفخ صور بسمت ظہور موسوم گردانید وقرآن برہان قدیم بینہ صدق اورا تا ابد نداء فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ می زند وبفحوائے درنظامش لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ قواعد ملت اورا تاقیامت استحکام مے دہد ؎

مقصود زآفرینش ایں طاق نیلگوں

غرض اس دنیا کے پیدا کرنے سے

طاؤس بوستان رسالت کہ جبرئیل

باغ رسالت کے مور کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

دربردہ مبارکہ لاجرم کلام مجید آسمانی وتنزیل حمید فرقانی کہ اعظم معجزات محمدی وواضح براہین احمدیؐ است وبصفت

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہروقت تصدق روضۂ منورہ وقبر اقدس پر سردار دوعالم وخلاصہ موجودات کے ہو ؎

ہزاراں آفریں برجان پاکش

ہزاروں تعریف ودرود آپ کی جان پاک پر نازل ہو

ایسا قدم مبارک کہ برکت روشنی ہدایت سے آپ کے گمراہی کی تاریکی زائل ہوئی اور شمع رسالت سے آپ کی جگہ تیرہ وتاریک ساتھ طریق مستقیم ہدایت کے مبدل ہوئی اور برکت کمالات ذاتی سے آپ کے حکم الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کا اوپر فرمان دین قویم کے لگایا گیا اور آپ کی سعی پسندیدہ سے وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا صفحہ ملت پر ثبت کیا گیا روز ازل میں اللہ جل شانہ نے ہر معجزہ کے واسطے مدت معین وہر ملت کے واسطے مقدار مقرر کی تاکہ اسی مدت میں جلوہ گر ہو اور آثار ملت کو ہر خاص وعام کے واسطے ثابت وبرقرار رکھا اور معجزات جلیہ کو آخر زمانہ تک قائم دائم رکھا اور ظاہر شعائر اسلام کو نفخ صور تک حکم ہمیشگی کا عطا فرمایا وقرآن کریم وبرہان قدیم کہ دلیل اس کی صدق پر فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ ابدالآباد تک مقرر کیا اور اسکے موتی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ احکام ملت کو قیام قیامت تک ثابت ومضبوط فرمایا ؎

فرہمائے دولت بے منتہائے اوست

شان وعظمت بے انتہا کا اللہ جل شانہ کے ہے

ہنگام وحی بلبل دستاں سرائے او

وقت لانے وحی کے بلبل ہزار داستان ہوتے تھے

یہ بات ضروری ہے کہ کلام مجید کتاب آسمانی وفرقان حمید تنزیل ربانی اعظم معجزہ محمدی اور کھلی دلیل احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہے وبنابر

اوتیت جوامع الکلم متصف بسہ قسم منقسم می شود۔ اوّل توحید الٰہی احدی دوم احکام شریعت محمدی صلوات اللہ وسلام علیہ سوم اطاعت اولوالامر موافق توقیع رفیع خالق اکبر چہ اولی الامر را کہ تابع معطوف می شود معطوف ساختہ ارشاد فرمود۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا بریں معنی حضرت سعدی شیرازیؒ نیز ارشاد می فرمایند ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ازیں رہ گذر مزاولت سیر آں حضرتؐ در ہر کار و بار ضرور افتاد تا کردنی و ناکردنی بدریافت شود و اتباع تام رو دہد و بر گفتۂ زید و عمرو کہ مخالف سیر آں سرور خیر البشرؐ گردد سر نتابد۔

دانش اینجا متحیر و خرد ایں جا لال سنت زہے عالم خراسانی کہ نکو گفتہ و در معنی سفتہ ؎

اہل توحید چو تحقیق سخن در گیرند
صاحب توحید مسائل دینی کو تحقیق سے لیتے ہیں۔
رونق کار خود از حضرت قرآں جویند
درستی کام کی اپنی قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں
ہر بیانے کہ بود سادہ ز توقیع حدیث
جو بیان کہ خالی ہو قرآن و حدیث سے
در محاذات نصوص ایں ہمہ تکلیف قیاس
نص کے مقابلہ میں یہ ساری تکلیفیں قیاس کی
دیدہ از فقہ منزل چو منوّر سازند

صفت اُوتِیتُ جَوَامِعُ الْکَلِم کی تین قسم پر منقسم ہوتا ہے۔ اوّل توحید باری تعالیٰ دوسرے احکام شریعت محمدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ علیہ تیسرے تابعداری اولوالامر کی بموجب فرمان والا شان خدائے تعالیٰ کے کیونکہ تابع معطوف ہے اور معطوف کرکے ارشاد فرمایا۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا اسی بات کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ؎

خلاف پیمبر علیہ السلام کے جس نے راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچیگا

اسی واسطے برتنا و نگاہ رکھنا سیرت حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر کاروبار میں ضروری ہوا تاکہ عمل کرنیکا طریقہ و عدم عمل کا طریقہ معلوم ہو اور اتباع شریعت حاصل ہو۔ اور زید و عمر کے قول پر کہ مخالف طریقہ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہے کاربند نہوں۔

فہم یہاں متحیر و عقل یہاں گونگی ہے۔ کیا خوب عالم خراسانی نے فرمایا اور موتی مقصود پرویا ؎

خس و خاشاک شک از عین یقیں برگیرند
چھوٹے بڑے مسائل کو چھان بین کرکے لیتے ہیں۔
شاہد دین خود از قول پیمبر گیرند
اپنے دین کا گواہ قول پیمبر علیہ السلام سے لاتے ہیں
در کف اہل ہوا نقش مزوّر گیرند
اس بیان کو برابر زور کے تصور کرتے ہیں۔
نادرست و عبث و واہی و منکر گیرند
بیجا و بے فائدہ اور مکروہ خیال کرتے ہیں
خاطر از فقہ محرّف ہمگی بر گیرند

فقہ منزل سے آنکھیں منور کرتے ہیں
مجتہد گاہ مصیب است و گہے خاطی لیک
مجتہد کبھی مصیب ہے کبھی خاطی
آنچہ مخوت خیال ست و مخالف بہ نصوص
جو مبحث کہ خیالی ہو وہ مخالف نصوص کے
ہرچہ آں را نبود مستند از قول رسولؐ
جس مسئلہ کی سند قول رسول علیہ السلام سے نہ ہو
باگل سرخ کہ اصلش عرق روئے نبیؐ ست
گلاب کے مقابلہ میں کہ اصل اسکی روئے نبیؐ ہے
اہل تحقیق کجا مائل رایند و قیاس
اہل تحقیق رائے و قیاس کی جانب کب مائل ہوتے ہیں
سنن مصطفویؐ درگہ صدق و صفا
درگاہ صدق و صفا کی سنت نبویؐ ہے
حبذا بارگہ علم کہ ارباب نظر
کیا خوب ہے درگاہ علم کی کہ صاحب علم
اے خوشا قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک
اچھی وہ قوم ہے کہ شریعت و طریقت کے معاملہ میں
در مقامے کہ سخن ہا رود از علم و عمل
جس مقام میں کہ صرف لفاظی ہے علم و عمل سے
کار بندان قضا ہر کہ شود خاک درش
درگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی خاک کو
متن و مضمون احادیث بہ تبدیل روات
متن و مضمون احادیث کے بہ تجدید تبدیل روات سے جانتے ہیں
علم دیں جملہ عزیز است و لے اہل صفا
سکل علم دین محتشم و معظم ہیں و لیکن اہل ذوق خالص

مصنوعی فقہ سے دل الگ کر لیتے ہیں۔
ہرچہ در روئے نہ خطا حکم پیمبرؐ گیرند
خالی خطا کو حکم پیمبرؐ کا تصور کرتے ہیں
اہل دیں در حرم دیں بت اکبر گیرند
اہل دین احاطہ دین میں اسکو بت اکبر خیال کرتے ہیں۔
گرچہ فتوٰے امام است کہ ابتر گیرند
اگرچہ فتوٰی امام کا ہے جب بھی قابل قبول نہیں سمجھتے
رتبہ لالہ نعمان نہ برابر گیرند
مرتبہ لالہ نعمان کا برابر نہیں قرار دیتے ہیں
شہسواراں نہ چنیں صید محقر گیرند
شہسوار لوگ محض حقیر شکار کو شکار نہیں کرتے
کاہل دل سرمہ توفیق ازاں در گیرند
صاحب دل اسی دربار سے سرمہ توفیق حاصل کرتے ہیں
خاک آں کوئے بہ اکسیر برابر گیرند
اس کوچہ کی خاک کو بہتر اکسیر سے تصور کرتے ہیں
از احادیث نبیؐ مرشد و رہبر گیرند
احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مرشد و ہادی قرار دیتے ہیں
ہرچہ آں غیر حدیث ست نہ در خور گیرند
جو کچھ کہ غیر حدیث کے ہے اسے لائق عمل کے نہ ٹھہراتے ہیں
چوں طلاکار درانگیزۂ زر در گیرند
مثل خاک زرگراں کے کام میں لاتے ہیں
چوں مکرر نشود آں قند مکرر گیرند
جب مکرر ہوتا ہے اسے قند مکرر تصور کرتے ہیں۔
از احادیث نبیؐ راحت دیگر گیرند
احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے راحت (اور ہی) کچھ حاصل کرتے ہیں

سنتے زندہ نمایند دریں عصر سپس
سنت مردہ کو زندہ کر کے درگاہ باری تعالےٰ سے
ناگزیر آمدہ برحق طلبان علم حدیث
طالبان علم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ضروری ہے
ہر کجا حرف قیاس است چو صرصر بجہند
جس جگہ قیاسی مسئلہ آتا ہے مثل تند ہوا کے حرکت کرتے ہیں
بے شعوراں کہ بر آرا و قیاسات خوشند
بے شعور لوگ رائے اور قیاس سے خوش ہوتے ہیں
باغ فردوس برآں قوم مباح است کہ خوش
فردوس کا باغ اس قوم کے واسطے مباح ہے
از صحیحین و موطاء امام مالکؒ
صحیح بخاریؒ صحیح مسلمؒ موطا امام مالکؒ سے
ترمذیؒ گرچہ بود قافلہ سالار ہدے
گرچہ ترمذیؒ امام المحدثین ہیں فن حدیث میں
بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد است
بعد اس کے شیخ نسائی اور امام ابوداؤد ہیں ۔
غیر ذلک ز کتب آنچہ در آثار رسولؐ
سوائے انکے جسقدر کتب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
زینت روضہ ایماں بود از طائفہ
زینت روضۂ ایمان کی اُس گروہ کے ہوتی ہے
سوئے توحید گرایند ز اخلاص دپس
خلوص دل سے توحید کی طرف رغبت کرتے ہیں
اے علمبردار نبیؐ روح قدس یاور تو
اے علم بردار دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پاک تمہاری حامی ہو
ہر ترا از رہ تعظیم معزز دانند

اجر صد خون شہید از در داور گیرند
ثواب سو شہید کا بدلے میں اُسکے حاصل کرتے ہیں
شب تار است بگو شمع منور گیرند
رات اندھیری ہے کہدو کہ روشن چراغ ساتھ رکھیں
ہر کجا قول رسولؐ آمدہ از سر گیرند
اور جہاں قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہوتا ہے بسر و چشم قبول کرتے ہیں
کودکانند کہ اوراقِ مصوّر گیرند
نادان بچے ہیں کہ تصویر سے خوش ہوتے ہیں
روشِ راستی از قول پیمبرؐ گیرند
کہ عمدہ طریقہ راہ مستقیم کا قول پیمبرؐ سے حاصل کرتے ہیں
سنن مصطفویؐ بہر عمل بر گیرند
سنت مصطفےٰ علیہ السلام کو عمل کیواسطے اختیار کرتے ہیں
در جلالت ز صحیحین موخر گیرند
لیکن صحیحین سے رتبہ مؤخر رکھتے ہیں صحاح ستہ میں
ہر دو را در صفت تقوٰے سروسر گیرند
دونوں رتبے تقویٰ و اتقان میں برابر شمار کئے جاتے ہیں
آمدہ بر سرِ تسلیم چو افسر گیرند
بلا شک و شبہ اُن کو قابل عمل تصور کرتے ہیں ۔
کہ قدم بر اثر شافع محشر گیرند
جو کہ قدم نقش قدم پر شافع محشر کے رکھتے ہیں
جنت قدس علیؓ از عم ابیؓ ذر گیرند
جنت الفردوس بموجب روایت حضرت ابوذر رضؓ کے لیتے ہیں
بادکت اہل یقیں سید و یاور گیرند
کیونکہ اہل ایمان تمہیں سردار و حامی دین جانتے ہیں۔
ہر ترا در صف ابرار موقر گیرند

تم کو از تعظیم سے معزز و ممتاز خیال کرتے ہیں

ایں ہیچمدان بل سراسر ناداں آنچہ کبرائے امت و علمائے ملت فرمودہ اند بہ ملازمان عالی معروض داشتہ ودراں از خود فروگذاشت نہ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

زیادہ بریں مبادرت کردن نمی تواند فدوی از تہ دل تابع فرمان پیشینیان اہل یقینم ؎

اصل استعداد شرط صحبت است

صحبت سے استفادہ کیا سطے شرط استعداد ہے

ترصد کہ از راہ مربیانہ جائے کہ خطا کردہ باشم ہدایت خواہند ساخت و باصلاح کریمانہ خواہند نواخت ؎

حمد نامحدود رب کردگار

حمد بے حد سزا وار مالک الملک کے واسطے ہے

اے پدر سر سبز باشی روز و شب

ہمیشہ سر سبز رہیں آپ اے پدر بزرگ!

زیادہ حد ادب فقط[1] ۵ر ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ روز شنبہ مقام دہلی

۲۰۹
مکتوب دو صد و نہم

نسخہ تقویۃ الایمان زود روانہ کنند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بہ مطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود باد کہ ایں جا خیریت است و خیر و عافیت شما مطلوب۔ برادرا بعض احباب ارادہ تقویۃ الایمان مولانا محمد اسمعیل

نیکو کاروں کی جماعت میں رتبہ ابرار و اتقیا کا دیتے ہیں۔

بندہ علم سے عاری بلکہ سراسر بیوقوف جو کچھ بزرگان امت و علماء ملت نے ارشاد فرمایا ہے خادمان والا میں عرض پرداز ہوا اور بیان حال میں اپنی طرف سے فروگذاشت نہ کیا ؎ ع

اگر قبول کرے تو تیری سرفرازی ہے

اس سے زیادہ جرآت نہیں کر سکتا یہ عاجز تہ دل سے تابع فرمان سلف صالحین کے ہے ؎

مرد گر کور است عینک لعبت است

آدمی اگر نابینا ہے تو عینک بے فائدہ ہے۔

اُمید کہ راہ کرم سے جس جگہ غلطی ہوئی ہو آگاہ فرماویں گے اور اصلاح بزرگانہ سے سرفراز فرماویں گے ؎

آنکہ کردہ ذات خود را آشکار

جس نے اپنی ذات کو جملہ خلائق پر آشکارا فرمایا

تا کہ باشد دشت خضرا سبزہ زار

تاکہ رہے جنگل سبزہ سے تر و تازہ

زیادہ حد ادب فقط۔ ۵ر ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ مقام دہلی

۲۰۹
دو سو نواں خط

تقویۃ الایمان جلد روانہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی بھائی میر توسل حسین صاحب اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی مطلوب بھائی بعض کرم فرمائے مہربان مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

---

[1] مترجم حکیم مولوی سید عبد الحفیظ صاحب برادرزادہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شہید مرحوم را طبع کنانیدن میدارند مگر نسخہ صحیحہ بہم نمی رسد لہذا بآں برادر گزارش می کنم کہ در مرتبہ اول کہ در ماہ شوال زینجا در انجا رفتہ بودم تقویۃ الایمان قلمی خود را نزد شما گذاشتہ آمدہ بودم کہ شما آنرا مطالعہ کنند و چونکہ در طبع تصحیح آں ضرور است ترصد کہ وقتے آنرا از ہر دو کنارہ جدا کردہ بطور پلندہ ہر دو گوشہ کشادہ خواہ ٹکٹ چسپاں خواہ بیرنگ جلد روانہ سازند کہ بعد صحیح کردن واپس کردہ شود بہر حال در ارسال آں توقف نخواہند نمود و از جواب باصواب مع خرمی احوال آں محال مسرور نمایند زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔ بہمہ صاحبان خورد و کلاں درجہ بدرجہ سلام و نیاز برسانند۔

شہید مرحوم کی کتاب تقویۃ الایمان طبع کرانیکا قصد کر رہے ہیں لیکن نسخہ صحیح ملتا نہیں ہے اسلئے لکھتا ہوں کہ میں پہلی بار ماہ شوال میں وہاں[1] گیا تھا اور اپنا قلمی نسخہ تقویۃ الایمان آپکو دے آیا تھا کہ مطالعہ میں اپنے رکھیں چونکہ تصحیح و چھپائی کے واسطے اس کتاب کی ضرورت ہے امید کہ اس جلد کتاب کے دونوں پٹھے الگ کر کے بطور پارسل باندھ کر کے دونوں طرف کتاب کو کھلا رکھیں اور بیرنگ یا ٹکٹ لگاکر جلد روانہ کریں انشاء اللہ تعالی بعد مقابلہ و تصحیح کے آپکے پاس کتاب واپس کردی جائیگی اور اسکی روانگی میں بالکل توقف نہ کریں اور جواب باصواب حالات سے وہاں کے مسرور کریں زیادہ والسلام مع الاکرام وخیر الختام سب صاحبان چھوٹوں بڑوں کو درجہ بدرجہ سلام کہدیں۔

هو الموفق

مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف حضرت میاں صاحبؒ

حلیہ مبارکہ:۔ سانولا رنگ متوسط قد ڈاڑھی گنجان اور گول۔ لباس:۔ نین سکھ کا انگرکھا۔ دوپلڑی ٹوپی۔ جمعہ کے روز عمامہ یعنی پگڑی باندھ کر آپ نماز پڑھاتے تھے لٹھے کا ڈھیلا پائجامہ اور لٹھے کا سفید رومال کندھے پر رہا کرتا تھا اور سردیوں میں دولائی اور روئی دار انگرکھا زیب تن رہتا تھا
شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ جن کی سن ولادت سنہ ۱۲۴۸ھ ہے۔

اور اپنے والد ہی کی زندگی میں آپکی شمع حیات گل ہوگئی تھی انکے اساتذہ میں اخوندجی ولایتی ہیں جن سے انہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں اُن کے سوا جناب مولوی عبد الرزاق صاحب اور اپنے نانا جناب مولوی سید محمد عبد الخالق صاحب اور جناب مولوی رحمۃ اللہ بیگ صاحب سے تحصیل علوم کی کی۔ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ حضرت میاں صاحبؒ سے پڑھی سند و اجازت حدیث شریف علامہ سید نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم و مغفور والئی بھوپال اور شیخ حسین صاحب یمنیؒ سے بھی حاصل کی۔ ذکاوت اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالبعلمی میں اپنی کتابوں پر اپنے حواشی آپ لکھتے رہتے تھے اور جب حضرت میاں صاحبؒ کے اوقات تدریس کے ساتھ افتا میں بھی صرف ہونے لگے اسوقت بھی فتاوے نویسی کا کام آپکے ہی ذمہ رہتا تھا۔ اور حضرت میاں صاحبؒ ملاحظہ فرما کر دستخط یا مہر فرما دیتے تھے اور حضرت میاں صاحبؒ کی مہر بھی آپکی نگرانی میں رہتی تھی اور آپکا درس و تدریس کا بھی مشغلہ رہتا تھا اور حضرت میاں صاحبؒ کی مسجد کی خدمت امامت بھی آپکے ہی سپرد تھی اور اس امامت پر حضرت شیخ الکل کو اتنا فخر تھا کہ کبھی کبھی ازراہ لطف فرماتے تھے کہ ان جیسا امام ہندوستان

---

[1] وہاں سے مراد حضرت میاں صاحبؒ کا اپنا وطن مالوف ہے جہاں ممدوحؒ کے اعزا اب تک موجود ہیں یعنی اسٹیشن کجرا ڈاکخانہ سورج گڈھ۔ موضع مولانگر ضلع مونگیر ۱۲

سے مغرب تک نہوگا اور ارکان نماز نہایت خشوع اور خضوع مطابق سنت نبوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا فرماتے تھے خط نستعلیق پر دسترس تھی اور اس فن میں خوشنویس زمانہ سید میر پنجہ کش دہلوی کے شاگرد تھے جنکا نام نامی گرامی سید محمد میر اور پنجہ کش لقب مشہور تھا سن اٹھارہ سو ستاون ۱۸۵۷ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ ضبط اوقات اس طرح تھے کہ صبح سے ظہر تک طلبار کو پڑھاتے تھے اور نماز عصر تک فتاوی نویسی کی خدمت انجام دیتے تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک نہر سعادت خاں پر بطور تفریح تشریف لیجاتے اور مسجد حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں مرحوم جو دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور آپکے خسر بھی تھے آپکی مسجد کے حجرے کے باہر چبوترے پر قرآن مجید و حدیث نبویؐ کا درس دیتے تھے جبکہ موجودہ مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ جو پھاٹک حبش خاں متصل کتبخانہ نذیریہ عامہ تعمیر ہوگیا جہاں اسوقت بیرونی طلبا کا مسکن ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دینے لگے اور یہ آراضی جناب سعید الدین عطار مرحوم و مغفور نے جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ کے خدمت وعظ کے لئے وقف فرمائی تھی اور حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ نے اپنے داماد جناب مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات دینی و استاد شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی اور طلبا کی علمی ضروریات کو مدنظر فرماکر مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ کے نام گرامی کے نام وقف فرمائی جو متمول و مخیر حضرات اہلحدیث و معزز حضرات پنجابیاں اپنی اپنی خدمات سے مدرسہ کی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالی انکو اجر دارین عطا فرمائے آمین اس مدرسہ کی تعمیر سے پہلے اپنے مکان کے دروازے کے آگے مونڈھے بچھا بچھا کر حدیث شریف کا درس دیتے تھے چنانچہ اسی دوران میں جناب مولوی عبد الرب صاحب مشہور واعظ جنکا مدرسہ درس و تدریس دینی کا ابتک گندہ نالہ دہلی پر موجود و مشہور ہے اور جنہوں نے سہارنپور میں جامع مسجد مہتمم بالشان تعمیر کرائی اور جن کے اکلوتے صاحبزادے جناب مولوی محمد ادریس واعظ مرحوم کے ساتھ حضرت میاں صاحبؒ کی حقیقی منجھلی نواسی اور جناب میر شاہجہاں صاحب کی صاحبزادی منسوب تھیں حسن اتفاق سے تشریف لائے اور اپنے بھانجے جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سے ہنس کر فرمایا کہ میاں گلی میں بیٹھ کر قرآن مجید و حدیث شریف پڑھا رہے ہو جناب بھانجے صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی اسی طرح گلی گلی کوچے کوچے قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہیگا۔ اللہ تعالی ہم سب مسلمانان اہل توحید کو اتباع سنت نبویؐ کی توفیق عمل کی ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین

آپکے شاگردوں میں قابل ذکر جناب حافظ عبد الغفار صاحب نبیرہ حاجی علیجان جو اپنے خاندان کے چشم و چراغ اور روشن خیال ہوئے اور جنہوں نے بواپسی حج بیت اللہ اثنائے جہاز وصال فرمایا اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء بروز شنبہ انتقال فرمود

دوسرے شاگرد مولوی سید محمد حامد علی صاحبؒ جوکہ آپکے داماد تھے اور جنہوں نے بعمر ۳۵ سال ۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۷ ہجری اس دار فانی سے رحلت فرمائی اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ اور قبرستان حضرات قوم پنجابیاں کلکتہ میں مدفون ہوئے آپکے بڑے صاحبزادے جناب مولوی حکیم سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ نذیریہ عامہ و تربیت گاہ بنات مسلمات نذیریہ دہلی اور سید محمد عبد الغفور صاحب ناظر کتبخانہ نذیریہ عامہ ہر دو صاحبزادے الحمد للہ بقید حیات زندہ و سلامت ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کا سکنی دولتکدہ یعنی مکان پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان مشہور واعظ جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ جو آب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ کے سکنی مکان کے متصل ابتک موجود ہے لیکن اسی مکان کے ہمسایہ بدلو نامی اور سوہن تاجر بہلی ایک ہندو نے خرید کر اپنی قوم کو کرایہ پر دیدیا ہے

۷۸۶
ھو الرؤف

جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب داماد جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ الکل حضرت میاں صاحب محدث دہلوی

متوفی ۳ر صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۸۸۶ء

آپکا مولد وطن آبائی کٹرہ ریوڑیان محلہ سادات دہلی بازار چاندنی چوک جواب حال ہیں اس محلہ میں ایک مسجد اور تجار کی دوکانیں اور گودام ہے آپکے والد محترم جناب سید محمد بشارت علی صاحب جو نہایت نیک صورت اور متقی خاندان سادات سے تھے جنہوں نے بعمر ۹۰ سال وصال فرمایا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں جناب مولوی میر یار علی صاحب سے پڑھیں اور تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولوی حفیظ اللہ خان صاحب مشہور واعظ دہلوی یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کے نانا سے پڑھیں جو حضرت شیخ الکل حضرت میاں صاحب رح کی منجھلی پوتی بھی تھیں اور ان کا مزار حضرت میاں صاحب رح کے دائیں بازو پر نشان مزار ابتک موجود ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَ اَدْخِلْھَا الْجَنَّۃ۔ بقیہ کتب حدیث نبوی اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ الکل حضرت میاں صاحب سے پڑھیں۔ مناظرہ کی سند جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب دہلوی مشہور و معروف مناظر سے حاصل کی جو اس فن میں سند الوقت تھے اور جنکا سکنی مکان فراشخانہ متصل مکان اخوند جی رح اور مطبع مستنصر کے تھا اور جناب مولوی حامد علی سید صاحب موصوف نہایت زاہد پارسا اور کم گو تھے اور ہمیشہ اپنے قوت بازو سے کماکر اپنی اور اپنی اہل و عیال گذر اوقات فرماتے تھے۔ اور کسی دولتمند یا امراء کی دعوت میں تشریف نہیں لیجاتے تھے۔ بیحد محتاط تھے۔ اور اکل حلال و انہماک فی العبادۃ کی وجہ سے مرتبہ ولایت حاصل کر کے قربت الی اللہ کو پہونچے ہرچند درس و تدریس و تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر اس پر بھی تشنگان علم آجاتے تھے تو اپنی خدمات علمی سے دریغ نہ فرماتے تھے اور آپ نے اپنی کوئی خاص تصنیف نہیں چھوڑی البتہ عیسائیوں کی طرف سے چند سوالات نامی جو تحریر ہوئے تھے اسکا جواب آپ نے ایسا جامع لکھا کہ آپ کے استاد امام المناظرین جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب نے پڑھ کر بیحد خوشی کا اظہار فرمایا اور اس جواب کو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق کر کے طبع فرمایا۔ آپ کثیر الاولاد تھے جن میں سے اب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب و سید محمد عبد الغفور ہیں ناظر کتبخانہ نذیریہ عامہ ہیں۔ اور جناب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ نذیریہ عامہ جو آپ نے اپنے محترم بزرگ شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی گرامی سے افتتاح کی گئی ہے جس میں ساڑھے دس ہزار سے زاید کتب و دیگر اخبارات و رسائل سے دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت حضرات شائقین روزانہ صبح و شام علماء و طلباء بلا تفریق عقائد ہر قوم و ملت مستفید ہوتے رہتے ہیں اور تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ میں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک محدث کے ہر دو درسگاہ علمی کو برقرار رکھے اور حضرات معاونین کو اجر دارین قیامت تک [illegible]

آپ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کے اصرار سے ایک سفارشی خط حاصل فرما کے کلکتہ تشریف لیجانے کا ارادہ فرمایا اور کلکتہ مین ہی وصال فرمایا اور آپکے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے داماد کے غم میں ۲ ماہ کے بعد وصال فرمایا جنکا مزار قبرستان حاجی نذیریہ میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پائنتی مدفون ہے اور اُنکے مزار کے سرہانے ایک گوندنی کا درخت لگا ہے۔

مکتوب (۱) بسفارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب ۲

بمطالعہ گرامی مولوی صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی سید محمد حامد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے واضح ہو کہ یہاں سب خیریت سے ہیں الا میمونہ بیگم کا انتقال ہوگیا اس بات کو عرصہ دس بارہ روز کا ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ سوائے صبر وشکر کے کچھ چارہ نہیں ہے اور ارادہ اللہ کا سچا ہے جو کرتا ہے وہ ہوتا ہے اس امر مین سب مجبور ہین دعا کرتے رہو خدا انجام بخیر کرے الہ آباد سے خط نہیں لکھا وہاں دائرہ شاہ حجۃ اللہ میں مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ صاحب سجادہ ہیں نہایت وہ بزرگ شخص ہیں اور انہوں نے جناب میاں صاحب دام فیضہ سے علم حدیث کی اجازت حاصل کی ہے اُن سے ملاقات کرنی ضرور تھی اور وہ امداد سے پیش آتے خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا واپس آنے کے وقت ملاقات کرنا میں خط لکھ بھیجوں گا اب پٹنہ میں مولوی حکیم علیم الدین ہیں ان صاحب سے بھی ملاقات کرنا وہ نہایت بزرگ شخص ہین اور یہاں کا نشان بتانا اور محلہ باقی پور کے قریب مولوی حکیم نصیر الحق صاحب دوکان عطاری کی کرتے ہیں اور وہیں ان کا مطب بھی ہے ان سے بھی ملاقات کرنا وہ محب و مخلص شخص ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سعی سے پیش آویں گے یہ خط انکو دکھا دینا جہاں وہ بھیجیں وہاں جاکر ملنا اور اگر موقع ہو انکی معرفت سے مولوی شمس الحق صاحب کے مکان پر قریب ہے چلے جانا اگر وہ پٹنہ میں نہوں تو نگر نہسہ چلے جانا وہاں ملاقات ہو جاویگی بہرصورت فائدہ کی ہے آیندہ جیسا مناسب سمجھو ویسا کرنا سب بال بچے اچھی طرح ہیں سب کا دعا وسلام پہونچے فقط ۔ شریف حسین عفی عنہ ۔ میمونہ بیگم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کی بڑی نواسی تھیں ۔

اور مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ شاگرد حضرت جناب میاں صاحب دام فیضہ وہ بزرگ ہیں کہ جنکا وصال اجمیر شریف کے عرس میں ہوا تھا اور شاہ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مقطعے سے یعنی شعر ع گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا ۔ خود بخود آزاد بود سے خود گرفتار آمدی ۔ اور تین بار آپ نے یہی فرمایا ۔ خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی ۔ اور وصال فرمایا ۔ اور مقام سماع خانہ نواب سرور الملک مرحوم و مغفور وظیفہ یاب سرکار نظام حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا تھا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّة

مکتوب (۱)

درباب ارسال فتوی و حال مراجعت جناب حضرت میاں صاحبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت فیضدرجت جناب عموی صاحب قبلہ من مدظلہ،

بعد تسلیم گزارش اینکہ بفضلہ وکرمہ حالم بخیر وخیر وعافیت مزاج اقدس آنحضرت دائماً مطلوب فتوی مطلوبہ آنجناب معہ ثبت مہر جناب والدصاحب قبلہ دام مجدہٗ ہمراہ عریضہ ہذا بخدمت آن والاجناب ترسیل کردہ ام و تاخیر در روانگی استفتا از جہت عدم فرصت واقع شد معاف فرمایند اطلاعاً عرض نمودہ جناب والدصاحب بتاریخ دہم یازدہم از آنجا مراجعت فرمودہ مع الخیر تشریف آوردند بعدم الفرصت در ارسال رسید حال خیریت توقف رو داد ترصد کہ آیندہ از راہ تلطف واخلاق کریمانہ مدام از خیریت مزاج مبارک خود مع اہل بیت ونیز از کاروبار لائقہ بندہ را ممتاز و مسرور فرمودہ باشند بعید از عنایت بزرگانہ نخواہد شد زیادہ حد ادب فقط

از بندہ بخدمت جناب قاضی اکبر غازی صاحب وجناب قاضی فدا حسین صاحب وجناب شاہ صاحب وجناب سید عنایت حسین صاحب وجناب میر عشرت حسین صاحب وجناب میر معونت حسین صاحب وجناب میر مظہر حسین صاحب وجناب میر اصغر حسین صاحب وبہ برادر مولوی عبد الرزاق ومولوی محمد ہارون ومولوی محمد ایوب ومولوی محمد وراثت حسین ہدیہ تسلیم وسلام مسنون پذیرفتہ باد۔ بندہ شریف حسین عفی عنہ

بابت روانگی فتوی و حال مراجعت جناب حضرت میاں صاحبؒ کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب چچا صاحب قبلہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ انکے سایہ مہربانی کو دراز فرمادے بعد سلام کے عرض حال ہے اللہ تعالیٰ فضل وکرم سے قرین خیریت کے ہوں وخیر وعافیت مزاج اقدس کا ہمیشہ خواستگار ہو فتویٰ مطلوبہ حضور کا جناب والدصاحب قبلہ کی مہر کرا کے شامل عریضہ ہذا کے ارسال کرتا ہے استفتا کی روانگی میں بوجہ عدیم الفرصتی کے تاخر لاحق ہوئی امید کہ معاف فرمادیں گے۔ جناب والدصاحب دس گیارہ تاریخ کو مع الخیر تشریف فرما ہوئے۔ بہ سبب عدیم الفرصتی کے حال تشریف آوری کا بھی عرض نہ کرسکا۔ امید کہ آیندہ مہربانی فرماکر خیریت مزاج مبارک سے اپنے وجملہ متعلقین کے آگاہ فرماتے رہیں گے ونیز کار لائقہ سے بندہ کو سرفراز وممتاز فرماتے رہیں گے۔ زیادہ حد ادب

اس عاجز کی طرف سے جناب قاضی اکبر غازی صاحب وجناب قاضی فدا حسین صاحب وجناب شاہ صاحب وجناب سید عنایت حسین صاحب وجناب میر عشرت حسین صاحب وجناب میر عشرت حسین صاحب وجناب میر معونت حسین صاحب وجناب میر مظہر حسین صاحب وجناب میر اصغر حسین صاحب وبرادرم مولوی عبد الرزاق ومولوی محمد ہارون ومولوی محمد ایوب ومولوی محمد وراثت حسین کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

بندہ شریف حسین عفی عنہ (مترجم سید مولوی محمد عبد الحفیظ عفی عنہ)

مکتوب (۲)

بواقعہ غدر حضرت میاں صاحبؒ کا راولپنڈی تشریف لیجانا

بخدمت فیضدرجت عموی صاحب و جناب مولوی سید محمد توسّل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میاںصاحب،

بعد ادائے آداب و تسلیمات کے واضح و لائح ہو جبو الطافنامہ مرسلہ حضور مرقومہ ۲۵ ر ماہ حال پہونچا نہایت اس نے سرفرازی بخشی حضرت! حال یہ ہو کہ عرصہ پانچ مہینے کا ہوا کہ چند مخبر دہلی میں آئے تھے اور انہوں نے ملاقات والدصاحب سے کی اور کچھ استفسار کیا والدصاحب نے فرمایا مجکو کسو کا حال معلوم نہیں اور نہ کسو سے میری ملاقات ہے میں کسو سے واقف نہیں پھر وہ دہلی سے پشاور روانہ ہوئے پشاور میں واسطے تحقیقات کے چمبرلین صاحب مقرر تھے اب وہ مر گئے انہوں نے جناب والدصاحب کو مخبروں کے کہنے سے طلب کیا تھا جب والدصاحب پشاور پہونچے تب صاحب موصوف راولپنڈی آ گئے پھر والدصاحب کو وہاں طلب کیا جب وہاں پہونچے تب صاحب موصوف کسو کام کو انبالہ آ گئے وہاں آ کر وہ مر گئے اور والدصاحب راولپنڈی میں رہے گفتگو نہ ہونے پائی جب قائم مقام انکے اور صاحب پنڈی میں پہونچے اور مخبران مذکورین بھی جمع ہوئے تب گفتگو آئی اور پوچھا کہ تم کسو کا نام بتاؤ اور جو حال تم کو معلوم ہو وہ کہو اس گفتگو میں کئی روز لگ گئے الغرض والدصاحب نے یہ فرمایا کہ میں کسو سے واقف نہیں اور نہ مجکو کوئی حال تازہ معلوم ہے اس کہنے پر صاحب بہت ناراض ہوئے اور کچھ کہا بھی پھر صاحب اور مخبر وہاں سے پشاور روانہ ہو گئے اور والدصاحب وہاں رہے چنانچہ ابتک وہیں ہیں اسکے بعد پھر کچھ کہا سنا نہیں سو کھانا وغیرہ ہماری طرف سے ملتا ہے اور ایک شخص واسطے خدمت کے ہمراہ انکے رہتا ہے کسی نوع کی تکلیف نہیں خیر و عافیت آتی رہتی ہے اور جب خرچ کی حاجت ہوتی ہے یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے اور پانچروپے ماہ بماہ شخص مذکور کے گھر دیتا ہوں غرض اب نہایت تکلیف خرچ کی ہے کہ آمدنی کہیں سے نہیں اور رفقا کا حال یہ ہے کہ ملاقات ترک کر دی ہے اور سلوک ہونا دوسری چیز ہے خدا پر نظر ہے وہ کارساز ہے اور بس یہ جو حال تھا عرض کیا گیا میاں ظہورالحق صاحب بہت روز سے آگرہ سے الہ آباد چلے گئے ہیں انکی خوبی قسمت کی ہے کہ یہاں کسو بات کی تکلیف نہیں کھانا اور پڑھنا دونوں چیزیں یہاں موجود ہیں مگر وہ اپنی عادت قدیمہ سے لاچار ہیں کا ہے خط اپنا بنام وراثت حسین صاحب بھی روانہ کیا کرتے ہیں اُن سے حال معلوم ہو جاتا ہے یہ یقیناً معلوم ہے کہ وہ آگرہ میں ہیں اور مفصل حال معلوم نہیں کہ وہاں کیا کرتے ہیں انکو کسو کا خیال نہیں اور نہ اندیشہ و نہ افسوس جیسے چچا ویسے بھیجا یعنی مولوی غلام حسین پر قیاس کر لینا چاہیئے گھر کا انکو بھی کبھو خیال نہوا اگر ہوتا تو کبھو گھر جاتے اور میاں وراثت حسین اچھی طرح سے ہیں اور ان کا ارادہ گھر جانے کا ہے زیادہ والتسلیم میری طرف سے میاں عبدالرزاق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ آداب و دعا کہدیجیے گا فقط

مکتوب (۳۱)

جواب قبا وے قربانی و نسبۂ دعائے سورۂ بقرہ برائے شفائے اطفال

۸۷ بخدمت فیضدرجت حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم۔ بعد تسلیم مسنون و تحیہ مشحون مکشوف خاطر شریف ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت والا کی بدوام مطلوب ہے نوازشنامہ مرسلۂ حضور پہونچا کاشف مدعا ہوا اللہ تعالیٰ

مولوی محمد عبد الرزاق صاحب ونیز برخوردار شبیر الحق مدعمرہ کو جلد شفا عطا فرماوے بعد نماز فجر کے تین روز سورۂ بقر پڑھ کر تھوڑے پانی پر دم کرکے پلا دیجیے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور ایک ماہ پہلے ضرور اطلاع دوں گا اطمینان فرماویں اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب پرچہ پر لکھ دیا ہے بکری بچہ سات مہینے کی ہرگز درست نہیں ہے البتہ دنبہ اس عمر کا جائز ہے بخدمت جناب پھپھی صاحبہ مدظلہا سبکا آداب فرما دیجئے گا زیادہ حد ادب مولوی سید محمد عبد الرزاق صاحب وعبد الحفیظ وعبد الحکیم ومحمد یوسف دبلے پلے وصلاً ومولوی محمد ایوب صاحب کو سلام ودعا پہونچے فقط

مکتوب (۴)

مکتوب بنام جناب مولوی سیّد محمد توسل حسین صاحب برادر حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

علالت حضرت میانصاحب قبلہؒ

۸۷ھ بحضرت عموی صاحب قبلہ مخدوم مکرم سیدنا ومولانا متعنا اللہ بطول بقائہ - بعد تسلیم مع التکریم ملتمس خدمت والا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے اور خیر وعافیت جناب کی مدام خداوند کریم سے خواستگار ہوں نامہ نامی صحیفہ گرامی نے عین انتظار میں نزول فرمایا آپکی علالت طبیعت مبارک ونیز بیماری بی بی فضلاً مدعمرہا وسلمہا رہا کے باعث نہایت فکر لاحق ہوا خداوند تعالیٰ جلد شفا کلی عطا فرماوے درینولا چند روز سے جناب میانصاحب قبلہ کی طبیعت علیل ہے دو روز سے باہر تشریف نہیں لائے خداوند کریم جلد شفا عنایت فرماویں دو خط آپکے بنام جناب موصوف الصدر پہونچے چونکہ بنت الاخت کی شادی درپیش تھی اس سبب سے جواب کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور میر شاہجہان کو اسی سبب سے فرصت نہ تھی اس سبب سے زیور مطلوبہ روانہ نہیں ہوا سو اب وہ روانہ کرنے کے لئے اطمینان خاطر مبارک فرماویں اور فتوے جناب قاضی صاحب کو روانہ کردیا ہے یقین ہے کہ پہونچا ہوگا استفسار فرما لیجئے گا زیادہ التسلیم بخدمت مولوی محمد عبد الرزاق صاحب ودیگر بزرگان وخوردان حویلی تسلیم وسلام مسنون پذیرا ہو -

مکتوب (۵)

تعزیت نامہ

۸۷ھ بخدمت شریف عمو صاحب قبلہ من مدظلہ بعد تسلیم کے واضح ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر وعافیت حضور کی مدام مطلوب خط مرسلہ حضور کا شرف ورود ہوا حال من عن معلوم ہوا جناب دادی صاحبہ کے انتقال سے طبیعت کو نہایت رنج ہوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۵ خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے آپ نے تحریر فرمایا کہ حشمت علی نے منجن دیا مہر میاں ظہور الحق کے نام کی انکی معرفت بھیجی تھی اسکے پہونچنے کا حال معلوم نہیں ہوا اگر مہر اس نے دیدی ہے فہو المراد والا اس سے طلب فرماویں یہ احقر مہر روانہ کرچکا ہے اور گرانی غلہ کی یہاں بھی بدستور ہے جیسے وہاں اور مولوی سید جانعلی صاحب کے مدرس ہونے کی خوشی ہوئی اور مولوی سید غلام حسین صاحب کیا کرتے ہیں اور کس کام میں مشغول رہتے ہیں اور سلمہ بی بی اور خورشید جہاں بی بی کی نسبت ہنوز مقرر نہیں ہوئی انشاء اللہ عنقریب نسبت مقرر ہوجاویگی بالفعل سلمہ بی بی کی چمپا کلی طیار ہونے کو دی ہے

احب مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی تھیں - خورشید جہاں بی بی بڑی صاحبزادی جناب مولوی حکیم میر شاہجہاں صاحب داماد حضرت میانصاحبؒ کی تھیں

جو بیرون دہلی دروازہ مدفون ہیں ۱۲۰

سو سونا اٹھارہ روپے آٹھ درکا بازار سے خرید گیا ہے بہت اچھا ہے اگر منظور خاطر مبارک ہو اطلاع بخشیں فوراً طیار کرادی جاویگی زیادہ حد ادب برادرم مولوی عبد الرزاق صاحب وعبد الحفیظ وعبد الحکیم وبی بی فضلاً وو صلاً ودیگر اقارب واحباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام پہونچے اور ادنیٰ قیمت دوچپا کلی کی ساٹھ روپے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں اور دانہ اسکے تیس ۳۰ بتیس ۳۲ ہوتے ہیں آیندہ جیسا ارشاد ہو ویسا عمل میں آوے گا — جناب میانصاحب قبلہ لودھیانہ تشریف لیگئے ہیں مکان پر نہیں ہیں —

ازجانب کمترین خادمان - میر شاہجہان - بعد ادائے آداب عرض اینکہ ظاہراً تو سناروں کے وعدہ کا اعتبار نہیں تاہم یقین ہے کہ پندرہ یوم میں بنجاویگی اور سونا پیشتر تو از بس گران ہو گیا تھا یعنی فی تولہ تین روپے زیادہ ہو گئے اب بباعث قحط گرا نہیں کچھ کچھ تخفیف ہے جو وقت ارشاد ہو گا تعمیل کیجاویگی سب کی طرف سے آداب تسلیم سب کی خدمت میں پہونچے

مکتوب (۶)

ادائے قرضہ وتعمیر مدرسہ حضرت میانصاحب (ر)

بحضور فیضگنجور حضرت عموی صاحب (جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میانصاحب) قبلہ من سلمہٗ بعد تسلیم گزارش خدمت عالی یہ ہے کہ نوازشنامہ مرسلہ حضور مورخہ بست ویکم شہر حال شرف ورود فرمایا مضمون مافیہ سے اطلاع پائی بفضلہ تعالیٰ یہاں بہمہ وجوہ جملہ خورد وکلان مقرون بخیریت ہیں اور خیر وعافیت مزاج اقدس مدام مطلوب پہلے اسے ایک قطعہ عریضہ خدمت مبارک میں ترسیل کر چکا ہوں یقین ہے کہ ملاحظہ انور سے گذرا ہوگا اب پھر التماس ہے کہ قرضہ حضور کا ادا کیا گیا اور حافظ نور الدین سے رقعہ واپس لیکر پہلے عریضہ کے ہمراہ روانہ کر دیا ہے اب کسیکا ایک حبہ باقی نہیں رہا جناب میان صاحب قبلہ خیریت سے ہیں باقی سب اہل بیت خوش ہیں آپکے سلامتی ہمیشہ چاہتے ہیں اکثر مدرسہ کی تشویش مین رہتا ہوں کل ضلع طیار ہو گئے اب گچ کا کام باقی ہے سب کی طرف سے حضرت کو آداب وتسلیم پذیرا ہو برادرم مولوی محمد عبد الرزاق صاحب کو معہ بال بچوں کے سلام ودعا پہونچے - زیادہ حد ادب - مدرسہ میانصاحب ملحق دار المطالعہ نذیریہ عامہ ابتک موجود ہے

مکتوب (۷)

تعزیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف سید صاحب والا مراتب جناب میر عنایت حسین صاحب زاد لطفہٗ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مکشوف خاطر عاطر ہو کہ نوازشنامہ آپکا معہ دو قطعہ سوال پہونچا حال مرحومہ مغفورہ کی رحلت کا معلوم ہونے سے کمال رنج ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٭ غفر اللہ تعالیٰ لمیتک وتجاوز عنہا وتغمدھا برحمتہ ورزقک الصبر علی مصیبتہا واجر علی موتہا اِنَّ لِلّٰہِ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عندہٗ باجل مسمیٰ فلتصبر ولتحتسب اور مسئلہ مطلوبہ کو ہمراہ اسکے ترسیل خدمت والا کرتا ہوں اور نیز پہلے ایک استفتا روانہ کر چکا ہوں امید ہے کہ وہ پہونچا ہوگا سب کو سلام علیکم فرما دیجئے گا والسلام خیر الختام

از شریف حسین و عبد السلام و ابو الحسن و تلطف حسین بخدمت فیضدرجت آداب و تسلیم ممنون قبول باد۔

مکتوب (۸)

ختم بخاری شریف

بخدمت شریف جناب عمی صاحب مخدوم مکرم معظم دام مجدہ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مکشوف خیر والا ہو کہ خط جناب بابو ممتاز الحق صاحب مونگیری کا معہ تحریر حضور فیضگنجور کے پہونچا فقیر کو آپ کے حکم ونیز جناب بابو صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہرگز ہرگز عذر نہیں ہے اپنی ذات خاص سے دعا ہر وقت کرتا ہوں اور ختم بخاری شریف کا شروع کروا دیا ہے اطمینان خاطر والا فرماوین مگر اس ختم کا دستور ہے کہ ختم کے وقت پڑھنے والوں کو خوش کیا کرتے ہیں اور عمدہ کھانا کھلاتے ہیں پھر توجہ سے دعا کرتے ہیں الغرض اپنے پاس سے بالفعل خرچ کروں گا اور ختم پورا کیا جاوے گا جناب مولوی جانعلی صاحب کی علالت سے سنکر طبیعت کو رنج ہوا خدا شفا دینے والا ہے فقیر کی اور سب کی طرف سے طبیعت کا حال دریافت فرماویں اور اطلاع بخشیں جناب میانصاحب قبلہ دام فیضہ اچھی طرح ہیں درس و تدریس میں مشغول و مصروف رہتے ہیں سب کا آداب و سلام بخدمت حضور فیضگنجور و جناب چچی صاحبہ مدظلہا و برادر مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب و برخورداران محمد عبد الحکیم و عبد الحفیظ وغیرذالک قبول ہو۔

مکتوب (۹)

علالت حضرت میانصاحب رح

امابعد بخدمت فیضدرجت جناب عمو صاحب مخدوم مکرم دام مجدکم بعد تسلیم مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مکشوف خاطر والا ہو کہ عرصہ دراز کے بعد نوازشنامہ فیض گنجور کا شرف ورود ہوا خیر و عافیت وہاں کی معلوم ہوئی فللہ الحمد یہاں سب خیریت سے ہیں الا جناب والد صاحب دام فیضہ دو روز سے علیل بعارضہ درد پسلی ہیں انشاء اللہ العزیز بعد رفع قبض صحت حاصل ہو جاویگی آپ دعا فرماتے رہیں اور مدام سب لوگ آپ کے دیدار و زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آپ نے سابق میں ارقام فرمایا تھا کہ چیت میں دہلی پہونچوں گا مگر آپ تشریف نہ لائے۔ اور شادی برخوردار محمد عبد السلام کی عنقریب ہوگی آپ کو وقت پر ضرور اطلاع دوں گا بلا اطلاع شادی برخوردار کی غیر ممکن ہے کیونکہ جب بغیر شرکت میرے بزرگ ایکے عقد نہوں تو اس شادی کا حظ کیا ہے آپکی دعا کا خواستگار ہوں اللہ تعالی انجام بخیر کرے اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب یہی کہ ترمذی میں یہ حدیث مرفوع آئی ہے کہ عن جابر رضہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمٰن من اولہا الی اٰخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای اٰلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جواب مذکور سامع پر ہے قاری پر خواہ نماز کے اندر ہو یا باہر ہر دو جا اسکا دینا سنت ہے اور ثواب میں اسکے کسی طرح کا شک نہیں ہے اور عرب صاحب حدیث شریف سے اطلاع نہیں رکھتے ہیں سنے سنائے پر ان کا عمل ہے مولوی عبد الرزاق صاحب کو خدا تعالی صحت عنایت فرماوے آپکی دعا انکے حق میں اکسیر اعظم ہے انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی

زیادہ التسلیم مع التکریم بخدمت جناب چچی صاحبہ مدظلہا آداب و برادران محمد عبد الحفیظ و محمد عبد الحکیم و مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب سلام علیکم والدعا موصول ہو ـ فقط ـ

مکتوب ۱۰

تعزیت نامہ

بخدمت شریف حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی مدظلہا بعد تسلیم نیاز معروض خدمت والا یہ ہے کہ برادرم مولوی محمد ایوب صاحب کا خط پہنچا حال معلوم ہوا الا ہمشیرہ عزیزہ مرحومہ مغفورہ کے انتقال کی خبر معلوم ہونے سے نہایت سب کو رنج و الم لاحق ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَيِّتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهَا وَتَغَمَّدَهَا بِرَحْمَتِهٖ وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلٰى مُصِيْبَتِهٖ وَاٰجَرَكَ عَلٰى مَوْتِهٖ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ اور حویلی میں سب کی طرف سے بعد تسلیم کے تعزیت کیجئیگا اور سب تسلیم عرض کرتے ہیں اور آپ کے دیدار مبارک کے مشتاق ہیں یہاں سب خیریت سے ہیں زیادہ ما وجب العاجز شریف حسین الدھلوی عفی عنہ روز چہارشنبہ

مکتوب ۱۱

علالت حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ

بخدمت فیضدرجت حضرت عموی صاحب مخدوم مکرم بندہ مدظلہ ـ بعد تسلیم مسنون گزارش خدمت والا یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا شرف ورود ہوا مضامین سے اسکے اطلاع پائی خداوند کریم ہمشیرہ عزیزہ کو جلد صحت عطا فرماوے اور ہمیشہ یہ عاجز دعا کرتا ہے خدا تعالی قبول فرماوے جسوقت خط آپ کا پہونچا اسیوقت جناب میاں صاحب مدظلہ کو ملاحظہ کروادیا طبیعت جناب کی بسبب ضعف و تکلیف سفر کے اچھی نہیں فرصت کے وقت انشاء اللہ خط لکھیں گے ـ اطمینان فرماویں باقی خیریت ہے سب صاحبوں کو درجہ بدرجہ آداب و سلام فرمادیجئے گا اور حویلی میں تسلیم سب کی طرف سے زیادہ حد ادب ـ مکرر عرض یہ ہے کہ بعد صحت ہمشیرہ مدعمرہا کے ضرور بالضرور تشریف فرما ہوں دیدار کے سب مشتاق ہیں والد صاحب مدظلہ کا سلام و دعا فرمادیجئے گا ـ باقی ما وجب

مکتوب ۱۲

بواپسی حج بیت اللہ شریف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریر خاص از قلم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم خلف علامہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بجناب فیضمآب حضرت عموی صاحب والا مراتب مخدوم مکرم زاد مجدہ بعد تسلیم مسنون ملتمس ہوں کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت جناب کی مدام چاہتا ہوں گزارش خدمت والا یہ ہے کہ جناب والد صاحب مخدوم بندہ ششنبہ کو بمبئی تشریف لائے اور داخل ہوئے اور آجتک وہیں مقیم ہیں امید ہے کہ بعد نماز جمعہ وہاں سے روانہ ہوں تار بمبئی سے آیا تھا چلنے کے وقت پھر انشاء اللہ آوے گا لہذا اطلاعا گزارش کی گئی زیادہ ما وجب فقط

العاجز :ـ

فقیر شریف حسین الدہلوی

عفی عنہ

درحال تشریف آوری جناب حضرت میاں صاحب و شرکت بارات پسر بابو عشرت حسین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا مصلیا

جناب داروغہ صاحب معدن الجود والکرم نوازش فرمائے انم زاد عنایتہ بعد ہدیہ سلام مسنون و تمنائے ملاقات بہجت مشحون بخصلاصہ مضمون میگرایم ـ للہ الحمد کہ اینجانب الی الآن مقرون خیریت بودہ خواہان عوافی مزاج گرامی بدرگاہ میباشم آمدم بمطلب اینکہ بتقریب انجام شادی پسر بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگر کہ از قرابت داران اینجانب ہستند جناب حضرت مولانا بالفضل اولنا سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ از دہلی رونق افروز خواہند شد و بتاریخ نہم شہر ہذا روز جمعہ روانگی بارات بموضع مرجا کہ از دختر راجہ نومسلم عبد الرحمن صاحب بشود خواہد شد و اینجانب ہمرکاب جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ در بارات خواہم رفت لیکن بندوبست سواری در ینجا نمیگردد بنا بر تکلیف دہ خدمت شریف ام کہ شانزدہ نفر کہاران دو پالکی بہر طوریکہ شدن تواند بپیادہ تعینات کردہ بہم کنانیدہ بروز جمعہ اول وقت روانہ فرمایند و بصورت عدم بہم آوری کہاران شانزدہ نفر ہشت نفر ضرور یک پالکی و یک راس اسپ مادہ از زمینداران پرگنہ اسبے پور کہ اکثر ذی مقدور اند برائے سہ چہار روز کہ قدم روا از براہ کرم فرمائے خود عاریت گرفتہ عنایت فرمایند بظہور این معنی ممنون احسان بے پایان جناب خواہم ماند و گاہے بکاری

توب ۱۳

جناب حضرت میانصاحب رحمہ اللہ کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً

جناب داروغہ صاحب سخاوت و بخشش کی کان بہترین مہربانی فرمانیوالے زیادہ ہو آپکی مہربانی بعد ہدیہ سلام مسنون و آرزوئے ملاقات بھری ہوئی خوشی کے خلاصہ مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں اللہ کا شکر ہے کہ میں ابتک شامل خیریت کے رہ کر مزاج گرامی کے خیریت کا خواستگار درگاہ باری سے رہتا ہوں تقریب شادی صاحبزادہ بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علینگر جوکہ میرے قرابت داروں سے ہیں جناب حضرت مولانا بالفضل اولٰنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ دہلی سے رونق افروز ہونگے اور اس مہینے کی تاریخ نویں روز جمعہ کو بارات موضع مرچا جائیگی اور شادی راجہ عبد الرحمن نو مسلم کی لڑکی سے ہوگی - میں ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ کے بارات میں جاؤں گا لیکن سواری کا بندوبست یہاں نہیں ہوتا ہے اسلئے آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ سولہ نفر کہار دو پینس کیواسطے جس طریق سے کہ ممکن ہو آدمی محصل کرکے دن جمعہ کو اول وقت روانہ فرمادیں اور عدم دستیابی پر سولہ نفر کہاراں کے آٹھ نفر کہار ضرور بالضرور مع پینس و ایک راس گھوڑی روانہ چلنے والی تین چار روز کے واسطے زمینداران اچھے پور سے عاریتاً لیکر عنایت فرمادیں آپ کے اس احسان کا بیحد ممنون ہوں گا میں نے ابتک کسی کام کیواسطے تکلیف نہیں دی ہے اور مبلغ پانچروپے

الرزاق مرحوم و سید محمد عبد الحفیظ صاحب و سید محمد عبد الحکیم مرحوم تھے -

امر دیگر اینکہ تکلیف دادہ شدہ ام و مبلغ پنجروپیہ برائے
روغن زرد کہ دریں جا بہم نمی آید بخیال تشریف آوری
مولانا صاحب دام ظلہ مے فرستم مترصد کرم فرمائے ام
کہ از راہ وفور مہربانی از پرگنہ خرید کنانیدہ لطف فرمایند
آیندہ مترصد مہربانی ہستم والسلام محررہ دوئم شہر
شعبان المعظم روز جمعہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری -
رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ مقام سورجگڈہ

روغن زرد کیواسطے کہ آجکل یہاں دستیاب نہیں ہوتا ہے بخیال تشریف
آوری مولانا صاحب دام ظلہ کے ارسال کرتا ہوں امید کمال مہربانی کا
آپکے رکھتا ہوں کہ پرگنہ سے خرید کرا کر مرحمت فرماویں گے آیندہ امیدوار
مہربانی کا ہوں والسلام مورخہ ۲ ر شعبان المعظم یوم جمعہ سنہ ۱۳۰۰
ہجری - رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ مقام سورجگڈھ -
بابو عشرت حسین صاحب جناب حضرت میانصاحبؒ کے بہنوئی تھے یعنے
میری بہن ان سے بیاہی ہوئی تھیں -

مکتوب (۱۴)

ڈاکٹر سید محمد عبدالحکیم صاحب برادر زادہ حضرت میانصاحبؒ

۲۲ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء روز شنبہ — از مولانگر قصبہ سورج گڈھ ضلع مونگیر

عزیز کونین سعید دارین عزیزی مولوی سید عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد سلام علیک کے واضح ہو - کہ لفافہ آپکا بعین حالت انتظار کے وصول ہوکر احوال مندرجہ سے اسکے آگاہی ہوئی - اور آپکی یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں حسب طلب آپ کے جناب حضرت میانصاحب قبلہ مرحوم کے خطوط اور جناب بھائی مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم کے خطوط اور ایک شجرہ سلف کا روانہ کرتا ہوں امید کہ رسید سے مطلع کرکے ممنون و مشکور کریں گے میاں صاحب قبلہ مرحوم کے تیرہ ۱۳ خطوط ہیں دو لفافہ کے اندر ہیں لفافہ خود جناب میانصاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے - اور بقیہ چھ ۶ لفافہ اور ایک پوسٹ کارڈ بھائی شریف حسین صاحب مرحوم کا ہے - یہ بہت پرانا خط ہے - میانصاحبؒ نے قصبہ سورجگڈھ و مولانگر کے کل لوگوں کو ایک خط میں نام بنام سلام لکھا ہے اور اسیطرح سے سب کو چھپوانا - اور ایک شجرہ ہے انشاء اللہ تعالی بعد رمضان شریف کے کلکتہ روانہ ہوؤں گا - اگر میانصاحبؒ کے کوئی شاگرد کلکتہ میں ہوں تو ان کا نام لکھکر بھیجدیجئے - الحمد للہ یہاں خیریت ہے اور خیریت سے اپنی اور اپنے وابستگان کی خیریت سے مطلع کرکے رفع تعلق کریں گے زیادہ والسلام فقط الراقم عاجز محمد عبدالحکیم عفی عنہ ۱۹ ر رمضان المبارک سنہ روز پنجشنبہ

مکتوب (۱۵)

جناب محمد شاہ صاحب بخاری ڈپٹی کنٹرولر آل انڈیا ریڈیو ۲۲ پرتھی راج روڈ نیو دہلی

۸ نومبر
سفارشنامہ گرامی — عالیمرتبت [illegible]

مائی ڈیر بشیر - سلام مسنون - مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں - اور یہ بھی آپ خوب جانتے ہیں کہ باوجود گوناگوں مالی مشکلات کے وہ علم اور دین کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں - ابھی حال ہی میں انہیں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا ایک نادر نسخہ دستیاب ہوا ہے - اور وہ چاہتے ہیں کہ خلق خدا

شجرہ بیعت حضرت میانصاحبؒ جن کو حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب مہاجر مکی نواسے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز ۱۵ ـ

۱ حاصل تھی بعد ادا چار سالہ بابت جنوری سنہ ۱۹۳۲ء لغایت ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۲ طبع ہو چکی ہے اور مدرسہ اور مسجد [illegible] ہے - مقابل سبزی والان - اب یہ جائداد [illegible] نے خرید لی ہے - وہ حجرہ شاہ صاحب اب تک موجود ہے

کے فائدے اور بھلے کے لئے اسے چھپوا کر نشر کریں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ہندوستان کے عالم اجل اور محدثوں میں اُن کا رتبہ بہت بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مکاتیب بھی رموز علم و غوامض دینیات و مذہب سے مملو ہوں گے۔ اور یہ مسلمانوں کی بے انتہا بدقسمتی ہوگی۔ اگر قلمی نسخے کے حصول کے بعد بھی وہ ان کے فیضان سے محروم رہ جاویں۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب پہلے ہی مدرسۃ البنات ملیات اور دیگر نیک کاموں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ اور آپ کے آقائے نامدار یعنی تاجدار رامپور کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ طباعت کا تخمینہ یہ خود آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جو میرے خیال میں بہت ہی قلیل ہے۔ اور آپ جیسے صاحب اقتدار و فراخ دل ہستیوں کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایسے کاموں کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے یہ دو حرف لکھ دیئے۔ تاکہ مزید تاکید کا کام دیں۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی ثواب کا مستحق قرار پاؤں۔ خاکسار

بخاری

مکتوب (۱۶)

سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت مولوی سید محمد زیدی صاحب سابق پروفیسر عربک کالج دہلی
چیف منسٹر بہادر رامپور دام ظلہم

حضرت عمدۃ الکرام سید الفخام رئیس الوزراء دام معالیکم۔

تسلیم مسنون۔ مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب اس مرتبہ مکاتیب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ چھپوانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ذکر خیر اور یادگار سلف باقی رہے۔ اور یہ کام بغیر روپے کے انجام پذیر ہونا مشکل ہے۔ دربار رامپور ہمیشہ ایسے امور کا کفیل رہا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ ضرور اس سمت بھی توجہ فرما کر مخلوق منت بے پایا فرمائیں۔ یہ مفید اور ضروری چیز ہے۔ اگر یہ طبع ہوگئی تو مسلمانوں کی گردن پر ایک احسان رہیگا۔ اور دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ احقر السید محمد

مکتوب (۱۷)

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی مدیر اخبار منادی سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہادر رامپور دام اقبالہ

مخلص نواز زیدی صاحب۔ سلام علیکم۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب بانی نذیریہ پبلک لائبریری اور نذیریہ مسلم گرلز اسکول نواسے حضرت مولانا مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات نذیریہ شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مکاتیب دیکھے ہیں اور وہ ہر اعتبار سے شائع ہونے کے قابل ہیں اگرچہ میں غیر مقلد نہیں ہوں مگر حضرت مولانا مرحوم و مغفور سے میں نے حدیث شریف کا ایک سبق پڑھا تھا۔ اسلئے میں ان مکاتیب کی تائید میں یہ سفارش نامہ لکھتا ہوں سرکار سے عرض کیجئے کہ اس کار خیر میں جو کچھ مدد ہوگی تو عام

! مرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہادر رامپور نے طباعت مکاتیب نذیریہ کیلئے ۱۰۰ اکسو روپے اسنے

حضرات اہلحدیث و تمام مسلمانان ممنون ہوں گے ۔ مخلص حسن نظامی ۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ

نوٹ، حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب موصوف نے شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی فیاضی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کی کتبخانہ نذیریہ عامہ کی سرپرستی فرمائی اور فرماتے رہتے ہیں اور اخبار منادی حضرت شائقین دارالمطالعہ نذیریہ عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

مکتوب ۱۸

تحقیق مستدرک حاکم از حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب آنریبل جناب ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی مرحوم و مغفور بانی محمڈن کالج علیگڈھ

عزیزی خواجہ مصلح الدین

ایک حدیث مستدرک حاکم کی علیحدہ کاغذ پر نقل کرکے ملفوف ہے مستدرک حاکم ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم مہربانی سے جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام علیک کہو۔ انکے پاس مستدرک حاکم کی ہوگی اسکو دیکھ کر اسی کاغذ ملفوف پر لکھدو کہ اسکے راوی کون کون ہیں۔ اور نیز جو عبارت کاغذ ملفوفہ میں ہے اسکا مقابلہ کرلو اس میں غلطی تو نہیں ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو اس کاغذ کو میرے پاس واپس بھیجدو اور بیرنگ لفافہ میں بھیجنا تاکہ احتمال تلف ہونیکا نہ ہو والسلام

۱۳ر اگست سنہ ۱۸۹۴ء

خاکسار

سید احمد

علی گڈھ

نوٹ:۔ جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب مرحوم و مغفور جو سر سید مرحوم کے عزیز تھے انھوں نے ایک قطعہ خط سر سید مرحوم کے قلم مبارک کا لکھا ہوا بغرض اشاعت مکاتیب نذیریہ نمبر ۲ مجھ ناچیز کو مرحمت فرماکر مشکور فرمایا اور فرماتے تھے کہ سر سید مرحوم کے خطوط تحقیق تفاسیر قرآن مجید و احادیث نبوی کے متعلق بکثرت خطوط حضرت میاں صاحب فردوس مکان کے ملاحظہ انور میں پیش کرنیکی سعادت میرے سپرد تھی اور پانچ روپیہ کرایہ آمد و رفت علیگڈھ سے دہلی تک کا مجھے ملتا تھا کبھی تو بہت جلد جواب ملجاتا تھا اور کبھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جواب میں تاخیر فرماتے تو مجھے توقف کرنا پڑتا تھا ایک روز جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب نے سر سید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھے آپ کی ایسی دینی خدمت کے لئے کسی طرح کا عذر نہیں بلکہ میرے لئے تو عین سعادت دارین اور باعث فخر ہے لیکن آپ کبھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لیجانیکی تکلیف کیوں نہیں گوارا فرماتے۔ سر سید مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ میں تو اپنے موجودہ حضرات علماء کے نزدیک نیچری مشہور ہوں لیکن حضرت میاں صاحب میری وجہ سے کیوں بدنام و مطعون ہوں میں اور حضرت میاں صاحب دو قالب اور ایک جان ہیں انکے احسانات علمی کا ہمیشہ مشکور ہوں اور رہوں گا۔ خواجہ مصلح الدین خانصاحب ابھی اپنے زمانہ کے زندہ تاریخ تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بیحد خلوص اور محبت رکھتے تھے اور علماء کی خدمت کرتے تھے جناب مولوی محمد اسحاق صاحب عالم متبحر رامپوری آپ کے ہی مکان پر تاحیات رہے اور وہاں درس تدریس کی خدمت فرماتے تھے اور مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طلباء کی ایک عرصہ تک علمی خدمت فرماتے رہے شاگرد تو بہت تھے لیکن قابل ذکر جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب و مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور اور مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم و جناب مولوی سید ابو الحسن صاحب مرحوم و مغفور دہلوی نبیرۂ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ اور خواجہ مصلح الدین خانصاحب نقشبندی

اپنی کچھ کتابیں حضرات شائقین علماء و طلباء کے مطالعہ کیلئے وقف فرمائیں مورخہ ۵ ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۸ھ روز جمعہ [illegible] اللہ اغفر لہ

خداداند و ایمانم

کہ مرا از خودستائی و تفاخر گرانی خاطر و کراہت جانی کہ ہست اندازہ و توزینش از زبانم و از زبان خامہ ام نتوان شد چہ کہ مقدارش فراوان و غیر محدود است و نہ ملتمسا و مرکوز است کہ در صدر نشینان سخنوران بے ہمتا و جادو بیانان یکتا شمارم آید زیرا چہ از من این بالا روی را نسبتے نیست مرا اینہم منزلتے و رتبتے نہ بخشیدہ اند کہ در صف نعال سخن آفرینان جا یابم و از مذاکرۂ شعراء شیوا زبان مسامع خود را قوتے بخشم۔ پس در راہے کہ اینچنیں خلاش باشد۔ و ہم خلاشان جان و ایمان سد راہ شدہ قطع الطریق نمایند رفتن بے سود و نمود مزخرف خواہد بود۔ چہ جائیکہ ہرزہ درائی و یاوہ سرائی خویش را بتوقع مہر گستری پیش کنم۔ الا دانائے نیک میداند ہر چہ از اخلاص و گرویدگی خاص گفتہ آید در قلب جای یابد۔ فلہذا چند اشعار کہ بروز انابت و بیعت حریفہ بحضور فیض معمور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی الکل نور طریقۃ نور شریعۃ ادام اللہ دواہم خواندم و حضرۃ مغری الیہ بمنشاء قدردانی و کمترین پروری پسندیدہ بخشش فرمودند و جبہ و سرم بوسیدند و حضار حاشیہ نشینان مجلس ہمایون ندائے آفرین و صد آفرین زدند این صلہ از ہزار صلات دنیوی بیش بہاست چرا کہ ہر چہ گفتم کہ دران شائبہ تکلف و تصلف را دخلے نیست و نہ استعارات شعرا جا دادہ ام

میرے ایمان کا حال خدا بہتر جانتا ہے

فخر و خودستائی سے جسقدر نفرت و کراہت مجھے ہے اندازہ اسکا میری زبان و میرے قلم سے ہو نہیں سکتا کیونکہ اس کی اصناف و مقدار غیر محدود ہیں اور نہ مجھے خواہش رکھتا ہے کہ صاحبان سخن عالی مرتبہ بے مثل و جادو بیاناں یکتا میں شمار کیا جاؤں۔ مجھے اس بلند پروازی سے کوئی نسبت نہیں ہے نہ میرا ایسا رتبہ ہے کہ صف نعال میں سخنوراں کے جگہ پاؤں اور مذاکرہ سے شعراء تیز زبان کے اپنے کانوں کو مانوس کروں بس جس راستہ میں کہ اس قسم کا روڑا اور دلدل ہو و دشمنان جان و ایمان بھی مانع راہ ہو کر رہ زنی کریں وہاں جانا بے فائدہ و بیہودہ ہوگا۔ کیونکہ جہاں بیہودہ گوئی و یاوہ سرائی ہو وہاں اپنے کو بامید اتحاد و اخلاص پیش کرنا خلاف دانش ہے۔ عقلمند بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ خلوص و ہمدردی خاص سے کہا جاتا ہے وہ قلب کے اندر جگہ پاتا ہے اسلئے چند اشعار توبہ و بیعت کے روز حضور فیض گنجور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نور طریقت و شریعت ادام اللہ ودواہم کی خدمت بابرکات میں پڑھے جن کو حضرت ممدوح الیہ نے بخیال قدردانی و بندہ نوازی کے پسند فرما کر تعریف و تحسین فرمائی اور پیشانی و سر کو میرے بوسہ دیا و حاضرین حاشیہ نشینان مجلس نے صدائے آفرین بلند کی یہ صلہ ہزار صلات دنیوی سے بیش قیمت ہے کیونکہ جو کچھ کہ میں نے کہا اس میں تکلف و لاف یعنی دعوے کی آمیزش نہیں ہے نہ استعارات شعرا کو دخل دیا۔

قصیدہ درباب بیعت از خانبہادر مولوی سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی مدون مکاتیب نذیریہ

حضرت میانصاحب رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمود خدائے عالم آرا
خداوند جہان آفریں نے فرمایا
باید کہ بقدر وسع امکان
بقدر قوت وامکان کے ضرور ہے
گیرید بجزم و اخلاص
عزم و خلوص دلی سے لیلو
احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ براہ مہر ورافت
راہ لطف وکرم سے احمد مجتبٰی نے
بر سر نہید و دور باشید
اسکو سر پر رکھو اور دور رہو
برعکس ادا امر ونواہی
نصوص قطعی کے خلاف
ہر کس کہ رہ خلاف رفتہ
جس کسی نے خلاف راہ اختیار کی
تحقیق نما بکن تجسس
تحقیق کرو اور جستجو کرو
کن جہد کہ اجتہاد ہرگز
کوشش کرو کہ فن اجتہاد
ہر کس کہ نصوص دیں بداند
جو شخص کہ نصوص دین کو جانتا ہو
مفتی کہ بروئے نص شرعی
جو مفتی کہ نص شرعی کے روسے
امرش ہمہ خلق در پذیرد
اسکا حکم سارے خلائق قبول کریں

شدّة بامم نمی کنم گوارا
اُمت کی تکلیف میں نہیں گوارا کرتا ہوں
انجام دہید امر ما را
کہ میرے حکم کو بجا لاؤ
دادیم ہر آنچہ مصطفٰے را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو کچھ کہ میں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا
فرمود خطابہا شما را
تمکو ارشاد فرمایا و خطاب کیا
از زیغ قیاس وظن آرا
قیاس وظن ورائے کی کجی سے
گاہے نہ شوید مجلس آرا
تم کبھی مجلس آراستہ نہ کرو
بنمود تباہ مدّعا را
اپنے مدعا کو تباہ وبرباد کیا
بردار تو پردۂ خفا را
پوشیدگی کے پردہ کو اٹھادو
دادند نہ صاحب قبا را
صرف حصہ مجتہدین کا نہیں تھا
زیبا شدہ منصب قضا را
وہ منصب قضی کیواسطے حق دار ہے
فتوی بدہد اگر خدا را
اگر فتوے دے خدا کیواسطے
دخلے نبود در آں ریا را
ایسے آدمی پر ریاکاری کا گمان نہیں

گردیدنہ اجتہاد مفقود
اجتہاد مفقود نہیں ہوا ہے
معدوم نشد حدیث احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نا پید ہوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نعمان رض کہ سر آمد زمان بد
حضرت نعمان رض کہ سردار زمانہ تھے
یابید اگر حدیث احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر حدیث احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاؤ
مالک رض کہ بفقہ بود مالک
امام مالک رض کہ فقہ کے مالک تھے
ہرگز مکنید ترک سنت
ہرگز ترک سنت نہ کرو
فرمود نذیر نیک بشنو
سیدنا محمد نذیر حسین رح نے فرمایا
بر صدق وصفا کمر ببندید
سچائی وصفائی پر کمر بستہ رہو
بر حکم رسول جاں سپارید
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر قربان ہو جاؤ
بدعتہ کہ ہمی برد بدوزخ
بدعتی اہل بدعت کو دوزخ میں لیجاتی ہے
وقتیکہ نصوص پیش آید
جسوقت تمکو نص قطعی مل جائے
برباد کنید باغ بدعت
بدعت کے باغ کو جڑ سے اکھاڑ دو

ببینید طریق مرتضٰے را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا طریقہ حضرت علی مرتضی کا نہ دیکھتے ہو
جوئید صحاح مجتبٰے را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تلاش کرو صحاح مجتبٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
میگفت گروہ اتقیا را
دینداروں کی جماعت کو فرما گئے ہیں
بر خاک زنید قولہا را
تمامی اقوال کو میرے چھوڑ دو
فرمود خطاب آشکارا
کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا
گرچہ بزنند چوب وخارا
اگرچہ کوئی تمکو لکڑی وپتھر سے مارے
اندرز کہ می کنم شما را
تمکو جو پند ونصیحت کرتا ہوں خوب سنو
در قلب نہ جا بود دغا را
جھوٹ ودغا کو دل میں جگہ نہ دو
گیرید متاع اتقیا را
پرہیزگاروں کے سرمایہ کو لیلو
اللہ نہ پسند ابریا را
اللہ والوں کو بدعت پسند نہیں ہے
پروا مکنید ما و دارا را
تو نص کے ہوتے ہوئے کسیکی پروا نہ کرو
ترسے مکنید ما سوا را
اس کام میں کسی سے خوف نہ کرو

اقوال خیر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

خواهید اگر شریعت وطریقت
اگر شریعت وطریقت دونوں بخوبی چاہتے ہو
گیرید طریق اصفیا را
تو طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرو

راهیکه بود دران نه بدعت
جس راہ میں بدعت کا نام ونشان نہیں ہے
بینید طریق اولیا را
وہ راہ اولیا واولین کی پاؤ گے

غالب بسنن نگشت بدعت
سنت پر بدعت غالب نہیں آسکتی
ترجیح بمه نشد سها را
ماہتاب کی موجودگی میں ستارہ کی چمک نہیں ہوتی

باشید جدا ز نهی و منکر
نہی ومنکر سے ہمیشہ دور رہو
گیرید نه مال کم بها را
ارزاں مال ہرگز نہ خرید کرو

برهم نزنید بزم آرا
رای وقیاس کی محفل کو رونق نہ دو
گیرید شعار اصطفا را
سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستحکم پکڑو

هرگز مروید راه بدعت
بدعت کی راہ ہرگز نہ چلو
گرچه شکنند دست و پا را
گرچہ تم پر کتنا ہی زور وظلم ہو

باهم مشوید رزم فرما
آپس میں جنگ وجدال مت کرو
ضائع مکنید زور و یارا
اپنے زور وقوت کو بیفائدہ ضائع نکرو

اندرز عزیز را پذیرید
یارو عزیز کی نصیحت قبول کرلو

الله و رسول هرچه گفته
اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے
فرضش شده انقیاد ما را
مومنین پر اسکا بجالانا فرض ہے

گمره مشوید و نیک بینید
گمراہی نہ اختیار کرو غور سے دیکھو
راهیکه نموده شد شما را
جو راستہ سنت کا تمکو دکھایا گیا ہے

کمبخت سیاه روست هر که
بدبخت روسیاہ وہ شخص ہے
آزرد قلوب اصفیا را
جس نے پیغمبر صلعم کے دل کو آزردہ کیا

بر طرز رسول و آل پاکش
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل پاک کے طریقہ پر
واجب شده پیروی شما را
چلنا تمکو فرض وواجب ہے

بخشید مرا نذیر نعمت
مجھے سید محمد نذیر حسین صاحب نے نعمت عطا فرمائی ہے
حاصل نشد آنکه اغنیا را
وہ نعمت غنی لوگوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی

دریوزه گرم ولے بحالم
فقیر ہوں ولیکن میری حالت پر
رشک و حسد است اسخیا را
رشک وحسد ہے مالداروں کو

فرمود نذیر بامدادم
صبحدم سید محمد نذیر حسین صاحب نے مجھ سے فرمایا
برگیر تو جادهٔ تقا را
راہ اہل تقوے کی پکڑ لے

آتش بزنید ما عدا را
ماسوا اسکے اور سبکو چولھے میں ڈالو

---

[1] وقتیکه این اشعار بحضور فیض معمور و مرشد برحق امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مأته رابع عشر ناشر الوحیین سید محمد نذیر حسین تغمده الله بغفرانه عرض کردم بکمال انبساط بارک الله فی عمرک وآلک ومالک وجاهک فرموده سر و جبهه ام را بوسیدند و حضار مجلس را فرط سرور بود که متواتر بخاطر داشت عائد جلسه خواندم دعاء حضرت اعلیٰ واقدس صد هزاران هزار است که کسی را نصیب نشد ۱۲

"عزیز"

[1] جس وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر چودہ صدی کے مجدد قرآن مجید وحدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اشاعت کرنیوالے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رح کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت وانبساط سے بارک اللہ فی عمرک وآلک ومالک وجاہک فرماکر سر وپیشانی کو میرے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکرر فرمایش پر اسکو میں نے کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور سنایا حضرت اقدس اعلیٰ کی دعا بالمقابل ہزاراں ہزار اشرفیوں کے ہے جو کہ آجتک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز ۱۲

(مترجمہ جناب مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب برادرزادہ حضرت میاں صاحب رح)

ترجمہ مدوّن صحائف[1]

مستخرج از منبع السادات ۱ ریاض الانوار ۲ گلشن فرخ آباد ۳ سلسلة النسب رضویہ صمدنیہ ۴ تاج التواریخ ۵ و عزیز المآثر فی احسان الاخیار الاکابر

دولت جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست　　کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

نام عزیز احمد مگر شہرۂ عبد العزیز کے نام سے پائی ہے تاریخی اسماء افضل الفضلا ۱ اختر دین ۲ مظہر احسان ۳ منظور حکماء ۴ اختیار احمد ۵ بخش خاں

ابن منبع الشان سمو المکان مولانا الحکیم السید منظور احمد خاں خلف اصغر مسند الوقت زبدۃ الاطباء مولوی السید علی المتخلص و الشہیر بقلندر صمدنی ولد اکبر تاج الفقہاء اکمل الکملاء مولوی السید حسین بن السید نور العلی عطّر اللہ مقابرہم وآطاب ثراہم جنکا سلسلہ نسب بوساطت عضد السلاطین امیر المجاہدین امام الحجہ نسخ الاسلام مولانا السید رفیع الملۃ و الدین، طیب اللہ رمسہ صف شکن رض رفیق سلطان خطابے ہمایوں تیموری کے حضرت رفیع الدرجات منبع البرکات امام ثامن السید علی رضا علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ **پیدائش مدوّن**:- بمقام چھپرا متو مضاف فرخ آباد ہوئی تھی جس کے وقائع تاریخ عزیزیہ میں ہیں مسکن اعقاب امام الحجہ رض کا **صمدن** و دیگر مضافات ہند ہے اگرچہ عبد العزیز کا مولد و منشاء صمدن نہیں ہے مگر موطن ہے۔ **تربیت**:- یوم ولادت سے کفالت تربیت جناب مستطاب مہمان نواز مسافر پرور قاضی محمد **بدر الدین** برد اللہ مضجعہ (جد فاسد) کے ذمہ رہی بعدہ خال اعظم قاضی **قمر الدین احمد** مرحوم کے کنف حمایت و ظلّ عاطفت میں ایام شباب تک بسر کیا کیونکہ مادر مہربان رحمہا اللہ تعالی ایام طفولیت مدوّن میں داخل جنت ہو چکی تھیں۔

تعلیم۔ قرآن مجید ملا ہدایت خاں مغفور چھپرا متو سے پڑھا۔ بعدہ فارسی کی ابتدائی کتابیں و ترجمہ قرآن مجید و رسائل در اردو فقہ کے مجاہد فی سبیل اللہ المنان و مہاجر الی دار الامان مولوی حافظ سید **دائم علی** صاحب مبرور گورکھپوری سے دکہ جو بالکل عامل کتاب و سنت و طارح التقلید و راد الآرا تھے، مع نحو پڑھا پھر افصح الفصحا مکرمنا میر مظفر علی صاحب رضوی رہ سے فارسی کی کتابیں

---

[1] کسی مشہور شخص کا پورا اور سچا حال لکھنا یا ظاہر کرنا کچھ خوشامد نہیں ہے بلکہ دریافت حقیقت کرنا بہت مناسب ہے جس سے عبرت ہوتی ہے۔ ذیل کی احادیث قابل ملاحظہ ہیں:- عن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا آخی الرجل الرجل فلیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن هو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی وفی آخر حدیث عن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا احب الرجل فلیخبرہ انہ یحبہ اخرجہ ابو داود والترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب وصحیح

مناط زباں دانی پڑھی تھیں ان جلسوں میں ہمدرس و شریک اکتساب علوم مخدومنا و مولانا السید فرخ صاحب رضوی تھے، **صرف** عربی حکیم سید عابد حسین بلگرامی نزیل گنج چھپرا منو سے پڑھی **نحو** مع فقہ و کلام و اصول اور چند اجزاء حدیث و تفسیر حضرت عمدۃ الفضلاء شمس العلماء مظفر الممالک مولانا السید امیر احمد خاں بہادر نقوی سہسوانی سے حاصل کی نحو کے دوران میں چند اسباق ہدایۃ النحو کے سرآمد اولیا مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب رحمہ گنج مرادآبادی سے بطور برکت پڑھے تھے۔ اور تبرک کے طرز پر شرح مسلم الثبوت کے ابتدائی مسائل حضرت قاضی القضاۃ مولانا **محمد بشیر الدین** صاحب قنوجی آنجہانی سے پڑھ کر مباحث غامضہ حل کئے پھر مکرر جملہ علوم دانشمندی و دینی و طب و تصوف حضرت سید الفضلاء شمس العلماء مولانا شاہ سید عبد الحق طیب اللہ رمسہ ہنگامی کی خدمت میں حاضر ہو کر حاصل کی بعدہ حجۃ المکمل لجنۃ العلی عروۃ الرجا۔ نور شریعت نور طریقت ناشر الموحدین مجمع المحسنین امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر شمس العلماء حضرت مولانا السید **محمد نذیر حسین** غفر اللہ مرقدہ کے عتبۂ عالیہ سے ادب و تفسیر و حدیث و تصوف حاصل کرکے دو مرتبہ بیعت طریقہ و ارشاد کی تھی جن کے فیض دعا سے فیوض دینی و فتوح دنیوی پر کامیابی ہوئی جن کے ایثار و انفاق کا احاطہ غیر ممکن اور شکریہ مشکل ہے پھر حضرت عین الانسان محمود الاقران مولانا و مخدومنا راس المحدثین و نخبۃ المحققین جناب شیخ **حسین** صاحب خزرجی زبیدی الیمانی المشہور بہ **عرب صاحب** سے سند تفسیر و حدیث بسلسلہ امام شوکانی رح و جناب تاج الفقہاء مولانا سید محمد **اسمٰعیل** رح دحلان مفتی شافعیہ مکہ محمیہ سے سند حدیث و تفسیر بسلسلہ امام دمیاطی رحمہما اللہ سے حاصل کی۔

مشورۂ سخن حضرت تاج الادبا رئیس المتفقہین مولانا شمس العلماء مفتی السید محمد عباس صاحب شوستری مجتہد مذہب اثنا عشری سے لیا اور مذہب شیعہ کی بھی کتابیں پڑھی تھیں جس کو زیادہ تر شرح تحصیل کا استدراک مقصود ہو **عزیز الاسناد** ملاحظہ کرے **اخلاف و اعقاب مدون**:- ۳ بیٹے اور ایک لڑکی ہے لکھی پڑھی تابع کتاب و سنت۔ زبدۃ المکارم فاضل علوم مشرقی و مغربی مخزن فضائل نسبیہ و محامد حسنیہ **افضل العلماء** مولانا السید **محمد** الشہیر بمولوی عبد الحمید جواد و رابع السید **حسن** المعروف بمولوی عبد الحکیم حافظ کتاب اللہ والسنۃ السید رضا **منظور علی** المدعو بہ آغا عبد الغفار (دام دوامہم) نبیرۂ نہایت مسکین مزاج سعادتمند شجاع و دلیر اہل مصارعت مظفر الدین مولوی سید **مشتاق** احمد سلمہ اللہ الاحد ابن تابع الکتاب والسنۃ طارح التقلید والآراء قامع اسنان اہوا مولانا السید احمد حسین سلمہ ربہ مرضی ہی ماشاء اللہ (ابناء و احفاد بھی ہیں رضاعت جن کے درجاتہم) سید عزیز احمد۔ سید منظور احمد۔ آغا عبد الجبار۔ آغا عبد الوہاب

عظمت خاندانی بتوسل حضرت امام الحجہ و امام رضا علیہ السلام کے حضرۃ سلطان الشہداء و جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ نبیرہ لفظ فارسی ست مگر بتصرف فارسیاں آمدہ لہذا بنابر جمع نبیرہ نبرا استعمال شدہ ۱۲

تک سب سلسلہ نسب ہے۔ سید امیر ابراہیم سید حامد و امیر حمید و امیر حکیم و سید ہاشم و مولانا السید امیر ابو الفرح عبد الفتاح[1] و خواجہ پیر روشن ضمیر احمد کبیر انار اللہ برہانہم اسی خاندان میں تھے امیر میران معدن خان بہادر[2] بھی بڑے مشہور و مستند علما و عظما میں تھے۔ مولانا سید غلام حسین و مولانا السید علی قلندر و مولانا السید منظور احمد خان اسی خاندان میں عالی شان میں سے گزرے ہیں ان اعضار خاندان نے سلاطین اسلامیہ و دولت برطانیہ کے عہد میں اعزاز و اکرام پائے تھے کہا جاتا ہے کہ بموجب فرمان عالیشان شاہ جہاں صاحبقران ثانی رح کے اس خاندان میں خطاب خانی و افتا و قضا و احتساب وغیرہ وغیرہ مع ضیاع و عقار کے ہے۔ کیونکہ جب شاہ ہمایوں تیموریہ قرات شیر شاہیہ سے مغلوب ہوکر ایران و مشہد مقدس خاکی واپس ہندوستان ہوا تھا تو معیت ہمایونیہ میں حضرت شیخ الاسلام۔ امام الحجہ سید رفیع رح تھے جنہوں نے کفار سے جہاد فرما کے اعلاء کلمۃ الحق و اشاعت قرآن و حدیث فرمایا تھا چونکہ درویش روشن ضمیر تھے سیاحت کرتے رہے صمدن میں کچھ اعقاب رہے اور کچھ دیگر اقطار و اقطاع ہند میں جا بسے۔ دولت برطانیہ نے بلحاظ اعزاز خاندانی و خدمات ذاتی کے سید عبد العزیز کو خطاب خان بہادر و تمغہ طلائی مع فیتہ سرخ دیا اور عالیجناب شہر نامہ نواز فرزانہ فرلاد مسٹن[3] بہادر دام اقبالہ نے نہایت تپاک و خوشی سے بردربار خود پہنا کر ارشاد کیا تھا کہ مدت تک اس خطاب کو آپ اور آپ کے اخلاف استعمال کریں گے آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی مگر میرا فرض تھا کہ آپ کی قابلیت و جامعیت و عزت کی قدردانی کروں اور آپ کا دوست مخلص بنا رہوں تمّ ان شاء اللہ

مشاہیر الاخیار سلف میں اس خاندان کے اعضا و ارکان صاحب علم و صوفیاء مشہور ہوئے تھے مگر آخر میں حضرت سرآمد سلسلہ شرف النبلا سلالۃ الاصفیاء ختم الاولیاء مولانا السید محمد عبد اللہ محدث صوفی رحمہ اللہ نے بڑی شہرت پائی جن کے اعقاب مولوی عبد الکبیر و سید عبد الغیاث سلمہا اللہ ہیں اور با اولاد ہیں۔

برادران عالیشان۔ کوئی حقیقی نہیں ہیں مگر سب کے سب با اولاد ہیں

مزاوجت مؤلف حضرت مولانا الاعظم مولوی السید عبد اللہ صاحب کی بنت کبریٰ سے نکاح ہوا تھا۔ رضوی و رضویہ کا قران سعد تھا جس سے تمام اولاد مؤلف کی ہوئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ زندہ و کامران ہے

اے برادران ۱۲
اے بھائیوں سے

تا صبح قیامت اے خدائے عالم
روشن رہے شمع خاندان منظور

---

[1] امیر سید ابو الفرح رح عبد الفتاح شریک تدوین و تالیف فتاوے عالمگیریہ تھے ۱۲

[2] امیر میران معدن خان بہادر بڑے با کرامت و حکومت بزرگوار تھے جن کو امیر میران کا خطاب تھا۔ ۱۲

[3] تھا۔ لارڈ مسٹن سدر آف آگرہ

فہرست تالیفات کی ذرا لمبی ہی چند اسما مندرجۂ ذیل ہیں

۱ تحفۃ العزیز	حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آل واصحاب رض کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔
۲ عزیز المحدثین	رسالہ ہدیۃ الائمہ کی تخریج ہے۔ تقلید شخصی واتباع تخصیصی کے حالات بحوالہ کتاب وسنت ہیں۔ اور نام تاریخی جام ارغواں ۱۳۰۲ ہے۔
۳ عزیز الاوراد	سہام الدعا لدفع البلا کی محدثانہ شرح ہے۔ درِ فیض ۱۲۹۴ جس کا تاریخی نام ہے۔
۴ حزب العزیز	سہام الدعا کا ترجمہ حال متن ہے جس کا تاریخی اسم جواہر المعظم ہے۔
۵ عزیز التواریخ	فرخ آباد اور اس کے نواح کے والیان وامرا وعلما واطبا وفقرا وشعرا ومشاہیر شرفا کی تاریخ ہے جس کا نام گلشن فرخ آباد ۱۲۸۸ ہے۔
۶ عزیز الفلاسفہ	فلسفہ کی کتاب ہمطرز جناب امام غزالی رح کے ہے مہرِ خیالات ۱۲۸۶ تاریخی نام ہے۔
۷ عزیز الاسلام	ہمطرز جناب امام ابن قیم وابن تیمیہ رحمہما اللہ کے ہے تاریخی نام خیالاتِ معقول ۱۲۸۸ ہے۔
۸ عزیز الفتاوے	فتاوے حمیدیہ بھی کہتے ہیں اس میں بہت فتوے ہیں۔ جن میں فتوے تطعیم طاعون ومنع استعمال زیور باطفال۔ جواز ملازمت سلطان غیر مسلم وجواز رفع یدین وحرمت ربوا وطاعت سلطان وقت ومقاومت مجہول ذخیرہ وغیرہ کے ہیں۔ نام تاریخی اکسیرِ اعظم ۱۳۰۴ ہے۔
عزیز السوانح	سوانحعمری سید عبدالعزیز صاحب کی کتاب ہے۔ فیوضات جس کا تاریخی نام ہے
عزیز الاربعین	اربعین شاہ محمد فاخر زائر الہ آبادی رح کا ترجمہ ہے جس میں احادیث فضائل صحابہ رض تحریر ہیں۔ تاریخی نام توشۂ عاقبت
زنبیل گدڑیہ عزیز درویش	انتخاب کلام مولف ودیگر اساتذہ ومشاہیر شعرا کا ہے۔ باب افاضت تاریخی نام ہے۔

۱۲ مقامات عزیزی	مثل مقامات حریری وہندی کے ہے کلام عزیز ۱۲۹۲ تاریخی نام ہے
۱۳ عزیز السنت	منع تقلید میں موجز رسالہ ہے جواز کی بھی صورت دکھائی گئی ہے ۔ گلشن فیض ۱۲۹۰ تاریخی نام ہے ۔
۱۴ عزیزیات	مثل موضوعات ملا علی قاری ہروی وامام شوکانی رح کے ہے ۔
۱۵ عزیز الاشفاق	کتاب البدر حصہ ۳ میں شامل کیا گیا کہ جو جزء تاریخ عزیزیہ کا ہے
۱۶ نثر عبد العزیز	نثر فارسی میں بایام طلب علم وعہد حداثت سن نہایت جوش سے لکھا ہے ۔ طلسمات بیرزا خورشید معنی یہ تاریخی نام ہیں
۱۷ عزیز الانشاء	اردو اور فارسی اور عربی میں رقعات ہیں ۔ نثر رنگا رنگ ۔ روضۂ مکاتیب تاریخی نام ہیں ۔
عزیز احمد	نعت کے قصائد بہت آب وتاب کے ساتھ ہیں تاریخ الامم باغ رسول ۱۲۹۹ ۔ ریاض رسول ۱۲۹۷ تاریخی نام ہے

۱۹ عزیز التفاسیر

ایک نئے طرز کی تفسیر ہے امام مجدد رضہ نے عزیز البیان نام تجویز فرمایا تھا مؤلف کی تمام تالیفات کی بھی جان ہے مؤلف نے خطبہ میں لکھا ہے ؎

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

آیات احکام کی بھی عمدہ تشریح کی گئی ہے

عزیز صمدی تو مخزن تفسیر قرآں ہے
نہیں سمجھا کسی نے اسکو جیسا تو نے سمجھا ہے

۲۰ مثنوی عبد العزیز

(ریاض الانوار محمدیہ)

۲۱ تحمید الکلام اسکے کئی حصص ہیں ۱ حمید الکلام ۲ ارشاد الرشید ۳ الضبط ۴ الحکم تصرف بر کمی

گئی ہے بڑے بڑے علماء تصوف نے پسند فرمایا ہے خصوص شمس العلماء مولانا سید عبد الحق بنگامی - مولوی سید عابد حسین رح - حضرت امام مجدد رض نے اس جانکاہی و دماغ سوزی کا اعتراف فرمایا ہے تصوف کی کتاب مشہور ہے

عزیز الاخلاق - عزیز الآفاق

یہ دو کتابیں اخلاق میں نہایت پیرایہ دلکش سے تصنیف ہوئی ہیں بڑے بڑے علماء ہند و یورپ نے تقریظ مفید کی ہے اخبارات عربی و انگریزی و ناگری میں بہت کچھ ثنا و صفت لکھی گئی تھی مؤلف کے اساتذہ خصوصاً شمس العلماء مولانا سید عبد الحق بنگامی - و شمس العلماء امام مجدد رض نے نہایت درجہ پسند فرما کے تقریظیں لکھی تھیں

لمعات اخلاق عزیز المصطفیٰ

عربی ادب جاننے والوں کے لئے مختصر رسالہ مگر جامع و مانع و نافع ہے اُدبا ہند و عرب نے پسند کیا ہے -

عزیز الموحدین

توحید میں عمدہ رسالہ ہے بدعتین منکرین سے جواب نہو سکا تھا -

عزیز الایمان

ایمان و مومن کی تعریف ہے جس کو بڑے بڑے صوفیا نے پسند فرمایا تھا -

عزیز التہذیب

عربی میں اخلاق کی عمدہ و موجز کتاب شان عام و خاص ہے -

عزیز السلام

ملقب بہ الحمید حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ کی لائف بطرز محدثین تحقیق تام ہے -

تاریخ عزیزیہ

(عزیز المآثر لاحیاء الاخیار ۱۱۹ اکابر)

حصہ اوّل **عزیز العلماء** اردو میں حصہ دوم ۲ **المنظور** حصہ سوم ۲ **المبدر** جس میں **عزیز الاشفاق** شامل کردیا گیا حصہ چہارم **حمید الفضلاء** عربی زبان میں نہایت شستگی ودرستی الفاظ سے ہے بڑے بڑے علماء وفضلاء وکملا وصوفیاء ومشاہیر عرب وعجم کے سوانح وواقعات زندگی تحریر ہیں۔

خطبات العزیز۔ مولف کے جس قدر وعظ ہیں وہ اس میں بطور خلاصہ نہایت عمدگی سے تحریر کئے ہیں

عزیز الاقتصاد مسائل ومباحث نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں جسکا جواب نہیں ہوسکتا۔

عزیز الاسلوب فی آداب الکتابۃ المکتوب ایک مختصر رسالہ ہے جس سے طرز انشاپردازی بطور کتاب وسنت ہر شخص سیکھ سکتا ہے۔

عزیز الانقیاد جسکا مشہور نام تحقیق الحمید ہے مقاصد جہاد و اطاعت امیر وقت بحوالہ قرآن وحدیث لکھے گئے ہیں۔

۲۳ حضرۃ شیخنا شیخ الکل فی الکل توفیقنا وبرکتنا امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر ناشر الوحیین مولٰنا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ امام عصر ومجدد چاردہ صدی کے وہ صحائف ومکاتیب ہیں جو دربار تجدید سے متمتع وجاری ہوئے ہیں جن کو مولف نے کئی برس کی محنت وتلاش میں بہم پہونچا کے مدوّن دیکھا کئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حضرت شیخ نے بفحوائے **کلّموا النّاس علٰی قدر عقولھم**، مخاطب ومکتوب الیہ سے خطاب فرمایا ہے یہ کتاب جامع بین الشریعۃ والطریقۃ ہے جس سے ناظر وقاری کی بصیرۃ بڑھتی ہے للہیت کی جانب زیادہ توجہ ہوجانے کے بعد مقام مناسب پر ورود ہوتا ہے یہ معمولی مکتوب نہیں ہیں کہ جنکو رٹ لیا جائے ان میں قرآن وحدیث کا مغز بھرا ہے کوئی ادق مضمون نہیں ہے نہ اغلاق ہے ہاں مصطلحات تصوف ضرور ہیں مگر ان کی تشریح بآسن بالسنہ فرمائی گئی ہے عاصی وعالم کو فائدہ یکساں بخشا گیا ہے انشاپردازی عمدہ ہی ہے علاوہ اغلاق وتعقید تحریر سے بھی اجتناب فرمایا گیا تھا

مواہب الٰہیہ

مدوّن اوراق ہذا اپنے منّان بلا امتنان کا بیحد شکر کرتا ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے نعمتیں بخشی ہیں جن کا اکثر تالیف میں ذکر ہے۔

۱ خداتعالیٰ نے انتساب رضویہ بخشا۔

۲ توفیق خدمت کتاب وسنّت عنایت فرمائی گئی ۳ چیدہ چیدہ بزرگان دین سے فیض تعلیم وتربیت وتلقین وارشاد
مرحمت ہوا۔ ۴ بدعات وشرک سے اجتناب بخشا گیا۔ ۵ اولاد صالح ہوئی ۶ زیارت حرمین شریفین
زادھما اللہ شرفاً کی۔ ۷ از بلاء ومصائب پر صبر کرنا اور بحالت امکان دشمنوں سے انتقام نہ لینا
چشم پوشی رہنا۔

هو الرؤف

مکتوبات نذیریہ

شیخ الکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس ناچیز کی عرصہ سے تمنا تھی کہ جس طرح مکاتیب سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر حضرات امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رح و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح و شیخ مجدد الف ثانی رح و حضرات صوفیائے کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طبع ہو کر حضرات شائقین کے ملاحظہ انور میں پیش ہو چکے ہیں۔ اسی طرح شمس العلماء شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح جنہوں نے صدہا علماء و طلباء کو اپنے علمی فیوض و برکات سے منور فرما کر مورخہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ بعمر ایک سو دس سال وصال فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ ایک ایسے محدث کے مکتوبات جمع کر کے کیوں نہ حضرات عقیدتمندان غفران مکان رح کے ملاحظہ اشرف میں مطبوعہ پیش کئے جائیں۔

اس کے قبل فقیر نے مختصر سوانح حیات حضرت میانصاحب رح "حسرۃ العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام حضرت مولانا عبد اللہ صاحب چیراوی محدث کلکتہ طبع فرمائی تھی۔ جو اب موجودہ زمانہ میں نایاب ہے۔ اور "الحیات بعد الممات" مفصل حالات مع فہرست شاگردان رح جناب مولوی فضل حسین صاحب مظفر پوری صوبہ بہار نے بامداد جناب حضرت مولانا ابو الطیب شمس الحق صاحب رئیس و محدث رح ڈیانواں ضلع پٹنہ باہتمام جناب مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی رح طبع ہو چکی ہے اور فتاوے نذیریہ جلد اول و دوم جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب قرۃ العین نبیرہ حضرت میانصاحب رح طبع فرما چکے ہیں۔

مکتوبات نذیریہ کی فراہمی کیلئے فقیر نے عرصہ دراز سے جد و جہد سعی و کوشش کر رہا تھا الحمد للہ میری کوشش بارآور ہوئی چنانچہ ڈاکٹر سید محمد عبد الحکیم صاحب مرحوم و مغفور برادر زادہ حضرت میانصاحب رح نے بکثرت مکتوبات نذیریہ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۲۸ء کو اپنے وطن مالوف موضع مولانگر ڈاکخانہ سورجگڈھ ضلع مونگیر سے ارسال فرمائے تھے۔ اور اب جناب سید محمد عبد الحمید صاحب رضوی سپرنٹنڈنٹ رجسٹرار چیف کورٹ لکھنؤ خلف رشید جناب خان بہادر مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی رح ضلع فرخ آباد نے اپنے والد محترم رح کے دست مبارک کے خوشخط مکتوبات نذیریہ کی بہت بڑی تعداد مرتب شدہ بذریعہ رجسٹری مورخہ

۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء بغرض طباعت ارسال فرما کر مشکور فرمایا۔ جس کو فقیر نے عرصہ ۴ سال کی سعی و کوشش کے بعد حاصل کئے ہیں۔ اور کچھ ذخیرہ مکتوبات نذیریہ کا فقیر کے پاس پہلے سے بھی موجود تھا۔ یہ جملہ مکتوبات جمع کرا کر اس فقیر نے اپنے محترم و مخدوم بزرگ کی علمی فیاضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے معزز حضرات شائقین کے لئے اپنی ناچیز خدمات۔ مکتوبات نذیریہ مطبوعہ پیش نذر کر کے دعا کا طالب ہے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ

نوٹ:۔ فقیر اپنے ان مخلص معزز حضرات کا کیوں نہ دل سے شکریہ ادا کرے۔ کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کی مالی دشواری و حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی کو پیش نظر فرما کر اپنے اپنے گراں قدر عطیہ سے مکاتیب نذیریہ کی طباعت و اشاعت میں سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اُن حضرات کو تاقیامت باقیاتُ صالحاتؕ کا ثواب ملتا رہے۔

اسمائے گرامی معطیان

۱	جناب بابو شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم دار الحدیث مدرسہ رحمانیہ	عمار	۸	جناب مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے معتمد انجمن ترقی اردو	صہ
۲	" شیخ محمد احمد صاحب خلف جناب شیخ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم و مغفور بانی دار الحدیث رحمانیہ دہلی	عنہ	۹	" سید محمد ہاشمی صاحب مددگار معتمد انجمن ترقی اردو	صہ
۳	" ایس ایم عبدالغفار صاحب خلف رشید حاجی فضل الٰہی مرحوم مغفور	سنہ	۱۰	" مولوی ہدایت علی صاحب علوی وظیفہ یاب لودھیانوی والد محترم مولوی محمود علی صاحب علوی مہتمم نظام پیلس نیو دہلی	صہر
۴	" جناب ڈاکٹر قریشی رامپور شفاخانہ سرکار عالی	عہ	۱۱	" شیخ محمد تقی صاحب رئیس انارکلی لاہور	صہ
۵	" جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ	صہر	۱۲	" مولوی سید اسمٰعیل صاحب غزنوی مدیر اخبار "خادم الحرمین" امرتسر	عہ
۶	" جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی " " "	صہر	۱۳	" عالیجناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر رامپور	عار
۷	" جناب رضا الدین احمد خان صاحب وظیفہ یافتہ سرکار نظام دریاگنج دہلی	صہر			

۱۴ " خان بہادر آنریبل جناب سر عبدالقادر صاحب ممبر کونسل جناب وائسرائے بہادر ہند بالقابہ کنگ ایڈورڈ روڈ کوٹھی ۶ نیو دہلی صہ

۷۸۶

هوالرؤف

دہلی دارالسلطنت ہی نہیں بلکہ دارالعلوم کہلانیکا بھی فخر حاصل ہے جس جگہ علاوہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلبا بھی صدہا فیضیاب ہوتے رہے اور مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور مدارس دینیات بھی بکثرت ہیں لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلباء و علماء بلا تفریق عقائد یکجا جمع ہوکر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرماتے۔ چنانچہ احقر نے اپنے محترم بزرگ شمس العلماء شیخ الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (جن کی تاریخ وصال ۱۳ر رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ بعمر ایکسو دس سال) شاگرد رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر حرمین شریفین نبیرہ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیریہ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح رسم سنہ ۱۹۲۶ء میں ادا کی گئی۔ بحمد اللہ اس وقت کتب خانہ نذیریہ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علماء و طلباء اس بحر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دارالمطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شائقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاونین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درسگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشکور فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابل صد مبارکباد ہیں اور فقیر بھی اُن کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان رہیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر و مال و دولت و علم و اخلاص میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور تاقیا اجر دارین اُن کو ملتا رہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبدالخالق صاحب ممبر طبیہ کالج و سابق میونسپل کمشنر پھاٹک حبش خان دہلی صدر مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ

جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن کمیل قوم پنجابیان و رکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب حاجی شیخ عطاء الرحمن صاحب خلف خان بہادر حاجی محمد یوسف پائی والے۔ رکن منتظمہ کمیٹی دارالمطالعہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب شیخ محمد عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ و سکریٹری قوم پنجابیان ہائی اسکول نمائندہ کتب خانہ نذیریہ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب حقی ایم اے سکریٹری آنریری ہارڈنگ لائبریری و رکن منتظمہ کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی۔

جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی۔

جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب خلف جناب مولوی سید محمد عبدالسلام صاحب نبیرہ المعروف حضرت میاں صاحب زعفران مکان پھاٹک حبش خان دہلی

جناب سیٹھ لالہ ہنومان پرشاد صاحب میونسپل کمشنر دہلی نمائندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ و منجانب میونسپل کمیٹی دہلی

جناب مولوی ہلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر دہلی مدیر اخبار انصاری۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

سپل کمشنر دہلی۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

CALL No. { ۸۹۱٫۴۳۵
ن۲۳

ACC. No. ۷۳۵۰

AUTHOR نذیر حسین، محمد

TITLE مکاتیب نذیریہ

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue

THE TIME

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.